

# خواص سور قرآنیہ

جلد نمبر ۱۰

تفسیر الزار الخجف

# خواہش سورقرا نیہ

- ۱- سورہ یسین کو لکھ کر بازو پر باندھے۔ لوگ مسخر ہوں گے۔
- ۲- بیمار پر ۴۱ دفعہ سورہ الحمد پڑھنے سے وہ باذن اللہ تندرست ہوگا۔
- ۳- جس پر جادو ہوا ہو اس پر تین دفعہ سورہ بقرہ پڑھی جائے کہ درمیان میں اور کوئی بات نہ کی جائے تو جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔
- ۴- سورہ نسا پڑھنے سے عورت و مرد کا باہمی جھگڑا ختم ہوگا اور اگر عورت اس کو گلے میں باندھے تو بہتر ہے۔
- ۵- جملہ مطالب کے لئے سورہ مائدہ کا پڑھنا خوب ہے۔
- ۶- سورہ برأت کو ۴۱ دفعہ پڑھے تو دشمن پر فتح ہوگی۔ اپنے سامان میں رکھے تو محفوظ ہوگا۔
- ۷- قیدی اگر سورہ انفال کو سات دفعہ پڑھے تو باذن اللہ آزاد ہوگا۔
- ۸- دشمن پر فتح و غلبہ کے لئے سورہ یونس کو ۲۱ دفعہ پڑھے۔ اگر اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر باندھے تو جن دیری سے محفوظ ہوگا۔ اگر مس کے طشت پر لکھ کر تالاب کے پانی سے دھو کر اٹاخمیرہ کیا جائے اور وہ رٹی خشک لوگوں کو کھلائی جائے تو چور کے منہ میں لقمہ پھنس جائے گا۔
- ۹- سورہ حجر کو زعفران سے لکھ کر دھو کر پینے سے درد دور زیادہ ہوگا۔ لکھ کر جیب میں رکھے تو آمدنی بڑھ جائیگی اور دکان پر لوگوں کا رش ہوگا نیز دشمن مقہور و مغلوب ہوں گے۔ اگر باغ میں دفن کی جائے تو اس کا پھل نہ گرے گا۔
- اگر اہل فسق کے درمیان دفن کی جائے تو ان میں پھوٹ پڑ جائے گی اور ہلاک ہوں گے۔
- ۱۰- سورہ نمل کو لکھ کر دفن کیا جائے تو باغ کا پھل گر جائے گا۔
- اہل فسق میں دفن کی جائے تو وہ متفرق و ہلاک ہو جائیں گے۔
- ۱۱- سورہ نمل کو ایک ہفتہ مسلسل پڑھنے سے حاجات پوری ہوں گی۔
- ۱۲- سورہ احزاب کو لکھ کر پاس رکھنے سے لڑکی کا سجت کشادہ ہوگا۔
- ۱۳- سورہ عنکبوت کو دھو کر پینے سے تپ سے شفا ہوگی۔ غمزہ کا غم دور ہوگا سستی دور ہوگی۔ اگر نیند نہ آتی ہو تو انگلی اپنی ناف پر رکھ کر گھمائے اور سورہ عنکبوت پڑھے تو اس کو نیند آ جائے گی اس کو کھانے سے تپ و خفق ختم ہوگا۔

- ۱۴۔ سورہ حدید لکھ کر پاس رکھنے سے اس پر لوہے کا ہتھیار کارگر نہ ہوگا۔
- ۱۵۔ سورہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ كُوغَاك بِرَتْمِيْنَ دَفْعِہٖ تُرْپَہٗ كِرْدَشْمٰنِ كِي طَرَفِ سَمْعِيْكَ تُو دَشْمٰنِ مَغْلُوْبِ وَ مَتَهْوِرِ ہُوْگَا۔  
اگر اس کو ہمیشہ پڑھے تو شر جن و انس سے محفوظ رہے گا۔
- ۱۶۔ قبرستان کی مٹی پر سات دفعہ سورہ طلاق پڑھ کر جس گھر میں ڈالے طلاق واقع ہوگی۔
- ۱۷۔ سورہ طارق کو قبرستانوں کی مٹی پر سات دفعہ پڑھ کر دشمن کے آستانہ میں دفن کرے۔ دشمن مغلوب ہوگا۔
- ۱۸۔ مرد بستہ سورہ النَّمْ نَشْرَحْ كُو مَشْكِ دَر عَفْرٰنِ سَے لکھ کر پاس رکھے کھل جائے گا۔
- ۱۹۔ سورہ قدر کا ورد وسعت رزق کا باعث ہے۔
- نئے لباس پر پہننے سے پہلے دس دفعہ سورہ قدر دس دفعہ سورہ کافرون اور دس دفعہ توحید پڑھ کر پانی پر پر دم کر کے وہ پانی نئے لباس پر پھیر کے تو رزق وسیع ہوگا۔
- پچھلی رات سورہ قدر کو ۱۵ دفعہ پڑھتے رہنا وسعت رزق کا موجب ہے۔
- ۲۰۔ سونے سے پہلے دس مرتبہ سورہ والتین پڑھ کر نیت کرے کہ اگر دشمن میرے ساتھ صلح نہ کرے تو اس پر اللہ سب مسلط کر دے اور پھر ۲۰۰ دفعہ پڑھے یا طَرَحْمِيْا يَسْتِيْا
- ۲۱۔ دو شخصوں کے درمیان بدائی ڈالنے کے لئے ان کے پاؤں کی خاک پر ۱۶ دفعہ سورہ زُزُلَاتِ پڑھ کر اپنی تھوک سے سر کر کے آگ میں ڈال دے تو بدائی ہوگی۔
- ۲۲۔ اگر مرد عورت پر ظلم کرتا ہو اور عورت طلاق چاہے تو سورہ قارعہ کو لکھ کر گھر میں دفن کر دے۔ انشاء اللہ طلاق ہو جائے گی۔
- ۲۳۔ سورہ فیل کو نافذ صبح کی رکعت میں پڑھنے سے دشمن مغلوب ہوگا۔
- نوٹ :- جہاں تفریق و ہلاکی دشمن کا عمل کرے تو یہ خیال رہے کہ مومن کے لئے نہ کرے اور ناجائز نہ کرے ورنہ وہ خود اس کا وبال اٹھائے گا۔
- ۲۴۔ سورہ آل عمران از اول تا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ لکھ کر عورت پاس رکھے تو خدا اس کی برکت سے اس کو اولاد عطا فرمائے گا۔

# الالف

**آل کی تحقیق :-** آل الرَّجُلِ خَاَصَّتْهُ الَّذِينَ يُوَدُّونَ امْرَأَةَ الْبَيْتِ وَأَمْوَالَهُمُ الْيَتِيمَ۔ ترجمہ: آل انسان کے ان خاص متعلقین کو کہا جاتا ہے جس پر اس کو اعتماد کلی ہو کہ اس کے ہر پچھلے امر کا حل ان کے ذریعے سے ہو اور وہ بھی اس پر اعتماد کلی رکھتے ہوں کہ اپنے ہر پچھلے مسئلہ کو اس کے بغیر حل نہ کر سکتے ہوں۔ پس فرعون کی آل میں وہ لوگ داخل ہوں گے جن پر حکومتی معاملات میں فرعون کو اعتماد کلی تھا اور حضرت محمد مصطفیٰ کی آل میں وہ افراد شامل ہوں گے جن پر نبوتی امور میں حضور کو اعتماد کلی حاصل ہو۔ آل اور اہل دونوں کا معنی ایک ہے لہذا آل محمد میں جو افراد داخل ہیں اہلیت محمد میں بھی وہی داخل ہیں۔ اگر یہ استعمال میں لفظ اہل اشرف و ازرال سب پر بولی جاتی ہے اور لفظ آل صرف اشرف کے لئے مخصوص ہے خواہ شرف دینی ہو یا دنیاوی۔

پس آل محمد کے دائرہ میں اصحاب و ازواج کو شامل کرنے کے لئے آل فرعون کی مثال کو پیش کرنا قرآنی اسلوب بیان سے چشم پوشی کا نتیجہ ہے۔ جلد ۱ ص ۱۷ تا ۱۸  
 علماء نے آل محمد کا مصداق آپ کی عترت معصومین کو قرار دیا ہے۔ لہذا حضور کی اکلوتی شہزادی جناب فاطمہ اور حضرت علی علیہ السلام سے لے کر حضرت حجۃ العفر صاحب الزمان علیہ السلام تک بارگاہ امام آپ کی آل ہیں۔ بنا بریں جو لوگ حضرت علی علیہ السلام کو آل محمد سے خارج کرنے یا سمجھنے پر مصر ہیں انہوں نے آل کے معنی کو نہیں سمجھا۔ اہلیت کی تعیین اور تخصیص کے متعلق مفصل بحث۔

ج ۱ ص ۱۸۸ تا ۱۹۶

**آل فرعون :-** اس دائرہ میں وہ تمام افراد داخل ہیں جو حکومتی نظم و نسق اور جملہ مذہبی ملکی، خانگی اور اسرار و رموز میں اس کے معتقد تھے پس اگر کین سلطنت مسبران مجلس مشاورت حکام مملکت اور آفیسران و اہلکاران دولت کے علاوہ عوام و خواص میں سے اس کے جملہ پیروان اس کی اہل میں داخل تھے جن پر متعدد عذاب آئے اور آخر کار نرغاب ہو کر واصل جہنم ہوئے۔ آل فرعون پر متعدد عذاب آئے۔

(۱) قحط سالی (۲) نقص ثمرات یعنی پیداوار کی کمی (۳) طونان (۴) مکاری (۵) قتل (جو میں) (۶) سینک (۷) خون (۸) غرقابی



جب ایک عذاب آتا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معافی مانگ لیتے تھے اور جب حضرت موسیٰ کی دعا سے عذاب ٹل جاتا تھا تو پھر سرکشی پر ڈٹ جاتے تھے آخر کار وہ عذاب آیا جو ٹلنے والا نہ تھا پس سب کے سب غرق ہو گئے۔ **خبر صحیحہ**  
تامل

اس مقام پر یہ شبہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر اکل سے مراد معتدین کی جماعت ہو تو مومن اکل فرعون پر اکل کا اطلاق کیسے صحیح ہوگا اور اسیہ اس زمرہ میں کیسے شامل ہوگی؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرعون کے نظریہ میں یہ دونوں اس کے معتدین میں سے تھے اور وہ ان کو اپنی اکل سمجھتا تھا اور قرآن مجید کے اطلاق سے مومن اکل فرعون کا اکل فرعون سے ہونا ثابت ہوتا ہے۔ **قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ** **يَكْتُمُ آيَاتِنَا** **الايه** سورہ المؤمنین یعنی چونکہ فرعون سے وہ اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اور اس نے جو بات کہی وہ ظاہر کے اعتبار سے بھی اور واقع کے لحاظ سے بھی فرعون کی غیر خواہی تھی اور خود فرعون اور اس کے عملہ نے اس کی رائے کو معاندانہ اختلاف پر محمول نہیں کیا بلکہ اس کی آزادانہ اختلافی رائے کو ایک مصلحانہ فیصلہ سمجھتے رہے۔ چنانچہ اس نے اپنے اختلافی فیصلہ کو اس طرح مدلل اور قابل قبول انداز میں بیان کیا کہ فرعون اور اس کی پوری کاہنہ کو اس کی نیت پر شک کرنے کی جرأت نہ ہو سکی چنانچہ قرآن مجید میں اس کی تقریر کا متن یہ ہے۔ **اَتَقْتُلُونَ رَجُلًا اَنْ يَقُولَ رَجِي**

**اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ** **وَ اِنْ يَكُنْ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ** **وَ اِنْ يَكُنْ صَادِقًا** **يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُّكُمْ** **الايه** سورہ المؤمنین **ع ۲۸** ترجمہ۔ کیا تم ایسے شخص کے (موسیٰ کی قتل کے ورپے ہو جس کا جرم تمہاری نگاہوں میں صرف یہ ہے کہ وہ اللہ کو اپنا رب مانتا ہے اور اس بارے میں وہ تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہارے پاس واضح دلیلیں بھی لے کر آیا ہے اور بالفرض اگر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا بھی ہو تو اپنے جھوٹے کا وبال وہ خود ہی جھکتے گا لیکن اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو یقیناً تمہیں اس انجام بد کا سامنا کرنا پڑے گا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ اپنے بیان کو عیاری رکھتے ہوئے اس نے کہا ہے میری قوم اس وقت تمہارے پاس حکومت ہے اور زمین پر تمہارا اقتدار قائم ہے لیکن اگر (موسیٰ کے کہنے کے مطابق) ہم پر بصورت انکار اللہ کا عذاب نازل ہو تو بتاؤ کہ ہمارا کون مددگار ہو سکے گا؟

فرعون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ **مَا اُرِيكُمْ اِلَّا مَا اَرَىٰ وَمَا اَهْدِيكُمْ اِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ** ترجمہ۔ میں تو تم کو وہی راستہ دکھا رہا ہوں جس کو میں نے خود صحیح سمجھ رکھا ہے اور اپنی دانست کے مطابق میں تو تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت کر رہا ہوں۔ آگے تمہاری مرضی اس پر عمل کرو یا نہ کرو۔

مومن اکل فرعون نے کہا۔ اے میری قوم سابقہ اقوام کے منسی رویہ کی بدولت جو ان کا حشر ہوا میں تو تمہارے انداز لکھ کو دیکھ کر اسی قسم کے انجام بد سے خوفزدہ ہو رہا ہوں۔ دیکھو قوم نوح اور قوم عاد و ثمود کا کیا حشر ہوا اور ان کے بعد آنے والی گذشتہ بعض امتوں پر کیا گزری؟ حالانکہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا اور اس دنیاوی عذاب کے علاوہ جہ

تو قیامت کا ڈر بھی ہے کہ اللہ کے سوا اُس دن تمہیں کون پناہ دے گا؟ اس کے بعد اس نے اپنی پوری تقریر میں جہاں اللہ کی توحید بیان کرنے کے بعد اس کی اطاعت پر زور دیا۔ وہاں اس کی نافرمانی کے انجام بد سے بھی منہایت پر زور لہجہ میں ڈرایا اور اپنے بیان کے آخر میں وَاَسْكَافِ الْفِطَاظِ فِي اَعْلَانِ كَيْفَا - فَسَتَذَكَّرُونَ مَا اَقُولُ لَكُمْ وَ اَفَوْضِ اَهْرٰى اِلٰى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعٰبَادِ - ترجمہ - یعنی اب تو تم میری باتوں پر یقین نہیں کرتے لیکن وقت آنے پر میری باتوں کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ تحقیق اللہ بندوں کے احوال سے آگاہ ہے پس ظاہری طور سے یہ شخص فرعون کی اکل میں شمار ہوتا تھا اور اس کی تقریر بھی درحقیقت فرعون کی غیر ظہری پر مبنی تھی لیکن چونکہ سچا مومن تھا پس اللہ کے علم میں وہ اکل فرعون کا فرد نہیں تھا۔ گویا وہ شخص مومن تھا جس کا شمار ظاہری طور پر اکل فرعون میں سے تھا چنانچہ اگلی آیت میں اس کا واضح اعلان موجود ہے۔ فَوَقَّهٗ اللّٰهُ مَسِيْرَاتِ مَا مَكَرُوْا ذَا وَحٰقٍ بِالَّذِيْنَ فِتْنُوْهُنَّ اَسْوٰءُ الْعٰذَابِ ۝۶۵ - ترجمہ - پس اللہ نے اس کو اُن کے مکر کے بُرے انجام سے بچا لیا اور اکل فرعون کو بُرے عذاب نے گھیر لیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مومن اکل فرعون اللہ کے نزدیک اکل فرعون میں شامل نہیں تھا کیونکہ اکل فرعون غرق ہو گئی۔ اور وہ بچ گیا۔

نیز اس کا دوسرا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رجل مومن - اکل فرعون میں سے تھا۔ یعنی ہو لوگ اکل فرعون میں شمار ہوتے تھے یہ اُن میں پیدا ہوا اور ان میں ہی اس نے پرورش پائی لیکن ان کی صحبت اور ان کے درمیان بود و باش اس کے نظریات پر اثر انداز نہ ہو سکی اور وہ مومن کامل رہا جس طرح حضرت پیغمبر کے متعلق ہے۔ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ کہ حضور اہل مکہ میں پیدا ہوئے اور ان ہی کے معاشرہ میں پلے بڑھے تاہم ان کی عادات بد کا ان کی ذات ستودہ صفات پر کچھ اثر نہ ہوا۔

اکل موئی واکل ہارون - پٹ ریح عرب میں اکل فلاں بول کر وہ شخص بعض اوقات مراد لیا جاتا ہے جس کی طرف اکل مضاف ہو اسی بنا پر یہاں اکل موئی سے موئی اور اکل ہارون سے مراد خود ہارون ہیں اور وہ تابت جو بی اسرائیل کیلئے سکینہ تھا اس میں حضرت موئی کی نعلین اور حضرت ہارون کا عمامہ تھا۔ جس پر بقیہ کا اطلاق ہوا ہے۔ ریح ص ۱۲۔ سورہ آل عمران کے فضائل ریح ص ۱۸

اکل ابراہیم واکل عمران - پٹ رکوع - تفسیر عمدة البیان میں ہے کہ تفسیر اہلبیت میں اکل عمران سے مراد حضرت علی بن ابیطالب ہیں اور بروایت ابن عباس حضرت نبی اکرم نے فرمایا۔ میں اکل ابراہیم ہوں اور علی اکل عمران ہیں و ظاہر ہے کہ اکل کا مصداق معصوم لوگ ہیں کیونکہ اصطفاء غیر معصوم کا نہیں ہو سکتا۔ ریح ص ۲۱۸۔ سورہ آل عمران کو لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے روزی فراخ ہوگی۔ ریح ص ۱۸

(۱) سورہ آل عمران کے اعداد ۱۸۴۹۵۶ میں اس کا نقش مثلث اپنے پاس رکھنا وسعت رزق کا موجب ہے اور اس

۶۱۶۵۳	۶۱۶۵۸	۶۱۶۵۵
۶۱۶۵۴	۶۱۶۵۲	۶۱۶۵۰
۶۱۶۴۹	۶۱۶۵۶	۶۱۶۵۱

سورہ کو روزانہ ۱۳ دفعہ پڑھنا ادائیگی قرض کے لئے مفید ہے نقش

یہ ہے۔

۲۔ سورہ آل عمران کو زعفران سے لکھ کر گلے میں باندھنے

سے عورت صاحب اولاد ہوگی۔ انشاء اللہ

۳۔ آیت الملک کی زیادہ تلاوت بھی وسعت رزق کی موجب ہے۔ واللہ اعلم

سورہ آل عمران از ابتدا تا هو العزیز الحکیم لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے۔ اللہ اس کو اولاد دے گا۔ نوادہ ص ۲۴۹

۱۰۔ سورہ آل عمران کی آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا تَنَاخَرُ بَعْضُكُم مِّنْ بَعْضٍ يَوْمَئِذٍ لِّلرَّسُولِ وَاللَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَوَالِدِهِمْ يَأْتُونَ

انشاء اللہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ ص ۳۴۲۔ کنوز

۱۱۔ آل عمران کی آیت۔ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَدَأْت الصُّدُورِ جَالِسِينَ دُونَ حُرُوفِهَا مَرْتَبَةً بَعْدَ أُخْرَىٰ

مشکل آسان ہوگی۔ اگر دشمن کے لئے ۲۹ دن ہر روز ۲۹ بار پڑھے۔ دشمن دفع ہوگا۔

۱۲۔ اگر ۱۹ دن ہر روز ۱۹ بار پڑھے۔ دو تہمت ہوگا۔ اگر اہل و عیال کے لئے ہر روز پانچ دفعہ پڑھتا رہے مقصد حاصل ہوگا۔

دوسرے کے لئے ۷ دفعہ پڑھ کر دم کرے ٹھیک ہوگا۔

۱۳۔ دشمن کے مقابلہ میں پڑھے تو دشمن ذمیں و مقہور ہوگا۔ اگر گھوڑے کی گردن میں لکھ کر باندھے گھوڑا نہ تھکے گا ص ۳۴۵۔ کنوز

آل محمد۔ تفسیر برہان میں تفسیر ثعلبی سے منقول ہے ابو وائل کہتا ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بجائے آل محمد درج

تھا اور بعض روایات میں یہ ہے کہ آل ابراہیم سے مراد آل محمد ہیں اور جناب نبی اکرم نے فرمایا۔ لوگوں پر تعجب

ہے کہ آل ابراہیم و آل عمران کے ذکر سے تو خوش ہوتے ہیں مگر آل محمد کے ذکر سے ان کے دل گھٹتے ہیں اور پھر

آپ نے حلف فرمایا کہ اگر کوئی شخص ستر نمبروں کے اعمال کے برابر بھی اپنی نیکیاں پیش کرے گا تو بجز دلائل علی کے

اس کی کوئی نیکی مقبول نہ ہوگی۔ ص ۲۱۸

○ حضرت ابراہیم کی دعا میں امت مسلمہ سے مراد آل محمد ہیں اور غیر امت اور امت وسط سے مراد بھی آل محمد ہیں

ص ۱۸۹-۱۹۰

آل محمد الواب اللہ۔ وَأَتُوا اللَّيْلِيَّاتِ مِنْ أَوْبَابِهَا۔ پ شیخ کی تفسیر میں ص ۳۵ اور ص ۳۵۔ حدیث۔ آنا

مَدِينَةَ الْعِلْمِ وَعَلَىٰ بَابِهَا ص ۳۵ و ص ۶۱، ص ۶۳، ص ۱۳۱

○ آل محمد العروة الوثقی ہیں۔ ص ۱۳۹ اور تفسیر جبل اللہ۔ ص ۲۵۵ اور تفسیر وسیلہ میں ص ۹ اور ص ۱۳۹

ص ۱۳۹، آل رسول پر ظلم ص ۱۲۱، درود میں آل کا ذکر ضروری ہے۔ ص ۲۱۱

آل محمد قرآن کے حقیقی مفسر ہیں۔ مقدمہ تفسیر میں متعدد عناوین کے ماتحت اس مقصد پر بحث کی گئی ہے اور ج میں صفحہ

قرآنیہ کی بحث میں صفحہ ۴۹ پر یہ بحث موجود ہے نیز ج میں راسخون فی العلم کی تفسیر میں صفحہ ۱۹۵ سے لے کر متعدد صفحات کی بحث موجود ہے۔ بئر معطلہ کی تاویل آل محمد ہے۔ ج ص ۳۸

○ شیعہ چونکہ آل محمد کی تفسیر کے علاوہ دوسری کسی تفسیر کو قابل اعتناء نہیں سمجھتے اس لئے حبنا کے دو پیادوں نے شیعوں کو منکر قرآن کہا اور اس قسم کے اچھے اور بے بنیاد تھکنڈوں سے شیعوں کو بدنام کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اس کی تفصیل ج ص ۱۶۷ پر ملاحظہ فرمائیں اور ج ص ۲۱ پر اہل ذکر کی تفسیر میں آل محمد کا مفسر قرآن ہونا تفصیل سے مندرج ہے۔ نیز ج ص ۲۲۲ و ص ۲۶۳ پر بھی اسی مقصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ابراہیم نے اپنے فرزند اسمعیل کے لئے اپنی امت سے فرمائش کی تھی کہ ان سے وفا کرنا لیکن امت نے عمل نہ کیا۔ ج ص ۱۷۱۔ اسی طرح باقی انبیاء نے بھی اپنی امتوں سے اپنے اپنے اوصیاء کے متعلق عہد لیا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم نے شیث کے لئے نوح نے سام کے لئے موسیٰ نے یوشع کے لئے عیسیٰ نے چرخ چہارم پر جانے سے پہلے شمعون کے لئے امت سے وفا کا عہد لیا تھا لیکن امت نے پورا نہ کیا اور حضرت یحییٰ نے علی کی ولی عہدی کا امت سے عہد لیا۔

○ ذکر امتحان ابراہیم و عہدہ امامت۔ ج ص ۱۶۵ و ۱۶۷

○ توحید کے موضوع پر فرود سے مناظرہ ج ص ۱۲۲ یہاں بعض مقررین کے غلط استدلال اور غلو آمیز بیان پر بھی تشبیہ کی گئی ہے۔ اور نماز عصر کے لئے سورج کا غروب کے بعد واپس پلٹنا حضرت علی علیہ السلام کی عظمت شان کا واضح ترین معجزہ ہے۔

○ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ سے ایک ہزار سال پہلے گزرے ج ص ۲۵۸۔ پس وہ نہ بقول یہود یہودی تھے اور نہ بقول نصاریٰ نصرانی تھے۔ بلکہ وہ حنیف مسلم تھے۔ کَانَ حَنِيفًا مَّسَلِمًا۔ پچھلے حضرت ابوطالب ان کے آخری وصی تھے۔ ج ص ۲۱۱

○ جس دن حضرت ابراہیم پر آتش فرودی گلازار ہوئی وہ غدیر کا دن تھا پس انہوں نے خوشی میں روزہ رکھا۔ ج ص ۲۳۵ اور وسیلہ کی تفسیر میں ہے کہ آپ نے اپنی دعا میں محمد و آل محمد کو وسیلہ قرار دیا تھا۔ ص ۹۸ ج ص ۲۳۵

○ حضرت ابراہیم کے والد ماجد کا نام نامی تارخ تھا جو پکا مسلمان اور چونکہ آپ کی تربیت آذر نے کی تھی جو بقول حاج حضرت ابراہیم کا نانا تھا یا چچا تھا۔ پس مجازاً اس پر اب کا اطلاق کیا گیا۔ ج ص ۲۳۱ ج ص ۱۸۲

○ حضرت ابراہیم کی ولادت کا قصہ ج ص ۲۳۲۔ حضرت ابراہیم کی ماں سے فرود کی جواب طلبی۔ ج ص ۲۳۳

○ حضرت ابراہیم نے ملکوت سما کی سیر کی تو جانب عرش حضرت علی فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام کے الزار دیکھے

اور ان کے اردگرد نو اماموں کے انوار دیکھے ایک روایت میں ہے پہلے حضرت محمد کا نور دیکھا۔ پھر انوار آئمہ دیکھے اور ان کے اردگرد واحد نگاہ انوار دیکھے۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ علی کے شیعوں کے انوار ہیں۔ پس حضرت ابراہیم نے شیعوں کی علامتیں دریافت کیں تو جواب ملا کہ ان کی پانچ علامتیں ہیں

- (۱) اکاون رکعت نماز (یعنی سترہ رکعت فرض اور ۲۴ رکعت نوافل جو کتب فقہیہ میں تفصیل سے مذکور ہیں۔)
- (۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آواز سے پڑھنا خواہ نماز میں پڑھے یا کسی دوسرے کام کی ابتدا میں پڑھے۔
- (۳) رکوع سے پہلے نماز میں دعا قنوت کا پڑھنا (دعا کے قنوت دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے)
- (۴) زمین پر سجدہ کرنا۔

(۵) دائیں ہاتھ میں انگلی کا پھینا (نگینہ کی کوئی تعین نہیں ہے)

○ پس حضرت ابراہیم نے دعا مانگی۔ اے اللہ مجھے حضرت علی کے شیعوں سے قرار دے پس جواب ملا کہ تیری دعا مقبول ہے

اور بعض روایات میں زیارت اربعین کو بھی علامت شیعہ میں سے قرار دیا گیا ہے۔ ص ۲۳۳

○ چاند، سورج اور ستارہ پرستوں کو اپنے انداز خاص سے دعوت توحید دینا۔ ص ۲۳۴

○ مونچھیں کوڑانا، ناخن لینا، بفلوں کو صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا اور فتنہ کرنا ملت ابراہیمی کے مختصات

میں سے ہیں۔ ص ۲۵۱ حنفیت دس چیزیں ہیں۔ ص ۱۵۱۔ ملت ابراہیم ص ۲۵۱

○ حضرت ابراہیم نے جب فرود کے ملک سے ہجرت فرمائی تو حضرت لوط ان کے ہمراہ تھے جو آپ کے چچا زاد یا

خالہ زاد اور شقی بھائی تھے یعنی حضرت سارہ کے بھائی تھے۔ ص ۵۵ مسجد سہد میں آپ کا گھر متاع ص ۲۵

○ جب آگ میں جاتے ہوئے حضرت ہیرل نے مدد کی پیش کش کی تو آپ نے فرمایا مجھے اللہ کی مدد کافی ہے ص ۱۴

○ چچا کے لئے دعا کرنا ص ۱۳۲۔ حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے آئے تو چونکہ بشکل انسان تھے۔ آپ نے ان کی ضیانت

کے لئے گو سالہ ذبح کر کے اس کا گوشت بھون کر پیش کیا جب انہوں نے کھانے سے انکار کیا تو آپ خوفزدہ

ہوئے پس انہوں نے حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحق کی پیدائش کی خوشخبری سنائی ص ۲۲۵۔ ص ۱۳۸

ص ۱۸۵

○ ۱۳ ع میں ہے کہ جب حضرت سارہ بنت ہاران زوجه ابراہیم نے بچے کی خوشخبری سنی تو ازراہ تعجب کہنے لگی یہ

کیسے ہو سکتا ہے میں تو بوڑھی بوجھی ہوں کیونکہ اس وقت ان کی عمر ۹۹ برس تھی ص ۲۲۶ اور ۱۳ رکوع میں ہے

کہ بچے کی خبر سن کر چینی اور اپنا منہ پیٹ لیا۔ ص ۱۳۸

○ جب حضرت ابراہیم کو آتش فرود میں بھونک دیا گیا تو اللہ کا حکم ہوا۔ اے ہیرل فوراً پہنچو ورنہ اگر تیرے پیٹھے سے

پہلے ابراہیم آگ میں پلا گیا تو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم تیرا نام فرشتوں کے دفتر سے کاٹ دوں گا چنانچہ وہ آگ

میں نہ پہنچنے پائے تھے کہ جبرئیل نے حاضر ہو کر اپنی مدد کی پیش کش کی تو انہوں نے جواب دیا مجھے اللہ کی مدد کی ضرورت ہے تیری منہیں اور جب حضرت ابراہیم نے اپنے ہواں سال فرزند حضرت اسمعیل کی گردن پر چھری رکھی تو پھر اسی حلفیہ انداز سے جبرئیل کو اللہ نے حکم دیا کہ اگر تیرے پہنچنے سے پہلے اسماعیل کی گردن پر چھری چل گئی تو تیرا نام فرشتوں کی صف سے کاٹ دوں گا چنانچہ اس نے فوراً پہنچ کر چھری کو الٹا دیا اور فدیہ پیش کر کے ذبح کر دیا۔ حج ۱۱۷ ص ۲۳ حضرت ابراہیم کی طرف میں جبرئیلوں کی نسبت غلط ہے۔ تفسیر کا ثبوت حج ۱۱۷ ص ۲۳

○ حضرت ابراہیم کو جب آتش فرودی میں ڈالا گیا تھا تو جبرئیل نے جنت سے ایک قمیص لاکر حضرت ابراہیم کو پہنا دی تھی اور وہی قمیص آپ نے بطور تعویذ حضرت اسحق کے گلے میں باندھ دی تھی اور انہوں نے حضرت یعقوب کے گلے میں بطور تعویذ ڈالی تھی اور انہوں نے یازدہ کی تنخی میں بند کر کے حضرت یوسف کے بازو میں تعویذ کے طور پر باندھ دی تھی چنانچہ زندان مصر میں وہی قمیص حضرت یوسف نے باہر نکالی اور بشیر کے حوالہ کی تو اس کی خوشبو حضرت یعقوب نے ملک شام میں محسوس فرمائی۔ کیونکہ جنتی لباس کی خوشبو مومن کو ایک ہزار سال کی مسافت سے بھی محسوس ہو سکتی ہے اور وہی قمیص تبرکات انبیاء میں حضرت یونس تک پہنچی اور مروی ہے کہ قائم آل محمد فرود کرے گا تو وہ قمیص ان کے پاس ہوگی۔ حج ۱۱۷ ص ۲۳ اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ کسی کتاب میں نے دیکھا ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ نے وہ قمیص جناب زینب کے حوالہ کی تھی اور یہ وصیت فرمائی تھی کہ جب تجھ سے حسین یہ قمیص طلب کرے تو سمجھ لیا کہ وہ گدھی لحظہ کا مہمان ہے۔

○ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہو چکے تو دعائے مانگی رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا الْآیہ ۱۲ سورہ ابراہیم۔ اے رب اس شہر کو بلا امن قرار دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھ میں نے تیرے گھر کے قریب اپنی ذریت کی رہائش رکھی ہے تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔ حج ۱۱۷ ص ۱۵

○ ملت ابراہیمی پر چلنے کا حکم حج ۱۱۷ ص ۲۵۔ سفر معراج میں حضورؐ نے پہلے آسمان پر حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اور دیکھا کہ مردمنین کے بچوں کی وہ تربیت کر رہے تھے۔ حج ۱۱۷ ص ۲۶

○ مقام محمود پر حضورؐ کے دائیں جانب حضرت ابراہیم کا مقام ہوگا۔ حج ۱۱۷ ص ۲۶

○ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم سے پہلے بال سیاہ رہتے تھے۔ پہلے پہل حضرت ابراہیم نے بال سفید دیکھے تو عرض کی اے پروردگار! یہ کیا ہے تو جواب ملا یہ وقار ہے پس آپ نے دعائے مانگی۔ اے اللہ میرے وقار کو زیادہ کر حج ۱۱۷ ص ۱۴

○ حضرت ابراہیم کا اپنے چچے آذر کو دعوت توحید دینا۔ حج ۱۱۷ ص ۲۶۔

○ آپ کی بت شکنی چلے سورہ انبیاء رکوع ۲۳ تفسیر حج ۱۱۷ ص ۲۳

○ آپ پر مقدمہ چلایا گیا اور سزائے موت (آگ میں ڈالنے) کا فیصلہ سنایا گیا حج ۱۱۷ ص ۲۳۔ اس وقت آپ کی عمر سو ۱۶

برس تھی ۲۳۵

○ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت موسیٰ جادوگروں کے مقابلہ میں گھبرا گئے تھے لیکن حضرت ابراہیم تو آگ سے بھی نہ گھبرائے۔ آپ نے جواب دیا کہ ابراہیم کی صلیباً محمد و آل محمد کے انوار تھے ۲۳۶

○ فردوسی حکومت کی جانب سے حضرت ابراہیم کی جلا وطنی کا حکم ۲۳۷

○ فردوسی لڑکی کا اسلام قبول کرنا۔ ۲۳۸

○ تعمیر کعبہ اور تطہیر کعبہ کا حکم۔ ۲۳۹۔ نصف ابراہیم یکم رمضان یا ۳ ماہ رمضان کو نازل ہوئے ۲۴۰

○ کوہ البقیس پر بلند ہو کر باذن پروردگار حضرت ابراہیم نے لوگوں کو حج کی دعوت دی۔ پس پشتوں میں ہونے والوں نے

بھی اس آواز پر لبیک کہی اور مروی ہے کہ اہل یمن نے پہل کی تھی۔ ۲۴۱

○ مروی ہے جن لوگوں نے حضرت ابراہیم کی آواز پر لبیک کہی تھی وہی لوگ حج سے مشرف ہوں گے ۲۴۲

○ حضرت ابراہیم کو جس مقام پر غلیل اللہ کا لقب علاوہ مقام طور ہے۔ ۲۴۳

○ حضرت ابراہیم کا ذکر سورہ شعراء آیت ۶۹۔ ۷۱ ۲۴۴

○ اسم اعظم کے تہتر حروف میں سے حضرت ابراہیم کے پاس آٹھ حروف تھے۔ ۲۴۵

نصیحت۔ غریب و امیر دونوں طبقوں کے لئے اللہ نے انبیاء میں مثالیں قائم کر دی ہیں۔ پس غریب لوگ حضرت ابراہیم

و حضرت موسیٰ کی درد بھری زندگیوں کو مشعل راہ قرار دیں کہ انہوں نے اپنے دور کے ظالم ترین انسانوں کے

مظالم کا مقابلہ کر کے پرچم توحید اور ناموس شرافت کی لاج رکھی اور ظالم حکمران ان کو جادہ سختی سے پھسلانہ

سکے پس آخر کار متکبر حکمرانوں کا تہہ خاک و پانی میں مل گیا اور سخت و حقیقت کو دنیا نے پہچان لیا۔ ۲۴۶

○ جب عزرائیل روح قبض کرنے کو آیا تو غلیل نے کہا کیا کوئی دوست دوست کی موت چاہتا ہے؟ اور عزرائیل

کو حکم پروردگار ہوا جا کہ غلیل سے کہو۔ کیا کوئی دوست دوست کی ملاقات سے گھبراتا ہے؟ ۲۴۷

○ حضرت ابراہیم کی دعوت توحید اور موثر انداز تبلیغ ۲۴۸

○ حضرت ابراہیم پر مقدمہ چلایا گیا اور آخر کار زندہ جلانے جانے کا فیصلہ صادر ہوا۔ آپ نے آگ میں جانا منظور کر لیا۔ لیکن پرچم توحید

کو ترنگوں نہ ہونے دیا ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔

حضرت کو فہ کے نواح میں آباد تھے اور دشمنان اسلام کی ایذا رسانیوں سے تنگ آ کر شام کی طرف ہجرت کر کے

چلے گئے۔ ۲۷۱۔ جب آپ اپنے موشیوں کو ساتھ لے جانے لگے تو فردوسی ایجنٹوں نے کہا کہ یہ مال ہمارے

ملک کی پیداوار ہے لہذا اس کو ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے تو آپ نے جواب میں فرمایا پھر اس کے بدلہ

میں مجھے زندگی کا وہ حصہ واپس کر دیا جائے جو میں نے اس ملک میں گزاری ہے۔ چنانچہ مقامی عدالت میں مقدمہ

پیش ہوا تو حضرت ابراہیمؑ کو اپنا مال ساتھ لے جانے کی اجازت مل گئی۔ ج ۱۳ ص ۹

○ اِنْ مِنْ شَيْعَتِهِ لَا تُؤَاهِيْمُ۔ پارہ ۲۳۔ سورہ صافات رکوع تفسیر جلد ۱ ص ۴۲

○ ملکوت سما کی سیر اور انوار آئمہ اور ارواح شیعہ کا دیدار پھر دعایا مانگنا۔ ص ۴۳

○ ایک شخص نے حضرت سجادؑ سے عرض کی کہ میں آپ کا شیعہ ہوں تو آپ نے فرمایا کیا تو ابراہیمؑ کے درجہ پر ناز

ہے؟ ص ۴۵

○ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر۔ آذر کا ذکر۔ نرود دیوں کے عرس و میلہ میں شرکت سے معذرت کہ میں بیمار ہوں۔

○ علم نجوم کے جائز یا ناجائز ہونے کا ذکر۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی بت شکنی اور ازلے موت۔ ج ۱۲ ص ۵۳ تا ص ۵۴

○ حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت اور قبلی حکمران کے سامنے تفسیر حضرت سارہ کی طرف بادشاہ نے دست درازی کا ارادہ

کیا اور اس کا ہاتھ شل ہو گیا آخر کار بادشاہ دعائے ابراہیمؑ سے تندرست ہو گیا اور کسٹم کی معافی کے علاوہ دیگر انعامات

داکرانات سے نوازا حتیٰ کہ جناب ہاجرہ بھی بطور کنیزی کے آپ کے حوالہ کی اور جناب سارہ کی خواہش کے مطابق

○ آپ نے جناب ہاجرہ سے نکاح کر کے اس کو حرم سرا میں داخل فرمایا۔ ج ۱۲ ص ۵۴ تا ص ۵۵

○ حضرت ابراہیمؑ کو فرزند کی بشارت اور پھر فرزند کے ذبح کرنے کا حکم۔ ج ۱۲ ص ۵۶ تا ص ۵۹

○ ذبیح اللہ کون تھے حضرت اسمٰعیلؑ یا حضرت اسمعیل ص ۶۲ تا ص ۶۳

○ حضرت یغیبر اکرمؑ نے فرمایا میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ ایک اسمعیلؑ دوسرے عبداللہؑ کیونکہ حضرت عبدالطلب

نے منت مانی تھی اگر اللہ مجھے دس فرزند عطا فرمائے تو میں ایک کو خوشنودی خدا کے لئے قربان کروں گا۔

○ چنانچہ قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا اور سوادنٹ بطور فدیہ نحر کئے گئے۔ ج ۱۳ ص ۶۳، ۶۴

○ دنبہ کا فدیہ ذبح عظیم کے لئے ج ۱۳ ص ۶۴، ۶۵

○ حضرت ابراہیمؑ کی آذر کے معبودوں سے بنیاری اور یہ کہ خدا نے نبوت اس کی نسل میں رکھ دی۔ وَجَعَلَهَا

كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِيْبِهِ۔ پارہ ۲۵ زخرف رکوع ۹ اور آل محمدؑ اس کے مصداق ہیں ج ۱۳ ص ۲۲۸ تا ص ۲۳۱

○ حضرت ابراہیمؑ اولوالعزم پیغمبروں میں سے تھے ج ۱۳ ص ۲۶۶، ۲۶۷

○ حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم پر چلنے کا حکم۔ ج ۱۳ ص ۲۶۶، ۲۶۷

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ابراہیمؑ کے زمانہ کافر یون اور اس کے مشیر ہوا مزاد سے تھے۔ جنہوں نے ابراہیمؑ

کے لئے مزائے موت کا فیصلہ کیا اور بخلاف اس کے موسیٰ کافر یون اور اس کے مشیر حلال زادے تھے۔ جنہوں

نے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے میدان مقابلہ تجویز کیا۔ جس میں جادو گروں اور موسیٰ کو مقابلہ کی

دعوت دی گئی۔ ج ۱۳ ص ۲۳۳



- حضرت ابراہیمؑ کا ایک عابد سے دعا منگوانا۔ ج ۱ ص ۱۵۲
- آبِ حیات - شفاعت کے بعد جب جہنمی لوگ جہنم سے نکلیں گے تو ان کو آبِ حیات کی نہر میں داخل کیا جائے گا۔ جس سے ان کا گوشت پوست نیا آگ آئے گا۔ ج ۱ ص ۱۵۳
- حضرت نضرؓ جناب ذوالقرنین کی فوج میں بھرتی ہوئے۔ رفتہ رفتہ فوجی جو نیل بن گئے اور سفر ظلمات طے کر کے آبِ حیات کے چشمہ تک جا پہنچے اور پانی پی لینے کے بعد حیات جاوداں حاصل کر لی۔ ج ۱ ص ۱۲۲
- بہشتی لوگ آبِ حیات کے چشمہ سے غسل کریں گے۔ ج ۱ ص ۱۶۵
- ہر چیز کی فنا کے بعد خدا آبِ حیات جاری کرے گا۔ جس سے حشر کے نئے تمام ذمی روح از سر نو زندہ ہونگے ج ۱ ص ۱۳۶
- مروی ہے کہ چرخ چہارم پر ایک چشمہ ہے جس میں آبِ حیات ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۵
- آباؤ نبیؑ بدشعیرہ عقیدہ کی روت سے آباؤ نبیؑ تا آدم مسلمان تھے ج ۱ ص ۱۹۵، ج ۱ ص ۱۵۱، ج ۱ ص ۱۸۲
- وَتَقَاتَبْنَا فِي السَّاجِدِينَ۔ ۱۹ سورہ شعراء۔ آباؤ نبیؑ کا اسلام تفصیل سے ملاحظہ ہو۔ ج ۱ ص ۲۱۸
- اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کے ثبات قدم کے صلہ میں کلمہ توحید ان کی نسل میں رکھ دیا۔ ج ۱ ص ۲۲۹
- ابلیس۔ مدتوں ملائکہ کے ہمراہ شریک عبادت پروردگار رہا۔ لیکن سجدہ خلیفہ کے امتحان میں پتہ چلا کہ نوریوں کی طویل صحبت کے بعد بھی ناری ناری ہوا کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۸۳
- جن تمنا یا فرشتہ؟ قوی قول یہی ہے کہ وہ جن تمنا۔ ج ۱ ص ۸۴
- حق پر پردہ ڈالنے والے علماء ابلیس و فرعون کی طرح بد ہیں۔ ج ۱ ص ۲۰۰
- ابلیس نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک بنی آدم کے جموں میں روح رہے گی ان کو گمراہ کرتا رہوں گا تو اللہ نے فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے میں معاف کرتا رہوں گا ج ۱ ص ۵۵، ص ۵۶
- ابلیس کا قیاس۔ ج ۱ ص ۱۲۰ تکبر ص ۱۲۰ قیاس کی مذمت ص ۱۳۰ جو شخص دین میں قیاس کرے گا۔ اس کا حشر ابلیس کے ساتھ ہوگا اور زمانہ قائم تک ابلیس کو مہلت دی گئی۔ ج ۱ ص ۱۴۰
- ابلیس ہر طور طریقہ سے اور ہر حیلہ و بہانہ سے گمراہ کرتا ہے۔ ص ۱۵۰
- ابلیس کا دوسرا ج ۱ ص ۱۹۰ د ص ۱۹۰
- حضرت پیغمبرؐ کی ولادت کے وقت شیاطین پر شہاب ثاقب ٹوٹے تو انہوں نے ابلیس کو ماجرا سنایا پس ابلیس سہٹایا اور زمین حرم پر ملائکہ کا ہجوم دیکھا تو جبر پوچھی بواب ملا کہ آج سید الانبیاء کی ولادت ہوئی ہے اور مردی ہے کہ عیسیٰ کی ولادت سے پہلے ساتوں آسمانوں پر جایا کرتا تھا پس عیسیٰ کی ولادت کے بعد تین آسمانوں سے روکا گیا اور حضورؐ کی ولادت کے بعد تمام آسمانوں سے روک دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۴۰

○ انکارِ سجدہ آدم اور حصد ۱۸ ص ۱۸۱ - ابلیس پر لعنت کی ابتداء جبریل نے کی -

○ ابلیس نے چوتھے آسمان پر دو رکعت نماز پڑھی تھی جو چھ ہزار سال میں تمام ہوئی - ۱۸۱ ص ۱۸۱

○ ابلیس نے پوچھا میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ (جب اس کو نکالا گیا) جواب ملا غلیظ مقامات -

○ پوچھا میرا مؤذن کون ہوگا؟ جواب ملا - طیلہ و سارنگی -

○ میری غذا کیا ہوگی؟ جواب ملا - ہر وہ چیز جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے -

○ میرا مشروب کیا ہوگا؟ " ہر قسم کی شراب

○ میرا گھر کہاں ہوگا؟ " حمام

○ میری مجلس کہاں ہوگی؟ " بازار اور عورتوں کے اجتماعات میں

○ میرا لباس کیا ہوگا؟ " راک درنگ

○ میری شکار گاہ کیا ہوگی؟ " عورتیں

○ حضرت آدم نے عرض کی اے پروردگار! میرے لئے کیا ہوگا - جواب ملا تین چیزیں ہیں - ایک مخصوص میرے

لئے - دوسری مخصوص تیرے لئے اور تیسری تیرے اور میرے درمیان مشترک -

○ جو میرے لئے مخصوص ہے وہ ہے عبادت اس میں کوئی میرا شریک نہیں -

○ جو تیرے لئے مخصوص ہے وہ ہے ہر نیکی کا بدلہ دس گنا -

○ اور جو مشترک ہے وہ یہ کہ تمہارا کام ہے دعا مانگنا اور میرا کام ہے قبول کرنا -

○ پس ابلیس سٹپٹایا اور چلایا کہ لائے اب میں کیا کروں گا؟ ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ انکارِ سجدہ - ۱۸ ص ۱۸۲ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہوگا - ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ ابراہیم کو مہنجیق پر پٹھا کر آگ میں ڈالنے کی تجویز ابلیس نے بتائی تھی - ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ حضرت زکریا کا سرائع قوم یہود کو ابلیس نے بتایا تھا، ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ وَلَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ اَبْلٰیْسُ طٰنًا ۲۲ سابع - ابلیس نے انکارِ سجدہ کو بعد از اندہ درگاہ ہوتے ہی اعلان کیا

کیا تھا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا پس جو بھی شیطانی چالوں میں پھنس گیا - اس نے ابلیس کے ظن کی تصدیق کر

دی - چنانچہ بروایت امام محمد باقر علیہ السلام جب حضرت پیغمبر نے بروز غدیر علی کو اپنا قائم مقام نامزد فرمایا تو ابلیس

نے اپنی اسمبلی اور مشاورتی کمیٹی میں اپنی چالوں کی ناکامی کے خطرہ کا ذکر کیا - لیکن جب منافق پارٹی نے اپنی خفیہ

سینکڑوں میں حضور کے اعلان غدیری کی مخالفت کا اظہار کیا تو ابلیس کو تسکین ہوئی اور جب وفات پیغمبر کے

بعد لوگوں نے علی سے منہ موڑ لیا تو ابلیس نے ایک خوشی کی تقریب منائی اور اپنے مریدوں کے اجتماعِ عظیم

میں اعلان کیا کہ اب ہمارا مشن کامیاب ہے۔ ج ۲۴ ص ۲۴۴  
 ○ ابلیس نے حضرت ایوبؑ کے صبر و شکر پر حسد کیا اور عرض کی۔ اے پروردگار! اگر تو ایوبؑ سے نعمت کو سلب کرے تو میں دیکھوں وہ کیسے شکر کرتا ہے؟ چنانچہ حضرت ایوبؑ کی نعمتیں سلب ہو گئیں۔ لیکن شکر میں کمی نہ ہوئی۔ چنانچہ اولاد مرگئی باغات تباہ ہو گئے اور جسمانی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تاہم شکر میں کمی واقع نہ ہوئی  
 ج ۹۵ ص ۹۵

○ قوم جنات میں پہلا گمراہ کرنے والا ابلیس ہے۔ ج ۱۸ ص ۱۸  
 ○ ابولہب : دعوتِ عشرہ میں ابولہب کی شہادت۔ ج ۲۰ ص ۲۰ ج ۲۱ ص ۲۱ ج ۲۱ ص ۲۱  
 ○ ابولہب و دیگر اکابر قریش کی خواہش پر معجزہ شق القمر ج ۱۶ ص ۱۶  
 ○ ابولہب اور اس کی عورت ام جمیل بنت حرب بن امیہ۔ ج ۲۸ ص ۲۸  
 ○ ابوطالبؑ : زمانہ جاہلیت میں آپ نے ایک عابد سے ملاقات کی جس نے دو سو تتر برس اللہ کی عبادت کی تھی اور اس نے آپ کو دلی اللہ کے باپ ہونے کی بشارت سنائی۔ ج ۱۱ ص ۱۱۔ بچے کا نام پوچھنے کے لئے اشعار اور ان کا جواب ص ۱۱

○ حضرت پیغمبر ابوطالب کی وجہ سے کفار مکہ کی اذیتوں سے محفوظ ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲  
 ○ حضرت ابوطالب کے مومن ہونے پر دلائل۔ ج ۲ ص ۲ تا ص ۲۱ ج ۲ ص ۲ تا ص ۲۱  
 ○ آپ حضرت ابراہیمؑ کے آخری وصی تھے۔ ج ۲ ص ۲ ان کا اصلی نام عمران تھا۔ ج ۲ ص ۲  
 ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور اسلام کی سر بلندی میں حضرت ابوطالب کی خدمات نمایاں ہیں۔  
 ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت ابوطالب نے اپنے فرزند علیؑ کو تاکید کی کہ ان کا طریقہ نہ چھوڑنا۔ ج ۱۱ ص ۱۱  
 ○ کفار مکہ نے حضرت پیغمبرؐ کو زور و دولت اور شادی وغیرہ کا بواسطت ابوطالب لالچ دیا تاکہ دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کو روک دیں۔ لیکن آپ نے اپنے عہد کو دھرا یا۔ پس ابوطالب نے اعلان کر دیا کہ تم نے میرے بیٹے کو کوئی تکلیف پہنچائی تو میں تم کو (اے قریش مکہ) قتل کروں گا۔ اس کے بعد چار سال شعب ابی طالب میں حضورؐ کی نگرانی کی اور نگہبانی کا فریضہ انجام دیا۔ ج ۱۹ ص ۱۹

○ آپ نے ظاہری طور پر یہی کلمہ اسلام زبان پر جاری کیا۔ ج ۱۹ ص ۱۹  
 ○ جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علیؑ کو کعبہ سے لارہی تھیں کہ حضرت ابوطالب نے آگے بڑھ کر ولی اللہ کا استقبال کیا تو حضرت علیؑ نے بہائے نازنین کو جنبش دی اور کہا السلام علیک یا اباؤ ورحمۃ اللہ علیک ص ۵۳

○ دعوتِ عشیرہ میں حضرت ابوطالب کا کردار - ج ۲۱۵ و ۲۱۶

○ قریش مکہ کے سامنے حضرت پیغمبر کا اعلانِ حق اور ساطتِ ابوطالب ج ۱ ص ۵۸

○ حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد کفار مکہ کی ایذا رسانی بڑھ گئی۔ آپ طائف تشریف لے گئے اور سلمہ تبلیغ شروع کیا۔ لیکن انہوں نے تکذیب کی۔ پس آپ نے واپس آنے کا ارادہ کیا تو راستہ کے دونوں طرف لوگ

کھڑے ہو گئے اور آپ پر پتھر برسائے گئے چنانچہ آپ شدید زخمی ہو گئے۔ ج ۱ ص ۲۴

○ ابوذرؓ - حضورؐ نبی اکرمؐ نے فرمایا آسمان کے نیچے اور زمین کی پشت پر ابوذر جیسا سچا انسان نہیں۔ ج ۱ ص ۶۱

○ یہودیوں کی قرآن نے مذمت کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو جلا وطن کرتے ہیں۔ پ بقرہ آیت ۸۵

○ تفسیر قمی سے منقول ہے کہ اس کے تاویلی مصداق حضرت ابوذر غفاری ہیں جن کو مسلمانوں کے خلیفہ نے ربذہ کی

طرف جلا وطن کیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۳۸

○ آپ کے ہاں ایک دفعہ ایک مہمان وارد ہوا تو آپ نے عمدہ اونٹ نحر کر دیا۔ اور فرمایا مال میں تین شریک ہیں۔

ایک تقدیر جو موت و ہلاکت سے مال کو ختم کرتی ہے دوسرے وارث جو موت کے منتظر ہیں جب مالک مرے گا

تو وہ لے جائیں گے تیسرے خود مالک پس اسے باقیوں سے سست نہیں ہونا چاہیے۔ ج ۱ ص ۱۵۸

○ حضرت ابوذرؓ پر کیونٹ ہونے کا الزام ہے بنیاد ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۸

○ حضرت رسالتؐ نے ابوذر سے فرمایا تھا کہ جس کا خاتمہ نماز شب پر ہوا اس پر جنت واجب ہے۔ ج ۱ ص ۳۳

○ مقدار ابوذر اور سلمان کے علاوہ لوگ وفات پیغمبر کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ ج ۱ ص ۵۱

○ ایک روایت میں آل عمران کی آیت ۱۹۵ کا مصداق ابوذر سلمان اور عمار کو کہا گیا ہے۔ ج ۱ ص ۵۱

○ چاہہ نزم کے کنارے ابن عباس حدیثیں سنارہا تھا تو ایک شخص عمامہ پوشش وارد ہوا اور ابن عباس حدیث کے مقابلہ

میں اس نے بھی حدیث سنانا شروع کیا۔ ابن عباس نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ جواب دیا میں جندب بن جنادہ ابوذر

غفاری ہوں۔ اس کے بعد حالت رکوع میں انگلی دینے والی علیؑ کی چشم دید فضیلت بیان کی اور دیگر فضائل بھی

سنائے۔ ج ۱ ص ۱۲۹

○ جب بارہ منافقوں نے بیعت غدیری کے بعد واپسی پر جحفہ اور ایوا کے درمیان حضورؐ کے خلاف منصوبہ بنایا تھا تو

مذلیفہ نے آپ کی ناقہ کی مہار پکڑ رکھی تھی اور سلمان و ابوذر آپ کے دائیں بائیں تھے۔ ج ۱ ص ۱۲۵

○ جنگ تبوک میں جاتے ہوئے حضرت ابوذرؓ تاخیر سے کاروان رسالت سے جا ملے اور عذر ظاہر کیا کہ میرا اونٹ بیمار

تھا اور طے مسافت سے قاصر تھا۔ لہذا پیدل چل کر آیا ہوں۔ پانی کا مشکیزہ پتہ تھا لیکن لب پیاسے تھے آپ نے

فرمایا اس کی کیا وجہ ہے تو عرض کی حضورؐ! میں ایک صاف و شفاف سرد و شیریں چشمہ سے گزرا اور مشکیزہ پر کر لیا

لیکن دل میں عہد کر لیا جب تک پہلے اس پانی سے حضور نہ پئیں گے۔ میں خود نہ پیوں گا۔ پس یہ پانی آپ کی خدمت میں لایا ہوں۔ آپ نے ابوذر کے حق میں دعا خیر کی اور فرمایا۔ اے ابوذر تیری زندگی تنہائی کی اور موت بھی تنہائی کی ہو گی اور تو داخل بہشت ہو گا حالت غربت میں تیری موت واقع ہو گی پس عراق سے کچھ لوگ آئیں گے اور تیری تجہیز و تکفین و تدفین کا انتظام کریں گے۔ شیخ ص ۱۹

○ موسم حج میں ابو نخلہ نے ابوذر سے سوال کیا کہ اختلاف کی صورت میں ہمیں کس کی پیروی کرنی چاہیے تو ابوذر نے جواب دیا کہ قرآن و علی کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے نبی کریم سے سنا ہے۔ علی پہلا شخص ہے جس نے میری تصدیق کی اور علی بروز عشر سب سے پہلے میرا مصافحہ کرے گا۔ یہی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے۔ الخ شیخ ص ۱۱۹

○ حدیث بساط میں ہے کہ حضور نے چادر بچھائی اور ابو بکر عمر ابوذر و سلمان کو اس کے چاروں گوشوں پر بٹھایا اور علی کو درمیان بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر سب کو علی کا بحیثیت امام سلام کرنے کا حکم دیا اور علی سے فرمایا کہ سوزج سے بات کرو۔ چنانچہ علی نے سوزج کو خطاب کر کے فرمایا۔ اے اللہ کی روشن نشانی السلام علیک۔ پس سوزج میں ککچی پیدا ہوئی اور جواب دیا وعلیک السلام یا ولی اللہ۔ اس کے بعد حضور نے دعائمانگی اور بساط (چادر) نے پرواز کی اور اصحاب کہف کے دروازہ پر آتھی پس ہر ایک نے اصحاب کہف کو سلام کہا لیکن کسی کو جواب نہ ملا۔ آخر میں حضرت علی نے ان کو سلام کہا پس سب نے جواب میں کہا وعلیک السلام یا وصی محمد۔ اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نبی یا وصی نبی کو ہی سلام کرنا جانتے ہیں واپسی پر ایک مقام پر اترے تو علی نے پاؤں کی ٹھوکہ ماری۔ پس ایک پانی کا شیریں چشمہ ظاہر ہوا۔ آپ نے دھونکھا اور ہم سب نے دھونکھا۔ آپ نے فرمایا کہ اب صبح کی نماز کا کچھ حصہ باجماعت ادا کر سکو گے چنانچہ ہمیں ہوانے اٹھایا اور مسجد نبوی میں پہنچے تو حضور ایک رکعت ختم کر چکے تھے۔ شیخ ص ۸۳، ص ۸۴

○ ابوذر غفاری اور سلمان فارسی زمانہ جاہلیت میں بھی لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ شیخ ص ۱۱۱

○ وَاضْبَرْتُمْ فَنَسَكَ الْاِيَةِ ۱۷۸۔ اس کا مصداق سلمان ابوذر صہیب عمار اور خباب ہیں شیخ ص ۱۱۲

حدیث ثعلبیین حضرت ابوذر نے نقل کی شیخ ص ۵۷

○ ابو بکر۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے الاتقان میں حضرت ابو بکر کو سب سے بڑا منقر قرآن قرار دیا لیکن عذر پیش کر دیا کہ ان کی فوری وفات کی وجہ سے ان سے آثار تفسیر منقول نہ ہو سکے حتیٰ کہ پورے قرآن مجید میں سے آپ سے صرف دس سوالات کئے گئے اور ان میں سے بعض کا جواب دے سکے۔ مقدمہ تفسیر شیخ ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۷

○ حضرت علی کے علم سے موازنہ مقدمہ تفسیر ص ۱۶۲۔ حضرت ابو بکر کی شجاعت پر تبصرہ شیخ ص ۱۲۱

○ حضرت ابو بکر کی مرتے دم پشیمانی مقدمہ ص ۱۶۲

○ حضرت علی نے ابو بکر کی بیعت منہیں کی مقدمہ ص ۱۶۷

- جناب فاطمہ کی ابو بکر پر نارا منگی زندگی بھر مقدمہ منشا۔ احراق باب فاطمہ ص ۱۷۱
- حضرت ابو بکر نے فرمایا جب جنگ احد میں صحابہ فرار گئے تھے تو سب سے پہلے واپس آنے والوں میں میں تھا چ ص ۱۷۱
- حضرت ابو بکر کی طرف سے امام فخر الدین کی وکالت حج ص ۱۲۴ و ص ۱۲۵
- بحیثیت خلیفہ رسول کے ایک یہودی کے حضرت ابو بکر سے سرالوات حج ص ۱۹۱-۱۹۲
- سورہ برأت کی تبلیغ سے ابو بکر کی معزولی اور علی کی تعیناتی حج ص ۱۰ تا ۱۰
- حضرت پیغمبر حضرت ابو بکر کو غار حرا میں سے گئے۔ حج ص ۶۳ تا ص ۶۳
- حضرت ابو بکر کی ہجرت میں امام رازی کا دکیلانہ مرقف حج ص ۱۱ تا ص ۱۱
- حدیث مذک اور عمر کا مسند رسول کو بھارتنا۔ حج ص ۲۳ حج ص ۱۱ تا ص ۱۱
- حدیث بساط میں حضرت ابو بکر و عمر کا علی کے ہمراہ اصحاب کہف کے پاس جانا۔ حج ص ۸۳
- خلافت کے بارے میں حضرت علی کی ابو بکر سے مفصل گفتگو اور مدلل احتجاج۔ زیر تفسیر آیت نبویؐ پے مجاہدہ حج ص ۱۳

۲۳۸ تا ۲۴۲

○ وضعی حدیث ابو بکر و عمر کی خلافت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ حج ص ۱۴ تا ص ۱۴

○ فَاكِهَةٌ وَاَبَانٌ حضرت ابو بکر سے اس کی تفسیر پوچھی گئی تو اس کو جواب نہ آیا۔ حج ص ۱۴

○ ابو جہل۔ ایک دن حضور کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل نے کہا کوئی ہے جو اس کی نماز کو توڑ دے؟ چنانچہ ابن زبیر نے ایک جانور کی ادھڑی آپ پر گرا دی جس سے حضور کا چہرہ اور جسم اقدس ٹوٹ ہو گیا پس آپ نے اپنے چچا حضرت ابوطالب سے شکایت کی تو آپ فوراً تلوار میان سے کھینچ کر آگئے اور عبداللہ زبیری پر وہی ادھڑی ڈال دی اور کفار قریش کو سخت تنبیہ کی حج ص ۲۲

○ ایک دفعہ ابو جہل نے حضرت پیغمبر سے مصافحہ کیا اور لوگوں کے اعتراض کے جواب میں کہنے لگا۔ نبیؐ مجھے یقین ہے کہ یہ سچا ہے لیکن ہم اولاد عبدمناف کے تابع نہیں بنا چاہیے اور آپ سے خطاب کر کے کہا کہ ہم تیری تکذیب نہیں کرتے بلکہ تیرے دین کی تکذیب کرتے ہیں حج ص ۲۱۴

○ جنگ بدر میں ابو جہل نے مسلمانوں کی قلیل فوج کو دیکھ کر کہا تھا یہ تو ہمارا ایک نغمہ ہے اگر ہم اپنے غلاموں کو حکم دیں تو وہ بھی ان کو زندہ گرفتار کر کے لائیں گے۔ حج ص ۱۸۱

○ ابو جہل نے کفار سے کہا تھا کہ ہوصلہ سے لڑو۔ پس اہل یثرب کو مارو اور قریش کو زندہ گرفتار کرو۔ حج ص ۱۸۳

○ عمرو بن جوح انصاری اور ابو جہل کا مقابلہ ہوا۔ عمرو نے ابو جہل کی ران پر تلوار ماری کہ وہ کٹ گئی اور ابو جہل نے عمرو کا بازو کاٹ دیا لیکن تلوار چھڑا کر چل گیا تھا جس سے اس کا بازو لٹک رہا تھا تو اس نے لٹکتے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں پر

پاؤں رکھ کر ادھر کو انگڑائی لی۔ تو وہ چمڑا ٹوٹ گیا اور بازو نیچے گر گیا۔

○ عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں ابو جہل کو قتل کرنے کے لئے بڑھا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھا تو وہ کہنے لگا اے بکریوں کے چرواہے تو نے بلند جگہ پر قدم رکھا ہے۔ کاش اولاد عبدالمطلب میں سے میرا کوئی قاتل ہوتا۔ پس اس کا سر کاٹ کر بارگاہ نبوی میں پیش کیا تو حضور نے سجدہ شکر ادا کیا بعض روایات میں ہے کہ ابو جہل نے اپنے قاتل سے کہا تھا کہ میرا سر ذرا بلند کر کے کاٹنا تاکہ میرا سر دوسرے سروں سے بلند رہے کیونکہ میں قوم کا سردار ہوں  
حج ۱۸۳ و ۱۸۴

○ ابو جہل نے دعائے گم تھی کہ اے اللہ! ہمارا دین پرانا ہے اور محمد کا دین نیا ہے ان دونوں میں سے جو اچھا ہے۔ تو اس کو فتح عطا فرما۔ حج ۱۸۶

○ ایک شخص نے عرض کی حضور! میں نے ابو جہل کی پشت پر ایک نشان دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ فرشتے کی مار کا نشان ہے۔ حج ۲۴۳

○ جب آپ نے معراج کی خبر سنائی تو ابو جہل کے کہنے سے قریشیوں نے پوچھا اگر آپ اس دعویٰ میں سچے ہیں تو بتائیے بیت المقدس کے محراب کتنے ہیں۔ قندیل کتنی ہیں استون کتنے ہیں؟ فوراً جبریل نے نقشہ پیش کر دیا تو آپ نے سب کچھ بتا دیا جو انہوں نے پوچھا تھا۔ حج ۲۵۸۔ ابو جہل کا عنادی رویہ حج ۲۷۱

○ ابو جہل کی ماں کا نام اسماء بنت مخزومہ تھیں اور باپ کا نام ہشام مخزومی تھا۔ اس کا ایک ماوری بھائی عیاش بن بصریم مخزومی اسلام لاکر مدینہ کی طرف بھاگ گیا تھا تو ان کی ماں اسماء نے بھوک ہڑتال شروع کر دی تھی پس ابو جہل اور عارث اپنی ماں کی خوشنودی کے لئے مدینہ میں آئے اور مننت سماجت کر کے عیاش کو واپس لائے اور راستہ میں اس پر تشدد کیا تاکہ وہ اسلام سے منحرف ہو جائے پس اس نے تقیہ کر لیا اور دل میں قسم کھالی کہ جب کہیں عارث اکیلا ملے گا تو اس کو قتل کر دوں گا کیونکہ یہ سنگدل زیادہ تشدد کرنے والا تھا پس جب حضور کو یہ ہجرت کا حکم ہوا تو عارث بھی مسلمان ہو گیا اور حضور کی اس نے بیعت بھی کر لی۔ لیکن عیاش کو اس کا علم نہ ہو سکا۔ پس تنہائی میں موقعہ پا کر عیاش نے عارث کو قتل کر دیا اور پھر نادام ہوا کہ ہٹے میں نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے۔ حج ۶۸ و ۶۹

○ ابو جہل کا دستور تھا کہ قریشیوں کو جمع کر کے کہتا تھا کہ آج میں تم کو زقوم کھلاؤں گا پس خرابا اور مکھن کو ملا کر ان کی ضیافت کرتا تھا اور کہتا تھا — کہ یہی تو زقوم ہے جس سے محمد ہمیں ڈراتا ہے حج ۱۳۴

حج ۱۳۵

○ ابو جہل نے قسم کھالی تھی کہ جب آپ نماز میں ہوں گے تو میں ان پر ایک پتھر گراؤں گا۔ چنانچہ جب وہ پتھر اٹھا

کر لے گیا اور مارنے کا ارادہ کیا تو وہ پتھر اس کے ہاتھ سے چھٹ گیا۔ ج ۱۲ ص ۱۲

○ مَا كُنَّا لَكَ نَسِيًّا رَجُلًا الْاِيه ۳۱ ص البجیل اور ولید وغیرہ کے حق میں اتنی ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۵

○ دعوتِ عشیرہ کے دن البجیل نے کہا تھا اگر تم میں کوئی ایسا آدمی ہوتا جو فنِ کہانت اور جادو جانتا ہوتا تو ہمیں ان

کے (محمد کے) فن سے مرعوب نہ ہونا پڑتا۔ ج ۱۲ ص ۱۴

○ ولید بن منبیرہ پر البجیل کی مکارانہ روش کا اثر ج ۱۲ ص ۱۳

○ ابوسفیان۔ جنگِ احد میں ابوسفیان اپنی بیگم ہند بنت عتبہ کو بھی ساتھ لایا تھا ج ۱۲ ص ۲۵

○ ابوسفیان نے خالد بن ولید کو ایک درہ پر دو سو فرجیوں کے ساتھ تعینات کیا تھا تاکہ جب دونوں قبیلے آپس

میں مصروف پیکار ہوں تو پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دے تاکہ وہ گھیرے میں آجائیں۔ ج ۱۲ ص ۲۵

○ ابوسفیان کی جنگِ احد میں پوزیشن ج ۱۲ ص ۵۶ فتح مکہ کے روز ابوسفیان کی امان ج ۱۲ ص ۲۶

○ جنگِ بدر میں شکست کھانے کے بعد ابوسفیان کا شام سے لایا ہوا مال اگلے انتہائی جنگ کیلئے ریزرو کر دیا گیا ج ۱۲ ص ۱۹

○ شبِ معراج حضرت پیغمبرؐ ابوسفیان کے قافلے کے پاس سے گزرے تھے۔ ج ۱۲ ص ۲۵

○ حضورؐ کی بددعا سے جب مکہ میں قحط پھیلا تو ابوسفیان نے درخواست کی تھی کہ حضورؐ! آپ کیسے رحمتہ للعالمین ہیں

کہ ہمارے بڑوں کو تلواریں سے مار دیا ہے اور اب بچوں کو بھوک سے مارتے ہو؟ ج ۱۲ ص ۲۵

○ حنہ بنت ابی سفیان سعد بن وقاص کی ماں تھی جس کا بیٹا عمر بن سعد کربلا میں یزیدی افواج کا کمانڈر تھا ج ۱۲ ص ۲۵

○ ابوہریرہ۔ کھانا امیر شام کے دسترخوان پر اور نماز علیؑ کے پیچھے خوب ہے۔ ج ۱۲ ص ۹

○ ابوہریرہ۔ ابوہریرہ کا نام تھا۔ دعوتِ عشیرہ کے دن حضرت ابوطالب نے اس کو ڈانٹ کر کہا کہ ادیک چشم خاموش

ہو جا۔ ج ۱۲ ص ۲۱

○ ابوہریرہ کا نام عبدالعزیٰ تھا اور اس کی عورت ام حبیبیہ ابوسفیان کی بہن تھی۔ یہ دونوں دشمنی پیغمبرؐ میں پیش

پیش رہتے تھے۔ سورہ بنت کی تفسیر ج ۱۲ ص ۲۶ ص ۲۸

○ ابوحنیفہ۔ کتاب اتامۃ الحج سے منقول ہے کہ ابوحنیفہ ہر رات ایک ہزار نماز پڑھتے تھے اور ابولہبیرہ کا ایک ہزار رکعت

پڑھنا بھی مذکور ہے اور بعض کتابوں سے ابوحنیفہ کا چالیس برس تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھنا منقول

ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۵۲ باوجود اس کے حضرت علیؑ کی ایک ہزار رکعت مشاہدہ روز پر اعتراض ہے۔ مقدمہ ص ۵

○ امام موسیٰ کاظمؑ اور ابوحنیفہ ج ۱۲ ص ۵۲

○ امام جعفر صادقؑ سے ابوحنیفہ کی ملاقات اور مسائل پر گفتگو مقدمہ تفسیر ص ۵۲ تا ص ۵۲ ج ۱۲ ص ۱۸۵



- مسئلہ غیر دشر پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ابوحنیفہ سے گفتگو۔ ج ۲ ص ۵۷
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوحنیفہ سے فرمایا کہ قیاس نہ کیا کرو کیونکہ یہ قیاس کرنے والا ابلیس ہے کیونکہ اس نے قیاس کر کے آگ کو مٹی سے افضل سمجھا اور سجدہ آدم سے انکاری ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۳
- ابوحنیفہ وہ دیگر فقہائے اہلسنت کے نزدیک شکرین طاہرین ہیں۔ ج ۲ ص ۳
- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا (جبکہ ابوحنیفہ اور سفیان ثوری مسجد الحرام میں ایک جگہ موجود تھے) ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لوگ اللہ کے دین سے روگردانی کرنے والے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۹
- ابوحنیفہ سے ایک شخص نے لاشیٰ کا معنی دریافت کیا تو اس نے اس کو ایک خچر دیکر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ان سے اس کی قیمت لاشیٰ وصول کرنا۔ آپ نے خچر رکھ لیا اور فرمایا ابوحنیفہ سے کہنا کہ صبح اس کی قیمت وصول کر لیا۔ چنانچہ صبح جب سورج بلند ہوا تو آپ ابوحنیفہ کو صحرا کی طرف لے چلے اور چپکتے ہوئے سراب پر نظر پڑی تو آپ نے فرمایا لو اے ابوحنیفہ یہ تمہارے خچر کی قیمت ہے۔
- اور آپ نے سورہ نور کی آیت ۳۹ پڑھی اور فرمایا کہ اس کو اللہ نے لاشیٰ قرار دیا ہے۔ پس ابوحنیفہ ناوم واپس آیا۔ ج ۱ ص ۱۴
- ابوحنیفہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کہ حضرت سلیمان پغمبر نے ہر ہر کو کیوں طلب کیا تھا آپ نے فرمایا۔ ہر ہر زمین میں پانی کو دیکھ سکتا ہے جس طرح تم شیشی میں تیل کو دیکھتے ہو۔ ج ۱ ص ۲۳
- اجماع۔ خداوند کو ہم نے عہدہ نبوت و خلافت کے لئے اپنا انتخاب ہی نافذ العمل قرار دیا ہے۔ اس میں کسی دوسرے کی رائے کا کوئی دخل نہیں چنانچہ قرآنی تعلیمات کو اگر مشعل راہ قرار دیا جائے تو زمین کے حکمرانوں کے لئے بھی اللہ نے بنیادی اصول قرآن مجید میں ذکر فرمادئے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم کی زمینی خلافت کا جب اللہ نے اعلان فرمایا تھا تو فرشتوں نے خلافت ارضی کے لئے زہد و تقدس کی شرط کو ضروری قرار دیتے ہوئے اولاد آدم پر غور فرمایا و فساد کا الزام لگا کر انہیں خلافت کے لئے ناموزوں قرار دیا تھا تو اللہ نے ان کی اس اجماعی آواز کو ٹھکراتے ہوئے انتخاب آدم کی وجہ اس کی علمی برتری بیان فرمائی تھی۔ ج ۱ ص ۷۹ تا ص ۸۴
- اسی طرح جب بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے حکمران مانگا تھا تو بامر خداوندی طاہرہ طہارت کا نام نبی نے پیش کیا تھا جس کے خلاف بنی اسرائیل نے متفقہ آواز اٹھائی تھی کہ وہ تو مالدار نہیں تھے نبی اللہ نے کہا کہ اللہ نے اس کو علم و جسم میں طاقتور بنایا ہے لہذا وہی سزاوار حکومت ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۲ تا ص ۱۱۹ و ص ۱۲۶
- فرشتوں نے زمینی حکومت کے لئے زاہد و پرہیزگار ہونا لازمی سمجھا تھا۔
- بنی اسرائیل نے حکومت کے لئے مالدار ہونا لازمی شرط قرار دیا تھا۔

○ اللہ نے قرآن مجید میں ان دونوں نظریات کو ٹھکرا دیا اور فرمایا حکومت کے لئے علم اور برأت و طاقت ضروری ہے کیونکہ اندرونی معاملات کو سمجھانے کے لئے علم ضروری ہے اور بیرون طاقتوں کے دفاع کے لئے جسمانی طاقت ضروری ہے پس حضرت آدمؑ کی تخلیق کے وقت بیرونی دفاع کی ضرورت ہی نہ تھی پس وہاں صرف آدمؑ کی علمی برتری کو معیار خلافت قرار دے دیا تھا اور حضرت طاہرؑ کے زمانہ میں دناہی طاقت ضروری تھی اس لئے علم کے ساتھ طاقت و شجاعت کو شرط حکومت قرار دیا گیا۔

○ پس اگر کسی نبی کی قائم مقامی بحیثیت اصلاح خلق اور تبلیغ دین ہو تو وہاں صرف علمی برتری کافی ہے لیکن اگر تبلیغ دین کے ساتھ حکمرانی بھی ملحوظ ہو تو وہاں ناسب نبیؑ میں علم و شجاعت کی دونوں صفتوں کو بدرجہ اتم موجود ہونا چاہیے۔ تب اس کی خلافت علیؑ منہاج النبوة ہوگی اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں اور بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر کے بعد حضرت علیؑ ان دونوں صفتوں میں اپنی مثال آپ تھے۔ لہذا وہ خلافت کے لئے سزاوار تھے اور ان کے خلاف اجماع کا ہونا کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتا۔

○ حکومت کا اہل وہی ہو سکتا ہے جو اہل ہونخواہ لوگ اس کو چنیں یا نہ چنیں۔ ج ۱۵ ص ۱۳۶  
○ اجماع کی تردید۔ ج ۱۲ ص ۱۳۳۔ ج ۱۱ ص ۱۱۸۔ ج ۸ ص ۸۱۔ ج ۷ ص ۱۳۶

اہل رسالت۔ لا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِمْ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔ ج ۲ ص ۲۵۔ ج ۱ ص ۲۰۶

اہل محتوم و غیر محتوم۔ اہل محتوم نہیں مل سکتی۔ ج ۲ ص ۶۹۔ ج ۳ ص ۲۵۵

○ اہل مبرم اور اہل موقوف ج ۱ ص ۱۹۔ ص ۲۲۶

○ اہل غیر محتوم میں کمی بیشی ہوا کرتی ہے۔ ج ۱ ص ۲۶

احرام حج و عمرہ۔ ج ۱ ص ۱۳۳ تا ص ۱۴۰۔ ج ۱ ص ۱۶۶ تا ص ۱۷۰

احقاف۔ سورہ احقاف کے فضائل ج ۱ ص ۱۸۔ احقاف کا معنی ج ۱ ص ۲۹

○ قوم عاد کی احقاف کی بستیاں جو گرفتار عذاب ہوئیں ان کا عجیب انکشاف ج ۱ ص ۳۳

○ سورہ احقاف کے اعداد کا مربع اپنے پاس رکھنا جن و پرہی کے شر سے حفاظت کے لئے اچھا ہے۔ ترتیب وضعی کے ساتھ ۱۸۴۳۶ سے شروع کر کے پڑھیں۔

احسان۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے زمین کو تہار سے مزاج کے مطابق خلق فرمایا،

نہ گرم نہ سرد نہ سخت نہ نرم تاکہ تم اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکو ج ۱ ص ۵۳

○ مؤمن پر احسان کرنا اللہ کے قرب کا بہترین وسیلہ ہے ج ۱ ص ۵۳ و ص ۱۴۲

○ احسانات پروردگار کا تذکرہ ج ۱ ص ۵۶ ج ۱ ص ۱۶۶

- نبی اکرمؐ کی برائیاں و نعمات پروردگار ﷻ ص ۱۰۴
- حضرت پیغمبرؐ کی بعثت امت مسلمہ پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے ج ۲ ص ۱۹۶
- وہ بہادر نہیں ہو دوسروں کو کچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو طاعت رکھنے کے باوجود کدور کو معاف کرے ج ۵ ص ۴۸
- احسان کر کے جتنا احسان کو ضائع کرتا ہے ج ۱ ص ۴۸
- محسن کی تین نشانیاں (۱) ساتھی کی جگہ تنگ ہو تو اسے کھلا کر دے (۲) محتاج ہو تو اس کی مدد کرے (۳) بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے ج ۲ ص ۲۵
- مومن پر مومن کا حق ہے کہ اس کا گلہ نہ سے ورنہ اٹھ جائے حضرت مالک اشتر کا کردار ج ۱ ص ۱۲۵
- احسان مومن تفسیر ج ۳ ص ۴۸ ج ۲ ص ۲۳
- احسان کر کے جتلانے والے بروز محشر نظر رحمت سے محروم ہوں گے ج ۳ ص ۲۶۵
- فرعون نے حضرت موسیٰ پر اپنے احسانات جتلانے ج ۱ ص ۱۹۳
- گذشتہ امتوں کے مقابلہ میں امت اسلامیہ پر خدائی احسانات ج ۳ ص ۱۸۳ تا ص ۱۸۵
- اختلاف - اختلاف و انتشار کا علاج - ج ۲ ص ۳۶
- انسان کی تخلیق میں امزجہ کا اختلاف ج ۲ ص ۱۰۴
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا میرے بعد اختلافات ہوں گے اور اے عمار! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ اے عمار!
- سب کو چھوڑ دینا لیکن علیؑ کا دامن نہ چھوڑنا ج ۱ ص ۸۱ و ص ۸۲
- کفار باوجود باہمی اختلافات کے مومنوں کے مقابلہ میں سب ایک ہیں ج ۱ ص ۱۵
- فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ شَيْبًا ۱۸ آپس میں پھوٹ ڈالنے والوں کو تنبیہ ج ۱ ص ۴۵
- اخلاق و آداب - میت کے متعلق مزوجہ آداب رسوم - مقدمہ تفسیر ص ۱۴
- درس اخلاق ج ۱ ص ۱۳۴ و ص ۲۲۵ گھر پر احکام و آداب ج ۱ ص ۱۵۴ و ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۵۴ و ص ۹۶ ج ۱ ص ۲۲۲
- آداب و اطوار ج ۱ ص ۱۵ ج ۲ ص ۲۴ و ص ۱۵۹ و ص ۱۶۱، حقوق معاشرہ ج ۱ ص ۸۴ تبلیغ کا طریقہ ج ۱ ص ۱۸۵
- حضرت لقمان کے ارشادات ج ۱ ص ۱۳۱ تا ص ۱۳۲
- عزیزوں کے لئے بزرگوں کے آداب ج ۱ ص ۲۸ و ص ۹۳ تا ص ۱۰۶ و ص ۲۳۴
- نیک لوگوں کے اوصاف ج ۱ ص ۱۵
- اخلاص - نَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ - پ آیت ۱۳۹ بقرہ ج ۲ ص ۱۸۴
- جس شخص کا ظرف ایمان دولت اخلاص سے پُر ہو وہی شاکر ہو سکتا ہے اسی لئے ابلیس نے بھی کہہ دیا تھا

کہ تیرے مخلص بندوں کو میں گمراہ نہ کر سکوں گا ج ۱ ص ۱۱

مُخْلِصًا لِّلَّذِينَ يَدْعُونَ بِحَبْلِ الْجَمَلِ بِحَبْلِ الْجَمَلِ ۚ وَطَلْحَ مَنصُودًا ۚ وَقَعْدَ الْخُرُوطِ كَادِرِخْتِ مَقْصُودٍ ۚ ج ۱ ص ۱۱

حضرت آدم علیہ السلام - وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ يَا عٰۤیُّوْا اٰدَمَ ج ۱ ص ۱۱

○ سجدہ آدم سے ابلیس کا انکار ج ۱ ص ۱۱ تا ج ۱ ص ۱۱

○ آدم کا جنت سے خروج و شجرہ کا مطلب اور توبہ آدم ج ۱ ص ۱۱ تا ج ۱ ص ۱۱

○ حجر اسود کو آدم اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے اور آدم کی توبہ مقام عظیم پر تھی ج ۱ ص ۱۱

○ سلسلہ اولاد آدم بھائی بہنوں کے باہمی نکاح سے نہیں بلکہ حضرت آدم کے لڑکے شیث کے لئے ہو بھی گئی

جس سے چار لڑکے پیدا ہوئے اور یافت کے لئے جن عورت بھی گئی اور اس سے چار لڑکیاں پیدا ہوئیں

پھر ان کے آپس میں رشتے ہوئے اور باقی اولاد پیدا ہوئی ج ۱ ص ۱۱

○ اور حضرت تو اجنباب آدم کی پسلی سے نہیں بلکہ اس کی بغیر می سے پیدا ہوئی ج ۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم کا ہابیل پر گریہ و محبت پدری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ اس لئے تھا کہ وہ اوصاف ولایت کا حامل

تھا اور آپ اس کو اپنا وصی مقرر کرنا چاہتے تھے پس قابیل نے حسد کر کے اس کو قتل کر ڈالا ج ۱ ص ۱۱

○ جب شیطان نے حضرت آدم کی اولاد کو گمراہ کرنے کا اعلان کیا تھا تو حضرت آدم نے عرض کی تھی اے پروردگار

تو نے ابلیس کو میری اولاد پر مسلط کر دیا ہے پس میری اولاد کیا کرے گی؟ تو جواب ملا تھا کہ تیری اولاد کی برائی

ایک مکھی جائے گی اور نیکی ایک کے بجائے دس لکھی جائیں گی اور سانس کے حلقوم تک پہنچنے تک میں نے

ان کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے ج ۱ ص ۱۱

○ خلقت آدم حکم سجدہ اور تیس ابلیس کی غلطی ج ۱ ص ۱۱

○ دوسرے شیطان اور آدم کے ترک اولی کی حقیقت ج ۱ ص ۱۱ تا ج ۱ ص ۱۱

○ نبی آدم سے ميثاق وَاِذْ اَخَذْنَا ميثاقَ الْاٰدَمِ ۙ ج ۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم کا گھر مسجد کوفہ کے مقام پر تھا ج ۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم کی تخلیق بروز جمعہ ہوئی ج ۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم فراق جنت میں بہت زیادہ روئے ج ۱ ص ۱۱ اور معارج النبوة سے منقول ہے کہ آپ نے

ہابیل کے غم میں گریہ بھی کیا اور سر میں خاک بھی ڈالی ج ۱ ص ۱۱ اور آدم نے تعمیر بیت اللہ کی اور طواف کیا

حضرت آدمؑ سے پہلے سات عالم گذرے میں جو اولاد آدمؑ نہ تھے حج ص ۱۶۴ ج ۱۳ ص ۱۱۴

○ تخلیق آدمؑ کے لئے مشرق و مغرب اور ہستی و بندگی کی مٹی لائی گئی جب فرشتے مٹی لٹانے کے لئے جاتے تھے تو زمین فریاد کرتی تھی چنانچہ جبرئیل و میکائیل کے بعد دیگرے زمین کی فریاد سے متاثر ہو کر ناکام واپس آئے تو خدا نے عزرائیل کو بھیجا پس اس نے زمین کی فریاد پر کان دھرے بغیر ہر جگہ سے ایک ایک مٹی بھر مٹی اٹھائی اور واپس آیا اور اللہ نے پھر اسی کو قبض ارواح پر متعین فرمایا

○ پتلائے خاک کی میں روح جانب دماغ سے داخل ہوا۔ آنکھیں کھلیں کلمہ طیبہ پر نگاہ پڑی کانوں میں تسبیح ملائکہ کی آواز آئی جب روح ناک کے نختوں تک پہنچی تو چھینک لی اور جو اس خمسہ کے بند سوراخ کھل گئے آدمؑ نے الحمد للہ کا کلمہ زبان سے جاری کیا تو جواب پر جملہ اللہ ملا

○ داخلہ روح کے بعد ملائکہ کو آدمؑ کے لئے سجدہ کا حکم ہوا اور یہ جمعہ کا دن زوال کا وقت تھا۔ پس عصر تک ملائکہ سربسجود رہے اسی لئے جمعہ اولاد آدمؑ کے لئے عید کا متہوار ہے حج ص ۱۶۸

○ سفر معراج میں حضورؐ نے آسمان ادنیٰ پر حضرت آدمؑ سے ملاقات کی حج ص ۲۶

○ ذکر سجدہ آدمؑ حج ص ۲۷ و ص ۲۸ اللہ نے فرمایا میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہوگا چاہے بنی اسرائیل حج

○ محشر کی سختی سے گھبرا کر لوگ حضرت آدمؑ کا رخ کریں گے تو وہ ترک ادلی کا عنبر پیش کریں گے۔ حج ص ۶۱

○ آدمؑ کا امتحان کلمات سے ہوا پس صفوت ملی حج ص ۱۳۲

○ آدمؑ و حوا کی جدائی کے بعد آدمؑ کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تھا حج ص ۳۱

○ اسم اعظم تہتر ناموں میں سے حضرت آدمؑ کو پچیس نام صرف ملے تھے۔ حج ص ۲۴۸

○ حضرت آدمؑ کے جسم کو حضرت نوحؑ نے ہندوستان کے کسی پہاڑ پر محفوظ کیا ہوا تھا اور خود نگرانی کرتے تھے تاکہ لوگ ان کی قبر کا طواف نہ کرنے لگ جائیں پس شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے ان کی مثال کا پتھر گھڑ لیا اور اس کا طواف شروع کر دیا۔ حج ص ۱۱

○ ادریسؑ - ادریسؑ کو جنت میں اٹھایا گیا۔ حج ص ۱۲۷

○ حضرت ادریسؑ کا گھر مسجد سہلہ میں تھا حج ص ۲۵ ج ۱۵۷

○ شب معراج چرخ چہارم پر حضورؐ کی حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی تھی حج ص ۲۶۱

○ ان کی اصلی نام اخنوع تھا حضرت نوحؑ کے دادا تھے اور درس کتب کی وجہ سے ان کا نام ادریس ہو گیا تھا اور

یہ پہلا انسان ہے جس نے مکلفہ اور کپڑا سینے کی ایجاد کی آپ علم حساب و ہیت کے ماہر تھے حج ص ۱۵۷

○ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ادریسؑ کو زندہ بہشت میں اٹھایا گیا اور حضرت ایسا جس جگہوں میں رہائش

اور دوسری روایت میں ہے کہ ادریسؑ کی روح چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان قبض کی گئی ص ۱۵

اذان - نماز فریضہ سے پہلے اذان مستحب ہے - ج ۵ ص ۱۳

○ اذان من اللہ فی سورہ براءت حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیت مجیدہ میں اذان کے مصداق علیؑ ہے ج ۱ ص ۱۶

○ کیفیت اذان و اقامت ج ۹ ص ۵۵

آذر - جہاں جہاں آذر کو حضرت ابراہیمؑ کا باپ کہا گیا ہے سب مجاز ہے کیونکہ قرآن میں چچا اور دادا پر اب کا اطلاق موجود ہے جو مجاز ہے مثلاً حضرت یعقوب کو اولاد نے کہا کہ ہم تیرے آباء کے خدا کی رستش کریں گے جو ابراہیمؑ اسحق اور اسماعیل تھے اور واضح ہے حضرت ابراہیمؑ آپ کے دادا اور اسماعیل چچا تھے - ج ۸ ص ۲۳۱ ج ۱ ص ۱۳۲ ج ۱ ص ۱۵۱ و ص ۲۲۹ و ج ۱ ص ۵

○ حضرت ابراہیمؑ کی آذر کے لئے دعا ایک کٹے ہوئے وعدہ کے ماتحت تھی - ج ۱۳ ص ۲۶۶

ارض مقدس - یا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كُنْتُمْ تُخْرَجُونَ مِنْهَا وَكُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ج ۵ ص ۸۵

ارتداد - مقدمہ تفسیر ص ۱۴۸ و ص ۱۴۹ و ج ۲ ص ۲۹ و ج ۱ ص ۱۲۴ مرتدین کو دھمکی ج ۵ ص ۱۲۵ ج ۱ ص ۹۹

○ جنگ اُحد میں جب حضرت پیغمبرؐ کی خبر موت مشہور ہوئی تو بعض صحابہ نے پتھلے آبائی مذہب کی طرف پلٹ جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا - ج ۲ ص ۵۸ ص ۵۹

○ مرتد کون کون ہوئے ج ۵ ص ۱۲۱ تا ص ۱۲۴ و ص ۱۲۶ مالک بن نویرہ پکا مؤمن تھا ج ۵ ص ۱۲۶

○ بتول معظّمہ کی دردناک کہانی - آپ نے فرمایا اپنے بال پریشان کر کے اپنے بابا کی قمیص کو سر پر رکھ کر بدعا کروں گی اور فرمایا کہ صالح پیغمبرؐ کی ناثہ کی عزت مجھ سے زیادہ نہ تھی تھا کہ مسجد نبوی کی دیواریں بلند ہو گئیں اور حضرت علیؑ نے سلمان کو فرمایا کہ جا کر خاتون سے کہو کہ بددعا نہ کریں - ج ۱ ص ۵۳ ص ۵۴

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پیغمبرؐ کے باوفا صحابہ سلمان مقدار اور ابوذر کا نام لیا تو راوی نے عمار کے متعلق پوچھا کیا آپ نے فرمایا کہ وہ پہلے پھسل گئے تھے اور پھر سنبھلے تھے ج ۱ ص ۱۱

○ بعض صحابہ کا ارتداد ج ۱ ص ۲۶۵ - ارتداد موجب ہوا قتل ہے ج ۹ ص ۲۴

○ مرتد ملی و مرتد فطری کی تعریف اور احکام ج ۳ ص ۲۱ ج ۱ ص ۲۵

○ حضرت ارمیاء - جو حضرت شعبا کے بعد قوم نجات نصر پر مبعوث ہوئے آپ حضرت ہارونؑ کی اولاد سے تھے - ج ۹ ص ۱۱

○ ارمیاء کا قصہ ج ۳ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۸ و ج ۹ ص ۱۱

ازواجی زندگی پر تبصرہ سچ ۲۵، ازدواج پیغمبر ﷺ ۱۸۲ و ۱۹۵، دست ۲۰۲، ج ۵، رسول اللہ کے کثرت ازدواج پر اعتراض و جواب ج ۱۱۵  
 استخارہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے مصر جانے جانے والے ایک آدمی سے فرمایا کہ مصر کا پانی غیرت کو مٹاتا اور ذلت کو لاتا ہے پس مسجد نبوی  
 میں دو رکعت نماز پڑھو اور استخارہ کر کے سواری پر سوار ہو۔ مستبخن الذی۔ الا یہ پڑھو اور چلے جاؤ اگر یہ آیت پڑھ کر کوئی آدمی سواری

سے گر بھی جائے تو نقصان نہ ہوگا۔ ج ۲۲۵

و	ی	ل	ا	ا	ل	ی	ف	ل	ف	و	ا	و	ل	ی
خ	ی	ی	ص	ت	ل	ص	س	ر	ھ	س	ھ	ل	س	
ھ	د	ف	ح	خ	ا	ت	ذ	ق	ی	م	ص	ی		
ی	ل	ع	ل	ت	ھ	ن	و	ھ	ر	ی	ج	ل	ذ	
ظ	ل	ذ	ا	م	ل	ا	ا	ا	ل	ا	ھ	ت	ر	ف
م	ل	ل	م	ل	ا	و	ا	ی	ر	ا	ا	ا	ل	
ب	د	ا	ی	ح	م	ت	ر	ن	س	ا	ذ	س	س	ر
ا	ا	ی	ا	و	ا	ی	ا	ص	ل	م	ت	ر	م	ل
ر	ن	و	ح	و	م	ت	ط	ا	و	ی	ا	ز	ا	ن
و	ل	ع	م	ع	ح	ب	ن	ل	ف	و	و	ر	ا	و
ا	ع	ع	ب	ب	ا	ق	ل	ت	ل	ت	ذ	ت	ھ	ل
ب	ا	ر	ی	و	و	ل	ع	ص	ت	ن	ک	ا	ا	ل
و	ن	ب	ھ	م	ھ	ل	ل	ا	ص	ق	ر	ع	ر	ا
س	د	م	ر	ر	خ	س	ا	ح	ر	و	ص	و	ی	ی
ی	م	ص	و	ل	ر	ر	ب	ر	ر	ک	ن	ل	ت	ت

○ استخارہ درج کیا جاتا ہے جو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف  
 منسوب ہے تین دفعہ درود پیر تین دفعہ آیت الکرسی پس نیت کر کے اپنی  
 انگلی کسی ایک خانہ پر رکھے اور وہاں سے ۹۹ خانے اگے گئے  
 کر نویں خانہ کا ہون لکھ لے یہ ایک سطر بن جائے گی جب  
 انہری سطر پر پہنچے تو پہلی سطروں کو نو نو کر کے گنتا جائے  
 اور علیٰ ہذا القیاس نواں حرفت پہنی سطر بنانا جائے جہاں سے شروع ہوا  
 تھا وہاں تک پہنچ جائے پس بوجواب لکھے اس پر عمل کرے۔

○ استخارہ کے طریقہ عملیات کی کتابوں میں موجود ہیں۔

اسماعیل حضرت اسماعیل اپنے باپ کے نامزد خلیفہ تھے

یہودیوں کے انکار نبوت کی وجہ صرف یہ حمد تھا کہ آپ حضرت اسماعیل کی اولاد سے تھے۔ ج ۱۴۲  
 حضرت ابراہیم کا اسماعیل داہرہ کو لے کر ہجرت کرنا۔ ج ۱۴۵، دست ۱۴۵  
 ایک عابد کا حضرت اسماعیل سے نسب دریافت کرنا۔ ج ۱۵۲

وَ اذْکُرْ فِی الْکِتَابِ - پے مریم ع۔ حضرت اسماعیل بن ابراہیم قوم بڑھم کی طرف مبعوث برالمت تھے۔ وعدہ  
 کے پابند تھے حتیٰ کہ ایک شخص نے وعدہ کرنے کے بعد ایک جگہ پر اس کی انتظار میں ایک جگہ ایک  
 سال کھڑے رہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آیت مجیدہ میں اسماعیل بن ابراہیم کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ اسماعیل  
 بن حزقیل ہیں بن کو ان کی قوم نے نہایت بے دردی سے شہید کیا تھا۔ ج ۱۵۶، نہایت صابر اور متحمل  
 مزاج تھے۔ ج ۲۴۵

جب فرشتے نے پوچھا کہ تیری قوم کو کونسا عذاب دیا جائے تو جواب دیا مجھے حسین علیہ السلام کی طرح  
 صبر و شکر پسند ہے۔ ج ۱۵۷

حضرت اسماعیل کی گردن پر چھری چلنے سے پہلے بربرسیل نے دنبہ پیش کر دیا۔ ج ۹، دست ۲۳۷  
 ایک مرتبہ حضرت اسماعیل نے دیکھا کہ اسحق باپ کی گود میں بیٹھا ہے تو اس کو دھکیں کر فوراً اس کی جگہ

بیٹے کے اور حضرت سارہ یہ واقعہ دیکھ رہی تھیں تو انہوں نے ذرا عرض کی کہ جناب عالی میرا اور ہاجرہ کا گزر ایک جگہ نہیں ہو سکے گا۔ لہذا ان کو یہاں سے نکال دیجئے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ ان دونوں کو مکہ کی سرزمین میں چھوڑ آئے۔ ج ۱ ص ۵۶۔ ج ۲ ص ۱۷۸

○ اور مردی ہے کہ اسمعیل حضرت اسحق سے ۱۳ سال بڑے تھے۔ ج ۱ ص ۵۶  
○ حضرت اسمعیلؑ نے عرض کی باباجان جو حکم ہوا ہے اسے پورا کیجئے۔ میں ذبح ہونے کے لئے تیار ہوں۔  
ج ۱ ص ۵۸

○ ذبح حضرت اسمعیلؑ تھے نہ کہ اسحق۔ ج ۱ ص ۶۲

○ اسحقؑ - یہودیوں نے حضرت یوسفؑ کی نبوت کا انکار اس لئے کیا کہ آپ اسحقؑ کی اولاد سے نہ تھے ج ۲ ص ۱۷۲

○ والدہ اسحقؑ کے جد کی وجہ سے ابراہیمؑ نے اسمعیلؑ و ہاجرہ کو مکہ بھیجا دیا۔ ج ۱ ص ۱۷۸

○ اسحقؑ کی پیدائش کی بشارت ج ۱ ص ۵۸ ج ۱ ص ۵۶ ج ۱ ص ۱۲۹

○ ذبح اسحقؑ نہیں تھے ج ۱ ص ۶۱ بعض روایات میں ہے کہ اسحقؑ اولوالعزم انبیاء میں سے تھے۔ ج ۱ ص ۳۳  
○ استاد قرآن پڑھنے والے اور پڑھانے والے یعنی استاد شاگرد ہر دو کے لئے ہر چیز حقا کہ دریا ئی مچھلیاں استعمار کرتی ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۷۔ استاد کو شاگرد نہیں بنایا کرتے بلکہ ذمہ دار حکومت اس کو نامزد کرتی ہے اسی طرح قرآن کے استاد بھی اللہ نے ہی نامزد فرمائے۔ ج ۱ ص ۵۱۔ استاد کے حقوق ج ۱ ص ۱۱۱

○ اسلام: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ اَسْلِمُوا یعنی جھک جاؤ جو اب دیا۔ اَسْلَمْتُمْ لِيَوْمِ اِنْعَالِ مِيْنِ۔ پس حضرت ابراہیمؑ و یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو بھی وصیت فرمائی کہ تمہاری موت بھی اسلام پر ہی ہونی چاہیے۔ بقرہ آیت ۱۳۱

○ پس حکم پروردگار کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔ (اسلام) خواہ حکم کی مصلحت واضح ہو یا پردہ انفا میں ہو چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے پرچم توحید کو بلند کرتے ہوئے نار فرود میں داخل ہونا قبول کر لیا لیکن حکم پروردگار کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے ذرہ بھر نہ ہچکچائے۔ اسی طرح حضرت اسماعیلؑ کی گردن پر چھری رکھنے میں ذرہ بھر بغزش پیدا نہ ہوئی۔ چنانچہ باپ و بیٹے دونوں نے دعا مانگی۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ کہ ہم دونوں باپ بیٹے کو اپنے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے قرار دے۔ جب اس مرحلہ سے گزر چکے۔ اور تاج امامت مل چکا۔ تو اپنی ذریت کے لئے عہدہ امامت کی خواہش کی۔ جیسا کہ آیت ۱۲۵ میں مذکور ہے اور جواب ملا کہ یہ عہدہ جلیلہ ظالموں کو نہیں مل سکتا۔ پس دونوں باپ بیٹے نے دعا مانگی۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَكَ آیت ۱۱۵





اسلام کے اصول ناقابل تردید ہیں۔ پس اسلام رعب کا مذہب نہیں بلکہ اس کے حقائق بذریعہ دلائل قابل قبول ہیں

ج ۲ ص ۵۶ ج ۵ ص ۲۱۵

○ ایک شخص حضرت پیغمبر کو قتل کرنے آیا۔ آپ کے ہاتھ میں تلوار تھی اور اس نے طلب کر لی۔ آپ نے بے دریغ وہ تلوار اس کو دیدی وہ شخص ہیران و ششدر ہو گیا کہ میں نے تو ان کو قتل کرنے کے لئے ان سے تلوار مانگی ہے اور انہوں نے کسی پھلکا پھٹ کے بغیر مجھے وہ دیدی ہے۔ پس اس نے پوچھا کہ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ۔ پس وہ شخص فوراً قدموں میں گر گیا۔ اور اسلام کے دامن سے وابستہ ہو گیا۔ ج ۳ ص ۱۳۴ اسلامی ریاست کا سربراہ معصوم ہونا چاہیے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۳ تا ۱۱۵۔

○ اسلام اپنے مبنی بر صداقت اصولوں کی بدولت مقبول عام ہوا ہے۔ ج ۱ ص ۱۰۵ ج ۲ ص ۱۰۵

○ دین اسلام جبری دین نہیں بلکہ اختیاری دین ہے ج ۱ ص ۱۵۶۔ آمین اسلام بنانے والا اللہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۹۔

○ اسلام کا تہذیب و تمدن اقوام عالم کے لئے ایک مثالی راستہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۵۹ ج ۲ ص ۱۲۱

○ اسلام اور سرمایہ دار: ج ۲ ص ۱۶۵، ج ۲ ص ۲۶

○ زکوٰۃ و سخاوت کی تاکید اور سود کی حرمت سرمایہ داری کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ ج ۲ ص ۲۹ و ص ۵۲ ج ۲ ص ۵۲

○ استغفار: نماز تہجد میں استغفار کرنا۔ ج ۲ ص ۵۲ و بِاللَّحْسَانِ وَتَغْفِرُ لَكَ ذُنُوبَكَ۔ ج ۲ ص ۲۶۔ پ ۱۶ ذاریات

○ حضرت ابراہیم کی آفر کے لئے استغفار ج ۲ ص ۱۵۳

○ استغفار کا طریقہ اور اس کا ثواب و فوائد۔ ج ۳ ص ۲۸ و ص ۲۹ ج ۱ ص ۱۰۸ ج ۲ ص ۵۱

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس میں چار صفتیں ہوں وہ اللہ کے نور اعظم میں ہوا کرتا ہے۔

○ را، توحید و رسالت سے تمنا رکھتا ہو۔ (۲) مصیبت کے وقت اِنَا لِلّٰهِ الْخٰیِرُ مَعًا ہر (۳) نعمت پر

اللہ کی حمد کرے (۴) گناہ صادر ہو تو استغفار کرے۔ یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے

ج ۲ ص ۱۹۹

○ سحر کے وقت استغفار کرنے والوں کی بدولت اللہ بعض اوقات زمین والوں سے عذاب ٹال

دیتا ہے۔ ج ۳ ص ۲۰۵

○ حضرت پیغمبر کیلئے حکم استغفار امت کی تعلیم کے لئے ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۹ و ص ۱۶۰۔ استغفار پڑھنا

○ متقیوں کی نشانی ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲۶

○ آسیہ زوجہ فرعون۔ تمام عالم کی چار منتخب عورتوں میں سے ایک آسیہ زن فرعون ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲۷

○ حضرت موسیٰ نے فرعون کی گود میں بیٹھ کر اس کی ڈاڑھی کے بال نوچے تو فرعون کو غصہ آیا پس آسیہ نے سفارش کی کہ یہ تو بچہ ہے چنانچہ درطشت پیش کئے ایک میں آگ کے انگارے اور دوسرے میں لعل و جواہر پس حضرت موسیٰ نے انگاروں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک کو اٹھا کر منہ میں رکھ لیا۔ اور پھر روزنا شروع کر دیا۔ ج ۱۲ ص ۱۴۹

○ موسیٰ کا صندوق آیا تو فرعون و آسیہ اپنی سیرگاہ میں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے یہ تالاب ایک نہر کے کنارے پر تھا جو دریا سے نکل کر فرعون کی سیرگاہ میں داخل ہو کر تالاب سے گذر کر باغ کو سیراب کرتی تھی پس موسیٰ کا صندوق دریا سے نکل کر نہر میں داخل ہوا۔ پس آسیہ نے بڑھ کر کنارے کے قریب کیا اور کھولا تو حسین و جمیل شہزادے پر نظر پڑی ج ۱۲ ص ۱۵۱

○ آسیہ بنت مزاحم چھپ کر اللہ کی عبادت کیا کرتی تھیں۔ ج ۱۲ ص ۱۵۲

○ مصریوں میں تین آدمی موسیٰ پر ایمان لائے تھے۔ ایک آسیہ دوسرے مومن آل فرعون اور تیسرے ایک مریم نامی عورت تھی۔ ج ۱۲ ص ۱۵۹

○ آسیہ نے زندگی میں ایک پلک چھپکنے کی مدت میں بھی شرک نہ کیا تھا ج ۱۲ ص ۱۶۰

○ تھیں (احباب رسول) ج ۱۲ ص ۱۹۹

○ آسمان۔ تخلیق آسمان پہلے ہے یا تخلیق زمین؟ ج ۱۲ ص ۱۶۳

○ مدت خلقت آسمان و زمین ج ۱۲ ص ۱۹۲

○ اللہ نے بغیر ستونوں کے آسمانوں کو پیدا فرمایا۔ ج ۱۲ ص ۱۳۵

○ بروز عشر آسمان و زمین کی تبدیلی کا مطلب۔ ج ۱۲ ص ۱۶۳

○ معراج کا سفر نامہ ج ۸ ص ۲۶

○ حضرت یحییٰ اور حضرت امام حسین کی شہادت پر ایمان رو دیا۔ ج ۹ ص ۱۳۹

○ بیت دانوں کے نزدیک افلاک (آسمانوں کی تعداد اور ان کی تردید؟ ج ۹ ص ۲۲۳

○ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی ترتیب۔ ج ۱۲ ص ۱۲۵

○ اسم اعظم۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مقطعات قرآنیہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم

پر مشتمل ہیں جس کے ذریعے سے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ ج ۱ ص ۲۵

○ اسم اعظم - یا اللہ برائے قضائے حاجت، دو رکعت نماز، ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد آیت الکرسی ایک دفعہ اور سورہ توحید ۱۲ دفعہ پھر ۸۰ دفعہ احدی صدی پڑھے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پکارے ۹۹ دفعہ یا اللہ انشاء اللہ مطلب پورا ہوگا۔

○ چار رکعت نماز حاجت - پہلی رکعت حمد کے بعد ۱۱ دفعہ قل، دوسری رکعت حمد کے بعد ۲۱ دفعہ قل تیسری رکعت حمد کے بعد ۲۱ دفعہ قل چوتھی رکعت حمد کے بعد ۱۱ دفعہ قل۔

بعد از سلام ۵۱ دفعہ قل اور ۵۱ دفعہ درود شریف پھر سجدہ میں سر رکھ کر ۱۰۰ دفعہ یا اللہ کہہ کر دعائیں گے۔ حضرت پیغمبر کا وعدہ ہے کہ ہر دعا مستجاب ہوگی اور ہر حاجت پوری ہوگی۔

○ چالیس روز مسلسل - ۲۰۵۱ مرتبہ کہ جی عص و جمع حق برائے وسعت رزق - کشکول ۳۱۳۔ ہر مشکل و غم کے دور ہونے کے لئے۔ حروف مقطعات قرآنیہ کو روزانہ اس ترتیب سے پڑھے۔  
اللض - اللثر - اللز - کہ فی عص - طہ - طسم - طس - نین - ص - انشاء اللہ مشکل آسان ہوگی اور غم و پریشانی دور ہوگی۔

○ اسم اعظم - یافتاح - وسعت رزق کے لئے زیر آسمان نصف شب کے بعد آستین الٹ کر رو بقبضہ ہو کر ۱۳۰ دفعہ پڑھے۔

○ سورہ فاتحہ - دو رکعت نماز الحمد کے بعد ہر رکعت میں تین دفعہ سورہ توحید اور بعد از نماز سات دفعہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دعائیں گے جو حاجت بھی ہے پوری ہوگی اگر دن ہے تو شام سے پہلے اور رات ہے تو طلوع شمس سے پہلے حاجت پوری ہوگی۔

○ آيِدْنَاہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ يَا بَقْرَةَ آيِت ۸۰ بعضوں نے روح القدس سے مراد اسم اعظم لیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۹۔

○ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ج ۱ ص ۱۳۵۔

○ بلعم بن باعور کے پاس اسم اعظم ہونے کی تردید - ج ۱ ص ۱۳۳۔

○ اسم اعظم کی حقیقت ج ۶ ص ۱۳۶۔ حضرت علی کا نام اسم اعظم ہے ج ۶ ص ۱۳۸۔

○ اسماء اللہ توفیق میں - ج ۶ ص ۱۳۹ ج ۹ ص ۵۸۔

○ حضرت آصف بن برخیا کے پاس اسم اعظم تھا اس نے پڑھا زمین سرک گئی تو انہوں نے تخت اٹھایا پھر زمین اپنی حالت پر ہو گئی اور آل محمد کے پاس بہتر میں سے بہتر اسم اعظم ہیں ج ۱ ص ۱۳۵ ج ۱ ص ۱۱۱۔

- حضرت سلیمانؑ پیغمبر کے پاس ایک اسمِ عظیم تھا ج ۱۲ ص ۹۴
- اسمِ عظیم اور اسمِ حسنی۔ ج ۱۳ ص ۲۶۰ و ص ۲۶۱۔ اسماء آدمؑ ج ۲ ص ۸
- آصف بن برخیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت سلمان کے بعد ابلیس نے جادو ایجاد کیا اور اس کو لکھ کر ایک دفتر میں سر بہر کر دیا اور اس کی نسبت آصف بن برخیا کی طرف دے دیا اور اس کو تخت سلیمان کے نیچے دفن کر دیا اور لوگوں کو بتا دیا۔ تب کافروں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ ان کی حکومت جادو کے زور پر تھی پس اللہ نے جادو کی حرمت کو بیان فرمایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی برادرت کا اعلان فرمایا۔ ج ۲ ص ۱۴۹
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آصف بن برخیا کا علم حضرت علی کے علم کے مقابلہ میں اس طرح ہے جس طرح پر مچھر پر پانی کا قطرہ موہزن سمندر کے مقابلہ میں۔ ج ۳ ص ۱۴۳
- حضرت سلیمان آصف سے اعلم تھے۔ ج ۹ ص ۱۲۲۔ تخت بلقیس کا چشم زدن میں لانا۔ ج ۲ ص ۲۴۶
- اصحاب الاعراف کا ذکر۔ ج ۱ ص ۳۴ تا ص ۳۸
- اصحاب الیمین پ ۲ واقعہ ج ۱۳ ص ۱۹۸۔ ہم نے شہادتے کر بلا کے حالات پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام اصحاب الیمین ہے۔ اصحاب الیمین کے اوصاف ج ۳ ص ۲۰۸ ج ۲ ص ۲۶۶
- اصحاب الشمال ج ۱۳ ص ۲۰۲
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمارے شیعہ اصحاب الیمین ہیں ج ۱۳ ص ۱۳۶
- اصحاب کہف و ارقم کا مفصل قصہ ج ۹ ص ۸۴
- اصحاب ایکہ ج ۱۳ ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۱۹۱
- اصحاب الحجر ج ۱ ص ۱۹۱۔ اصحاب نیل ج ۲ ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۲۶۳
- اصحاب انطاکیہ۔ مفصل ذکر ج ۱۲ ص ۱۲ پر ملاحظہ ہو۔
- اصحاب الریس۔ ج ۱۳ ص ۱۱۳ اور ج ۱۶ ص ۱۶۸ تا ص ۱۷۸۔ اصحاب رس کے بارہ شہر تھے ج ۱ ص ۱۴۸
- اصحاب صفہ۔ مدینہ میں غزوات فقرا کا ایک گروہ تھا جن کی خبر گیری اور طعام و پانی کا انتظام حضور نبیؐ بنفس کرتے تھے۔ ج ۵ ص ۱۲
- اصحاب الجنة۔ ج ۱ ص ۱۳۶ ج ۲ ص ۵۵ و ص ۵۴ ج ۵ ص ۱۹۶ ج ۱ ص ۱۶۳ و ص ۱۸۴ و ص ۱۲۹ ج ۱ ص ۱۳۱ ج ۲ ص ۶۵ و ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۲۶۰ و ص ۱۱۵ و ص ۱۱۴ و ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۲۵۱ و ص ۲۵۰ ج ۱ ص ۱۹۹ و ص ۱۹۸ ج ۱ ص ۹۶ و ص ۱۵۲ و ص ۱۴۹۔ جنت صابریں کے لئے ہے ج ۳ ص ۴۲

اصحاب نار ج ۲ ص ۴ ج ۳ ص ۳ ج ۱۳ ص ۹ ج ۶ ص ۱۵۱ ص ۲۰۲ ج ۱۲ ص ۲۵ ص ۱۰۴ ص ۱۵۱ ص ۱۵۶  
ص ۱۶۴ ص ۲۵ ج ۱۳ ص ۲۰۹ ج ۱۲ ص ۹۶ ص ۱۰۲ ص ۱۶۴ ۔

○ اصول و فروع پر بحث - ج ۵ ص ۱۲ ج ۲۱۴

اطاعت و معرفت : اطاعت کے تین درجے ہیں۔ ایک اطاعت برائے خود، دوسرے اطاعت برائے  
طبع اور تیسرے اطاعت معرفت۔ چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام کی مناجات کے الفاظ ہیں کہ بے  
اللہ میں تیری اطاعت نہ جہنم کے ڈر سے اور نہ جنت کے لالچ سے کرتا ہوں بلکہ اس لئے تیری عبادت  
کرتا ہوں کہ تو لائق عبادت ہے۔ ج ۱ ص ۵

○ اطاعت والدین - ج ۲ ص ۱۳ ص ۱۳۱

○ اطاعت پروردگار اور تقویٰ کی حقیقت - ج ۲ ص ۲۲ ج ۱۳ ص ۲۱۴

اعضاء کی گواہی - قیامت کے دن انسان کے اعضاء اپنے متعلقہ اعمال کے گواہ ہوں گے۔ ج ۵ ص ۱۹۹  
ص ۱۱۲ ص ۲۲۵ - ج ۱ ص ۳ ج ۱۳ ص ۱۸۴ ج ۱۲ ص ۱۲۱

اعمال نامہ : كَلَّ اِنْسَانٌ اَلْزَمْنَآهُ طَاوِرَةٌ فِى عُنُقِهِ پچاس ہر انسان کو اعمال نامہ دیا جائے گا۔ یہاں طائر  
سے مراد اعمال نامہ ہے جو اس کی گردن میں لٹکایا جائے گا۔ ج ۹ ص ۱۵ ص ۱۰۴  
○ جب لوگ اپنے اعمال نامہ میں دوزخ شدہ اعمال کا انکار کریں گے تو ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں  
گے۔ ج ۹ ص ۲

○ يَوْمَ نَذِئُ كُلَّ اِنْسَانٍ بِمَا مِمْهَمٌ فِي بَعْضِ لُؤْكَرٍ نَّعْنِ اَمَامِ كَا مَعْنَى اَعْمَالِ نَامَةٍ كَمَا هِيَ ج ۱ ص ۲۴

نامہ اعمال کا دیا جانا۔ ج ۱۳ ص ۱۱۲ اور جنتیوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں اور دوزخیوں کو بائیں ہاتھ میں دیا  
جائے گا۔ ج ۱۳ ص ۱۹۴ ج ۱۳ ص ۲۰۲

اعراف : سورہ اعراف کے فضائل ج ۵ ص ۱ اور اعراف کا ذکر ج ۶ ص ۳۳ ج ۱۲ ص ۱۰۴

انکس : واقعہ انکس میں سنی مفسرین کی رائے اور شیعہ علماء کی تحقیق۔ ج ۱ ص ۱۲۱

○ وَيَلُّ كُلُّ اِنْسَانٍ اَشِيْمَةَ كَيْ تَشْرِيحٍ اَدْرِبْتَانِ تَرَاثِي ج ۱۲ ص ۲۱ ص ۲۱۱

افطار : روزہ افطار کرنے کا ثواب ج ۲ ص ۲۲ - افطاری کا وقت ج ۲ ص ۲۳۸

○ مستحب روزہ کے افطار کرنے کا ثواب ج ۵ ص ۲۸

اگ : اگ کو پھینکنے کی ابتدا بابتابیل سے ہوئی۔ ج ۵ ص ۹۲

○ ابلیس کا نظریہ تھا کہ اگ افضل ہے اور مٹی مفضول ہے اس لئے اس نے آدم کے سجدہ سے انکار

کیا تھا اس نظریہ کی مدلل تردید - ج ۷ ص ۱۰۸

○ حضرت لوط کی بیوی قوم کو لوط کے مہمانوں کی اطلاع دینے کے لئے چھت پر آگ روشن کر دینی تھی  
ج ۵۶ -

○ جو شخص سورہ برأت کو لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھے اس کے مکان کو آگ نہ لگ سکے گی - ج ۵

○ دنیاوی آگ آخرت کی آگ کا سترواں حصہ ہے جس کو ستر دفعہ بجھایا گیا ہے - ج ۱۳

○ حضرت شعیب سے رخصت ہو کر حضرت موسیٰ نے مصر کی طرف جاتے ہوئے رات کو جانب طور ایک

○ آگ دیکھی اور وہاں پہنچے تو شرف کلام پایا - ج ۹ ص ۳۲

○ حضرت موسیٰ کا آگ کے انگاروں والے طشت میں ہاتھ ڈالنا - ج ۹ ص ۳۹

○ آگ میں اللہ کا خلیل - ج ۲۳ ص ۵۲

○ موسیٰ کی ماں کا موسیٰ کو تنور میں رکھنا اور آگ کا گلزار ہونا ج ۱ ص ۱

○ اللہ وہ ہے جو سبز درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہے - ج ۱۲ ص ۲۰۵

○ بشیر بن ایوب کو اپنے زمانہ کے بادشاہ نے آگ میں ڈالا تھا لیکن ان کو آگ نے نہیں جلایا تھا ج ۱۳

○ دوزخ میں ایک آگ کا پہاڑ ہے جس کا نام یحوم ہے - ج ۱۳ ص ۲۰۲

○ الیسع : حضرت الیاس کے جانشین تھے - ج ۱۲ ص ۱۱۹

○ تھے ج ۱۲ ص ۹۸

○ نیز الیسع حضرت الیاس کے بھی چچا زاد بھائی تھے -

○ الیاس : حضرت حزقیل پیغمبر کے بعد بنی اسرائیل پر مبعوث برسات ہوئے ج ۱۲ ص ۶۹

○ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ الیاس خشکیوں میں اور خضر دریاؤں میں رہتے ہیں اور دونوں کی ملاقات

○ ہر سال مقام عرفات پر ہوتی ہے ج ۱۲ ص ۱۱۹

○ الیسین : ابن عباس سے منقول ہے کہ الیسین حضرت پیغمبر کا نام اور ال یاسین سے مراد آل محمد ہے اسی لئے

○ بعض راویوں نے ال کے بجائے الیسین بھی پڑھا ہے اور بعض لوگ الیسین سے مراد حضرت الیاس

○ اور اس کی امت لیتے ہیں ج ۱۲ ص ۵۱

○ اللہ : ج ۱۲ ص ۱۶۲ ج ۱۲ ص ۱۶۱ بعض لوگ اپنی خواہش نفس کو اللہ سمجھتے ہیں - ج ۱۳ ص ۱۱

○ اللہ نیند نہیں کرتا - حضرت موسیٰ کی قوم نے سوال کیا تھا کہ کیا اللہ نیند کرتا ہے ج ۳ ص ۱۳

○ امت : امت واحد کی تشریح جلد ۳ ص ۳۲ فلسفہ وحدت ص ۳۲ ج ۱۵ ص ۱۹

○ امت وسط ج ۲ ص ۱۸۷ و ص ۱۸۹ حضرت ابراہیم نے اپنی اولاد میں امت مسلمہ ہونے کی دعا کی اور وہ

○ امت مسلمہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی ذوات مقدسہ ہیں۔ یہ بقرہ ج ۲ ص ۱۷۷ و ص ۱۹

○ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ پے اکل عمران ج ۳ ص ۳

○ حضرت پیغمبر نے فرمایا میری امت میں بھی یہودیوں کی طرح ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری نسل کے دشمن ہوں گے اور میری شریعت کو تبدیل کریں گے جس طرح یہودیوں نے نہ کریا دیسجی کو قتل کیا۔ پس جس طرح

ان پر خدا کی لعنت ہے ان پر بھی خدا کی لعنت ہوگی۔ ج ۲ ص ۱۲۸

○ امت اسلامیہ کے لئے بنی اسرائیل کے واقعات درس عبرت ہیں ج ۲ ص ۱۶۷

○ امت محمدیہ کی بنی اسرائیل سے مشابہت ج ۲ ص ۱۶۹ ج ۲ ص ۱۲۸

○ جنت میں جانے والوں میں امت محمدیہ کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔ ج ۱ ص ۲۰۲

○ امری مخلوق۔ ج ۱ ص ۶۹

○ امانت : امانت کی ادائیگی صحیفی اور مومن کی نشانی ہے۔ ج ۲ ص ۱۳۵ ج ۳ ص ۱۳۳ ج ۱ ص ۱۰۳

○ امانت کی ادائیگی خوبی کو دار کی ضمانت ہے۔

○ حضرت علیؑ نے رسول اللہ کی امانتیں ادا کیں۔ ج ۱ ص ۱۱۳

○ اِنَّا عَرَضْنَا الْاِمَانَةَ عَلَيْكَ اس جگہ امانت سے مراد ولایت امانت ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۹

○ اہمیتوں : ج ۲ ص ۱۲ ج ۲ ص ۲۶۳ ج ۱ ص ۱۲

○ ام سلمہ : مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والی عورتوں میں ام سلمہ بھی تھیں۔ ج ۲ ص ۹۹

○ ام سلمہ کا بھائی عبداللہ بن ابی امیہ نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ ج ۱ ص ۹۳

○ ام سلمہ اپنی کمر کو ایک سفید پارچہ سے باندھ لیا کرتی تھیں۔ ج ۱ ص ۱۰۲

○ ام ایمن : جب جناب خاتون جنت نے فدک کا دعویٰ دائر کیا تو حضرت علیؑ اور ام ایمن نے بی بی کے

○ حق میں گواہی دی تھی چنانچہ ابو بکر نے بی بی کو حق دے دیا اور تحریری دستاویز بی بی کے حوالہ کی

○ واپسی پر عمر نے وہ دستاویز لے کر مہار ڈالی۔ ج ۱ ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۱۴

○ ام القرنی : مکہ کا نام ہے اور سب سے پہلے اسی جگہ کی زمین کو پیدا کیا گیا اور اس کے بعد باقی زمین کو

پھیلایا گیا اور زمین پر پہلا گھر کعبہ ہے اسی وجہ سے اس کو ام القرنی کہا جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۹

○ حضرت قائم آل محمد جب مکہ سے کوفہ کی طرف کوچ کریں گے تو حضرت موسیٰ والا پتھر ان کے ہمراہ ہوگا

○ پس ہر منزل پر اس کو رکھیں گے تو اس سے چشمہ پھوٹے گا۔ پس پیاسا سیراب ہوگا اور مہجور کا سیر





سَقِّلْ كُلَّ صَعْبَةٍ يَأْتِيَا حِ اِفْتَحِ اللهُ الصَّمَدَ -

۵۔ وہی سابق عمل۔ اس فرق کے ساتھ۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اُمِّ مُوسَىٰ يُوحَايِدُ عَلِيًّا سَقِّلْ كُلَّ صَعْبَةٍ يَا مُسَجِّرَ سَخَّرَ اللهُ الصَّمَدَ -

جس عورت کے شکم میں بچہ مر گیا ہو تو ایک مٹی کے گورے برتن پر یہ آیت لکھی جائے۔ وَ اَصْبَحَ فُوَادُ اُمِّ مُوسَىٰ فَاَرِحَا تَا مَوْمِنِيْنَ اور بارش کے پانی سے دھو کر اس عورت کو پلائیں اللہ کے حکم سے اس کی خلاصی ہو جائے گی۔

**امامت:** اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا يَا حُصَيْنُ

- بروز قیامت مقدی اپنے بھوٹے اماموں سے بیزار ہوں گے۔ ج ۲ ص ۲۰۰
- امام کا نصب کرنا اللہ کا کام ہے نہ کہ امت کا ج ۵ ص ۸۱ و ص ۱۰۵ و ص ۱۸۶ ج ۱ ص ۱۱۴
- امام شکم مادر میں بھی سن سکتا ہے ج ۵ ص ۲۴۹
- امام کی ضرورت ج ۸ ص ۸۵ و ص ۱۳۳ مقدمہ تفسیر ص ۲۳ ج ۶ ص ۸۸
- بارہ اماموں کی پیشین گوئی اور مفصل بیان مقدمہ تفسیر ص ۷۷ و ص ۷۸ ج ۱ ص ۱۶۹ ج ۵ ص ۷۷ و ص ۹۷
- لَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ایک روایت میں کتاب مبین سے مراد امام مبین ہے ج ۲ ص ۲۲۵

- امام مبین کی تشریح ج ۱ ص ۱۱۰ مقام ائمہ ج ۲ ص ۲۵۳ و ص ۲۵۴ ج ۱ ص ۱۶۹ ج ۹ ص ۲۹
- غیبت کے زمانہ میں امام کی معرفت ج ۱ ص ۵۲ ائمہ کے علم کی وسعت ج ۱ ص ۲۲۵
- امام و قرآن لازم و ملزوم ہیں ج ۱ ص ۱۱۰ ج ۹ ص ۲۶۳ ج ۱ ص ۱۱۰
- خَيْرُ اُمَّةٍ سے مراد خیر ائمہ ہے ج ۱ ص ۱۱۰ کتاب مبین سے مراد امام مبین ہے ج ۱ ص ۲۲۵
- قیامت کے دن ائمہ کی تشریف آوری ج ۱ ص ۹۳
- تعداد ائمہ ج ۱ ص ۱۱۰ ج ۱ ص ۱۱۰ و ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۱۵۴ ج ۱ ص ۱۳۱ ج ۱ ص ۱۵۲ ج ۱ ص ۱۲۹
- حضرت خضر نے بارہ اماموں کی امامت کی گواہی دی۔ ج ۱ ص ۱۱۰
- آیت نور میں باطنی تفسیر کی رو سے ائمہ اثنا عشر مراد ہیں۔ ج ۱ ص ۱۴۳
- اَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُّوْرِ وَ اِحِدٌ مِنْ ج ۱ ص ۲۱۹ باقی ائمہ اثنا عشر ج ۱ ص ۲۱۱
- الْعُرْوَةُ لِلْوُثْقَىٰ کی تاویل ائمہ میں ج ۱ ص ۱۳۹
- ہر شخص کو اپنے امام کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۳۱

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر: نیکی کی تبلیغ اور اس کے شرائط ج ۳ ص ۲۰۹

○ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر - ج ۲ ص ۲۶ ج ۱۳ ص ۱۳۳ و ج ۵ ص ۱۵۲

○ حضرت جعفر طیار کا نجاشی کے سامنے پیغمبر کی صفات کا تذکرہ کہ وہ امر بالمعروف کرتے ہیں - ج ۵ ص ۱۵۲

○ مومن کی علامات میں سے ہے نیکی کا حکم کرنا - ج ۵ ص ۹۵

○ حجت خدا کے لئے ضروری ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے موقع محل کا خیال کریں ج ۲ ص ۲۵

○ وہ گناہ جو کسی مصیبت کا پیش خمیہ بنتے ہیں ان میں سے ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ

کو ادا کر سکنے کے باوجود ترک کرنا ہے ج ۱ ص ۱۲

○ امن: کعبہ جائے امن ہے ج ۲ ص ۱۵ و ص ۱۴

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوحنیفہ سے جائے امن کا مصداق دریافت کیا مقدمہ تفسیر ص ۶۶

○ امن کے لئے عمل فوائد سورہ مریم - ج ۱ ص ۲۳۳

○ سَيُؤَدُّ اٰتِيهَا لِيَا لِي وَ اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ - سورہ سبأ ج ۱ ص ۲۳۳

○ سورہ بن کی تلاوت جاودہ جنت کے ثمر سے امن کی موجب ہے ج ۱ ص ۱۳۲

○ انسان: انسان کی تدریجی ارتقائی منازل اور عالمی انسانی یونیورسٹی کا تدریجی نظام تعلیم مقدمہ تفسیر ص ۹۶

○ انسان ناعل خود مختار ہے ج ۲ ص ۵۵ - انسان کی تدریجی خلقت ج ۲ ص ۱۲ و ج ۱ ص ۱۹

○ انسان کیا ہے؟ ج ۳ ص ۲۵ انسان کو اللہ نے نفس وادارہ سے خلق فرمایا - ج ۲ ص ۱۰۴ و ج ۶ ص ۱۴۹ ج ۱ ص ۱۱۲

○ سلسلہ اولاد آدم - ج ۲ ص ۱۰۸ تا ص ۱۰۵ انسان کو مٹی سے پیدا کیا - ج ۵ ص ۸۹ ج ۱ ص ۳۴

○ صلصال سے انسانی پیدائش - ج ۱ ص ۱۴۴ خلقت آدم ج ۱ ص ۱۴۵ نطفہ و علقہ و مضغہ کی ترتیب ج ۱ ص ۱۴۴

○ سلسلہ سے پیدائش ج ۱ ص ۵۵ -

○ انسان اپنی پیدائش میں فکر کرے تو دعوت توحید ملتی ہے ج ۱ ص ۱۰۲ و ج ۱ ص ۱۹۵

○ اللہ وہ ہے جس نے انسان کو ایک مادہ منویہ سے پیدا کر کے اشرف المخلوقات بنا دیا ج ۱ ص ۱۲۵

○ وَمَنْ يُعْبِدْ لَدُنْكَ سِوَاكَ تَفْسِيْرًا لِّمَنْ يُّشْرِكُ بِكَ - ج ۱ ص ۲۸

○ انسان کی پیدائش زمین سے ہے ج ۱ ص ۱۶۰ اَخْلَقَ الْاِنْسَانَ سُوْرَةُ رَحْمٰنِ چ ۱ ص ۱۵۸

○ جسم انسان عالم اکبر کا خلاصہ ہے ج ۲ ص ۱۲۵ مقدمہ تفسیر ص ۱۴۲ تا ص ۱۴۵

○ كُوْنُوْنَا بَنِيْ اٰدَمَ: چ ۱ ص ۲۲ انسان کی پیدائش ج ۱ ص ۱۴۶ و ص ۱۵۴ و ص ۱۴۴

○ انتخاب خداوندی: مقدمہ تفسیر ص ۹ و ص ۱۰۹ معیار انتخاب علم ہے - ج ۱ ص ۸۱ طاہرات کے انتخاب کا معیار علم و جسم

میں تو انائی۔ ج ۱۱ ص ۱۱۱ اللہ اس کو محتجب کرنا ہے جو معیار پر پورا اترتا ہو۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱

○ حق انتخاب ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱ ص ۱

○ اللہ نے زمین پر نظر انتخاب ڈالی اور علیؑ کو چن لیا۔ ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱

انگوٹھی: حضرت علیؑ نے حالت رکوع میں سائل کو انگوٹھی دی اور آیت دلالت اتری ج ۱ ص ۱

○ دوسرے لوگوں نے بھی انگوٹھی دی لیکن آیت نہ اتری ج ۱ ص ۱ انگوٹھی کی حقیقت ج ۱ ص ۱

○ داسی ہاتھ میں انگوٹھی پہننا مومن کی علامت ہے ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱

○ حضرت سلیمان کی انگوٹھی ج ۱ ص ۱

انجیل۔ بعض لوگوں نے روح القدس سے مراد انجیل لی ہے ج ۱ ص ۱ اور انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو نازل ہوئی

ج ۱ ص ۱

○ بعضوں نے اس کو فارسی لفظ کہا ہے اور بعض اس کو یونانی لفظ کہتے ہیں اور اس کا معنی ہے بشارت ج ۱ ص ۱

○ انجیل تحریف کی وجہ سے قابل اعتماد نہیں رہی۔ ج ۱ ص ۱۔ انجیل میں صرف چند نصوص تھے اور تورات

کے بعض احکامات کی منسوخی تھی اس میں میراث و حدود و تعزیرات کے احکام نہیں تھے بلکہ تورات

کے احکام نافذ العمل تھے۔ ج ۱ ص ۱ موجودہ انجیلیں چار ہیں (۱) انجیل متی (۲) انجیل مرقس (۳) انجیل لوقا

انجیل یوحنا ج ۱ ص ۱ و ۱ ص ۱

○ انجیل اپنے وقت میں نافذ العمل تھی لیکن اب منسوخ ہے ج ۱ ص ۱ یہودی انجیل کے قائل نہیں تھے ج ۱ ص ۱

○ انجیل میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا تذکرہ ہے ج ۱ ص ۱

اولاد۔ اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے کی فضیلت مقدمہ تفسیر ص ۱

○ حضورؐ نے فرمایا ہر نبی کی اولاد اپنی صلب سے ہے اور میری اولاد علیؑ کی صلب سے ہے ج ۱ ص ۱

○ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا اولاد میری دل اور خشکی چشم ہے نیز باعث بزدلی و بخل و موجب غم و حزن بھی ہے

ج ۱ ص ۱

○ عورت کے لئے اولاد کی تربیت کا ثواب کہ دودھ کا ایک گھونٹ پلانا اولاد اسمعیل میں سے ایک غلام

کے آزاد کرنے کے برابر ہے۔ ج ۱ ص ۱

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا استدلال کہ حسنین شریفین رسول اللہؐ کی صلبی اولاد ہیں ج ۱ ص ۱

○ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ۖ إِنَّكُمْ بِهِ لَع ۖ ج ۱ ص ۱۔ طلب اولاد ج ۱ ص ۱

○ عورت سے مجامعت کرتے وقت اگر لہم اللہ نہ پڑھی جائے تو پیدا ہونے والی اولاد میں شیطان شریک گانج ص ۱

○ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کی تفسیر چ کہت ج ۹ ص ۱

○ نیک لڑکیاں باقیات و صالحات میں سے ہیں ج ۹ ص ۱

○ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ پتے تغابن ج ۱۲ ص ۴ و ص ۴

○ اوقات نماز - اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الشَّامِ رَبِّ هُدْرَج ص ۲۴

○ لِدَاوُدَ الشَّمْسِ - پتے بنی اسرائیل ج ۹ ص ۴

○ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ - ط ج ۹ ص ۲۱۹

○ اوقات نماز - ج ۱۳ ص ۱۳۳ ج ۱۳ ص ۱۵۴

○ اَوَّلُ مَخْلُوقٍ - اول مخلوق پر تفصیلی بحث مقدمہ تفسیر ص ۴۵ ج ۹ ص ۹۸ ج ۱۲ ص ۱۲

○ تفسیر برہان میں حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عالم ازل میں اللہ نے مخلوق کو پیدا کر کے

ان کے سامنے ایک روشنی پیدا کی اور اس میں داخل ہونے کا حکم دیا پس سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ

اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے آئمہ طاہرین علیہم السلام اور پھر ان کے شیخہ داخل ہوئے پس وہی سابقین

ہیں - ج ۱۲ ص ۱۹۶

○ اوس خنزرج - یہ دونوں عرب قبائل مدینہ میں آباد تھے اور یہودیوں کا قبیلہ بنی نضیر خنزرج کا حلیف تھا اور قبیلہ

قرظیہ اوس کا ہم قسم تھا ج ۱۳ ص ۱۳ و ص ۱۴

○ اوس و خنزرج کی باہمی لڑائی ج ۲ ص ۱۱۳ ج ۵ ص ۱۱۳

○ تبع بادشاہ کا اوس و خنزرج کو مدینہ میں چھوڑنا - ج ۱۳ ص ۱۱۳ و ص ۱۱۴

○ اولوالامر - إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ الْآيَةُ پتے مائدہ کی تفسیر ج ۵ ص ۱۲۹

○ اولوالامر کی بحث - ج ۱۵ ص ۱۸۵ و ص ۱۸۸ ج ۱۲ ص ۲۵۹ ج ۱۲ ص ۵۵

○ اونٹ : اونٹ کا گوشت حضرت یعقوب علیہ السلام نے منت کے طور پر ترک کر دیا تھا - ج ۴ ص ۴

○ عربوں میں اونٹ کو خرید کر اس پر جوئے کے ذریعے جیت ہار کی بازی لگانے کا دستور تھا - ج ۵ ص ۱۵

○ شب معراج حضرت پیغمبر کی براق ابوہریر کے قافلہ کے پاس سے گزرا وہ گشہ اونٹ کی تلاش کر

رہے تھے - ج ۹ ص ۲۵۸

○ شب معراج پیغمبر نے ایک اونٹوں کی قطار دیکھی جس پر صندوق لدے ہوئے تھے جبرئیل نے کہا یہ تیری

دفتر نیک اختر کا بہنیر ہے جب ایک اونٹ سے ایک صندوق کو اتار کر کھولا تو اس میں کتابیں اور

ہر کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے ایک ہزار فضائل درج تھے -

اولوالعزم پیغمبر ۲ - ج ۳ ص ۱۳۲ ج ۱ ص ۲۵۱ وصال ج ۱ ص ۲۵۱

لفظ اہل کا بیان - ج ۲ ص ۲۱۲ پر لفظ اہل پر روشنی ڈالی گئی اور حضرت نوح کے بیٹے اور بیوی کے استشاد کی وجہ بیان کی گئی ہے پس اہل اور اہل کی تحقیق ہو جانے کے بعد حضرت سارہ زوجہ ابراہیم پر اہلیت کے اطلاق کو انبیاء کی تمام بیویوں پر اہل بیت کے اطلاق کی دلیل نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ج ۲ ص ۲۱۲ اور جناب رسالتا کی اہل بیت علی و فاطمہ و حسن و حسین ہیں۔ بیویاں اور اصحاب اس میں شامل نہیں ہیں۔ ج ۱ ص ۱۹۲ پر عقلی و نقلی برہان سے ثابت کیا گیا ہے۔

اہل الکتاب - اہل کتاب کی عورت سے متعہ جائز ہے ج ۵ ص ۵۲

اہل کتاب کے احکام ج ۳ ص ۲۵۸ و اہل کتاب میں سے ایمان لانے والے۔ ج ۲ ص ۴۲۔

ایشاء کا بیان - ج ۱ ص ۲۵۳

ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۱

ایمان والوں کا سید و سرور علی ہے۔ ج ۲ ص ۱۹۶ و ص ۱۱۱ ایمان والوں کے تین گروہ ج ۱ ص ۱۱۱

ایذا پیغمبر ۲ - حضور نے فرمایا جس نے علی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔ ج ۲ ص ۱۶۸

آپ نے فرمایا کسی نبی کو اتنی اذیت نہیں پہنچائی گئی جتنی مجھے پہنچائی گئی۔ ج ۵ ص ۵

آپ نے فرمایا جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور وہ قیامت کے دن میری یا نصرانی ہو کر اٹھے گا۔ ج ۵ ص ۱۲۷

ایذا رسول گناہ ہے جس نے فاطمہ کو اذیت دی اس نے رسول کو ایذا پہنچائی ج ۵ ص ۸۹

ایذا علی ایذا رسول ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۳

ایلاہ کا بیان ج ۵ ص ۵۹

ایوب - حضرت ایوب کا ذکر ج ۹ ص ۲۴۴، حضرت لقمان حکیم، حضرت ایوب کے بھانجے تھے اور بعض نے خالہ زاد

کہا ہے ج ۱ ص ۱۳۱ حضرت ایوب کا مفصل ذکر ج ۱ ص ۹۴ تا ص ۱۰۳

حضرت ایوب کے بارہ فرزند تھے جو دوبارہ زندہ کئے گئے۔ ج ۱ ص ۱۰۲

حضرت ذوالکفل آپ کے شہزادے تھے جن کا نام بشیر تھا۔ ج ۱ ص ۱۰۳

بعض لوگوں نے حضرت ایوب کو اولوالعزم پیغمبروں میں شامل کیا ہے ج ۱ ص ۳۷

آیۃ الکرسی کی فضیلت اور اس کے خواص ج ۳ ص ۱۳۵

## آیۃ الکرسی کا عمل

ہر مطلب کے لئے پالیس دن کرنا ہے

۱۔ آیۃ الکرسی اس طرح پڑھے کہ دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں ترتیب وار دس مقامات پر بند کرے۔ ابتداً دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اور آخر میں بائیں ہاتھ کا انگوٹھا۔ ۱۔ ہوا ۲۔ القیوم ۳۔ نوم

۴۔ فی الامراض ۵۔ باذنہ ۶۔ خلقہم ۷۔ شاء ۸۔ الامراض ۹۔ حفظہما ۱۰۔ العظیم  
یشفع عندہ پڑھتے ہوئے دو عین کے درمیان مطلب خیر طلب کرے اور یعلومآ کی دونوں میموں کے درمیان دفع شر طلب کرے پوری پڑھ لینے کے بعد ۳ بار سورہ الم نشرح ۳ بار توحید ۳ بار درود شریف پھر آسمان کی طرف دیکھ کر حاجت طلب کرے اور دس دفعہ سورہ الحمد پڑھے۔ اور ہر مرتبہ انگلیاں کھولتا جائے پہلے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور آخر میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اوپر کی طرف بھونک مارے۔

۲۔ برائے ہلاکی دشمن۔ صبح سویرے طلوع فجر کے وقت قبلہ رخ ہو کر ۲۱ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور سات دن مسلسل پڑھے (کسی سے کلام کئے بغیر شروع کرے) یعلومآ کی دونوں میموں کے درمیان ہلاکت دشمن کا ارادہ کرے۔

۳۔ برائے محبت۔ عمل سابق صرف یشفع عندہ کی دو نوعین کے درمیان محبوب کا تصور کرے۔

۴۔ نصف شب چار رکعت نماز حاجت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار آیۃ الکرسی آخری سلام کے بعد یہ دعا۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَدَلّٰہِ ۱۰ بار کہے پھر کہے :- یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مَنْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ آیۃِ الْکُرْسِیِّ عِنْدَکَ اِنِّیْ حَاجِتُ کَانَامَیْ کَرَمٰنِکَ پھر کہے وَ اَنْتَ تَتَوَلّٰی جَمِیْعَ مَا رِبِّیْ وَمَقَاصِدِیْ وَمَا اَطْلُبُہٗ مِنْکَ رَاجِحًا لِّیْ وَ اَنْتَ دَاخِرُ دَرُودِ شَرِیْفِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ حَاجَتِیْ پوری ہوگی۔

# الباء

○ باء بسملة - ج ۲ ص ۱۱۰ و ص ۱۱۱

جامعہ علمیہ

**باب النجف جابر** اضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی ابتدا تعمیر - مقدمہ تفسیر ص ۱ تا ص ۹  
○ ابتدائی نقشہ باب النجف ج ۲ ص ۱۰۰ مومنین سے اپیل کی گئی ہے کہ جامعہ علمیہ باب النجف کی ہر ممکن مدد کریں۔  
تاکہ یہ مدرسہ دن دو گنی رات چو گنی ترقی کے منازل طے کرے ج ۲ ص ۱۱۹ و ج ۳ ص ۲۶ و ج ۴ ص ۱۹ و  
ج ۵ ص ۲۵۶۔

**باب** - بچہ اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان پر جاری کرے تو اس کے ماں باپ اور استاد کے گناہ معاف ہوتے  
ہیں اور اگر باپ مر چکا ہو تو اس کی قبر پر ملائکہ رحمت کا نازل ہوتا ہے - ج ۱ ص ۱۵۱

○ بچے کو باپ کی اطاعت اور اس کی خوشنودی کا جملہ - ج ۲ ص ۱۲۴

○ ماں باپ کی اطاعت و خدمت ج ۲ ص ۱۳ تا ص ۱۳۳ و ج ۳ ص ۶۸

○ باپ و بیٹے کے لئے حضرت علی کی دعا - ج ۲ ص ۱۴۶

○ مجازا چچا اور دادا پر باپ کا اطلاق صحیح ہے ج ۲ ص ۱۵۲ ج ۳ ص ۱۵۲

○ بچے کے گوشت چربی اور خون پر ماں کا اثر ہوتا ہے اور ہڈیوں رگوں اور پٹھوں پر باپ کا اثر ہوتا ہے ج ۳ ص ۱۵۲

○ مشرک و کافر ماں باپ کے لئے بخشش کی دعا نہ کرے ج ۳ ص ۱۵۱ البتہ مستضعف کے لئے دعا بخشش

ہو سکتی ہے - ج ۳ ص ۱۳۲ - اولاد پر ماں باپ کے حقوق - ج ۳ ص ۱۵۱ و ص ۱۵۲

○ باپ کو اولاد کے مال میں تصرف کرنے کا حق حاصل ہے ج ۳ ص ۱۵۸ ج ۴ ص ۲۱۶ و ص ۲۱۸

○ اولاد کشی حرام ہے ج ۳ ص ۲۱۶

○ حضرت پیغمبر نے فرمایا میں اور علی اس امت کے باپ ہیں ج ۳ ص ۱۵۸ ج ۴ ص ۲۱۶

○ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور اس کے ماں باپ اس کو یہودی نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

○ حضرت پیغمبر نے زید بن حارثہ کلبی کو متبئی بنایا تھا ج ۳ ص ۱۵۸

○ عبداللہ بن ابی منافق کا بیٹا عبید پکا اور سچا مومن تھا - ج ۳ ص ۲۳۵



○ ایک شخص نے پیغمبرؐ سے اپنے باپ کے متعلق پوچھا تو پیغمبرؐ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے اور جو اس کا مشہور  
باپ تھا اس کا نام نہ لیا تو پس حضرت عمرؓ نے کہا ہم خدا و رسولؐ کی پناہ چاہتے ہیں گویا ہم ایسی بات نہیں

پر مانتے۔ ج ۵ ص ۱۴۷

بارہ نقیب بنی اسرائیل۔ ج ۵ ص ۶۴۔ بارہ امام مقدمہ تفسیر ص ۲۲۴۔ شب معراج بارہ دیکھے ج ۳ ص ۱۸۵  
ج ۵ ص ۵۷۔ ص ۱۶۹ ج ۲ ص ۲۲۱۔ بارہ مناقب ج ۵ ص ۱۴۵

باطل معبود اور جھوٹے امام و سر۔ پر و کار اپنے پیروں سے بنیاز ہوں گے۔ ج ۲ ص ۲۰ ج ۱۲ ص ۲۳

○ جھوٹے پیر اپنے مریدوں کے ہمراہ داخل جہنم ہوں گے۔ ج ۱۲ ص ۲۹ ج ۱۶ ص ۱۶

○ باطل خداؤں سے متنفر کرنے اور حق کی طرف بلانے کے لئے حضرت ابراہیمؑ کا استدلالی ردیہ۔ ج ۱۳ ص ۵۲

○ قیامت کے دن پر و کاروں کو کہا جائے گا کہ اب مدد کے لئے ان کو بلاؤ جن کو پوجا کرتے تھے تو وہ جواب  
دیں گے کہ وہ اب بات نہیں سنتے ج ۱۲ ص ۱۶۴

○ پس قیامت کے دن باطل پرست پچھتائیں گے۔ ج ۱۳ ص ۱۸۹

○ بارش۔ آسمان سے بارش برسا کر اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے ج ۲ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ج ۱۲ ص ۱۱۸ ج ۱ ص ۱۸۱

○ بارش کا پانی شہد اور عورت کے حق مہر سے حاصل کردہ کوئی چیز طاکر و رد شکم کا علاج ج ۲ ص ۱۱۱

○ بارش کے پانی کے فقہی احکام ج ۱ ص ۱۸۵ تا ص ۱۸۲

○ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوا بطور خوشخبری کے ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۲۲

○ ایک سفر میں حضرت پیغمبرؐ کی دعا سے اللہ نے بارش نازل کی تو بعض منافقین نے کہا کہ یہ فلاں ستارے

کی برکت ہے ایسے لوگوں کی اللہ سرزنش کر رہا ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۰۴۔ بارش کے لئے دعائیں ج ۶ ص ۶۶

باقیات صالحات۔ انسان اپنی زندگی میں کوئی ایسا نیک کام کرے جس کے آثار باقی رہیں تو وہ اس  
کے لئے باقیات و صالحات ہوں گے اور نیک اولاد بھی باقیات و صالحات میں شمار ہوتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱  
ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۱۱

بت۔ واجب التعظیم چیزوں کی تعظیم کو زنا بت پرستی نہیں ہے۔ ج ۲ ص ۲۱ و ص ۲۱

○ بت پرستی شرک ہے اور شرک ظلم ہے پس عہدہ امامت ظالم کو نہیں مل سکتا ج ۲ ص ۱۴۲

○ عمرو بن لُحی نزاعی پہلا شخص ہے جس نے کعبہ میں بت لاکر رکھے اور پہلا بت جو کعبہ میں رکھا اس کا نام پہل

تھا اور یہ بت وہ شام سے بنا کر لایا تھا۔ ج ۲ ص ۱۴۲ و ج ۱ ص ۱۱۱

○ کفار کا دستور تھا کہ بتوں کے لئے اپنی آمدنی میں سے ایک حصہ مقرر کر لیتے تھے۔ ج ۵ ص ۲۵۵

○ قوم صالح کے پاس سترت تھے جن کی وہ پوجا کرتے تھے ج ۲۸ ناقہ اس پتھر سے پیدا ہوئی جس کی وہ عزت کرتے تھے۔ ج ۴۹

○ قوم نوح کی بت پرستی ج ۹۹ اذکر کی بت فروشی ج ۵ ص ۲۳۲

○ جس نے ایک لٹھ بھر کے لئے بھی بت پرستی نہیں کی وہ ذات علی ہے ج ۱۲

○ ایسی چیزوں کی پرستش سے ممانعت جو نہ نفع دیں اور نہ نقصان اور وہ بت ہیں ج ۱۵۵

○ برزخ مشر بے جان بت بھی بول کر اپنے پرستاروں سے بیزاری کریں گے۔ ج ۱۶

○ حضرت ابراہیم نے دعانا لگی تھی اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھ ج ۱۵۸

○ کعبہ سے حضرت علی کی بت شکنی۔ ج ۹ ص ۱۱۲۔ بت پرستی کی مذمت ج ۱۲ ص ۲۲۵

○ حضرت ابراہیم نے قوم کو بت پرستی سے منع کیا تو وہ نہ رُکے پس عید کے دن باہر گئے تو آپ نے

تمام بتوں کو توڑ دیا اور تیسہ بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب انہوں نے واپس آکر پوچھا تو

آپ نے فرمایا یہ کام اس بڑے بت کا ہے اگر وہ بول سکتا ہے تو اس سے پوچھ لو ج ۹ ص ۲۳ تا ص ۲۳۲

○ عرب کعبہ میں نصب شدہ بتوں پر عنبر و کستوری مل دیا کرتے تھے پہلے یغوث کا پھر یعوق کا اور

سب سے آخر میں نسر کا سجدہ کرتے تھے ج ۴ ص ۱۱۲ بت پرستوں کا انجام ج ۱۵۸

○ کفار نے کہا آپ ہمارے لات و عزیزی کا ذکر چھوڑ دیں تو ہم آپ سے مزاحمت نہ کریں گے ج ۱۵۵

○ بروایت ابن مسعود مکہ میں ۳۶۰ بت تھے ج ۱۵۴

○ کفار نے کہا تھا کہ ہم بتوں کو اللہ سمجھ کر ان کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یہ برگزیدگان خدا کی تصویریں اور

مورتیاں ہیں پس ان کو تقرب بارگاہ خداوندی کا باعث سمجھ کر ان کی عبادت کرتے ہیں۔ ج ۱۲ ص ۱۲

○ بچھو۔ موت کافر کے لئے سانپ و بچھو کے ڈسنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے ج ۹

○ حالت احرام میں ناگ اور بچھو کو مارنا جائز ہے اور اس پر ایک نبی نے لعنت کی تھی۔ ج ۱۶ ص ۱۶

○ سورہ نمل لکھ کر گھر میں رکھنے سے بچھو نکل جاتے ہیں ج ۲۲ ص ۲۲

○ بچھو کے کاٹے پر سورہ الطور دم کرنا مفید ہے ج ۱۲ ص ۱۳

○ بحیرہ کی تشریح۔ ج ۵ ص ۱۶۴ و ص ۱۶۴ ج ۲۵

○ بخشش۔ اللہ جسے چاہے بخش دے ج ۴ ص ۴

○ بخشش کی طرف قدم بڑھاؤ۔ ج ۴ ص ۴۔ پہلوں کی بخشش ج ۵ ص ۵

○ مقامات مغفرت۔ ماں باپ کی خدمت۔ مقام عزت پر دعائے مغفرت۔ ۲ لیلیۃ القدر ج ۳ ص ۳

بخشش کی امید سچ ۱۳ ص ۱۱

بخت نصر - ج ۲ ص ۱۴۶ - بنی اسرائیل کی سرکشی کے نتیجے میں ان پر بخت نصر کو مسلط کر دیا گیا - ج ۳ ص ۱۳۸

درج ۹ ص ۱۱

بخل - جنت کے تیسرے دروازے پر رکھا ہوا ہے - جھوٹوں بخیلوں اور ظالموں پر لعنت

○ حوص اور بخل شہوت کی دو فرعیں ہیں - ج ۲ ص ۱۴۲ بخل کرنے والے کا اللہ پر مبروسہ نہیں ہوتا ج ۳ ص ۱۵۹

○ بخیل بڑا انسان ہے ج ۳ ص ۱۶۳ بخیل اللہ سے دور اور لوگوں سے دور ہوتا ہے ج ۴ ص ۱۶۹

○ مانع الزکوٰۃ کو بخیل کہا گیا ہے ج ۴ ص ۱۶۹ یہودیوں کو بخل اور لعنت کے عذاب میں گرفتار کیا گیا - ج ۵ ص ۱۷۳

○ حضرت لوط کی قوم بخیل تھی پس مہانوں کو روکنے کے لئے انہوں نے غیر فطری فعل مشروع کر دیا ج ۶ ص ۱۷۵

○ فخر نہ کرنے کی رغبت شیطان دلاتا ہے - ج ۶ ص ۱۷۵

○ بخیلوں اور ذمیرہ اندوزی کرنے والوں کو عذاب کی دھمکی ہے - ج ۶ ص ۱۷۵

○ بخل منافق کی علامت ہے ج ۶ ص ۱۷۵

○ ایک فرشتہ ہے جس کی ڈیوٹی یہ ہے کہ بخیل پر بدعا کرتا ہے ج ۶ ص ۱۷۵ ج ۱ ص ۲۵

○ بخل اور اسراف سے ممانعت ج ۹ ص ۲۴۵ معاشی عدم توازن بخل ہی کی بدولت ہے ج ۹ ص ۲۶۱

○ بخل کی مذمت پچاس ج ۹ ص ۲۴۵ - بخل ایک عذاب ہے ج ۹ ص ۲۴۵ ج ۱۳ ص ۲۵۳

○ رزق وسیع ہوتے ہوئے نمک و روٹی پر قناعت کرنا بھی بخل اور کجی ہے - ج ۱ ص ۱۸۶

○ قارون اپنی ذات کے لئے بھی بخیل تھا - ج ۳ ص ۵۳

○ اہل و عیال اور قریبیوں پر بخل کرنا ایسا گناہ ہے جو قار کو ختم کر دیتا ہے - ج ۱ ص ۱۴۱

○ بخل مہلکات میں سے ہے ج ۱ ص ۲۱۱ - فتح مکہ کے بعد ہند مادرِ معاد یہ نے بوقت بیعت ابرسفیان کے بخل کا شکوہ

کیا - ج ۱ ص ۲۱۱ بخل اور شرح کا بیان ج ۱ ص ۲۱۱

○ بخل کا انجام بد - ج ۱ ص ۸۶ - سخی نوجوان سن رسیدہ عابد بخیل سے بہتر ہے ج ۳ ص ۱۶۳

بداء - یٰۤاَیُّهَا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُنَبِّئُکَ الخ ج ۲ ص ۶۲ ج ۵ ص ۱۳۸ ج ۵ ص ۱۹ ج ۱ ص ۱۰۳ ص ۲۶

بدعت - ابن تیمیہ نے حضرت علی علیہ السلام کی یومیہ ایک ہزار رکعت کو بدعت کہا اس کے جواباً مقدمہ تفسیر ص ۵

کفر و بدعت خواہش نفس کی فروعات میں سے ہیں ج ۱ ص ۴۲

○ اسودت وجوهہم پی آل عمران بدعت ایجاد کرنے والے اور خواہش پرست لوگ مراد ہیں ج ۲ ص ۲۹

○ تاریخ الخلفاء میں بدعات کو اولیات کا نام دیکر بدعتی لوگوں کی نشاندہی کی گئی ہے - ج ۵ ص ۱۴۵

بدعات - ج ۱ ص ۱۵۵ و ج ۲ ص ۱۳۲ - بدکار کو سزا اس کے گناہ کے برابر ملے گی ج ۱ ص ۱۵۹

○ ہر بدکاری و برائی کا انجام بھگتیں گے وہ جنہوں نے حضرت علیؑ کا حق غصب کیا ج ۱ ص ۲۳۹ برائی ص ۲۳۹

○ گناہوں کی تفصیل ج ۱ ص ۲۱۴ برائی پر ناراض ہونا مومن کی شان ہے ج ۱ ص ۲۱۴

○ برائی کے ارادہ سے کچھ نہیں لکھا جاتا بلکہ جب برائی کرے تو صرف ایک لکھی جاتی ہے اور توبہ کرے تو وہ بھی ختم

ہو جاتی ہے ج ۱ ص ۱۱۱ بدگمانی گناہ کبیرہ ہے ج ۱ ص ۱۱۳

برگزیدہ خواتین - حضرت مریم کا ذکر ج ۲ ص ۱۱۹ - آتنا بمریم ودیگر برگزیدہ عورتیں ج ۳ ص ۲۲۸

○ چار عورتیں محدثہ تھیں یعنی جن سے ملائکہ کلام کرتے تھے، سارہ (۲)، مادر موسیٰ (۳)، مریم (۴)، فاطمہ ج ۱ ص ۱۴۲

○ بروج - سورج اور چاند کا دورہ ج ۱ ص ۲۲۲ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا يَكُوجِدُ ج ۱ ص ۱۴۲

○ زمانہ طالب علمی میں علم ہیئت کا شوق ج ۱ ص ۱۱۹ جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا يَكُوجِدُ ج ۱ ص ۱۸۴

○ قَدَرْنَا مَنَازِلَ بِلَيْسِينَ ج ۱ ص ۱۲۲ رَبِّ الْمَشَارِقِ بَلَّ صِفَتِ مَشَارِقِ كِتَابِ تَشْرِيحِ ج ۱ ص ۲۳۲

○ بروج میں اثرات ج ۱ ص ۱۴۲ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ بَلَّ رَحْمَنِ ج ۱ ص ۱۸۱

○ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ بَلَّ بروج ج ۱ ص ۱۹۴

## سورہ برات کے فضائل - ج ۱ ص ۵

برزخ - عالم برزخ کا حال - ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۰۱ ج ۱ ص ۹۰ و ص ۸۵

○ قیامت کے لئے اٹھنے کے وقت عالم برزخ ایک گنہگار معلوم ہوگا ج ۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۴۴

○ برابری کی نفی - جب اللہ کی مخلوق ایک دوسری کی برابری نہیں کر سکتی تو اللہ کے برابر کون ہو سکتا ہے ج ۱ ص ۲۹۹

○ عورت و مرد کی برابری کا دعویٰ صرف شہوانی خواہشات کی پیداوار ہے ج ۱ ص ۱۴۱

○ اللہ کو چھوڑ کر اس کی مخلوق کو پکارنا درست نہیں ج ۱ ص ۲۶۱

○ برہمنہ - جنت کے دوسرے دروازہ پر تحریر ہے جو بروزِ محشر برہمنی سے بچنا چاہیے تو وہ دنیا میں برہمنہ جسم لوگوں

کو خوشنودی خدا کے لئے لباس پہنانے ج ۱ ص ۴۶ - فتح مکہ کے بعد کعبہ کا برہمنہ طواف ختم ہوا ورنہ اس سے

پہلے لوگ برہمنہ طواف کرتے تھے - ج ۱ ص ۱۵۴ ج ۱ ص ۱۵۴

○ تیسویں روزہ کا ثواب تمام امت محمدیہ کے برابر برہمنہ لوگوں کو لباس پہنانے کے برابر ہے ج ۱ ص ۲۲۲

○ بروزِ محشر لوگ قبروں سے برہمنہ محشور ہوں گے - ج ۱ ص ۱۴۱

براق - براق کا علیہ حج ۲۵۰ بڑھا پانچ عمر کا رذیل ترین حصہ ہے۔ حج صلا

بسم اللہ - باء بسم اللہ کا نقطہ علی ہے حج صلا فضائل بسم اللہ صلا بسم اللہ الرحمن الرحیم

سولہ سورہ برأت کے ہر سورہ کا جزو ہے حج صلا بسم اللہ کو جہر سے پڑھنا مومن کی نشانی ہے حج صلا ۲۳۳

○ بسم اللہ سورہ برأت کا جزو نہیں ہے حج صلا حلال عورت سے جماعت کے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے ورنہ

○ اولاد میں شیطان شریک ہوتا ہے حج صلا ۱۸۱ حج صلا ۱۸۱ جب حضور نماز پڑھتے تھے تو قریشی جمع ہو جاتے

تھے پس جب آپ بسم اللہ کو آواز سے پڑھتے تھے تو وہ بھاگ جاتے تھے۔ حج صلا ۲۵۹

○ شب معراج حضرت پیغمبر نے جنت کی چاروں نہروں کے منبع کو دیکھا ایک ستون پر بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر تھا بسم اللہ کے میم کے حلقہ سے پانی کی نہر لفظ اللہ کے ہا کے حلقہ سے دودھ کی نہر رحمن کی میم کے حلقہ سے

شہد کی نہر اور رحیم کی میم کے حلقہ سے شراب کی نہر جاری تھی اور بسم اللہ کے باء پر لکھا تھا جو دنیا میں (ہر جائز

کام کے لئے) بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا یہ چاروں نہریں اس کو عطا ہوں گی۔ حج صلا ۲۴۲ حج صلا ۱۹

بسم اللہ کا عمل: فتح مندی اور کامیابی کے لئے۔

شرف آفتاب میں بسم اللہ کا مربع پڑ کر کے پاس رکھے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن

○ اور اس کی پشت پر اس کے ابجدی اعداد کا

مربع پڑ کر سے جس کی ابتداء ۱۸۹ سے ہوگی۔ اور

طبعی ترتیب سے پڑ کرنا ہوگا شک و زعفران و

گلاب سے پڑ کرے۔

○ ۷۸۶ دفعہ روزانہ آیت شریفہ کا ورد بھی کرے اور

۱۳۲ دفعہ درود شریف بھی روزانہ پڑھے۔

فتح کے دروازے کھلیں گے۔ انشاء اللہ

اور سابق مربع طبعی چال سے بھی پڑ کیا جاسکتا ہے

○ ہر مقصد کے لئے؛

باشرائط وحدت مکان وحدت زمان اور باطہارت جسم و روح و باطہارت لباس و مکان ۱۲ رات مسلسل

پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ ابتداء جمعہ سے کرے۔

○ ہر روز ۷۵۷ دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بعد میں ۱۱۵ دفعہ درود شریف پڑھنے سے ہر دعا مستجاب ہوگی۔

○ اگر بطور درود کے ۱۵۰ دفعہ روزانہ بسم اللہ شریف پڑھی جائے تو خداوند کریم اس کو باطنی علوم عطا فرمائے گا اور لوگوں میں اس کا وقار زیادہ ہوگا۔ (کشکول)

بشر - وَكُوِّنَّا مِنْهَا مَلَكًا لِّجَعَلْنَاهُ رُجُلًا يُّبَشِّرُ عِبَادًا يَكْفُرُونَ  
بھی شکل انسانی بھیجتے اور یہ لوگ پھر بھی بہانا بناتے کہ ہم کسی بشر کو نبی نہیں مانتے۔ گویا کفار کے اذہان میں بشریت اور رسالت کے درمیان منافات ان کو راہ حق اختیار کرنے سے ہمیشہ روکتی رہی ہے۔  
ج ۵ ص ۱۹۴

○ دعوت نبوت کو ٹھکرانے کا بہانہ یہی تھا کہ یہ تو بشر میں ج ۲۰ ص ۲۰۳ ج ۱ ص ۱۴۹ و ص ۲۱ ص ۶ ص ۱۶۶ ج ۱ ص ۱۱ ص ۱۵ ج ۱ ص ۳۸ ج ۱ ص ۲۰۸

○ حضرت پیغمبر کی وضاحت ج ۹ ص ۴۲ بشریت و رسالت ج ۹ ص ۴۳ ج ۹ ص ۱۳۴  
○ رسول اور بشر ج ۱ ص ۱۱۶ مسئلہ نور و بشر ج ۱ ص ۱۲

○ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا اَلَمْ يَلِكْ فِرْقَانِ تَفْسِير ۱۸۳  
وہ بشر جو یوسف کی خبر لایا۔ بشر کا یوسف کو خریدنا۔ ج ۱ ص ۱۱۶

بعض علی - مقدمہ تفسیر ص ۱۴ ج ۱ ص ۶۵ حضرت پیغمبر کا خطبہ ختم ہوا تو ایک خوبصورت شخص نمودار ہوا اور اس نے کہا آج پیغمبر نے ایک ایسی گرہ باندھی ہے جس کو سوائے کافر کے کوئی نہ کھولے گا حضرت عمر نے پیغمبر سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ کہنے والا بھرتل تھا۔ ج ۵ ص ۳۵  
○ بنگ خندق میں عمرو بن عبدود نے مبارز طلبی کی تو عمر بولا ایک سفر میں ڈاکوؤں نے ہم پر حملہ کیا تو یہ شخص تلوار نکال کر اور ایک نچالہ شتر کو ڈھال بنا کر ان پر حملہ آور ہو گیا تھا چنانچہ وہ بھاگ گئے تھے ج ۵ ص ۸۹  
○ تاویل قرآن کے مطابق جہاد کرنے والے علی تھے ج ۵ ص ۱۲۶

○ حالت رکوع میں انگلی دینے پر اعتراض اور اس کا جواب ج ۵ ص ۱۳۲

○ علی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے ج ۱ ص ۱۱۹

○ علی سے محبت کرنا مومن کی نشانی ہے اور علی سے بغض منافق اور دلدل الحرام کی نشانی ہے ج ۱ ص ۵۲

○ ملکہ بلقیس کا ذکر۔ ج ۱ ص ۲۳

○ بلال مؤذن رسول۔ ج ۱ ص ۱۰۵

○ بلعم بن باعور۔ ج ۶ ص ۱۳۱

بندر۔ پھلی کا شکار کرنے والے بنی اسرائیل بندروں کی شکلوں میں مخ ہو گئے تھے ج ۱ ص ۱۲۲ ج ۵ ص ۱۵۲ ج ۱ ص ۱۰۹

○ بعض لاندہب لوگوں کا خیال ہے کہ انسان کی ابتداء بندر سے ہے اور اس کی تردید ص ۱۰۸

بنو امیہ۔ حضرت پیغمبر نے خواب میں بنو امیہ کو اپنے منبروں پر سوار دیکھا تو پریشان ہوئے۔ ج ۱ ص ۲۱۴

○ شجر ملعونہ کی تفسیر ج ۹ ص ۲۸

بنی اسرائیل۔ بنی اسرائیل کو خطاب ج ۱ ص ۱۹ بنی اسرائیل بر نعمت خداوندی۔ ج ۲ ص ۱۰۴

○ رویت خدا کا سوال ج ۲ ص ۱۱۱

○ واقعہ قتل اور اس کا انجام ج ۲ ص ۱۲۳ بنی اسرائیل کی بدعنوانیاں ج ۲ ص ۱۶۱ مسلمانوں کیسے درس عبرت ج ۱ ص ۱۶۴

○ بنی اسرائیل نے ایک گھنٹہ میں صبح کے وقت ۴۳ بنی قتل کئے اور جب نیوکوں کی ایک سو بارہ افراد پر مشتمل جماعت نے ان کو اس فعل سے روکا تو بعد دوپہر اسی دن ان سب کو بھی قتل کر دیا گیا ج ۳ ص ۲۰۸

○ نقیاب بنی اسرائیل اور عروج بن عنق ج ۵ ص ۴۴ علماء اُمّتی کا نبیاء بنی اسرائیل ج ۵ ص ۸۶

○ بنی اسرائیل کو ہدایت ج ۵ ص ۹۲۔ کتاب اللہ میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے تھے ج ۲ ص ۱۲۸

○ بنی اسرائیل کے لئے آسمان سے ماڈہ نازل ہوا ج ۵ ص ۱۸۲ بنی اسرائیل سے امت اسلامیہ کو تشبیہ ج ۱ ص ۲۶۴

ج ۵ ص ۸۸

○ گو سالہ پرستی اور حضرت موسیٰ کا عصّہ۔ ج ۹ ص ۹۹ بنی اسرائیل پر پہاڑ کو بلند کیا گیا۔ طاؤس یانی نے یہ سوال

کیا تھا کہ وہ کون سا پرندہ ہے جو صرف ایک دفعہ اُترا ہے اور حضرت محمد باقر علیہ السلام کا جواب ج ۱ ص ۱۱۱

○ بنی اسرائیل کے فسادات ج ۹ ص ۱۲۹ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا بنی امیہ میں میری زندگی ایسی

ہے جیسی بنی اسرائیل کی زندگی تھی فرعونی دور میں۔ ج ۹ ص ۳۹

○ حضرت موسیٰ کی دعا کہ ہارون کو میرا ساتھی قرار دے۔ ج ۹ ص ۱۰۵

○ بنی اسرائیل کو سرزنش۔ ج ۹ ص ۱۹۳۔ فرعون سے حضرت موسیٰ کا مکالمہ ج ۱ ص ۱۹۳

○ بوڑھا۔ والدین کا نافرمان۔ قاطع الرحم متکبر اور بوڑھا زنا کار جنت کی بونہ سونگھیں گے ج ۱ ص ۲۰۲

○ پہلوں تائب کا واقعہ۔ ج ۲ ص ۱۰۵

○ مچھیر یا۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حیوانوں میں سے تین حیوان جنت میں جائیں گے (۱) بلعم باعور

کی گدھی، اصحاب کہف کا کتا اور ایک ظالم سپاہی کے بچے کو پھیر کھانے والا مچھیر یا۔ ج ۱ ص ۱۳۲

○ بیعت۔ حضرت قائم آل محمدؑ فرمائیں گے تو جبرئیل ان کی بیعت کریں گے اور انسانوں میں سب سے

پہلے تین سو تیرہ آدمی آپ کی بیعت کریں گے جو بادل کے ٹکڑوں کی طرح فوراً ان کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

ج ۲ ص ۱۹۳

○ بروز غدیر خطبہ پیغمبر کے بعد لوگوں نے حضرت علی کی بیعت کی اور تین روز تک بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔

ج ۵ ص ۲۴

○ ظہور امام کے وقت مخلص شیعہ دوبارہ زندہ ہو کر ان کی بیعت کریں گے ج ۲ ص ۲۰۹

○ حضرت علی کو ابو بکر کی بیعت کے لئے کہا گیا تو آپ نے قبر رسول کو مخاطب کر کے کہا - يَا بَنِي الْعَرَبِ اِنَّ

الْقَوْمَ اسْتَضَعُفُوْنِي ج ۲ ص ۹۵ و ج ۹ ص ۹۸ و ص ۱۹۹

○ بیعت حدیبیہ ج ۱ ص ۶۸، بیعت رضوان ج ۳ ص ۶۲ فتح مکہ کے بعد طلقاء کی بیعت ج ۳ ص ۲۴

**البیت المعمور** : بعض روایات میں ہے کہ قرآن ماہ رمضان میں بیت المعمور پر اترا اور پھر

مفقوداً معثوراً اترا رہا۔ ج ۲ ص ۲۳ و ج ۱ ص ۱۵۱

○ فرشتے ہر سال البیت المعمور کا حج کرتے ہیں ج ۲ ص ۲۶۱۔ البیت المعمور میں ایک نور کی تختی ہے جس پر محمد

علی حسن حسین اور باقی ائمہ اور قیامت تک ہونے والے تمام شیعوں کے نام درج ہیں اور فرشتے اوقات

نماز میں ان کے لئے دعائے خیر و برکت کرتے ہیں ج ۲ ص ۲۶۱

○ مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المعمور ہے۔ ج ۱ ص ۱

○ وَاَسْأَلُ مَنْ اَرْسَلْنَا الْوَيْلَ مِنْ زُخْرٍ بِبَيْتِ الْمَعْمُورِ رَحْمَةً لِّمَا نَاذَرْنَا اَنْ نُوْحِنَا اَوْ نُوْحِنَا اَوْ نُوْحِنَا اَوْ نُوْحِنَا

برسالت ہوئے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ توحید و نبوت کے بعد ولایت علی بن ابی طالب کے اقرار کے بعد

ہم مبعوث بنوت ہوئے ج ۱ ص ۲۳۹

○ البیت المعمور چوتھے آسمان پر کعبہ کی سیدہ میں ہے ملائکہ کی عبادت گاہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۵

○ بمیر معونہ۔ ج ۲ ص ۸۶۔ شہدائے بمیر معونہ کا واقعہ ج ۲ ص ۸۱ و ص ۸۲

○ بیت المقدس۔ بیت المقدس کی بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی تھی۔ ج ۲ ص ۱۱۴

○ بیت المقدس قبلہ اول تھا۔ ج ۲ ص ۱۸۶ و ص ۱۶۹ ج ۲ ص ۲۶۲

○ ہجرت کے بعد بھی کچھ عرصہ تک مسلمانوں کا قبلہ رہا ج ۲ ص ۱۹

○ کیا بیت المقدس زمین پر پہلی عبادت گاہ ہے ج ۲ ص ۱۳۱

○ جس کنوئیں میں یوسف کو بھائیوں نے گرایا تھا بعض کہتے ہیں وہ بیت المقدس کا کنواں تھا ج ۲ ص ۱۳۱

○ باپ کی وصیت کے مطابق حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو بیت المقدس میں دفن کیا ج ۲ ص ۸۵



- شب معراج حضور نے بیت المقدس کی سیر کی
- بعض مفسرین نے مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس لیا ہے
- بیت المقدس کو خراب کیا گیا ج ۹ ص ۱۲۳
- حضرت زکریا و یحییٰ کی عبادت گاہ بیت المقدس تھی ج ۹ ص ۲۵
- فرعون نے خواب میں دیکھا تھا کہ بیت المقدس کی جانب سے ایک آگ اٹھی جس نے مصر کا رخ کیا اور چھا گئی اور اس نے تمام قبلیوں کے گھروں کو جلا کر خاکستر کا ڈھیر کر دیا اور بنی اسرائیل کو کچھ گزند نہ پہنچا۔ اس کے درباریوں نے یہ تعبیر دی کہ اس شہر سے ایک آدمی نروج کرے گا جو اہل مصر کی ہلاکت کا موجب ہوگا ج ۹ ص ۲۵
- ایک دفعہ ایرانیوں نے رومیوں کو شکست دیکر بیت المقدس پر قبضہ کر لیا پھر آئندہ جنگ میں رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اور یہ بعینہہ اسی دن ہوا جب جنگ بدر میں مسلمانوں نے قریش مکہ پر فتح پائی ج ۱۳ ص ۱۳
- بیت المقدس کی تعمیر ج ۲۲۹ ص ۲۲۹

## پ

پچاس نمازیں - گذشتہ امتوں پر پچاس نمازیں واجب تھیں ج ۳ ص ۱۸۴

پیشین گوئی - حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا کہ میں بتا سکتا ہوں جو کچھ تم کھاؤ گے اور گھروں میں ذخیرہ کرو گے۔

پیشین گوئی ج ۲ ص ۲۳۹

- حضرت یوسفؑ کی پیشین گوئی کرنا - ج ۱۹ ص ۱۹
- حضرت یوسفؑ نے بوقت وفات تمام اولاد یعقوب کو وصیت کی تھی کہ قبلیوں کی طرف سے تم پر صائب آئیں گے اور موسیٰ بن عمران کی بدولت ہی تم کو خلاصی نصیب ہوگی۔ اس وقت ان کی کل تعداد اسی تھی۔ تمہیں پس لوگوں نے اپنی اولادوں کا نام عمران اور مہر موسیٰ رکھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کی تشریف آوری سے پہلے پچاس بھوٹے موسیٰ بن عمران گذر چکے تھے ج ۱۵۲ ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۴
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیشین گوئی کی تھی کہ میرے بعد نبی آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا ج ۱۵ ص ۱۵

پکارنا - غیر اللہ کو پکارنا ناجائز ہے ج ۱۹ ص ۱۹

پیشین گوئی - جنگ احد کے بعد جب مدینہ میں نبی کریمؐ کی خبر وفات پہنچی تو جناب خاتون جنت بیٹی ہوئی باہر آئیں چنانچہ

تمام زنان ہاشمیہ سٹی اور نوہم کرتی ہوئی باہر نکلیں ج ۲ ص ۲۵

پانی پینا۔ بسم اللہ پڑھ کر پانی پینا چاہیے ج ۱ ص ۱۹۔ تین سانس میں پینا چاہیے ج ۱ ص ۲۰۳

○ جنت کے دوسرے دروازے پر لکھا ہے اگر قیامت کی پیاس سے بچنا ہے تو پیاسوں کو پانی پلاؤ ج ۲ ص ۲۱

○ پرندہ۔ حرم کی حدود میں آئے ہوئے پرندہ کو امان ہے جب تک حرم سے نکل نہ جائے ج ۱ ص ۱۸

○ پرندوں میں حلال وہ ہیں جن میں چار صفات پائی جائیں ۱) درندہ نہ ہو ۲) اڑنے میں پر مار کر اڑتا ہو۔

۳) دانہ بھرنے کی اس کے اندر تھیلی ہو ۴) اس کے حرام ہونے پر نفی نہ ہو ج ۱ ص ۱۸

○ وہ کونسا پرندہ ہے جو صرف ایک دفعہ اڑتا ہے؟ جواب۔ گوہ طور ج ۶ ص ۱۱۲

○ قیدی نے حضرت یوسف سے پوچھا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میرے سر پر طبق طعام ہے۔

اور گوشت خور پرندے اس سے کھاتے ہیں ج ۱ ص ۲۵

○ حضرت موسیٰ و خضر نے دریا کے کنارے ایک پرندہ دیکھا تھا۔ خطاف یا تیر ج ۱ ص ۲۳۵

○ پرندے نے پونج میں پانی لیا۔ مشرق کی طرف پھینکا اور پھر لیا اور مغرب کی طرف پھینکا پھر آسمان کی طرف

پھینکا اور آخر میں زمین کی طرف ڈالا۔ دونوں نبی موسیٰ و خضر حیران تھے کہ ایک فرشتہ بشکل آدمی

نمودار ہوا اور وہ پوچھی انہوں نے بیان کی اور اس ملک نے جواب دیا اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ علفیہ

کہہ رہا ہے مجھے اس ذات کی قسم جس نے مشرق کو مشرق اور مغرب کو مغرب بنایا آسمان کا زمین

شامیانہ اور زمین کا خاک کی فرشتے بچھایا وہ آخری زمانہ میں ایک نبی بھیجے گا جس کا نام محمد ہوگا اور

اس کا ایک دھی ہوگا جس کا نام علی ہوگا۔ تم دونوں کا علم اس کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جس

طرح قطرہ آب بھرے سمندر کے مقابلہ میں ج ۱ ص ۲۳۶

○ کوئی پرندہ اس وقت شکار ہوتا ہے جب ذکر خدا کو بھول جائے ج ۱ ص ۲۴

○ حضرت داؤد کی تسبیح میں جو ابی طور پر پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح پڑھتے تھے ج ۱ ص ۲۴۲ ج ۱ ص ۲۴۲ ج ۱ ص ۲۴۲

○ حضرت داؤد سلیمان پرندوں کی زبانیں جانتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۴

○ حضرت سلیمان کے تخت پر پرندے پر پھیرا کر سایہ کئے رہتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۳۲

○ ہدھد کی غیر حاضری اور تادیبی بھڑکی۔ ج ۱ ص ۲۳۲

○ ہدھد کا واپس آکر حضرت سلیمان کو ملکہ بلقیس کی حکومت کی اطلاع دینا ج ۱ ص ۲۳۸

○ پرندوں کا ہوا میں پرداز کرنا صنعت پروردگار کا عظیم کرشمہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۵

○ حاملین عرش چار فرشتے ہیں ایک بشکل انسانی انسانوں کے لئے رزق طلب کرتا ہے اور دوسرا بشکل

مرغ پرندوں کے لئے طالب رزق ہے تیسرا شکل شیر جو درندوں کے لئے طالب رزق ہے پوتھا شکل  
 ○ ہیل جو عام چوپایوں کے لئے طالب رزق ہے۔ ج ۱ ص ۹۲

پیر و مرید۔ برد ز قیامت جھوٹے پیر و مرید ایک دوسرے سے بیزار ہوں گے۔ ج ۲ ص ۲ ج ۱ ص ۱۲  
 ج ۱ ص ۱۱

○ ہر پیر و کار اپنے امام و مرشد کے پیچھے جہاں وہ جائے گا یہ بھی جائے گا ج ۱ ص ۱۱  
 ○ مشرکین کو اپنے خداؤں (باطل معبودوں) سمیت جہنم میں داخل کیا جائے گا ج ۱ ص ۲۵۳

○ پیر پرستوں کا رد یہ ج ۱ ص ۱۲۸

پیشاب پاخانہ۔ جب مرنے سے عرصہ پھینکا تو فرعون کا پاخانہ نکل گیا۔ ج ۶ ص ۶ ج ۱ ص ۱۹۵

○ حرام جانور کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہوا کرتے ہیں۔ ج ۳ ص ۳

لوپ پاوری۔ نجاشی نے ماریہ قبطیہ کو حضورؐ کی کنیزی کے لئے بھیجا تھا اور لوپ پاوری بھی بھیجے تھے تاکہ آپ  
 کا کلام سنیں اور حقیقت اسلامیہ کا جائزہ لیں۔ ج ۵ ص ۱۶

پناہ از شیطان۔ کام سے پہلے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا چاہیے ج ۱ ص ۱۱

پتھر مہاڑ۔ جو پتھر حضرت موسیٰؑ کے پاس تھا بعض کہتے ہیں کہ عام پتھر تھا اور بعض نے کہا ہے کہ خاص قسم کا پتھر تھا  
 جو ہر وقت ان کے پاس ہوتا وقت ضرورت اس پر عصا مارتے تھے اور اس سے پانی کے چشمے ابل

پڑتے تھے اور وہی پتھر قائم آل محمد کے پاس ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ بعض پتھروں سے پانی نکلتا ہے اور بعض سخت ہوتے ہیں۔ ج ۲ ص ۱۲۶

○ لوگوں نے حضرت پیغمبرؐ کی خدمت میں عرض کی اگر آپ کی گواہی پہاڑ دے دیں تو ہم مان جائیں گے پس

حضورؐ بنفس نفیس پہاڑ کے دامن میں تشریف لے گئے اور کہا اے پہاڑ! بحق محمد اکہ جن کی برکت سے

عالمین عرش کا بوجھ ہلکا ہوا اور بحق محمد اکہ جن کے ذریعہ تو بہ آدم قبول ہوئی اور بحق محمد اکہ جن کی برکت

اور میں جنت میں اٹھائے گئے تو محمد کی گواہی دے پس پہاڑ کا پہاڑ اور اس سے پانی جاری ہوا اور کلمہ شہادت

کی صدا گونجی۔ ج ۱ ص ۱۲۵

○ مقام ابراہیم ایک پتھر ہے جس پر حضرت اسمعیلؑ کی زدیہ نے حضرت ابراہیمؑ کو نہلایا تھا اور وہی جگہ ہے

ابراہیمی ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۵

○ حجر اسود کعبہ کے ایک گوشہ میں نصب ہے یہ پتھر آدمؑ کے ہمراہ جنت سے آیا تھا ج ۱ ص ۱۱

○ جنگ احد میں شکر اسلام کے سپاہی پہاڑی بکروں کی طرح پہاڑوں پر چڑھتے ج ۱ ص ۳۱

- ہند مادر معادینہ حضرت حمزہ کا جگر چبانا چاہا تو اللہ نے اسے پتھر کی طرح سخت کر دیا۔ پس اس نے منہ سے نکال کر پھینک دیا اور ملائکہ نے دوبارہ اسے اپنے اصلی مقام پر جوڑ دیا۔ ج ۳ ص ۳
- حضرت صالح کی قوم پہاڑوں کو کرید کر ان میں اپنے گھر بناتی تھی ج ۳ ص ۴
- جس پتھر سے حضرت صالح کی اونٹنی پیدا ہوئی وہ ان کے نزدیک بڑا تبرک تھا ج ۳ ص ۴
- حضرت صالح کو قتل کرنے کے لئے قوم کے چند بد معاش ان کی عبادت گاہ کے قریب ایک پہاڑ کی غار میں جا چھے تو اللہ نے ان پر پہاڑ کو گرا دیا۔ ج ۳ ص ۵
- غزوہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے حضرت پیغمبر اسی پتھر کے پاس سے گذرے۔ ج ۳ ص ۵
- آپ نے ناتہ کے بچے کے چڑھنے کا مقام بھی بتایا پھر آپ نے فرمایا اس امت کا شقی ترین انسان وہ تھا جس نے ناقہ کو ذبح کیا اور اس امت کا شقی ترین انسان حضرت علی کو قتل کرے گا ج ۳ ص ۵
- خاتون جنت نے ناقہ صالح کی مثال دے کر اللہ سے دعا کی تھی ج ۳ ص ۵
- قوم لوط پر پتھروں کی بارش برسائی گئی۔ ج ۳ ص ۵
- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام دمشق میں دربار ہشام سے واپسی پر دین سے گذرے تو لوگوں نے دروازہ بند کر دیا پس آپ پہاڑی پر چڑھے اور یقیناً اللہ خبیر لکم الخ آیت پڑھی تو لوگوں نے دروازہ کھولا ج ۳ ص ۵
- جب موسیٰ کی قوم نے گوسالہ پرستی شروع کی تو ان دنوں آپ کوہ طور پر تھے۔ ج ۳ ص ۹
- حضرت موسیٰ کو تورات عطا ہوئی تو قوم نے قبول کرنے سے انکار کر دیا پس اللہ نے کوہ طور کو ان پر بلند کیا تو ڈر کے مارے سجدہ میں پڑ گئے ج ۳ ص ۱۱
- اللہ نے پہاڑوں پر وحی کی کہ میں نوح کی کشتی کو کسی پہاڑ پر ٹھیراؤں گا تو ہر پہاڑ نے سر بلند کیا لیکن کوہ جودی نے تواضع اختیار کیا پس نوح کی کشتی نے کوہ جودی پر قرار پکڑا ج ۳ ص ۱۱
- اللہ نے زمین پر پہاڑ زمین کے اضطراب کو ختم کرنے کے لئے پیدا کئے گویا یہ زمین کی مچھلی ہیں۔ ج ۳ ص ۱۱
- حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک خطبے میں اس حقیقت پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔
- کفار کو تنبیہ کی گئی کہ اگر تم پتھر یا اس سے بھی سخت تر بن جاؤ تب بھی خدا تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا ج ۳ ص ۱۱
- مومن کی تعریف ہے کہ پہاڑ کی طرح اپنے عقیدہ پر جم کر رہے ج ۳ ص ۱۱
- فرعون کی طرف نشانوں میں سے ایک یہ پتھر بھی ہے جو موسیٰ کے پاس تھا۔ ج ۳ ص ۱۱
- پہاڑ کی بڑی غار کہ کھف اور جھوٹی کو غار کہا جاتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۱
- ایک قول ہے کہ رقیم پتھر کی تختی کا نام ہے جس پر اصحاب کھف کا واقعہ درج ہے۔ ج ۳ ص ۱۱

○ حضرت موسیٰ و یوشع جب مجمع البحرین پر پہنچے تو وہاں ایک شخص سویا ہوا تھا۔ جس کا سر اسنہ ایک پتھر تھا۔ حضرت یوشع نے پھلی کباب شدہ کو پتھر پر رکھ دیا تو آب حیات کے قطرے پڑنے سے زندہ ہو کر پانی میں کود گئی۔ ج ۱ ص ۱۰

○ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک درہ تھا جس سے گذر کر یاہوج و ماجوج ادھر کی آبادیوں کو نقصان پہنچاتے تھے پس ذوالقرنین نے درمیان میں ایک بند تعمیر کر کے وہ راستہ بند کر دیا۔ ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷

○ پتھر اور پہاڑ بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ مصروف تسبیح ہو جایا کرتے تھے ج ۱ ص ۲۴۲

○ پاکستان۔ پاک و بھارت جنگ نے مسلمانوں کو اسلام کے زیادہ قریب کر دیا تھا ج ۱ ص ۵

○ دوران جنگ میں پاکستان ج ۱ ص ۶۵ پاکستان پر دوسرا بھارت کا حملہ ۳ دسمبر ۱۹۶۱ء ج ۱ ص ۱۵۲ اور ۴ دسمبر کو جنگ بندی ج ۱ ص ۱۸۳

○ پنجگانہ نماز۔ ج ۱ ص ۵ نماز پنجگانہ بھی باقیات و صالحات میں سے ہے ج ۱ ص ۱۰

○ امت محمدیہ میں پانچ وقت کا نمازی اور ماہ رمضان کا روزہ دار عابدین میں شمار ہونگے ج ۱ ص ۲۵۸

○ نمازیں پانچ ہیں لیکن اوقات تین ہیں ج ۱ ص ۱۵۲ اوقات نماز کے بیان میں ملاحظہ ہو۔ ص ۲۴۲ کا حوالہ۔

○ پردہ کا حکم۔ ج ۱ ص ۱۲۹ و ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۲۱۵

○ پانچ۔ حضرت پیغمبر نے فرمایا میری امت میرے پاس پانچ علم لے کر وارد ہوگی۔

○ پہلا علم۔ میری امت کے گورسالہ کا ہوگا۔ ان سے ثقلین کے متعلق باز پرس ہوگی۔

○ دوسرا علم۔ فرعون امت کا ہوگا ان سے بھی ثقلین کی بابت پوچھا جائے گا۔

○ تیسرا علم۔ میری امت کے سامری کا جھنڈا ہوگا اور وہی سوال ہوگا۔

○ چوتھا علم۔ خوارج کا ہوگا یہ سب جہنم بھیجے جائیں گے۔

○ پانچواں علم۔ حضرت علی ابن ابیطالب کا ہوگا ان کے چہرے سفید ہونگے داخل جنت ہوں گے ج ۱ ص ۲۹

○ پانچ دریا جنت کی نہریں ہیں۔ ۱۔ سیحون دریا، ۲۔ سندھ اپنے معاونوں سمیت ۲۔ جیحون علاقہ

بلخ میں ہے ۳۔ دجلہ ۴۔ فرات ۵۔ دریا، نیل ج ۱ ص ۱۳۱

اللہ فرماتا ہے میں نے پانچ کو پانچ میں رکھا ہے

علم کو بھوک میں رکھا ہے لیکن لوگ شکم سیری میں چلتے ہیں۔

راحت کو جنت میں رکھا ہے لیکن لوگ دنیا چاہتے ہیں۔

تو نگری کو قناعت میں رکھا ہے لیکن لوگ اس کو زرد مال میں ڈھونڈتے ہیں۔

عزت کو اپنے دروازہ پر رکھا ہے لوگ بادشاہوں کے دروازوں سے ڈھونڈتے ہیں۔  
 اپنی رضا کو خواہش نفس کی مخالفت میں رکھا ہے لوگ خواہش کی اطاعت میں چاہتے ہیں۔  
 پس وہ ان چیزوں کو کیسے پاسکتے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۵۹  
 علامات مومن پانچ ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں گزر چکی ہیں۔  
 پل صراط - نماز تہجد پڑھنے والا پل صراط سے گزرا من گزرے گا۔ ج ۲ ص ۲۳  
 مومن اپنے اپنے مراتب کے لحاظ سے گزریں گے۔ ج ۱ ص ۶۷

## التاء

تمام و کمال میں فرق - تمامیت اجزاء کے لحاظ سے اور کمال اثر کے لحاظ سے ہوتا ہے ج ۲ ص ۲۳ و ص ۲۵  
 دلائل علی کے پہنچانے سے پہلے اسلام تمام ہو چکا تھا اور اب کمال کی سند دی گئی ج ۵ ص ۴  
 تفصیر - ج ۳ ص ۱۹ و ص ۲۱

بالبوت بنی اسرائیل - ج ۳ ص ۱۲

توحید - حضرت علی علیہ السلام کا بھر پل کو درس توحید دینا - مقدمہ تفسیر ص ۱۴

○ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام کا فرمان اور بیان توحید ج ۲ ص ۱۷

○ اولہ توحید یعنی تمام توحید پر قرآن مجید کی بیان کردہ چھ دلیلیں - ج ۲ ص ۱۷

○ حضرت ابراہیم کی طرف سے فرود کے دربار میں توحید پر پیش کی جانے والی دلیلیں ج ۲ ص ۱۳

○ اہل نجران کے ساتھ مناظرہ میں تمام توحید اور نفی و لہ پر پیغمبر کی طرف سے پیش کردہ چار دلائل ج ۳ ص ۱۸۹

○ شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَيُمْرِئُ السَّاعِثِينَ ۚ لَئِن سَأَلْتَهُنَّ لَيَفْتِنَهُنَّ ۚ إِنَّهُنَّ لَكَاذِبَاتٌ ۚ

○ بیان توحید ج ۲ ص ۹۵ ج ۱ ص ۱۹۱ - دلیل بر وجود خدا از روئے سائنس ج ۴ ص ۹۶ صنعت پروردگار ج ۲ ص ۱۷

○ فَلَمَّا جَنَّ سَابِقَ النَّعَامِ فَسَمِعَتْ بِمَرَاتِبِ الْجِبَالِ ۚ كَذَّبَتْ بِهَا كَذِبًا مُّكْتَرًا ۚ

○ غیر خدا کو پکارنے کی مذمت ج ۱ ص ۱۴۹ بیان توحید ج ۲ ص ۲۰۲ تنزیہ کی دعوت توحید ج ۱ ص ۹۶ و ص ۱۱۲

ص ۱۱۶ و ص ۱۹۷

○ كَاتِبِينَ مِنَ ذَاتِ يَدَيْهِ ۚ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ ۚ كَفَّيَتْ يَدَاكَ الْمَدِينَةَ ۚ لِقَابِ رَبِّكَ ۚ كَذَّبَتْ بِهَا كَذِبًا مُّكْتَرًا ۚ

○ دلیل توحید ج ۱ ص ۲۳ دعوت توحید ج ۱ ص ۱۷ و ص ۱۷ بیان توحید ج ۱ ص ۱۶۳

- دقیانوس بادشاہ کا قصہ اور اس کے درباری وزراء کی مینگ میں توحید پر نتیجہ خیز بحث ج ۱ ص ۸۴
- دعوتِ توحید ج ۱ ص ۴ ذکر توحید ج ۱ ص ۸ توحید پر دو عقلی دلیلیں ۱، دلیلیں تائید ۲، دلیلیں تمنای ج ۱ ص ۸۵
- بیان توحید اَمَّنْ خَلَقَ بِاِپْدَرِهٖ اَنْعَالَ حَمِنْ مِیْنِ اللّٰهِ کَا کُوْنِیْ شَرِکَیْ مَنِّیْنِ ج ۱ ص ۲۵
- توحید کا بیان حضرت ابراہیم کی زبانی ج ۱ ص ۲۲ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا ج ۱ ص ۸۵ دلیلیں توحید ج ۱ ص ۱۱۸
- وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَیْسَ بِکُمْ شَرِکٌ ج ۱ ص ۹ وَمِنْ آیَاتِهِ بِاِیْرَومِ ع ج ۱ ص ۱۰
- قُلْ اِنَّمَا اَعْطٰکُمْ بِیْ سَبَاحٌ ج ۱ ص ۲۵۳ بیان توحید و صفت علماء ج ۱ ص ۲۶۴
- منکرین توحید کی تردید ج ۱ ص ۲۸ اللہ جسم نہیں رکھتا ج ۱ ص ۱۱
- لَیْسَ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهْمٰرِ ج ۱ ص ۲۶ و ص ۱۳۵
- اِلٰهٌ اَوْ رَبٌّ کَا اِطْلَاقِ ج ۱ ص ۱۲
- اللہ پر حسن ظن ج ۱ ص ۱۸۵ وَمِنْ آیَاتِهِ بِاِیْحَوسِجْدَہٗ ج ۱ ص ۱۸۹
- اَتَشْرِکُمْ اِنَّکَ حِزْمٌ صَغِیْرٌ مَقْدَمَہٗ تَفْسِیْرٌ ج ۱ ص ۲۲
- اللہ اولاد نہیں رکھتا ج ۱ ص ۲۲۵ بیان توحید ج ۱ ص ۲۲۵
- دلائل بر توحید ج ۱ ص ۱۹ و ص ۱۹ ج ۱ ص ۱۱
- ایک دفعہ بخران کے ایک پادری کو عمر نے اپنے دور حکومت میں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے چند سوالات کئے مثلاً اس نے پوچھا آسمان کے دروازوں کا قفل کیا ہے تو عمر لا جواب ہو گیا حضرت علی نے فرمایا کہ شرک؛ اس نے پوچھا پھر اس کی کنجی کیا ہے آپ نے فرمایا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر اس نے پوچھا۔ اے عمر! بتاؤ تمہارا خدا کہاں ہے تو عمر ناراض ہو گیا پس علی نے دلائل سے اس کو سمجھایا کہ خدا ہر جگہ موجود ہے اور ہر وقت ہر شے سے خبردار ہے ج ۱ ص ۲۲۳ و ص ۲۲۴
- مقامِ توحید ج ۱ ص ۱۲ و ص ۱۶۴ معرفتِ توحید ج ۱ ص ۱۵۲ خوفِ خدا ج ۱ ص ۱۴۳
- توحید کے پرستاروں کی آزمائشات ج ۱ ص ۱۹۹
- تنزیل اور انزال میں فرق۔ تنزیل تدریجاً اتارنا اور انزال بیک وقت اتارنا ج ۱ ص ۱۹
- تورات۔ یہودیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ قرآن مجید اصلی تورات کا مصدق ہے اس پر ایمان لاؤ اور قرآن میں تحریف کر کے عوام کو گمراہ نہ کرو ج ۱ ص ۱۰
- تم لوگ تورات کے بعض احکام کو مانتے ہو اور بعض کا کفر کرتے ہو۔ ج ۱ ص ۱۳
- تورات موسیٰ ۱۰ ماہ رمضان کو اتری۔ ج ۱ ص ۲۳

○ تورات عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے شریعت - ج ۱ ص ۱۹

○ تورات میں اللہ کے احکام موجود تھے لیکن یہودی لوگ ان سے انحراف کر کے دوسرا راستہ اختیار کر لیتے تھے ج ۵ ص ۱۱۱

○ یہودیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ صحیح تورات کی پیروی کرو اور وہ محمد کی نبوت کی تصدیق کرتی ہے ج ۵ ص ۱۲۶ ج ۱ ص ۱۱۱  
الواح موسیٰ میں تمام علوم درج تھے اور وہ زبردستی تختیاں تھیں جو پہاڑ کے دامن میں حکم پروردگار دفن کر دی گئی تھیں چنانچہ میں سے ایک قافلہ وہاں سے گذرا اچانک وہ پہاڑ چھٹا اور تختیاں نمودار ہوئیں پس انہوں نے اٹھائیں جب پیغمبر کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا کیا ہے وہ چیز جو تمہیں ملی ہے؟ انہوں نے پوچھا آپ کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی ہے وہ لوگ مسلمان ہو گئے وہ تختیاں آپ نے حضرت علیؑ کے حوالہ کیں وہ تمام علوم حضرت علیؑ نے خود دیکھے تھے اور اسی کا نام جبریلؑ جو آئمہ کے پاس موجود ہے ج ۱ ص ۱۱۱  
○ جب تورات کو قبول کرنے سے یہودیوں نے انکار کیا تو ان پر پہاڑ کوہ طور بلند کیا گیا پس وہ ایمان لائے ج ۱ ص ۱۱۱

حضرت موسیٰ تورات لائے تھے تو اس کی امت نے بھی اختلاف کیا تھا ج ۲ ص ۲۳۸

○ حضرت موسیٰؑ کو جب تورات ملی تو دل میں سوچا کہ مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے پس حکم ہوا کہ جا کر دو دریاؤں کے درمیان میرے ایک بندے کی پیروی کرو اور اس سے کچھ سیکھو۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ لوگوں نے تورات اور قرآن کو جادو کہا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

تفسیر بر مومنین کی تفسیر باتوں کے سرائح لگانے کی کوشش کرنا اور تجسس کرنا ممنوع ہے ج ۱ ص ۱۰۲

تفسیر بالرائے - تفسیر بالرائے کرنے والے کی بازگشت جہنم ہے مقدمہ تفسیر ص ۸۴

○ جو لوگ قرآن مجید کا علم آل محمد سے حاصل نہیں کرتے اور اپنی رائے اس میں داخل کرتے ہیں ان کی تفسیر ناقابل اعتماد ہے کیونکہ قرآن مجید کی تفسیر بالرائے گناہ کبیرہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۸ مقدمہ تفسیر ص ۴۹

تفسیر و تاویل قرآن - مقدمہ تفسیر ص ۴۹ و ص ۱۰۵ ج ۱ ص ۱۰۲ ج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۱۱

○ ایسا نہیں کہ اگر کوئی آیت کسی خاص آدمی کے حق میں اتری اور وہ مر گیا تو آیت بھی مر گئی بلکہ آیت قیامت

زندہ ہے اور اس کی تاویل قیامت باقی رہے گی جس طرح شمس و قمر - مقدمہ تفسیر ص ۱۱۱

○ تاویل قرآن اور عبادات ظاہر یہ مقدمہ تفسیر ص ۱۱۹ - تفسیر قرآن کا علم مقدمہ ص ۱۱۱

○ تاویل کا معنی و تشریح ج ۱ ص ۱۹۹ ج ۱ ص ۱۱۱، تنزیل و تاویل ج ۱ ص ۱۱۱

○ آیت نور کی چھ تاویلیں اور نبوت کی تفسیر ج ۱ ص ۱۱۱ تا ص ۱۲۴

تفسیر: جواز تفسیر پر قرآنی فیصلہ ج ۱ ص ۱۱۱



- تقیہ کرنا اللہ کا دین ہے حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ اے قافلہ والو تم چور ہو حالانکہ وہ چور نہ تھے اور تقیہ و توریہ دو الگ الگ لفظیں ہیں جن میں ہر ایک کا مطلب جدا جدا ہے ج ۶ ص ۶۴
- بیان تقیہ اور حضرت عمار کا واقعہ۔ عمار کے والد یا سر کو تشدد کر کے کفار نے شہید کر دیا اور عمار نے تشدد سے بچنے کے لئے زبان پر کلمات کفرانہ راہ تقیہ جاری کر لئے تھے حضور نے جب واقعہ سنا تو رو پیے اور فرمایا اگر پھر بھی ایسا مقام کہیں پیش آجائے تو تقیہ کر لینا۔ ج ۲ ص ۲۴۵ تا ص ۲۴۶
- حضرت موسیٰ کی بہن کا تقیہ یکفونہ لکم پنا قصص ج ۶ ص ۶۱
- حضرت عمار کا تقیہ۔ ج ۶ ص ۶۶
- مومن بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی اور دشمنان دین سے تقیہ دونوں فرض ہیں۔ ج ۶ ص ۶۵
- مومن اکل فرعون کا نام سز قیل تھا جو فرعون کا چچا زاد تھا پس اس نے تقیہ کر کے اپنی جان بچائی جس کا قرآن میں ذکر موجود ہے۔ ج ۶ ص ۱۵۶

### تحویل قبلہ: بحث تحویل قبلہ ج ۱ ص ۱۸۶

- دو قبلے میں پہلا قبلہ بیت المقدس اور دوسرا کعبہ ج ۶ ص ۲۶۲
- توبہ: ابیس کی گرامی کے مقابلہ میں اللہ نے اولاد آدم کے لئے توبہ مقرر کی ہے۔ ج ۶ ص ۶۸
- قبول توبہ آدم ج ۶ ص ۶۹ بنی اسرائیل کی گرامی پرستی کے بعد توبہ ج ۶ ص ۷۰
- بنی اسرائیل کو باب حطہ سے گزرنے کا حکم تھا اور شیعیان اکل محمد کے لئے اکل محمد باب حطہ ہی ج ۶ ص ۱۱۵
- موت سے پہلے توبہ کرنے والا گرفتار عذاب نہ ہوگا۔ ج ۶ ص ۲۶۱
- مقام عظیم پر حضرت آدم کی توبہ مقبول ہوئی۔ ج ۶ ص ۶۷
- گناہ سے توبہ کرنا۔ ج ۶ ص ۶۸۔ توبہ پہلوں ج ۶ ص ۵۲ توبہ جلد ۱ ص ۱۹۸ و ج ۶ ص ۱۹۸
- جو بھی ازراہ جہالت گناہ کر بیٹھے اور پھر توبہ کرے تو خدا غفور رحیم ہے۔ ج ۶ ص ۲۱۲
- جب انسان گناہ کرتا ہے تو دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پس اگر توبہ کر لے تو وہ دھل جاتا ہے ورنہ ہوں جو گناہ کرتا جائے گا وہ نقطہ بڑھتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اس کا پورا دل سیاہ ہو جائے گا اور پھر ایسا انسان توبہ کی طرف مائل نہیں ہوا کرتا۔ ج ۶ ص ۶۶ ج ۶ ص ۱۱۹
- پہلے لوگ گناہ کرتے تھے تو ان کو ذرا سزا مل جاتی تھی لیکن امت محمد پر اللہ کا یہ احسان ہے ان کو گناہ کے بعد توبہ کی مہلت دی گئی ہے۔ ج ۶ ص ۱۱۵
- فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَابًا مِنَ السَّمَاءِ۔ پ سورہ انفال۔ حضرت پیغمبر نے علی کے فضائل بیان کئے

تو ایک بدوی سیخ پاہو اپس آپ نے اس کو توبہ کی فہمائش کی لیکن وہ نہ مانا پس اس پر پتھر نازل ہوا اور مر گیا۔ - ج ۱۹۲ ص ۱۹۲

- جو صحابہ غزوہ تبوک میں ساتھ نہیں گئے تھے ان کی توبہ کا ذکر ج ۱۱ ص ۱۱
- ایک شخص نے گانا سننے کے لئے اپنا ٹھہرنا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا فوراً توبہ کرو۔ - ج ۹ ص ۳۱
- جب آدم کی توبہ قبول ہوئی تو آسمان سے مینہ برسا اور زمین نے سبزی اگائی۔ - ج ۲۱۳ ص ۲۱۳
- توبہ مذہبین کی ہوا کرتی ہے نہ کہ مجرمین کی۔ - ج ۲۰۳ ص ۲۰۳
- جو شخص نماز پڑھتا رہے وہ ضرور ایک دن اپنی غلطیوں سے توبہ کرنے پر موفق ہو جائے گا۔ - ج ۹ ص ۹
- توبہ کا وسیلہ آل محمد کی ولا ہے۔ - ج ۱۲ ص ۱۲
- حضرت حمزہ کے قاتل وحشی نے جب مسلمان ہونا چاہا تو اس کی توبہ کے لئے آیت اتری۔ - اِنَّ اللّٰهَ
- يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ - ۲۴ زمر۔ پس وہ مسلمان ہو گیا۔ - ج ۱۳ ص ۱۳
- نیکی ایک کرے تو دس گنا اور برائی ایک کرے تو سات گنہ تک نہیں مکھی جاتی پس اگر توبہ کرے
- تو ٹھیک درنہ سات گنہ کے بعد ایک کی ایک ہی مکھی جائے گی۔ - ج ۱۳ ص ۱۱۵
- بغیر توبہ کے مرنے والے کو برزخ میں اس کے گناہوں کی سزا دی جائے گی اگر مومن ہے ج ۱۳ ص ۱۵۶
- رسول اللہ کی دو بیویوں کو خدا نے توبہ کی فہمائش کی کہ اگر توبہ کر لو تو فہما درنہ تمہارے دل راہ راست سے
- ہٹک چکے ہیں اور ابن عباس سے عمر نے پوچھا کہ وہ دو بیویاں کون تھیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ
- عائشہ اور حفصہ تھیں تفسیر ابن کثیر میں یہ روایت درج ہے (ج ۱۳ ص ۱۳۵)

○ تَوْبَةُ نَصُوْحًا ۲۲ ج ۱۴ ص ۶۶

- تعویذ حفاظت: سورہ الاعراف کو زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھنا حفاظت کا باعث ہے۔ - ج ۱ ص ۱
- آیت الکرسی کا صبح و شام پڑھنا چور، ڈاکو، آتش زنی بلکہ ہر قسم کے موزیوں سے حفاظت کا موجب ہے۔ - ج ۱ ص ۱۳۶
- سورہ انفال کا لکھ کر اپنے پاس رکھنا ایک حفاظتی قلعہ ہے۔ - ج ۱ ص ۱۴۴
- سورہ ابراہیم کا لکھ کر بچے کو باندھنا حفاظت کا موجب ہے۔ - ج ۱ ص ۱۴۴
- سورہ کہف کو لکھ کر غلہ میں رکھنا کیرڑوں، مچوڑوں سے حفاظت کا موجب ہے اور گھر میں رکھنا فقر و قرضہ
- لوگوں کی اذیتوں سے بچنے کا تعویذ ہے۔ - ج ۹ ص ۶۹
- حاکم جابر کے سامنے کہہ جس سے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے اور جمعہ سے بائیں ہاتھ کی انگلیاں
- بند کرے انشاء اللہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ - ج ۹ ص ۱۳۵۔ سورہ مریم کا تعویذ باعث برکت ہے ج ۱ ص ۱۳۵

- سورہ شعراء کی تلاوت کر کے پوری سے محفوظ ہوگا۔ - ج ۱ ص ۱۸۹
- سورہ نمل کو لکھ کر رکھنا موجب حفاظت ہے۔ - ج ۱ ص ۲۲۲
- سورہ سبأ کو لکھ کر پاس رکھنا موجب حفاظت ہے۔ - ج ۱ ص ۲۲۳
- سورہ یسین ج ۱ ص ۱، سورہ صافات ص ۱ کو اپنے پاس رکھنا موجب حفاظت ہے۔
- جاثیہ، احقاف، محمد، فتح، ہجرات، اق، انجم، الرحمن، مجادلہ اور ممتحنہ سورتوں کو لکھ کر اپنے پاس بطور تعویذ رکھنا موجب حفاظت ہے۔ تفسیر کی جلد ۱۳ میں ان کا ذکر موجود ہے اسی طرح جلد ۱۲ میں آنسو والی سورتوں صفت، منافقون، تقابن، عاقہ، معارج، قیامت، مرسلات، عم، مطففین، اشتقاق کو بطور تعویذ پاس رکھنا باعث برکت ہے۔
- تعویذ برکت: قمیص ابراہیم تعویذ یوسف تھا۔ - ج ۱ ص ۴۹۔ سورہ مومن کا تعویذ باعث برکت ہے ج ۱ ص ۱۳۱
- سورہ قمر کا تعویذ باعث عزت ہے۔ - ج ۱ ص ۱۶۴
- تفکر تزیل قرآن: قرآن مجید کو تعلقہ سانی کے طور پر نہیں بلکہ ایسے انداز سے پڑھے کہ اس کا دل پر اثر ہو اس لئے حکم ہے کہ جب آیات جنت سامنے آئیں تو دعامانگے اور جب آیات جہنم سامنے آئیں تو پناہ مانگے۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۴۔ دعوتِ تدبر و تفکر مقدمہ ص ۲۲
- حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کو فکر سے بیدار کر دو اور مضموم نے فرمایا۔ عبادتوں میں بہتر عبادت ہے کہ اللہ اور اس کی قدرت میں نگر کیا جائے۔ - ج ۱ ص ۹۵
- تفکر کی دعوت قرآن مجید میں عام ہے۔ - تَفَكَّرْ وَمَا نِعَ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامٍ لَيْلَةٍ۔ ایک گھنٹہ کا تفکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ تفکر ہی معرفت کا ذریعہ ہے۔ - ج ۱ ص ۱۳۱ تا ص ۱۳۲
- جو شخص قرآن کے معانی میں تدبر کرے وہ معرفت و ایقان کی دولت سے لالا مال ہوتا ہے۔ - ج ۱ ص ۱۳۳
- فکر کرنے والوں کے لئے درس معرفت ج ۱ ص ۲۔ دعوتِ فکر ج ۱ ص ۹
- مومنوں کی صفت ہے کہ تفکر و تدبر کر کے منازل معرفت پر فائز المرام ہوتے ہیں۔ - ج ۱ ص ۱۸۶
- تسخیر: مقدمہ تفسیر ص ۳
- تکبر: خود پسندی اور تکبر غضب کی فرعیں ہیں۔ - ج ۱ ص ۳۴
- تکبر نے ابلیس کو طعون بنا دیا۔ - ج ۱ ص ۵۳، ج ۱ ص ۵۴، ج ۱ ص ۵۵
- جس میں تین عادتیں ہوں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ تکبر، خیانت، قرضہ ج ۱ ص ۵۵
- مومن کا میدان جنگ میں ناز و ادا سے چلنا اللہ کو پسند ہے لیکن گلیوں اور راستوں میں ناز و ادا

سے چلنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ ج ۶۵۔ تکبر کی چال ممنوع ہے۔ ج ۳۲

○ دارِ اخوت ان لوگوں کے لئے ہے جو تکبر نہیں کرتے۔ یہ قصص۔ معصوم نے فرمایا۔ جس شخص کو اپنے جوتے کے تسمے پر بھی ناز ہوگا وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں آئے گا۔ لَا يُرِيدُونَ عَلْوًا فِي الْأَرْضِ۔ ج ۱۷۱

○ متکبرانہ انداز اختیار کرنے والوں سے خدا انتقام لے لیتا ہے۔ ج ۱۷۱

○ تکبر سے چلنا اور اکر کر چلنا اللہ کو ناپسند ہے۔ ج ۱۷۱

○ بروز خندق دشمن کو قتل کر کے علیؑ ناز و ادا کی چال چل کر واپس پٹھے تو علیؑ کی فاتحانہ چال پر کسی نے اعتراض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ دشمن دین کے مقابلہ میں مجاہد کا متکبرانہ انداز بھی اللہ کو پسند ہے۔ ج ۱۷۱

○ دعائے مانگنے والے کو متکبر کہا گیا ہے اور افضل عبادت دعا کو قرار دیا گیا ہے۔ ج ۱۶۱

○ حضورؐ نے فرمایا۔ قاطع الرحم بڑھازانی اور تکبر سے چادر گھسیٹ کر چلنے والا جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔ ج ۲۰۲

○ تکبر کرنے والے روزِ محشر مہر سے اور گونگے اٹھیں گے۔ ج ۱۶۴

○ کلام معصوم کی توہین؛ مقدمہ تفسیر ص ۲۵۔ کسی مومن کی توہین۔ ج ۱۰۲، ص ۱۱۲

○ تقویٰ؛ هُدَىٰ لِّلْمُتَّقِينَ کی تفسیر ج ۱۷۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فضیل سے فرمایا کہ ہمارے

مراہوں کو میرا سلام کہنا اور پیغام دینا کہ ہم اللہ کی جانب سے تمہاری کسی بات کے ضامن نہیں مگر پرہیزگار

اور تقویٰ کے ساتھ پس اپنے ہاتھوں اور زبانوں کو قابو میں رکھو۔ ج ۱۹۰۔ ایک روایت میں ہے خیر سے

فرمایا کہ ان کو تقویٰ کی وصیت کرنا۔ ج ۳۵، ص ۱۷۱

○ بیان تقویٰ ج ۱۷۲۔ حقیقت میں صبر و تقویٰ لازم و ملزوم ہیں۔ ج ۲۵، شیعوں کے لئے پرہیزگاری مزدوری ہے۔

ج ۱۳۵

○ متقین کے اوصاف ج ۱۷۲۔ حکم تقویٰ ج ۱۷۲۔ علیؑ سے متقی لوگ محبت کریں گے۔ ج ۳۳

○ در بات ایمان و تقویٰ۔ ج ۱۶۵ حق کا دامن تمام لینا اور باطل سے اجتناب کرنا تقویٰ ہے۔ ج ۱۷۳

○ متقی لوگ جنت میں جائیں گے۔ ج ۱۷۲۔ ج ۱۷۲۔ کہیں گے خدا نے خیر محض بھیجا تھا جس میں تہرا و غیر تہرا ج ۱۷۲

○ فرشتے ان کا سلام کریں گے اور ان کو جنت کی بشارت دیں گے۔ ج ۲۰

○ اللہ کی منع کردہ چیزوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ ج ۲۲۴۔ اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّةٍ وَنَهْرٍ ج ۱۶۶

○ متقی لوگ قیامت کے دن بھی ایک دوسرے کے دوست ہوں گے۔ ج ۲۲۴۔ اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

ظِلِّ اَوْ عِيُونٍ ج ۱۵۹

○ تقویٰ معیارِ فضیلت ہے ج ۱۰۶۔ متقین کی نشانیاں ج ۱۲۶

○ تقویٰ مومن کی نشانی ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۹

بیع - یہودیوں نے حضرت پیغمبرؐ کی آمد کی انتظار میں مدینہ بسایا تھا۔ جب بادشاہ وقت بیع کو اطلاع ہوئی تو اس نے پڑھائی کر دی۔ یہودی قلعہ بند ہو گئے۔ بیع نے کافی دنوں تک محاصرہ رکھا لیکن ٹھک گیا۔ اور صلح کر لی آخر کار اوس اور خزرج کو اس نے وہاں ٹھہرایا تاکہ کہنے والے نبی کی خود مدد کریں گے اور ہمیں بھی اطلاع دیں گے۔ ج ۲ ص ۱۴۱

○ کعبہ پر پہلی غلاف پہلی دفعہ بیع نے روپہی چادروں سے پڑھایا تھا۔

○ بیع کا اصل نام اسعد ابوکرب تھا اور یمن کے قبیلہ حمیر سے تھا۔ اس نے حمیر پر فوج کشی اور نیز سمرقند کو تالاج کر کے دوبارہ آباد کیا اور کہتے ہیں یمن کے حکمرانوں کا لقب بیع ہوا کرتا تھا جس طرح ترکوں کو خاقان اور رومیوں کو قیصر کہا جاتا ہے۔ ج ۳ ص ۲۶۸

○ حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ بادشاہ بیع جب عراق سے حجاز کی طرف آیا تو اس کے ہمراہ علماء اور اولاد انبیاء کی ایک جماعت تھی پھر اس نے مکہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تو اسے آنکھوں کی تکلیف لاحق ہوئی۔ پس علماء و اولاد انبیاء کو بلا کر ان کے سامنے اپنی تکلیف کا ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا کیا تو نے کوئی نئی بات سوچی ہے؟ تو جواب دیا کہ ہاں میں نے مکہ پر حملہ کر کے اہل مکہ کے قتل کرنے اور کعبہ ہمارے کارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس تکلیف کی موجب یہی چیز ہے کیونکہ یہ شہر حرمت والا شہر ہے اور وہ مقدس گھر بیت اللہ ہے اور وہ لوگ اولاد ابراہیمؑ ہیں چنانچہ ان کے مشورہ سے اس نے وہ ارادہ بدل دیا اور تکلیف رفع ہو گئی اور جن لوگوں نے وہ غلط مشورہ دیا تھا ان سب کو قتل کر دیا پس مکہ میں داخل ہوا اور کعبہ پر غلاف پڑھایا اور ایک مہینہ تک لنگہ جاری کیا پھر مدینہ میں آیا اور قبیلہ غسان کے یعنی نژاد لوگوں کو وہاں ٹھہرایا اور انہی کی اولاد انصار کہلاتی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ بیع مسلمان بادشاہ تھا۔ ج ۳ ص ۱۳۳ و ص ۱۱۴

تہجد: نماز تہجد کی فضیلت۔ ج ۲ ص ۳۲، ج ۳ ص ۵۱، ج ۴ ص ۱۴۹، ج ۵ ص ۱۰۱، ج ۶ ص ۱۵۲۔ باقیات و اصلاحات کی ایک تعبیر نماز تہجد بھی ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ تم التلیس ۲۹۔ منزل ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷ و ص ۱۵۲

تخت سلیمان۔ ج ۱ ص ۲۳۱، ج ۲ ص ۲۳۷ و ج ۳ ص ۹۳

تکلف: تکلف کرنے والا ظاہر یا کار اور درحقیقت منافق ہوا کرتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۰۹

تشبہ: خدا نے چار قسم کے آدمیوں پر لعنت کی ہے جو مرد اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہ بناتا ہے اور جو عورت اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بناتی ہے اور تیسرا وہ جو کنوارا رہنا پسند کرے اور چوتھا مسخری کرنے والا ج ۳ ص ۱۳۴

تحقیق: علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کی تحقیق۔ دربارہ تقویم حج ص ۱۴

○ قبیلہ وحی کے معانی و مفہیم میں تحقیقی جائزہ۔ ج ۲۲ ص ۲۲

○ جدید تحقیقات سے استفادہ۔ ج ۱ ص ۱۰۴

○ قبلہ کے متعلق جدید تحقیق۔ ج ۱ ص ۵۷

○ تحقیق کرنے والے قابل مدح ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱

تبلیغ: طریقہ تبلیغ۔ ج ۲ ص ۲۵، ص ۲۵۱، ج ۲ ص ۲۶۶، ج ۱ ص ۱۲۴

○ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ تبلیغ۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ حضرت لوطؑ کی تبلیغ ج ۱ ص ۵

○ تبلیغ قابل قبول اور احسن انداز سے ہونی چاہیے۔ ج ۱ ص ۸۶

○ حضرت نوحؑ کا زمانہ تبلیغ ۹۵۰ برس تھا۔ ج ۱ ص ۷۲

○ شاہ روم نے علیؑ و معادیر ہر دو سے نمائندے طلب کئے۔ علیؑ نے حسنؑ کو اور معادیر نے یزیدؑ کو بھیجا۔ وہاں یزیدؑ

ہوا اور شاہ روم نے حضرت علیؑ کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ج ۱ ص ۲۰۴

تفویض: مسئلہ تفویض، مقدمہ تفسیر ص ۲۵۶، ج ۱ ص ۲۱۸

○ تصویب کشتی۔ ج ۱ ص ۲۳۱۔ شاہ روم کے پاس تصاویر انبیاء تھیں۔ ج ۱ ص ۲۰۴

○ تدبیر۔ انسانی اعضاء میں تدبیر پروردگار۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۸۱۔ ج ۱ ص ۱۵۴

○ تدبیر امر اللہ کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۲ و ص ۱۲۳ و ج ۱ ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳۔ ج ۱ ص ۲۵ و ص ۲۲۲، ج ۱ ص ۶۲

○ اللہ اپنے علم کے ماتحت بندوں کی تدبیر کرتا ہے کسی کو امیر کسی کو غریب کرنا اسی کی تدبیر ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ کسی کو بیٹھے اور کسی کو بیٹیاں اسی کی تدبیر ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۵

○ حضرت پیغمبرؐ کی بارگاہ میں قریش کا وفد اور تدبیر پروردگار پر گفتگو۔ ج ۱ ص ۲۳۱ تا ص ۲۲۴

○ توکل: توکل کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے۔ ج ۱ ص ۷۵

○ اللہ پر توکل کرنا اہل جنت کی نشانی ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۴

○ تیمم کا بیان۔ ج ۱ ص ۱۷۱ پر مفصل موجود ہے۔

○ وضو میں جن اعضاء کو دھونے کا حکم تیمم میں ان کے مسح کا حکم ہے۔ ج ۱ ص ۶۵

تحریف: شیعہ قرآن مجید میں تحریف کے قائل نہیں ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۱۴

○ قرآن کے الفاظ میں تغیر و تبدل نہیں البتہ قرآن کے معانی میں رد و بدل کیا گیا۔ ج ۱ ص ۷

○ تحریف قرآن کا ذکر ج ۱ ص ۱۵۵ پر دیکھئے۔

تقلید۔ تقلید ضروری ہے لیکن تقلیدِ علم کا وجوب ثابت نہیں ہوتا۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵۷ ج ۱ ص ۲۱۴

○ قرآن اور مسئلہ تقلید۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۰۷ ج ۱ ص ۱۲۸۔ مسئلہ اجتہاد و تقلید ج ۱ ص ۱۳۹

تخلیہ و تخلیہ: یعنی انسان کو انسانیت کے بلند مقام پر فائز ہونے کے لئے پہلے عاداتِ لذیذہ سے بچنا ضروری ہے تاکہ اس کے بعد حسن کردار اس کے مقام کو نمایاں کر دے جس طرح کسی انسان کو عمدہ لباس پہننا فائدہ مند نہیں جب تک کہ جسم کو آلائشاتِ بدنہ سے پاک و صاف نہ کرے پس عاداتِ خسیہ سے بچنا مقامِ تخلیہ ہے اور صفاتِ حسنہ سے آراستگی مقامِ تخلیہ ہے۔

○ برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کو اپنانا۔ ج ۱ ص ۲۱۹ و ج ۲ ص ۲۳۸

○ آل محمد کے حق میں نازل ہونے والی آیتِ تطہیر میں پہلے اذہابِ رحس یعنی تخلیہ کا ذکر ہے اور اس کے

بعد تطہیرِ تخلیہ کی نشاندہی ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۱۔ اور کلمہ شہادت میں پہلے لادالہ تخلیہ کا مقام ہے اور پھر

اللہ اخلہ تخلیہ کی منزل ہے۔

تبری و توی۔ یہ بھی تخلیہ اور تخلیہ کی دو تعبیریں ہیں۔ دشمنانِ آلِ محمد سے نفرتِ تبری ہے اور آلِ محمد سے محبت

توی ہے۔ ج ۱ ص ۲۹ تبری کی وضاحت ج ۱ ص ۱۔ پس مقامِ تخلیہ سے مقامِ تخلیہ اہم ہے جیسا کہ ج ۱ ص ۱

پر ایک لطیفہ اسی امر کو ظاہر کرتا ہے اور اچھی تبلیغ یہی ہے کہ پہلے برائیوں سے نفرت دلائی جائے پھر نیکیوں

کا امر کیا جائے۔ ج ۱ ص ۱۸۶

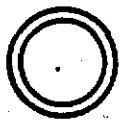
○ حضرت ابراہیم نے اپنی دعوت میں جہاں پہلے باطلِ خداؤں کے نقائص بیان کئے وہاں بعد میں اللہ کے

اوصاف بیان کئے تاکہ باطل سے نفرت اور حق سے محبت پیدا ہو اور تخلیہ کے ساتھ تخلیہ کا حسن

واضح ہو جائے۔ ج ۱ ص ۲۱۹

○ بڑے قرین سے تبری ج ۱ ص ۱۴۴

تطہیر۔ آیت تطہیر کی تفسیر و تشریح۔ ج ۱ ص ۱۸۸



# الثناء

شمود۔ قوم شمود کی طرف حضرت صالح مبعوث ہوئے۔ ج ۴ ص ۱۶

○ قوم شمود کا مسکن وادئی قری تھا۔ ج ۴ ص ۱۶، ج ۳ ص ۱۶

حدیث ثقلین۔ مقدمہ تفسیر ص ۶، ص ۶۳، ص ۸۵، ص ۱۴۲۔ ثقلین سے امت کا سلوک ص ۱۴۵۔ ج ۴ ص ۱۶

ج ۴ ص ۵۳، ج ۳ ص ۴۲، ص ۱۹۴۔ ج ۴ ص ۲۵، ص ۲۹۔ ج ۵ ص ۶۵، ص ۷۱، ص ۷۳، ص ۱۴۲، ج ۴ ص ۵۶

ج ۴ ص ۱۱۱، ص ۱۱۲۔ ج ۳ ص ۱۹۳، ج ۳ ص ۲۳، ج ۳ ص ۱۸۲

ثالث ثلثہ۔ پ ماڈہ۔ عیسائی عقیدہ کی تردید جو کہتے تھے کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے۔ ج ۴ ص ۱۴۸

ثنویہ فرقم۔ یہ لوگ نور و ظلمت کو مد بر خلق مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک نیکیوں کے خالق کا نام یزدان اور برائیوں کے خالق کا نام اہرمن ہے اور اس کی دوسری تعبیر نور و ظلمت ہے۔ یعنی نور خالق نیر اور ظلمت خالق شر

ہے جلد ۱ ص ۸۵، ص ۲۴۴، جلد ۲ ص ۴۲۔ ثنویہ فرقم کو دعوت توحید ج ۴ ص ۲۱۵

ثانی الثمین۔ حضرت پیغمبر اور یار غار ج ۵

ثواب: قرأت قرآن کا ثواب۔ مقدمہ تفسیر ص ۷، ص ۷۱۔ روزوں کا ثواب جلد ۲ ص ۲۲ تا ص ۲۲۵

○ روزہ افطار کرنے کا ثواب ج ۴ ص ۲۳۳۔ عورت کے لئے بچہ پالنے کا ثواب ج ۴ ص ۲۳۶

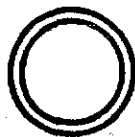
○ ثواب شہداء ج ۴ ص ۸۲۔ روزہ غدیر کا ثواب ج ۴ ص ۳

○ ثعلبہ نامی شخص کا واقعہ جو پیغمبر کی دعا سے مالدار ہو گیا لیکن زکوٰۃ مال کا انکاری ہو کر اسلامی تعلیمات

سے منحرف ہو گیا (یہ واقعہ مالدار لوگوں کے لئے باعث عبرت ہے) جلد ۹ ص ۹

ثقیف قوم کے جد اعلیٰ کا نام ابو رغال تھا جو حضرت صالح کی قوم سے تھا اور بوقت عذاب یہ شخص ہوم خدا

میں تھا جب حرم سے نکلا تو گرفتار عذاب ہوا۔ ج ۴ ص ۵۳





# الْحَجُّ

- جہاد - (جذب و دفع) کا فلسفہ ج ۱۲۷ - ماں کی خدمت جہاد ہے ج ۱۳۱ - جہاد نفس افضل جہاد ہے - ج ۱۵۵
- جہاد کی مصلحت ج ۳۹ و ص ۱۳۴ - جہاد واجب کفائی ہے یعنی اگر سب مسلمان ترک کر دیں تو سب گنہگار ہوں گے
- لیکن اگر کچھ آدمی مصروف جہاد ہو جائیں جو دشمن کے مقابلہ میں کافی ہوں تو باقیوں سے ساقط ہے ج ۱۵۵ و ص ۱۳۴
- دشمنان خدا سے جہاد کے وجوب کی علت - ج ۲۱ - حضرت علیؑ کے نزدیک جہاد سے فرار کرنا کفر ہے - ج ۵۳
- ج ۱۵۸ -
- جہاد کا حکم - ج ۳۹ و ص ۹۶ و ص ۱۴۱ ج ۲۲ - قوموں کی ترقی کا راز جہاد ہے زندگی میں مفر ہے - ج ۶۹ و ص ۶۷ -
- ثواب جہاد - ج ۴۳
- جنگ دراشہر حرام - حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنا حرام ہے - ج ۴۳ - ج ۴۵ - جنگ پاکستان ج ۱۵۴
- جوڑا - جوڑے سے حاصل ہونے والا مان حرام ہے - ج ۲۱ ج ۴۹ - جوڑے کی حرمت - ج ۱۶۳
- قوم لوط پر عذاب کی وجوہات میں سے ایک وجہ ان کی جوڑا بازی تھی - ج ۵۱
- وہ گناہ جو بے عزتی دے مومنی کے موجب ہیں ان میں سے جوڑا بازی بھی ہے - ج ۱۱
- جاو - جادو کے دفع ہونے کا عمل ج ۱۱۴
- جعفر - امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ الواح موسیٰ میں علم جعفر تھا وہ ایک پہاڑ میں دفن تھے چنانچہ
- زمان پیغمبرؐ میں ایک مینی قافلہ ان کو نکال کر حضورؐ کے پاس لایا - آپ نے حضرت علیؑ کو اپنی قلم سے لکھنے
- کا حکم دیا اور امام نے فرمایا وہ جعفر اب بھی ہمارے پاس موجود ہے - ج ۹۴ -
- علم جعفر ایک وسیع علم ہے سب سے پہلے جعفر کے لکھنے کا طریقہ معلوم ہونا ضروری ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں -
- ۱) جعفر جامع (۲) جعفر کبیر اور دونوں کا طریقہ الگ الگ ہے -
- شرائط کتابت : ۱) طہارت اربعہ یعنی ظاہر و باطن دل اور زبان کو پاک رکھنا ضروری ہے -
- ۲) جس مکان میں جعفر لکھی جائے سفید پاکیزہ سرکشودہ - بربلب آب رواں ہو -

- (۱۳) تنہائی میں بکتھے کھانا کم حلال و طیب غذا ہو۔
- (۱۴) نیند کم ذکر زیادہ بکتھے وقت متفکر نہ ہو باطمینان ہو۔
- (۱۵) چار حروف آپس میں متصل نہ ہوں خصوصاً پہلے دو حروف اور اضلاع سے بھی ملتی نہ ہوں۔
- (۱۶) حروف کی انگلیں کھلی ہوں۔
- (۱۷) کوئی حرف کھر چا نہ جائے اصلاح و غلط نہ ہو نقطے درست ہوں۔
- (۱۸) کاغذ بے سوانح و بے داغ ہو۔
- (۱۹) کتابت سعد ایام و سعد ساعات میں ہو۔
- (۲۰) قمر حنیض و عقرب و نجومست میں نہ ہو۔
- (۲۱) بخورات پاکیزہ ہوں۔
- (۲۲) لوگوں سے میں بول کم اور دنیاوی مشاغل سے آزاد ہو لہو و لغو سے پرہیز ضروری ہے۔
- (۲۳) تمام خانہ جات مربع قائم الزوایا اور متساوی الاضلاع ہوں۔
- (۲۴) ایک ہزار دن میں کتابت مکمل ہوگی بروز ہفتہ اور کسوف و خسوف میں نہ لکھی جائے گی۔
- (۲۵) مکان عورتوں کی گزر سے پاک ہو۔
- (۲۶) مکان پاکیزہ بدن و لباس پاک بستر پاک تقویٰ و صدق لازم
- (۲۷) بوقت کتابت کتے اور گدھے کی آواز کان میں نہ آئے۔
- (۲۸) کاغذ روشنائی خوراک پاک اور حلال ہو۔

## فوائد ہفتہ

- اگر باشرائط لکھی جائے۔
- جس گھر میں ہوگی وہ گھر آفات و بلیات سے محفوظ ہوگا۔
- لکھنے والے کو غائب چیزوں کا علم ہوگا
- مرگ مناجات سے اللہ محفوظ رکھے گا۔
- اہل خانہ کی بد دعائیں اور بری خصلتیں نیکی سے بدل جائیں گی۔
- اس گھر میں جو پر ڈاکو نہ گھس سکیں گے۔ ورنہ ذلیل ہوں گے۔
- صاحب کتابت کی دعا مستجاب ہوگی اور لوگوں کی نظروں میں محترم و مکرم ہوگا۔

جس گھر میں ہو وہ برکتوں کے نزول کا مرکز ہوگا۔

سفر میں ساتھ ہو تو سفر پر امن ہوگا۔

ترتیب ابجدی سے یا ترتیب ہجائی سے لکھی جاسکتی ہے۔

اس کے اسماء یہ ہیں: تکبیر اعظم، اسم کبیر، جفر جامع، عقل فعال، لوح محفوظ اور مصحف قمری۔

یہ کل اٹھائیس اجزا ہوں گے جن کو اقلیم کہا جاتا ہے (اقلیم ۲۸) ہر اقلیم (ہر جزو) کے ۲۸ صفحات ہونگے

جن کو شہر کہا جاتا ہے (کل صفحات ۶۸۴)۔ ہر شہر یعنی ہر صفحہ پر ۲۸ سطریں ہوں گی جن کو محلہ کہا جاتا

ہے (کل سطریں ۲۱۹۵۲)۔ ہر محلہ یعنی ہر سطر میں ۲۸ خانہ جات ہوں گے جن کو بیت کہا جاتا

ہے۔ کل خانے (۶۱۴۶۵۶) اور ہر خانہ میں چار حرف ہوں گے جنہیں ساکنین کہا جاتا ہے۔ ۲۴۵۸۶۲۴۔

خانہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
بیت	۱۱۱۱	ب۱۱۱	ج۱۱۱	د۱۱۱	ھ۱۱۱	و۱۱۱	ز۱۱۱	ح۱۱۱	ط۱۱۱
محلہ	۱۱ب	۱۱بب	۱۱بج	۱۱بد	۱۱بھ	۱۱بو	۱۱بز	۱۱بج	۱۱بٹ
اقلیم	۱۱ج	۱۱جج	۱۱جد	۱۱جھ	۱۱جو	۱۱جھ	۱۱جھ	۱۱جھ	۱۱جھ
شہر	۱۱د	۱۱دد	۱۱دو	۱۱دھ	۱۱دو	۱۱دو	۱۱دو	۱۱دو	۱۱دو
بیت	۱۱ھ	۱۱ہہ	۱۱ہھ	۱۱ہھ	۱۱ہھ	۱۱ہھ	۱۱ہھ	۱۱ہھ	۱۱ہھ

### اقلیم اول کا شہر دوم

۱۱ب	ب۱۱ب	بب۱۱	ببب۱۱	بببب۱۱	ببببب۱۱	بببببب۱۱	ببببببب۱۱	بببببببب۱۱	ببببببببب۱۱
۱۱ج	ج۱۱ج	جج۱۱	ججج۱۱	جججج۱۱	ججججج۱۱	جججججج۱۱	ججججججج۱۱	جججججججج۱۱	ججججججججج۱۱
۱۱د	د۱۱د	دد۱۱	ددد۱۱	دددد۱۱	ددددد۱۱	دددددد۱۱	ددددددد۱۱	دددددددد۱۱	ددددددددد۱۱
۱۱ھ	ھ۱۱ھ	ھھ۱۱	ھھھ۱۱	ھھھھ۱۱	ھھھھھ۱۱	ھھھھھھ۱۱	ھھھھھھھ۱۱	ھھھھھھھھ۱۱	ھھھھھھھھھ۱۱

یعنی پہلا حرف خانے  
کا دوسرا حرف محلہ کا  
تیسرا حرف شہر کا اور  
چوتھا حرف اقلیم کا ہے

اسی طرح ۲۸ صفحات پڑھوں گے

اور بعد دوسری جزو (اقلیم شروع ہوگی) تو چوتھا حرف ب ہوگا۔

جزو ۲ (یعنی اقلیم ۲)

۱۱ب	ب۱۱ب	بب۱۱ب	ببب۱۱ب	بببب۱۱ب	ببببب۱۱ب	بببببب۱۱ب	ببببببب۱۱ب	بببببببب۱۱ب	ببببببببب۱۱ب
۱۱ج	ج۱۱ج	جج۱۱ج	ججج۱۱ج	جججج۱۱ج	ججججج۱۱ج	جججججج۱۱ج	ججججججج۱۱ج	جججججججج۱۱ج	ججججججججج۱۱ج
۱۱د	د۱۱د	دد۱۱د	ددد۱۱د	دددد۱۱د	ددددد۱۱د	دددددد۱۱د	ددددددد۱۱د	دددددددد۱۱د	ددددددددد۱۱د
۱۱ھ	ھ۱۱ھ	ھھ۱۱ھ	ھھھ۱۱ھ	ھھھھ۱۱ھ	ھھھھھ۱۱ھ	ھھھھھھ۱۱ھ	ھھھھھھھ۱۱ھ	ھھھھھھھھ۱۱ھ	ھھھھھھھھھ۱۱ھ

اور جگر کبیر میں اس کے برعکس پہلے اقلیم پھر شہر پھر محلہ پھر آخر میں خانہ لکھا جاتا ہے۔

## بصر کبیر کے لکھنے کا طریقہ

اگر ۲۰ حرفوں کی تکبیر نہ کر سکے تو ہروف نورانیہ

ط	ح	ز	و	ھ	د	ج	ب	ا
ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط

مقطعات جو چودہ ہیں ان

کی تکبیر کرے بہت فواید اس میں موجود ہیں خصوصاً وسعت رزق و عزت نفسی وہ یہ ہیں۔

الم ص رگ ہ ی ع ط س ح ق ن

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ق	ن
ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ق	ن

○ جگر جامع کے طریق پر پڑ کرے۔ ○ پھر راست چودہ صفحات پڑ کرے۔

○ اور چودہ راتیں اسی طرح پڑ کرے۔

○ قمر زائد النور میں پڑ کرے۔

○ اور چودہ مہینے عمل کو مسلسل کرے۔ ترقی درجات۔ بلندی عزت و اقبال اور وسعت رزق کے لئے۔

جنگ بدر: جنگ بدر کی طرف اشارہ۔ ج ۲۰۳ ص ۲، ج ۲ ص ۲۵، ص ۲۹، ج ۱ ص ۱۸، جنگ بدر کی تفصیل ج ۱ ص ۱۵ تا ص ۱۵۶، جنگ بدر میں ملائکہ کی آمد۔ ج ۲ ص ۲۲۳، جنگ بدر ج ۲ ص ۲۵۳، ج ۱ ص ۱۳، ص ۱۵۱، ج ۱ ص ۱۴

○ حضرت پیغمبر سے دشمنی کے نتیجے میں کفار مکہ جنگ بدر کے عذاب میں گرفتار ہوئے ج ۱ ص ۲۴، ج ۲ ص ۲۳۸، جنگ تبوک: غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین کا رویہ ج ۱ ص ۹۲، ص ۹۶ اور ج ۱ ص ۱۵۹۔ غزوہ تبوک سے واپسی

کے موقع پر بعض منافقین نے حضرت پیغمبر کے قتل کا ارادہ کیا تھا جبکہ حضورؐ سپاہی راستہ عبور کر رہے تھے اور حذیفہ کے ہاتھ میں سواری کی چہار تھی ان منافقوں نے اپنے پہروں پر نقاب ڈالے ہوئے تھے جن کو پہچانا

نہ جاسکا لیکن حضورؐ نے حذیفہ کو اذان بارہ آدمیوں کے نام بتا دیئے تھے شاید اسی بناء پر حضرت عمر حذیفہ سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا ان ناموں میں سے حضورؐ نے میرا نام تو نہیں لیا تھا جیسا کہ میزان الاعتدال

میں علامہ ذہبی نے بھی ذکر کیا ہے۔ خدا جانے حضرت عمر کو اپنے اوپر شک کیوں تھا؟ غزوہ تبوک کا تفصیلی جائزہ ج ۱ ص ۱۱۱ میں ملاحظہ فرمائیے۔ تو بہ کرنے والوں کا ذکر ص ۱۲۶ پر موجود ہے۔

○ جنگ خندق: حمی بن الخطیب یہودی کی ریشہ دوانیاں ہی جنگ خندق کا موجب ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۵۲، ج ۱ ص ۱۵۳ پر بھی موجود ہے۔ جنگ خندق سے پہلے ماہ رمضان میں رات کو سو چکنے کے بعد کھانا حرام ہو جاتا تھا چنانچہ مطعم

بن جبیر دن کا تھا کماندہ جب گھر پہنچا تو یہودی کے کھانے آنے سے پہلے اس کو نسیخہ لگائی جب بیدار

ہوا تو اس نے کہا کیونکہ میں سوچتا ہوں لہذا اب کھانا میرے اوپر حرام ہے پس دوسرے دن پھر روزہ رکھ لیا اور خندق کی کھدائی میں شامل ہو گیا چنانچہ اسی دوران میں وہ بے ہوش ہو گیا اور بعض دیگر صحابہ بھی تکلیف زدہ ہوئے۔ تب پہلا حکم منسوخ ہوا اور رات بھر تا طلوع صبح کھانے کی اجازت ہو گئی۔ ج ۲۳ ص ۱۱

○ جنگ خندق میں کھدائی کے حصص مقرر ہوئے تو حضرت سلمانؓ کو پیغمبر نے اپنے ساتھ لاکر فرمایا اَلْسَلْمَانِ مَنَا اَهْلُ الْبَيْتِ ج ۲۱ ص ۱۱

○ جب دوران جنگ میں خندق کو پار کر کے عمرو بن عبدود نے مسلمانوں کو لٹکارا تو کسی میں اس کے مقابلہ کرنے کی جرأت نہ تھی چنانچہ حضرت عمر نے ایک گزرا واقعہ یاد دلا کر لوگوں کے ہوصلے پست کر دیئے انہوں نے بیان کیا ایک دفعہ سفر شام میں یہ شخص ہمارا رفیق سفر تھا اور ڈاکوؤں کے ایک ہزار پر مشتمل بھاری اور مسلح گروہ نے ہم پر حملہ کر دیا تو اس شخص نے ہاتھ میں تلوار لی اور ایک نچھالہ اونٹ کو ایک ہاتھ میں بطور ڈھال اٹھا کر ڈاکوؤں کے مسلح گروہ پر حملہ کر دیا پس وہ ڈر کے مارے قافلہ والوں کا سب لوثا ہوا مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ گئے پس صحابہ میں بزدلی کی لہر دوڑ گئی اور حضرت علیؓ نے باذن پیغمبر میدان جہاد میں قدم رکھا اور عمرو بن عبدود کو واصل جہنم کر کے ایمان کل کا خطاب پایا۔ ج ۸۹ ص ۸۹ - نقلاً از معارج النبوۃ جنگ خندق کے موقع پر سورج واپس پلٹا تھا۔ ج ۸۶ ص ۸۶

○ جنگ خندق کی طرف اشارہ۔ ج ۵۷ ص ۱۱۔ جنگ خندق کی تفصیل ج ۱۶۳ تا ص ۱۸

○ جنگ خندق میں بعض صحابہ کی سپوتی۔ ج ۱۳ ص ۱۳

○ جنگ خیمبر۔ حضورؐ نے فرمایا آج علم اس کو دنگا جو خدا و رسول کا محبوب اور محب ہوگا اور کرار و غیر فرار ہوگا ذیل آیت يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَہٗ پب ما ندہ ج ۱۲ ص ۱۲ اور ص ۱۲ پر بھی اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے نیز ج ۱۱ اور ج ۱۶ پر بھی مذکور ہے۔

○ حضرت جعفر طیارؓ حبشہ کے کامیاب دورہ کے بعد خیمبر میں حاضر بارگاہ پیغمبر ہوئے تو حضورؐ بہت خوش ہوئے۔ ج ۱۶ ص ۱۶ اور حضرت جعفر طیار کو ایک نماز تعلیم فرمائی جس کو زندگی بھر میں ایک دفعہ پڑھنے والے کے بھی تمام گناہوں کی بخشش کی ضمانت دی گئی ہے۔ نماز مذکور کا طریقہ ہم نے اپنی کتاب انوار شریعیہ میں ذکر کیا ہے۔ جنگ خیمبر کی تفصیل ج ۱۳ ص ۱۳ تا ص ۸۲ ملاحظہ فرمائیں اور سورہ فتح میں مہین سے مراد جنگ خیمبر کی فتح ہے جس کا سہر حضرت علیؓ علیہ السلام کے سر پر ہے۔ ج ۱۳ ص ۵

○ جنگ جمل۔ حضرت علیؓ کی حکومت کو ناکام بنانے کے لئے جنگ جمل پھیلا دیا گیا۔ ج ۲۵ ص ۲۵

○ حضرت علیؓ سے جنگ جمل کرنے والوں کو ناکشین کہا جاتا ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲، ج ۲۴ ص ۱۲، ج ۱۱ ص ۱۱

○ جنگ جمل کی فتح کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا رویہ - ج ۱۳ ص ۹۹

○ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے جنگ جمل کی فتح کے بعد اہل بصرہ کو اہل موافقہ سے تعبیر فرمایا - ج ۱۳ ص ۱۲۲

رج ۱۳ ص ۹۲

**جنگ صفین** - حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ایک باریک قمیص میں کہ مصروف جہاد تھے تو حضرت محمد حنفیہ کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا - اے فرزند! تیرے باپ کو پرواہ نہیں کہ موت پر داخل ہو یا موت اس کی طرف آجائے - ج ۱۳ ص ۱۲۴ - حضور نے عمار سے فرمایا تھا کہ تجھے باغی جماعت قتل کرے گی اور تاکید فرمائی کہ حق کا ساتھ نہ چھوڑنا - ج ۱۳ ص ۸۲ - جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ لڑنے والوں کو قاسطین کہا جاتا ہے - ج ۱۲ ص ۱۲، ج ۱۱ ص ۲۱ و ص ۲۲ - ج ۱۱ ص ۱۱۹ - فیصلہ حکیم بعد جنگ صفین ج ۱۳ ص ۹۲

○ جنگ صفین سے واپسی پر حضرت علی کے لئے غروب کے بعد سورج واپس پلٹا آپ نے نماز ظہر و عصر پڑھی - ج ۱۳ ص ۸۵

**جنگ نہروان** - فیصلہ حکیم کے بعد خوارج کے گردہ نے حضرت علی سے لڑائی کی اور اسی جنگ کو جنگ نہروان کہا جاتا ہے - ج ۱۳ ص ۱۱۹ -

○ اور اس جنگ میں حضرت علی کے مخالفین کو مارقین کہتے ہیں - ج ۱۲ ص ۱۲ - ناکشیں قاسطین مارقین ج ۱۱ ص ۱۲ خلاصتہ القول - یوں تو حضرت علی کی پوری زندگی مرقع جہاد ہے لیکن اگر نظر تحقیق سے جائزہ لیا جائے تو یقین ہوتا ہے کہ حضرت علی نے اعلیٰ کلمہ حق کے لئے تین محاذوں پر جہاد فرمایا - (۱) محاذ توحید چنانچہ جنگ بدر اور جنگ احد، جنگ خندق و حنین وغیرہ مشرکین کے ساتھ لڑی گئیں اور کلمہ توحید ہی بنیاد اختلاف تھا۔ پس ان جنگوں میں فاتحانہ انداز سے حضرت علی نے پرچم توحید کو بلند فرمایا (۲) محاذ رسالت - یہ جنگ خمیر ہے جہاں مد مقابل مشرک نہیں بلکہ یہود تھے جو کلمہ توحید کا اقرار کرنے کے بعد حضرت پیغمبر کی تبت و رسالت کے منکر تھے پس حضرت علی نے اس جنگ میں نمایاں فتح حاصل کر کے پرچم کفر کو سرنگوں کر کے پرچم رسالت کو بلند فرمایا - (۳) محاذ ولایت - یہ جنگ جمل جنگ صفین اور جنگ نہروان کی تین جنگیں ہیں - جن میں حضرت علی کے مد مقابل نہ تو کلمہ توحید کے منکر تھے اور نہ کلمہ رسالت کا انکار کرتے تھے صرف مقام ولایت کے منکر اور خلافت علی کے دشمن تھے پس آپ نے ان جنگوں میں فاتحانہ کردار ادا فرمایا - گویا حضرت علی علیہ السلام پوری زندگی میں تین محاذوں پر لڑے چنانچہ محاذ توحید پر شرک کو شکست دیکر لا الہ الا اللہ کی لاج رکھی اور محاذ رسالت پر کفر کو زیر کر کے محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھوایا اور محاذ ولایت پر منافقین سے نبرد آزما ہو کر کلمہ ولایت سے لوگوں کو روشناس

کرایا۔ اس طرح سے لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَلِيُّ وَابِيُّ اللهِ مکمل ہوا۔  
حضرت پیغمبر نے فرمایا تھا کہ جس طرح میں تنزیل قرآن کے ماتحت جنگ کرتا ہوں حضرت علیؑ تاویل قرآن کے مطابق جنگ کرے گا وہ جمل صفین اور نہروان کی تین جنگیں ہیں جو مرتد لوگوں کے ساتھ حضرت علیؑ نے لڑیں۔ ج ۵ ص ۱۲۱۔ زیر آیت ۲۶ سورہ مائدہ۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اس آیت کا مصداق میں ہوں۔

## معکوس ذہنیت کے مصائب

○ یہ دور جو ابھلنے کے منچے لوگوں کی خود ساختہ دغدوہ پر داختہ اصطلاح کے مطابق روشنی کا دور ہے سائنسی دور ہے اور انسان کے لئے ارتقائی دور ہے کس قدر مقام تعجب ہے کہ اپنے افکار و انظار کو اختیار کی کاسہ لیبی کی بدولت ان کی چاہ کے سانچے میں ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کو عمل میں لانے کے باوجود روشن خیالی اور بلند دماغی کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے ان مسلمانوں کے لئے اسے ارتقائی دور کہنا کس طرح زیبا ہے جن کا اپنے ذہن و دماغ کا صرف دیوالیہ ہی نہیں بلکہ جنازہ نکل چکا ہے۔ اپنے سونے سے اغیار کے پتیل کو بنظر استہسان دیکھنے والے۔ اپنے حسن عمل کو دوسروں کی بد اعمالیوں پر قربان کرنے والے اپنے حیا کو اغیار کی بے حیائی کی بھینٹ پڑھانے والے اپنی شرافت کو مغرب کی بے حیائی پر بچھا کر کرنے والے بلکہ اپنی ہر اچھی و نیک ادا سے اغیار کے افسوسناک و المناک و خطرناک کردار کو توجیح دینے والے مسلمانوں سے انسان کیونکر توقع رکھ سکتا ہے کہ ان کی نگاہوں میں حق و صداقت کی بھی کچھ وقعت ہے یا یہ کہ باطل و جھوٹ اور مکر و فریب بھی قابلِ اعتبار چیزیں ہیں۔ جبکہ حق و صداقت کی طرفداری ہی رجعت پسندی کے خطاب کی پیش خیمہ ہو۔

○ پورا معاشرہ ذہنی انحطاط کی اس منزل پر پہنچ چکا ہے کہ حق کو حق کہنے والا بھینپتا ہے اور اگر کہہ گزیرے تو اس کے بھیانک انجام سے خوفزدہ رہتا ہے اور ایسے شخص کی طرف استعجاب میں ڈوب کر عوامی نظریں اٹھتی ہیں اور کافی دیر تک اس کا تعاقب کرتی ہیں جس کے نتیجے میں بالآخر حق کو حق کہنے اور اپنی حق گوئی کو اپنی ناقابلِ عفو غلطی تصور کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

○ دوسری طرف مکر و فریب اور کذب و باطل کے اوڑھنے بچھونے میں بسر کرنے والا ننگ انسانیت فرد حق و صداقت سے ٹکراتا اپنی جو انردمی اور بلند ہمتی تصور کرتا ہے اور جب ٹکراتے لگتا ہے تو پورے معاشرہ کو اپنی داد تحسین بلکہ امداد و تائید پر آمادہ کرتا ہے اور ایسے شخص کو عوامی جذبات خیر سگالی کے پنیامات

کے حوالے میں عرض ہو سکتا ہے۔

○ مقامِ حیرت ہے کہ ترقی پذیر اذلان اہل مغرب کی ٹیڑھی راہوں پر چلتے ہوئے تو ملا کی تنقید کی ذرہ بھر پردہ نہیں کرتے لیکن جب حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب واضح آشکار طور پر پر سامنے آئیں تو ملا کی باتوں پر کان دھرتے ہوئے حق و انصاف کا ساتھ دینے سے گریز کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ذہنی انحطاط اور کیا ہو سکتا ہے۔

**جنگِ احد : ج ۲ ص ۳۶** پر جنگِ احد کا ذکر ہے اور جنگِ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ستر تھی جن میں صرف چار مہاجر تھے باقی سب انصاری تھے ان کی مکمل فہرست ج ۲ کے ص ۳۲ پر درج ہے۔

○ جنگِ احد سے واپس چلے جانے کے بعد کفار نے راستہ ہی میں ایک منصوبہ تیار کر لیا کہ واپس جا کر مدینہ میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا جائے تاکہ آئندہ کہے گئے مسلمانوں کو کفار کے خلاف جنگ لڑنے کی جرأت نہ ہو سکے اور مسلمانوں کو حکم ہوا کہ تم ان کا تعاقب کرو تاکہ وہ ادرمنہ کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ ج ۲ ص ۵۵

○ جنگِ احد کے بعد ابلیس کی پالیسی سے قتلِ پیغمبر کی افواہ عام ہوئی تو بعض مسلمان ارتداد کی طرف مائل ہونے لگے پس ان کی سرزنش میں قرآن نازل ہوا۔ ص ۵۵۔ صحابہ میں جنگ کے عزم ج ۲ ص ۶۱

○ جناب فاطمہ زہرا رتی پستی ہوئی میدانِ احد کی طرف روانہ ہوئیں۔ ص ۶۱  
**توحیدِ نبوتِ رسول**۔ اس روایت سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ شہید کے غم میں روزا پینا جائز ہے بلکہ

اولادِ پیغمبر کی سنت ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت پیغمبر کی دفتر صرف ایک ہی درزنہ اگر کوئی اور بیٹی ہوتی تو قتلِ پیغمبر کی افواہ عام ہونے کے بعد وہ بھی ضرور میدانِ احد کی طرف نکل کھڑی ہوتی۔ اور تاریخ اس کا نام لینے سے قطعاً بخل نہ کرتی اور عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ سب سے کم سن بچی یعنی جناب فاطمہ تو تین میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے والد کی خبر گیری کے لئے تشریف لے جائیں اور بڑی بیٹیاں باپ کے قتل ہونے کی خبر سننے کے باوجود اس سے مس تک نہ ہوں پس معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب کی حقیقی لڑکی صرف ایک ہی تھی جس کا نام فاطمہ زہرا ہے باقی پالٹو لڑکیاں تھیں کیونکہ اگر حقیقی بیٹیاں ہوتیں تو ان کے نمون میں بھی کشش اور تڑپ ضرور ہوتی۔

○ جنگِ احد میں حضرت علی کا کردار ج ۲ ص ۶۲۔ صحابہ کا فرار ص ۶۱۔ حضرت علی سے جب پیغمبر نے پوچھا یا علی آپ کیوں نہیں بھاگے تو علی نے جواب دیا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کروں ؟ ص ۶۲

○ حضرت عمر کا قول ہے کہ میں بھاگ کر پہاڑی بکرے کی طرح پہاڑ پر چڑھ گیا تھا۔ ص ۶۲  
**جنگِ حنین : ج ۲ ص ۳۶ تا ص ۳۷۔ ج ۲ ص ۵۵**



**جنگ ذات السلاسل** - سچ صلا پر اشارہ موجود ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ دادی یابس کے کفار نے اسلام کے خلاف باہمی عہد کیا جن کے جنگی جوانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی پس جبریلؑ نے آپ کو خبر دی تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو چار ہزار فوجی جوان دے کر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ جب اسلامی لشکر دادی یابس کے قریب پہنچے تو وہاں کافر سردار اپنے دو سو فوجی آفیران کے ہمراہ اسلامی فوج سے مذاکرات کرنے کے لئے نکلا۔ جب انہوں نے اسلام کی دعوت دی اور اسلام قبول نہ کرنے پر جنگ کی دھمکی دی تو کافر سردار نے تند تلخ لہجے میں دعوت اسلام کو ٹھکراتے ہوئے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا اور اعلان جنگ کے ساتھ اپنی بارہ ہزار فوج کو میدان کارزار میں اترنے کا آرڈر دے دیا۔ اس کے نتیجے میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنی فوج کو میدان چھوڑنے اور واپس مدینہ جانے کا حکم صادر فرمادیا اور خیریت سے مدینہ پہنچ گئے اس کے بعد حضورؐ نے اپنی فوج حضرت عمرؓ کو دے کر دادی مذکور کے کفار کی سرکوبی کے لئے دوبارہ بھیج دی لیکن حسب سابق ان کے بھی قدم نہ جم سکے اور ناکام واپس آئے پس تیسری مرتبہ شہرہ شجاعت حضرت اسد اللہ الغائبؑ کو ر غیر ذراہ علی علیہ السلام کو انہی سابق مجاہدین کی لڑاکا فوج کی کمان دیکر اذن جہاد عطا فرمایا جب آپ وہاں پہنچے تو کافر فوج کے کمان افسر نے حسب سابق دعوت اسلام کو ٹھکراتے ہوئے اپنے رعب کا سکہ بٹھانے کی کوشش کی لیکن ادھر شہر خدا نے للکار کر اس کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی دھمکی دے کر اپنی فوج ظفر فوج کو میدان جنگ میں کود پڑنے کے لئے تیاری کا حکم دے دیا چنانچہ انہوں نے رات کی گھڑیاں گن گن کر گزاریں اور صبح سویرے نماز ادا کرنے کے بعد آمادہ جنگ ہو گئے مقابلہ ہوا فوج کفار کے سپاہی تاب نہ لاسکے پس مجاہدین اسلام نے کفار کو تہ تیغ کر کے دادی یابس میں اسلام کا جھنڈا لہرا دیا۔ جبریلؑ نے فتح کی خوشخبری حضرت پیغمبرؐ کو سنائی تو آپ بنفس نفیس مدینہ سے تین میل تک علیؑ کے استقبال کے لئے تشریف لائے تو علیؑ کو گلے لگا لیا چنانچہ سورہ والعدایات حضرت علیؑ کی فتح کی خوشخبری کے طور پر نازل ہوا۔ حج ۱۴ ص ۲۵۴

**جبریلؑ و میکائیلؑ** - بعض علماء کے نزدیک روح القدس سے مراد جبریلؑ ہے۔ حج ۱۳ ص ۱۳۹

○ یہودی لوگ جبریلؑ کو دشمن سمجھتے تھے اور میکائیلؑ کو اپنا دوست سمجھتے تھے۔ حج ۱۴ ص ۱۴۰

○ حضرت پیغمبرؐ نے غدیر کے دن خطبہ کے بعد حضرت علیؑ کی ولایت کا صحابہ سے عہد لیا تو حضرت

جبریلؑ ایک خوبصورت جوان کی شکل میں ظاہر ہوئے اور کہنے لگے آج پیغمبرؐ نے ایسا عہد و پیمان لیا ہے

جس کو سوائے کافر کے کوئی بھی توڑنے کی کوشش نہ کرے گا حضرت عمرؓ نے یہ بات رسالتؐ کے سامنے

دعوائی تو حضورؐ نے فرمایا یہ کلمات کہنے والا جبریلؑ تھا خبردار اس گروہ کو کھونٹنے کی کوشش نہ کرنا۔ حج ۱۵ ص ۲۵۵

- روایت میں ہے جب حضرت قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو تین سو تیرہ اصحاب کے علاوہ جبریلؑ اسی طرف اور میکائیل بائیں جانب اور پانچ ہزار ملائکہ بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۶
- حضرت موسیٰ کی قوم جب دریا میں داخل ہوئی تو پیچھے فرعون کا لشکر تعاقب میں تھا پس جبریلؑ شکل انسان ایک گھوڑی پر سوار ہو کر آگے بڑھا تب فرعون کا گھوڑا اس کے پیچھے دریا میں داخل ہوا۔ ج ۱ ص ۱۸
- نارغزودی میں حضرت جبریلؑ نے جنت سے قمیص لاکر حضرت خلیل کو پہنائی تھی اور وہی قمیص حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کے گلے میں بطور تعویذ باندھی تھی۔ ج ۱ ص ۱۶ اور منقول ہے
- کہ یہی قمیص حضرت یوسف نے بشیر کو دی تھی جس کی خوشبو حضرت یعقوب تک پہنچی تھی اور اسی قمیص کو آنکھوں پر لگایا تو بینائی درست ہو گئی۔ جبریلؑ کی تیز رفتاری۔ ج ۱ ص ۱۶ ج ۲ ص ۲۳
- جبریلؑ کو ذی قوت کہا گیا ہے کہ اس نے ایک پر سے پوری ایک قوم کو زمین سمیت اکھیر کر اٹا دیا تھا ج ۱ ص ۱۲

- شب معراج ایک مقام جبریلؑ نے کہا اگر اس سے آگے بڑھتا ہوں تو جلتا ہوں۔ ج ۱ ص ۲۲ ج ۲ ص ۱۶ ج ۳ ص ۱۵۲
- جبر و اختیار۔ ج ۲ ص ۵۲ تا ص ۶۲ ان مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ ہر وہ فعل جس پر بندے کو ملامت اور سزائش کی جاسکے وہ انسان کا اختیاری فعل ہے اور ہر وہ فعل جس پر بندے کو سزائش اور ملامت نہ کی جاسکے وہ اللہ کا فعل ہے مثلاً انسان کو سزائش کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ تو نے زنا کیا کیا تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی وغیرہ یہ اس کے اختیاری فعل ہیں لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تو بیمار کیوں ہوا تو سفید یا سیاہ کیوں ہے؟ پس معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے افعال ہیں۔ ص ۵۵
- عقیدہ جبر کی تردید ج ۲ ص ۵۲ و ص ۵۵ ج ۲ ص ۲۵۲ ج ۳ ص ۱۳ ج ۱ ص ۶

- جبر و تفویض پر جلد ۱۴ میں ص ۵۳ تا ص ۵۵ پر کافی بحث کی گئی ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ نہ انسان اپنے افعال میں مجبور ہے اور نہ اپنی پسند و ناپسند میں مختار کل ہے کہ جو چاہے کرتا پھرے بلکہ درمیانی راستہ درست ہے اسی بنا پر معصوم نے فرمایا۔ لا جبر ولا تفویض بل امر بین الامرین۔ اللہ نے انسان کو خیر و شر کے دونوں راستے دکھادیئے اور اپنے اختیار سے اس کو نیکی کرنے کا حکم دیا پس وہ مجبور کسی کو نہیں کرتا۔ ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۵۲ و ص ۱۸۴

○ جرم۔ جرم اور ذنب میں فرق یہ ہے کہ جرم وہ گناہ ہے جو قابل بخشش نہ ہو اور ذنب وہ گناہ ہے جو قابل بخشش ہو اس لئے انبیاء و ائمہ شفیع المذنبین ہیں شفیع الجرمین نہیں ہیں۔ ج ۱ ص ۲۰۳

جمع قرآن - مقدمہ تفسیر ص ۱۳ و ص ۱۴ جمع قرآن پر مفصل بحث موجود ہے۔

جمعہ - حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نماز جمعہ میں حاضر ہونے والے لوگوں کی تین قسمیں ہیں ایک قسم ایسے لوگوں کی ہے جو نماز جمعہ کے لئے پیش نماز سے پہلے آتے ہیں اور سکون و اطمینان سے انتظار کرتے ہیں ایسے لوگوں کا جمعہ میں آنا اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور تین دنوں کا ثواب زاد بھی ہے اور دوسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جو پہلے آتے ہیں اور ادھر ادھر کی باتوں میں وقت گزارتے ہیں پس ان کا نصیب وہی گتیں ہیں اور تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو عین خطبہ کے وقت پہنچے اور نماز جمعہ ادا کر کے چلے گئے ان کی دعائیں اگر خدا چاہے تو منظور کر لے۔ ج ۵ ص ۲۶

جمعہ وعیدین میں غسل کرنا اور سفید لباس پہننا مستحب ہے اور جمعہ وعید کے دن زینت کا لباس پہن کر جانا مستحب ہے۔ ج ۶ ص ۲۷۔ بروز جمعہ خوشبو لگانا مستحب ہے۔ ص ۲۸ اور روایت میں ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق بروز جمعہ مکمل ہوئی۔ ص ۲۹

حضرت یعقوب کے بیٹوں نے اپنے باپ سے دعائے مغفرت مانگی تھی تو حضرت یعقوب نے ان کے شب جمعہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپ نے دعا مانگی جو مقبول ہوئی اور خدا نے ان کو معاف کر دیا ج ۵ ص ۲۸

حضرت موسیٰ جب اپنی بیوی صفورا بنت شعیب کو اپنے ہمراہ لے کر واپس جا رہے تھے اور رات کے وقت کوہ طور کے پاس سے گزرے جہاں آگ کی روشنی دیکھی تو کہ شتمہ قدرت دیکھا اور سلسلہ کلام پڑھا شروع ہوا یہ جمعہ کی رات تھی۔ ج ۹ ص ۱۶۔

ملائکہ آسمان چہارم ہر جمعہ علی اور شیعیان علی کی محبت کا عہد تازہ کرتے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۱

ایک دفعہ بروز جمعہ وحیہ کلبی شام سے سامان تجارت لایا تو اس نے شہر سے باہر دھک بجانا شروع کیا پس لوگ خطبہ پیغمبر چھوڑ کر بھاگ گئے اور صرف پندرہ مخصوص بیچ گئے۔ جن کی خدا نے مدح فرمائی۔ ج ۱ ص ۱۴۲ و ج ۱ ص ۲۸

شب جمعہ اور روز جمعہ کی عبارت کا ثواب باقی ایام سے زیادہ ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۔

فضائل جمعہ ج ۱ ص ۲۱ تا ص ۱۳

سورہ جمعہ کے فضائل ج ۱ ص ۱۳۔ نماز جمعہ ص ۲۳

جھوٹ - جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔ ج ۲ ص ۴۶۔ خدا و رسول و ائمہ پر عہد جھوٹ بولتا روزہ کو باطل کرتا ہے ص ۲۲۶۔ جھوٹ منافقت کی نشانی ہے۔ ج ۳ ص ۲۶۳

آیت مبارکہ کی تفسیر اور سچوں اور جھوٹوں کے درمیان فرق ج ۳ ص ۲۴۸۔ جھوٹ کی حوریت ج ۳ ص ۲۶۶

- ایک شخص نے حضرت پیغمبر سے اپنے گناہوں کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دو چنانچہ جب گھر واپس آیا تو گناہ کا ارادہ کیا۔ پھر سوچا کہ پیغمبر کے پاس جاؤں گا تو کیا جواب دوں گا جبکہ ترک جھوٹ کا وعدہ کر آیا ہوں پس اس گناہ کو چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ اس سے تمام گناہ چھوٹ گئے۔ ج ۱۳ ص ۶۵
- مومن کے علائم میں سے ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۶۔ اصلاح کی خاطر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ ج ۶ ص ۶۵
- چنانچہ مثل مشہور ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ اندر راستی فتنہ انگیز، یعنی وہ جھوٹ جس میں مصلحت ہو اس سچائی سے بہتر ہے جو فتنہ فساد کی بنیاد ہو۔ اسی بنا پر مذہب شیعہ میں تقیہ جائز ہے اور روایت میں ہے کہ جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے زندگی کم ہوتی ہے اور موت قریب ہوتی ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۲
- خدا و رسول و ائمہ پر جھوٹ باندھنے کی سزاج ۱۳ ص ۱۳۱۔ پیغمبر کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والے منافق تھے ج ۱۱ ص ۱۱۲

**جنابت**۔ جنابت اور غسل جنابت کا بیان۔ ج ۶ ص ۶ تا ص ۶

- جنبی آدمی کے لئے قرآن مجید کی سات آیات سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور آیات سجدہ کا پڑھنا حرام ہے۔

مقدمہ تفسیر ص ۴۳

**جوآن**۔ ہونے کے علامات ج ۹ ص ۲۹۔

**جن**۔ نصیبین کے نو جن قرآن سننے آئے ج ۱۳ ص ۱۳۳۔ جنوں کی شرارت ج ۱۳ ص ۹۲

- قوم جن کی طرف بھیجا جانے والا نبی یوسف تھا۔ ج ۵ ص ۲۵۴۔ مشرکوں نے جنوں کو خدا کا شریک بنا لیا۔ ج ۵ ص ۲۴۴۔ ج ۵ ص ۲۴۴

- مقام نصیبین کے نو جن آئے تھے جنہوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی تھی پھر اکثر ہزار جنوں نے بیعت کی تھی ج ۱۲ ص ۳۶

- قوم جن کی پیدائش نارسموم سے مارج اور اس کی بیوی مارجر پیدا ہوئے ان سے جان پیدا ہوا اور اس سے جن پیدا ہوا اور ابلیس اسی کی اولاد سے ہے اس کی بیوی ہبیل بنت رومیا اس میاں بیوی کا بھوڑا بلیقوس لڑکا اور طونہ لڑکی تھے پھر فقطس لڑکا اور فقطس لڑکی اور پھر اولاد بڑھ گئی اور بنی آدم کے ایک کے مقابلہ میں اس کے سات بچے پیدا ہوتے تھے۔ ج ۱۵ ص ۱۵۵ و ۲۰۵

○ قوم جن ج ۱۱ ص ۱۱۲۔ سورہ جن کو پڑھنے سے جن بھاگ جلتے ہیں۔ ج ۱۱ ص ۱۱۲

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

- تفسیر نبات کے لئے سورہ جن روزانہ پڑھے یا اس کے عدد
- نقش مثلث طبعی پر کرے اس کے اعداد ۶۰۶۳۶ میں۔
- پڑھنے کا طریقہ سامنے درج ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ابوحنیفہ سے گفتگو مقدمہ تفسیر ص ۵ تا ص ۷۔ امام صادق کا سوال کہ اللہ تعالیٰ کو کیوں استعمال کیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۵

- آپ کا ابوحنیفہ کو پھر کے بدلہ میں لاشی یعنی سراب پیش کرنا۔ ج ۱ ص ۱۲۷
- امام جعفر صادق علیہ السلام کے قیمتی عمدہ لباس پہ سفیان ثوری نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اوپر کا قیمتی لباس لوگوں کے لئے بطور دھندلاری کے ہے اور اندر اس کے گھر در لباس خوشنودی خدا کے لئے ہے لیکن تو نے اپنے جسم کی آسائش کے لئے اندر قیمتی لباس پہنا ہوا ہے اور اوپر لوگوں کے دکھاوے کے لئے گھر در لباس پہنا ہوا ہے۔ ج ۱ ص ۲۷

جعفر طیارؑ۔ الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ سوره بقرہ آیت ۱۳۱ بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت جعفر طیارؑ اور ان کے چالیس ساتھیوں کے حق میں اتری ہے جو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے۔ ج ۲ ص ۱۲۳

- حضرت جعفر طیارؑ کی حبشہ کی طرف ہجرت کا مفصل قصہ۔ ج ۵ ص ۱۵ تا ص ۱۵
- حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؑ کی ولادت اسماء بنت عمیس کے شکم سے حبشہ میں ہی ہوئی تھی ص ۱۶
- حضرت ابوطالبؑ اپنے فرزند جعفر طیارؑ اور علیؑ کو حضرت پیغمبرؐ کی نصرت کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ص ۲۰
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بروز عشر جب حضرت نوحؑ سے تبلیغ نبوت کے گواہ مانگے جاہیں گے تو حضرت جعفر طیارؑ اور حمزہؑ ان کی گواہی دیں گے راوی نے پوچھا کہ علیؑ اس وقت کہاں ہوں گے تو آپ نے فرمایا کہ علیؑ کا مرتبہ اس سے بلند تر ہے۔ ج ۱ ص ۱۳

ہوتا۔ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص زرد رنگ کا ہوتا پہنے گا تو جب تک وہ ہوتا اس کے پاؤں میں رہے گا۔ اسے خوشی نصیب ہوگی نیز مال اور علم اس کو نصیب ہوگا۔ ج ۲ ص ۱۲۳

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دادی مقدس میں ہوتا اتارنے کا حکم ہوا تھا یا تو اس لئے تاکہ آپ کے پاؤں دادی مقدس سے مس ہوں یا اس لئے کہ اس سے تواضع مقصود تھی اور اس کی تاویل یہ بھی کی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں بیوی کی فکر تھی پس ارشاد ہوا کہ اس فکر کو دل سے نکال دو گویا ہوتا اتارنا دل کو فکر سے آزاد کرنے کا سنا یہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۷۷

جنتیم۔ جنتیم کے سات طبقے ہیں۔ جحیم۔ نلی۔ سقر۔ حطہ۔ ہادیہ۔ سعیر۔ جنتیم ج ۱ ص ۱۸۲

جو لائے۔ حضرت مریمؑ کے ہاں جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تو حکم ہوا کھجور کو حرکت دیجئے تاکہ وہ تازہ پھل گئے اور منقول ہے کہ نوزائیدہ بچے کی ماں اگر تازہ کھجور کھالے تو بچہ حلیم ہوگا۔ نیز نفاس کے ایام میں کھجور تازہ کا

کھانا دکھ درد کا علاج ہے۔ بہر کیف اس دن ایک میہ تھا اور حضرت مریم کو میہ پر جاتے ہوئے چند جو لاسے راستہ میں ملے جو پتھروں پر سوار تھے۔ آپ نے ان سے کھجور تک جانے کا راستہ پوچھا تو انہوں نے غیر مہذب انداز میں جواب دیا جس پر جناب مریم کو غصہ آیا اور ان پر بد دعا کی کہ خدا تمہارے پیشہ کو ذلیل کرے اس کے بعد تاجروں کا گروہ سامنے آیا۔ جنہوں نے جناب مریم کی عزت و تکریم کی۔ پس آپ نے ان کے حق میں دعا فرمادی کہ خدا تمہارے پیشہ میں برکت دے۔ ج ۱۴ ص ۱۴۵

## چ

- چاند**۔ لوگوں نے حضور سے چاند کی کمی یا زیادتی کے متعلق سوال کیا تو جواب ملا کہ اللہ نے اس کو تمہارے اوقات کے تعین کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ج ۳ ص ۱۔ رات کو عبادت کرنے والے کے حق میں ہے کہ بروز مختصر اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ ج ۲ ص ۳۳
- حضرت ابراہیم نے چاند پر ستوں کے اعتقاد کو باطل کرنے کے لئے یہ طریقہ استعمال کیا کہ پہلے فرمایا یہ میرا رب ہے پھر جب چاند ڈوبا تو فرمایا میں ڈوبنے والوں کو خدا ہرگز تسلیم نہیں کرتا۔ لوگوں کو سمجھانے کا یہ بہت عمدہ طریقہ تھا۔ ج ۵ ص ۲۳۔ چاند بارہ برسوں کو ۲۸ دنوں میں طے کرتا ہے۔ ج ۵ ص ۲۲
- چاند کی گردش کے متعلق علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قدس سرہ کا جامع بیان۔ ج ۴ ص ۱۴ تا ص ۱۵
- چاند سورج کی تسخیر ج ۱ ص ۱۵۸۔ چاند کی فتح کے خواب۔ ج ۱ ص ۲۳۹ و ص ۲۴۹
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا چاند کی سطح پر کلمہ توحید کلمہ نبوت اور علی کا امیر المؤمنین ہونا تحریر ہے اور یہی وہ سیاہی ہے جو ہمیں دکھائی دیتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۔ چاند گہن لگے تو نماز آیات واجب ہوتی ہے۔ ج ۱ ص ۲۸
- پہلی رات کا چاند ج ۱ ص ۲۲۔ آپ نے فرمایا اگر سورج میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند بائیں ہاتھ پر رکھ دیں تب بھی تبلیغ کو جاری رکھوں گا۔ ج ۱ ص ۴۵۔
- چاند کو نور اور سورج کو سراج کہا گیا۔ ج ۱ ص ۱۰۹۔ چاند کی قسم کھائی۔ ص ۱۳۵ و ص ۲۲۶
- سورج سے مراد حضرت پیغمبر اور چاند سے مراد حضرت علی ہیں۔ ج ۱ ص ۲۲۶
- سورہ القمر کے فضائل۔ ج ۱ ص ۱۶۴۔ معجزہ شق القمر یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔ ج ۱ ص ۱۶۵
- چادر۔ چادر کو زمین پر گھسیٹ کر چلنے والا حضور نے فرمایا تین قسم کے لوگ رحمت خداوندی سے محروم ہوں گے

۱۱) احسان کہ کے بتانے والا (۲) جھوٹی قسم کھا کر نہیچنے والا (۳) چادر گھسیٹ کر چلنے والا۔

**چار نہریں**۔ حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ شب معراج میں ایک جنت کے گنبد ناما مکان میں داخل ہوا دیکھا تو ایک ستون پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مخریر تھا۔ ایک پانی کی نہر بسم اللہ کی میم سے دودھ کی نہر لفظ اللہ کے حلقہ ہاء سے شہد کی نہر رحمن کے حلقہ میم سے شراب کی نہر رحیم کے حلقہ میم سے جاری تھی اور اپر دیکھا ہوا تھا کہ جو شخص دنیا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا۔ اس کو یہ چار نہریں عطا کروں گا۔ ج ۱ ص ۱۵۱۔ ج ۱ ص ۱۵۱۔ ج ۱ ص ۱۵۱۔ ج ۱ ص ۱۵۱۔

**چار فرشتے**۔ مردی ہے نفع صور کے وقت انبیاء و ائمہ کے علاوہ چار فرشتوں پر بھی گھبراہٹ طاری نہ ہوگی اور وہ چار یہ ہیں۔ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ج ۱ ص ۲۶۶ اور دوسری روایت میں ہے کہ ان چار فرشتوں پر بھی گھبراہٹ طاری ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۳۵ پر مفصل بیان موجود ہے۔

○ جبرائیل کے متعلق حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ اس کے چھ سو پر ہیں اور ہر ایک سے یاقوت و موتی جگتے ہیں

○ اسرافیل کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ جبرائیل نے ایک دفعہ پرداز کی تو اسرافیل کے ناک سے ہونٹ تک کا فاصلہ اس نے تین سو برس میں طے کیا (اور جبریل کی تیز پردازی باب الجحیم میں مذکور ہو چکی ہے)

○ میکائیل کو اللہ نے اسرافیل کے پانچ سو برس بعد پیدا فرمایا اور اس کی آنسو سے شپکنے والے قطرات سے جو ملائکہ پیدا ہوتے ہیں ان کو کر دین کہا جاتا ہے۔

○ جبرائیل کو اللہ نے میکائیل کے پانچ سو برس بعد پیدا فرمایا اور اس کے پردوں سے گرنے والے قطرات سے جو فرشتے پیدا ہوتے ہیں ان کو روحانیین کہا جاتا ہے اور ملک الموت صورت و شکل میں اسرافیل کے مشابہ ہے۔ مفصل روایت ج ۱ ص ۱۵۵ و ۱۵۶ پر مذکور ہے۔

○ عالمین عرش چار فرشتے ہیں۔ ایک انسانوں کی شکل کا ہے جو انسانوں کے لئے رزق طلب کرتا ہے۔ دوسرا مرغ کی شکل کا ہے جو پرندوں کے لئے طالب رزق ہے تیسرا شیر کی شکل کا ہے تو درندوں کے لئے رزق مانگتا ہے اور چوتھا بیل کی شکل کا ہے جو باقی چوپایوں کے لئے رزق طلب کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۹۴

○ مدبرات چار فرشتے ہیں (۱) جبرائیل جو ہواؤں پر موکل ہے (۲) میکائیل سبزیوں پر موکل ہے اور بارشیں بھی برساتا ہے۔ (۳) ملک الموت عزرائیل جو قبض ارداح پر موکل ہے۔ (۴) اسرافیل جو نفع صور کرے گا اور ایک سال سے دوسرے سال تک کے امور آسمان سے زمین پر لاتا ہے۔ ج ۱ ص ۹۴

○ چار نبی بادشاہ گزرے ہیں۔ (۱) ذوالقرنین (۲) داؤد (۳) سلیمان (۴) حضرت یوسف ج ۱ ص ۱۳

○ چار شخصوں کے لئے سورج پٹا (۱) یوشع بن نون (۲) حضرت سلیمان (۳) حضرت سید الانبیاء (۴) حضرت علی۔ ج ۱ ص ۱۵۱

چار یار: ترمذی و مشکوٰۃ سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے چار افراد سے محبت کا حکم دیا۔ اور یہ کہ وہ خود بھی ان سے محبت کرتا ہے لوگوں نے ان کے نام دریافت کئے تو آپؐ نے فرمایا ایک ان میں سے علیؑ ہے باقی تین ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمان ہیں۔ ج ۵ ص ۷۲

چار عورتیں۔ روایت میں ہے کہ پوری کائنات میں چار عورتیں محدثہ تھیں (۱) سارہ (۲) مادر موسیٰ (۳) حضرت مریم (۴) حضرت فاطمہؑ (یعنی ان سے ملائکہ کلام کرتے تھے۔ ج ۵ ص ۷۲)

○ احادیث بکثرت وارد ہیں کہ خدا نے عالین میں سے چار عورتوں کو منتخب فرمایا۔ مریم بنت عمران۔ خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ اور آسیہ زوجہ فرعون ج ۲ ص ۲۲۹۔ ص ۲۲ ج ۱۲ ص ۷۲

پوتھا خلیفہ۔ حضرت علیؑ کو سلام نے فرمایا جو شخص مجھے پوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ کی لعنت ہے تو اس کی تشریح میں حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ نص قرآن کی رو سے علیؑ پوتھا خلیفہ ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت آدمؑ علیہ السلام کی خلافت کا اعلان ہے اور وہ پہلا خلیفہ ہے اس کے بعد قرآن میں نوحؑ کی خلافت کا اعلان ہے اور وہ دوسرا خلیفہ ہے پھر حضرت یونسؑ، حضرت موسیٰؑ کا خلیفہ تھا اور وہ تیسرا ہے ان کے بعد حضرت علیؑ حضرت محمدؐ کا خلیفہ ہے پس وہ پوتھا خلیفہ ہے۔ ج ۵ ص ۸۲

○ چار بادشاہ جنہوں نے روئے زمین پر حکومت کی (۱) سلیمان (۲) ذوالقرنین یہ دو مسلمان تھے۔ (۳) نمرود (۴) بخت نصر یہ دونوں کافر تھے۔ ج ۵ ص ۱۲۲ ج ۱۳ ص ۱۱۔ چار نبی جو علیؑ اور خاتم الانبیاءؐ کے درمیان گزرے یونسؑ یحییٰؑ شمعونؑ خالد ج ۵ ص ۸۲

چار والی حدیث (حدیث بساط) برہان بروایت ابن شہر آشوب، ایک مرتبہ حضورؐ نے چار بچھائی اور اس کے چاروں گوشوں پر ابو بکرؓ عمرؓ ابوذرؓ اور سلمانؓ کو بٹھایا اور علیؑ کو سب کے درمیان بیٹھنے کا حکم دیا پھر سب کو علیؑ کے سلام کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ سب نے تمہیل کی پھر علیؑ سے فرمایا کہ سورج سے بات کرو پس علیؑ نے سورج کو سلام کہا تو سورج نے جواب میں کہا وعلیک السلام یا ولی اللہ پیغمبرؐ کی دُعا سے چادر نے ہوا میں پرواز کیا اور اصحاب کہف کے پاس جا کر اتار سب نے اصحاب کہف کو نیچے بعد دیگرے سلام کہا لیکن کسی کو جواب نہ ملا پس علیؑ نے سلام دیا تو سب نے جواب دیا۔ وعلیک السلام یا وصی محمدؐ اور انہوں نے سلام کے جواب میں کہا کہ ہم نبی یا وصی نبی کو ہی سلام کرنا جانتے ہیں۔ پس پھر اسی چادر پر بیٹھے اور راستہ میں آ کر ایک جگہ وضو کیا پھر چادر پر بیٹھے اور عین اس وقت مسجد نبویؐ میں جا اترے جبکہ حضورؐ صبح کی نماز کی دوسری رکعت میں تھے۔ ج ۹ ص ۸۳

○ چادر تطہیر کے متعلق احادیث۔ ج ۱۱ ص ۱۹۳ تا ص ۱۹۶



چہارہ معصومینؑ - مروی ہے کہ ملائکہ کے سامنے چہارہ معصومین علیہم السلام کے انوار پیش کئے گئے تھے اور حکم ہوا کہ تم ان کے نام بتاؤ تو ملائکہ تفصیل وار بتانے سے عاجز آگئے تھے۔ ج ۱ ص ۷۹

○ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ حضرت موسیٰ جادو گروں کی رسیوں کے سانپ دیکھ کر گھبرا گئے تھے لیکن حضرت ابراہیمؑ نار مروی سے نہ گھبرائے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ کی صلب میں حضرات محمد و آل محمد (چہارہ معصومین) کے انوار تھے اس لئے وہ نہ گھبرائے ج ۱ ص ۲۳۷۔

○ آیت نور کی تاویل چہارہ معصومین علیہم السلام سے کی گئی ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۳

○ حضرت ابراہیمؑ نے ملکوت سما کی سیر کی اور چہارہ معصومینؑ کے انوار دیکھے۔ ج ۱ ص ۲۳۳

○ پور - آیت الکرسی کو لکھ کر کھیت میں دفن کرنے سے وہ کھیت چوری سے محفوظ ہوگا۔ اگر آیت الکرسی کو لکھ کر گھر میں رکھا جائے تو گھر چوری سے محفوظ رہتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۶

○ پور کو ڈھونڈنے کا طریقہ۔ ج ۱ ص ۱۴۳۔

○ روٹی کے لقمہ پر سورہ بتینہ لکھ کر کھلایا جائے تو پور کے حلق میں لقمہ اٹک جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۳۷ اور اگر پور کا نام لے کر یہ سورہ انگوٹھی پر پڑھا جائے انگوٹھی حرکت کرے گی۔ ص ۲۴۷

○ سورہ شعراء کی تلاوت کرنے والے کے گھر پور داخل نہیں ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۸۹

○ سورہ مریم کو گھر کی دیوار پر لکھے تو وہ گھر چوری سے محفوظ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۳۵۔ ج ۱ ص ۲۴۷

○ پور کی سزا پر مفصل بحث۔ ج ۱ ص ۹۹ تا ۱۰۵۔ سورہ فتح کو لکھ کر اپنے پاس رکھنا پور سے حفاظت کی ضامن ہے۔ ج ۱ ص ۵۶

○ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مومن ہوتے ہوئے انسان چوری نہیں کر سکتا۔ ج ۱ ص ۱۶۹

○ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی طرف چوری کی نسبت۔ ج ۱ ص ۶۲ و ۶۱۔ دشمن علیٰ نظر ناک چور ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲۲

○ معتصم عباسی کے زمانہ ایک پور گرفتار ہوا اور اس کی سزا کے متعلق فقہائے امت میں اختلاف تھا کہ ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے پس امام محمد تقی علیہ السلام نے دلائل سے ثابت کیا کہ ہاتھ کی چار انگلیاں کاٹ دی جائیں چنانچہ امام کے فرمان کے مطابق پور کو سزا دی گئی۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۶ و ۶۷، ج ۱ ص ۱۲

○ سفر میں سورہ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ کی تلاوت کرنے والا پور ڈاکو سے محفوظ رہے گا۔ ج ۱ ص ۱۶۱ و ۲۴۷

○ سفر میں پور یا درندہ کا خطرہ ہوتو نماز خوف پڑھی جاتی ہے۔ ج ۱ ص ۹۱۔

○ پور کو پھانسی - فعصی فرعون الرسول فاخذناه واخذناه وبيلنا بوجي روثي کے چند ٹکڑوں پر لکھ کر مشک



○ یا مستنکیثا مہمانے کے نیچے لکھ کر رکھے اور سو جائے چوری معلوم ہو جائے گی۔  
 پور ڈھونڈنے کا طریقہ۔ قرآن مجید کی سورہ کہف آیت۔ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُهُ

ثُمَّ نُؤْتِيهِ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا مُّكْرًا۔ ایک سطر میں ہو ایک میخ لیں کہ اس کا پھللا حصہ آیت پر اور نوک باہر ہو پس قرآن کو بند کر کے اوپر تاگا لپیٹ لیں کہ میخ ادھر ادھر نہ ہو۔ پس دو آدمی روبرو بیٹھیں کہ پڑھنے والے کی پشت قبلہ کی طرف ہو اور سامنے والے کا رخ ہو پس میخ کی نوک زمین پر رکھیں اور ہاتھوں سے تقاسے رکھیں اور سورہ یسین کو متعین تک تین دفعہ پڑھیں مشکوک کا نام میخ کی نوک کے نیچے رکھیں پس جس نام کے ساتھ تیسری دفعہ پھر جائے وہی پور ہوگا۔

آیت۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّہٗ مِنْ سُلٰیْمٰنَ وَ اِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّہٗ لَا تَعْلٰوْا عَلٰی وَاَنْتَ وَاَنْتَ وَاَنْتَ مُسْلِمٰتٍ اور مشکوک کا نام لکھ کر اٹھے میں بند کر کے گولیاں بنالیں اور پانی میں ڈالے جس گولی میں پور کا نام ہوگا وہ نہ ڈوبے گی۔ باقی ڈوب جائیں گی۔

چشمہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تپھر تھا۔ جس پر عصا کو مارتے تھے اور اس سے پانی کے چشمے پھوٹتے تھے۔ ج ۱۱۶ وہی تپھر حضرت قائم آل محمد کے پاس ہوگا پس اس سے پانی کا چشمہ پھوٹے گا جس سے بھوکا شکم پُر کرے گا اور پیاسے کی پیاس بجھے گی۔ ج ۱۱۷۔ حضور شب معراج چشمہ کوثر سے پایا اور چشمہ رحمت سے غسل کیا۔ ج ۱۱۸۔

○ اصحاب کہف جس غار میں گئے اس کے سامنے ایک چشمہ تھا جس سے انہوں نے پہلے پانی پیا پھر داخل ہوئے۔ ج ۱۱۹۔ جب تین سو نو برس کے بعد اٹھے باہر دیکھا تو نہ چشمہ تھا نہ پھللا درخت تھے بحر حیرت میں ڈوب گئے کہ ایک رات کے اندر پانی کا چشمہ کیسے خشک ہو گیا اور درخت کہاں غائب ہو گئے؟ ج ۱۲۰۔

○ چشمہ آب حیات کے کنارے پر حضرت موسیٰ پہنچے تو پانی پڑنے سے مچھلی زندہ ہو کر چلی گئی۔

○ حضرت ذوالقرنین کو آب حیات کا چشمہ نہ مل سکا لیکن حضرت خضر نے پایا۔ ج ۱۲۱۔

○ چشمہ شراب طہور ج ۱۲۲۔ اس کے پینے سے حسد وغیرہ ختم ہوں گے۔

○ اللہ نے طوفان کے بعد حضرت نوح کے لئے ایک چشمہ پیدا فرمایا۔ جس کا نام نوشاب تھا اور حضرت سام نے اس کے کنارے پر درخت صنوبر لگایا تھا۔ ج ۱۲۳۔

○ ایک روایت میں ہے کہ زمین پر پانی کا پہلا چشمہ وہ ہے جو حضرت صالح کے لئے ظاہر کیا گیا تھا جس

سے ایک دن ناقہ صالح میراب ہوتی تھی اور دوسرا دن قوم کے لئے تھا ج ۱۲۴۔

○ جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام کافور ہے۔ - ج ۱ ص ۱۵۱

○ ایک سبیل نامی چشمہ ہے جس سے زنجبیل (ادرک) نکلے گی۔ - ج ۱ ص ۱۵۲

○ اگر کسی چشمہ سے پانی نہ نکل رہا ہو تو تین دن مسلسل اس جگہ سورہ والنازعات پڑھی جائے پس باذن خدا

○ پانی نکل آئے گا۔ - ج ۱ ص ۱۶۵

○ جنتی لوگ چشمہ آب حیات سے غسل کریں گے۔ - ج ۱ ص ۱۶۵

○ آسمان چہارم پر ایک چشمہ ہے جس میں آب حیات ہے۔ - ج ۱ ص ۱۶۵

○ جبرئیل کی ٹھوک سے پانی کا ایک صاف، شفاف شیریں چشمہ ظاہر ہوا جس سے حضرت الیوت نے پیاس

○ سب بیماریاں دور ہو گئیں پس اس میں غسل کیا تو جسمانی بیرونی مصائب ختم ہو گئے اور رنگ نکھر گیا۔ - ج ۱ ص ۱۶۵

○ چیتھی۔ جس طرح مرد عورت تکمیل شہوت کے لئے جمع ہوتے ہیں اگر دو عورتیں اسی طرح جمع ہوں تو ان کے اس

○ فعل بد کو چیتھی کہا جاتا ہے۔ اصحاب رس پر عذاب کی وجہ یہی تھی ان کی عورتیں آپس میں یہی فعل کرتی تھیں

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا چیتھی (مباحثت) کی سزا زانی کی سزا کے برابر ہے۔ آپ نے

○ فرمایا ایسی عورتوں کو جہنم میں آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ راوی نے مباحثت کی حرمت پر دلیل مانگی،

○ تو معصوم نے اصحاب رس کے متعلق نازل ہونے والی آیت پڑھی اور فرمایا اصحاب رس پر عذاب اسی

○ فعل بد کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ - ج ۱ ص ۱۶۵، ج ۱ ص ۱۱۳

○ چرخہ کا تنا۔ رزق حلال کا پیش خمیر ہے۔ - ج ۱ ص ۱۶۱۔ منقول ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب سزائے موت ہوئی

○ تو نرد کی خوشنودی کے لئے عورتیں پرخم کاتنے کی مزدوری بھی چمچنے کے لئے بطور چندہ پیش کرتی تھیں۔

○ ج ۱ ص ۲۲۲

○ چمچہ۔ وہ مقام جس میں آگ جلائی گئی اور حضرت ابراہیم کو اس میں ڈالا گیا ۲۰ × ۲۰ ذراع لمبا چوڑا تھا اور تیس

○ ہاتھ اس کی بندی تھی۔ - ج ۱ ص ۵۲

○ چمچکی۔ جب ابراہیم ناردی میں تھے تو چمچکی آگ کو تیز کرتی تھی۔ - ج ۱ ص ۲۲۶

○ چوہا۔ سورہ نمل کو کھ کر گھر میں رکھنے سے چوہا اور دیگر نقصان دینے والے حشرات نکل جاتے ہیں۔ - ج ۱ ص ۲۲۲

○ حالت ایوان میں بھی چوہے کو مارنا جرم نہیں ہے۔ - ج ۱ ص ۱۶۵

○ مشرکین کو پر ایک دفعہ خدا نے چوہوں کا عذاب نازل کیا تھا۔ - ج ۱ ص ۸۲

○ چغلی۔ یہ سخت گناہ ہے چنانچہ بنی اسرائیل نے انبیاء کی چغلی کھا کر ان کو قتل کر دیا تھا۔ - ج ۱ ص ۱۱۶

○ برزخ مشرکین اور بنیوں کی شبلی میں مسخ ہوں گے۔ - ج ۱ ص ۱۶۴

چھوٹی۔ ابن عباس کہتا ہے۔ میں علیؑ کے ہمراہ تھا۔ وادی میں چھوٹیوں کی کثرت دیکھ کر کہا پاک ہے وہ ذات جو ان کی تعداد کو جانتی ہے۔ علیؑ نے فرمایا کہہ پاک ہے جس نے اس مخلوق کو پیدا کیا ورنہ تعداد تو بجائے خود میں ان کے نزدیک کو بھی جانتا ہوں۔ ج ۱ ص ۱۲۔  
حضرت سلیمان سے چھوٹی کی گفتگو ج ۲ ص ۲۲۔ چھوٹی کی دعا ج ۱ ص ۲۳۵۔

## (ح) ح

- حَبِّ عَلِيٍّ۔ حب علی ایمان اور بغض علی نفاق۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۹۴
- علیؑ کے حیدر مساکین میں اور ان کی دستگیری کرنے والا جنت کے بلند درجات میں ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۳۴
  - حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا محبان علیؑ کو پیغام کہ تقویٰ اختیار کرو۔ ج ۱ ص ۱۹۵ ج ۱ ص ۳۸
  - اگر لوگ علیؑ کی محبت پر اجتماع کر لیتے تو خدا جہنم کو پیدا نہ کرتا۔ ج ۳ ص ۲۰۸ ج ۱ ص ۲۶۴
  - حضرت علیؑ کے محبوبوں کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہونگے۔ ج ۲ ص ۲۹
  - یوم غدیر محبت علیؑ کا اعلان عام۔ ج ۵ ص ۲۵۵۔ نبی کے چار یار ص ۴۲
  - ولایت علیؑ ذیل آیت اتماء دل بکرم اللہ الہ ج ص ۱۲۹
  - نام علیؑ کی تائید ج ۱ ص ۱۳۵۔ دلائل علیؑ ص ۱۴۳
  - حضرت علیؑ کی محبت گناہوں کو کھاتی ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۱ محبان علیؑ کا مقام ج ۱ ص ۱۳۲
  - اہلبیت کی محبت گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۲ مَن مَاتَ عَلِيًّا مَاتَ مُحَمَّدًا شَهِيدًا۔ ج ۱ ص ۱۹۵۔
  - حضرت علیؑ نے فرمایا ہماری محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ج ۱ ص ۱۵۶
  - آل محمد کی محبت کا بدلہ جنت کی نعمات۔ ج ۱ ص ۲۶۵
  - علیؑ کی محبت کے ٹکٹ کے بغیر پھر صراط سے کوئی نہ گزر سکے گا۔ ج ۱ ص ۳۵
  - آل محمد کی محبت میں مرنے والا شہید ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۳۵
  - علیؑ کا محب علیؑ کے ساتھ مشہور ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۶۱۔ بروز عشر محبت علیؑ کا سوال ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۸۲
  - بروز عشر آل محمد کی محبت کا سوال ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۸۲، ج ۱ ص ۳۵

برائے حب۔ جو شخص سورہ رزق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس سے ہر پلنے والا محبت کرے گا۔ ج ۱ ص ۱۱

اسی طرح جو شخص سورہ احقاف کو دھو کر پٹے محبوب خلائق ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱  
سورہ تکاثر کو ہر روز اکیس مرتبہ پڑھنا محبوب خلائق بنا دیتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

طالب و مطلوب کے اعداد کے برابر پابندی زبان و مکان کے ساتھ باطہارت مقام خلوت میں ۱۱  
ماہ میں یہ آیت مجیدہ سات روز مسلسل پڑھے۔ عَسَىٰ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ  
عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَّوَدَّةً وَّاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَّاللّٰهُ عَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ يَا مَسْحُوْرٍ سَخِرْ بِنِزَالِ  
بن فلان (مطلب کا نام لے) يَلْطَفِكَ الْخَبِيْءِ۔

۲۔ در رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات دفعہ آیت مذکورہ پڑھے اور سلام  
کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ لِيْنِ قَلْبِ فُلَانِ بِنِ فُلَانٍ كَمَا لِيْتَنِي الْحَدِيْدُ لِيْدَاوُدَ عَلَيْهِ

السَّلَام۔

۳۔ جعفری عمل۔

عدد طالب + ۲۲۰ ÷ ۲ (اگر کسر ہو تو)۔ ۴ اور اگر کسر ہو تو منفی ۳

عدد مطلوب + ۲۸۴ ÷ ۲ (اگر کسر نہ ہو تو)۔ ۴

مثلاً طالب تقی ۵۱۰ + ۲۲۰ = ۷۳۰ ÷ ۲ = ۳۶۵ - ۴ = ۳۶۱

مطلب تقی ۱۶۰ + ۲۸۴ = ۴۴۴ ÷ ۲ = ۲۲۲ - ۴ = ۲۱۸

ترتیب طبعی سے مربع پڑ کرنا ہے اور خانہ ۵ میں ۲ کا اضافہ ہوگا۔

لیکن اگر کسر ہو تو خانہ ۵ اضافہ ایک کا ہی ہوگا۔

مثلاً طالب جعفر ۲۵۳ + ۲۲۰ = ۴۷۳ ÷ ۲ = ۲۳۶ - ۳ = ۲۳۳

مطلب احمد ۵۳ + ۲۸۴ = ۳۳۷ ÷ ۲ = ۱۶۸ - ۳ = ۱۶۵

۶۸۶

۳۶۹	۲۲۰	۴۲۴	۳۶۱
۴۲۳	۳۶۲	۳۶۸	۲۲۱
۳۶۳	۲۲۶	۲۱۸	۳۶۶
۲۱۹	۳۶۶	۳۶۴	۲۲۵

۶۸۶

۲۹۰	۱۶۶	۱۶۰	۲۸۳
۱۶۹	۲۸۳	۲۸۹	۱۶۸
۲۸۵	۱۶۲	۱۶۵	۲۸۸
۱۶۶	۲۸۶	۲۸۶	۱۶۱

یہ تعویذ طالب اپنے پاس رکھے یا میاں  
بیوی میں تو اپنے کمرہ میں لٹکا دیں محبت  
زیادہ ہوگی۔

یہاں پانچویں خانہ میں اضافہ نہیں ہے۔

- حب شیخین اگر دل میں رائی کے برابر بھی ہوئی تو بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ فرمان صادق۔ ج ۳ ص ۱۸۲
- حبشہ کی طرف ہجرت۔ ج ۵ ص ۱۵۵۔ اللہ نے حبشیوں کی طرف ایک حبشی نبی بھیجا انہوں نے اس کو جھٹلایا  
بادشاہ وقت نے اس پر ایمان لانے والوں کو گرفتار کر کے آگ سے بھری ہوئی انڈوں میں ڈال دیا ج ۳ ص ۱۸۲
- حج۔ حج کا بیان ج ۱۲ تا ص ۲۵، ج ۱۵ ص ۱۹۔ حجۃ الوداع۔ ج ۵ ص ۱۳۹
- حج کے بعض احکام ج ۵ ص ۱۶۶ و ص ۱۶۷ و ج ۲۶ تا ص ۳۱
- حضرت ابوبکر کو حضرت پیغمبر نے امیر الحج بنا کر بھیجا پس سورہ برأت نازل ہوا اور حضرت علی کو آپ نے  
اس کے پیچھے روانہ فرمایا اور ابوبکر کو واپس بلا لیا۔ ج ۵ ص ۱۲۔ حج اکبر کا معنی ج ۵ ص ۱۲
- عرب لوگ حج کے مہینے کو ہر سال تبدیل کر دیا کرتے تھے لیکن اسلام نے اس رد تبدیل کو روک دیا۔  
ج ۵ ص ۱۲
- حج کے بارے میں زہری کا امام زین العابدینؑ پر اعتراض اور آپ کا جواب۔ ج ۳ ص ۱۳۱
- حضرت ابراہیمؑ نے کوہ البقیس پر کھڑے ہو کر لوگوں کو حج بیت اللہ کی دعوت دی تھی ان کی آواز مشرق  
سے مغرب تک پہنچی تھا کہ قیامت تک آنے والی نسوں نے بھی عالم ارواح میں آپ کی آواز  
سنی پس جس روح نے لبیک کہی تھی وہی حج پر موفق ہوتا ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔ ایک روایت میں ہے  
کہ آپ نے مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو دعوت دی تھی۔ ج ۲ ص ۱۶۶ دعوت ابراہیمؑ ج ۲ ص ۲۲ و ص ۲۳
- عبدالرحمن بن کثیر کہتا ہے میں دوران حج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ تھا آپ نے فرمایا کہ  
شور و غل تو زیادہ ہے لیکن حاجی لوگ بہت کم ہیں۔ ج ۵ ص ۱۸۹
- روایت میں ہے جس پر حج واجب ہو اور اس کو ناکار رہے اور مر جائے تو بردز مشر اندھا مشہور ہوگا۔  
ج ۲ ص ۲۰۵ و ص ۲۰۶
- حضرت خضر علیہ السلام ہر سال حج پر تشریف لا جاتے ہیں۔ ج ۹ ص ۱۲۲
- حدود حرم میں جرم کرنے والے کو سزا بھی حدود حرم کے اندر دی جاسکتی ہے۔ ج ۲ ص ۲
- رسول اللہ کا خواب اور صلح حدیبیہ کے بعد واپسی ج ۱۳ ص ۸۵ تا ص ۹
- باپ کا حج بیٹی بھی نیابت میں کر سکتی ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۶۱
- جو لوگ حج کی طاقت نہیں رکھتے حضورؐ نے فرمایا نماز جمعہ مساکین کا حج ہے۔ ج ۳ ص ۲۲
- دشمن آل محمد کا حج باطل ہوا کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۶۹۔ حجت کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری دوسری باطنی حجت  
ظاہری نبی و امام اور حجت باطنی عقل۔ ج ۵ ص ۲۶۵

○ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت حجرِ اسود کو نصب حضرت پیغمبرؐ نے ہی کیا۔ ج ۴ ص ۹

○ حجرِ اسود کو حضرت آدمؑ اپنے ساتھ زمین پر لائے تھے اور بنی آدم کے عہد و پیمان اس کو تفویض کئے گئے  
ہیں پس بروزِ شترانی زیارت کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔ ج ۳ ص ۱۰۔ سورہ حجرات کے فضائل  
اس کو دھو کر عورت پی لے تو دو دھڑ زیادہ ہوگا۔ ج ۳ ص ۲۶

○ جبل - واعتصموا بحبل اللہ کی تفسیر ج ۲ ص ۱۲

○ جبل الورد - ج ۱۲ ص ۱۱۵

○ حبیبِ نجار - مومن آلِ نبین ج ۵ ص ۵۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے جو دو مبلغ انطاکیہ میں پہنچے

تو وہ سب سے پہلے حبیبِ نجار کو ملے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۰۔ حبیبِ نجار کا بادشاہ انطاکیہ کو مشورہ ص ۲ حبیب

نجار کا اپنی قوم کو مشورہ ص ۱۵ مومن آلِ نبین کے متعلق معصوم نے فرمایا وہ ہمارا خالص شیعہ ہے ص ۱۲

○ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا صدیقین تین ہیں (۱) مومن آلِ فرعون (۲) مومن آلِ نبین حبیبِ نجار (۳) علی بن ابیطالب

ج ۱۲ ص ۱۲۹ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سابقوں چار آدمی ہیں (۱) ہابیل ابن آدم (۲) مومن آلِ فرعون (۳)

حبیبِ نجار مومن آلِ نبین (۴) علی بن ابیطالب ج ۱۳ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۲۰۰۔ ایک حدیث میں ہے صدیق تین

حبیبِ نجار مومن آلِ نبین (۲) حزقیل مومن آلِ فرعون (۳) حضرت علی بن ابی طالب ج ۱۳ ص ۲۲

○ عاتب بن ابی بلتعنہ کا افشاء راز - یہ شخص مکہ سے مسلمان ہو کر ہجرت کر کے مدینہ آیا ہوا تھا۔ پس اس

نے حضرت پیغمبرؐ کا راز مکہ والوں پر فاش کر دیا۔ لیکن بعد میں حضرت پیغمبرؐ نے اس کو معافی دیدی۔ ج ۱۳ ص ۲۶۴

○ حبطِ عمل - مقدمہ تفسیر ص ۲۳ ص ۲۴۲ ص ۲۴۵۔ دشمن علیؑ کے اعمال حبط و رائیگاں ہوں گے۔ ج ۳ ص ۳۳

○ اگر غاتمہ ایمان پر نہ ہو تو سابق اعمال حبط و ضائع ہو جاتے ہیں۔ ج ۱۲ ص ۱۲۵ اور حبطِ عمل کا معنی یہ ہے کہ

اس شخص کا عمل قابلِ جزا نہیں رہتا۔ ص ۱۹ ج ۱۱ ص ۱۳۳

○ سورہ المہدید کے فضائل - ج ۱۱ ص ۲۱۔ اَفْزَلُنَا المہدید کی تفسیر ص ۲۲۶۔ ذوالفقارِ حدیدی ص ۲۲۶

○ حدیبیہ - صلح حدیبیہ کے بعد جب مسلمانوں نے فتح مکہ کر لیا تو ان کے دلوں میں حدیبیہ سے واپس جانے کے

انتقام کا جذبہ تھا تو حضورؐ نے مسلمانوں کو انتقامی کارروائیوں سے روک دیا۔ ج ۵ ص ۱۶

○ حدیبیہ کے صلح نامہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور محمد رسول اللہ کے الفاظ حضرت علیؑ نے لکھے تو کفار نے کٹوا

دئیے۔ ج ۵ ص ۱۳۵۔ صلح حدیبیہ اور فتح۔ ج ۱۱ ص ۵۴ ص ۵۵

○ صلح حدیبیہ کے وجوہ اور مصالح - ج ۱۱ ص ۵۵ تا ۹۰۔ حسان بن ثابت کا قصیدہ - ج ۳ ص ۳۰ حزقیل پیغمبر

ج ۳ ص ۱۰۵ اس ضمنہ ج ۳ ص ۱۰۵ مومن آلِ فرعون کا نام حزقیل تھا۔ ج ۱۳ ص ۲۲



حسن - مردوں کا حسن عقل میں ہے اور عورتوں کی عقل حسن میں ہے۔ ج ۶ ص ۶۲

○ امام حسن علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا اگر میں دعا کروں تو اللہ عراق کو شام اور شام کو عراق بنا دے مرد کو عورت اور عورت کو مرد کرے ایک منافق نا صبی نے کہا اگر یہ طاقت ہوتی تو معاویہ سے صلح کیوں کرتے؟ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے عورت! یہ مردوں کا جمع ہے تو چلی جا اور اب تیری سابقہ عورت مرد ہو چکی ہے۔ اب تیرے بطن سے ایک خنثی پیدا ہوگا چنانچہ اس شخص نے اپنے آپ کو عورت پایا اور گھر پہنچا تو اس کی بیوی مرد تھی پس مجامعت کے بعد اس کے پیٹ سے خنثی پیدا ہوا پھر وہ دونو حاضر خدمت امام ہوئے اور معافی کے خواستگار ہوئے تو اللہ نے توبہ قبول کر لی اور اپنی اصلی حالت پر پلٹ گئے کیونکہ امام نے ان کو معافی دے دی۔ مقدمہ تفسیر ص ۳۳ و ص ۳۴

○ حضرت پیغمبر نے امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے قانونوں کو یہودی اور لعنتی کہا۔ ج ۶ ص ۱۶۶

○ امام حسن کا حسن خلق۔ ج ۶ ص ۵

○ حضرت علیؑ سے کسی نے حالتِ اہرام میں شتر مرغ کے انڈے توڑنے کا کفارہ پوچھا تو آپ نے فرمایا میرے فرزند حسن سے پوچھ لو۔ امام حسن نے سائل سے فرمایا کہ فراونٹ کو مادہ پر بٹھاؤ (انڈوں کی مقدار کے برابر) پس جس قدر بچے پیدا ہوں ان کی قربانی دو حضرت علیؑ نے فرمایا اے فرزند بعض اوقات ناقہ حاملہ نہیں ہوتی۔ تو امام حسن نے عرض۔ اباجان! بعض اوقات انڈے بھی تو خراب نکلتے ہیں۔ ج ۵ ص ۱۶۵

○ امام حسن و امام حسین علیہما السلام کا صلبی اولاد رسول ہونے کا ثبوت۔ ج ۵ ص ۲۳۱ و ص ۲۳۳۔ ج ۱ ص ۱۵۵

○ ایک دفعہ معاویہ نے امام حسنؑ سے سوال کیا کہ میری اور آپ کی ڈاڑھی کا ذکر قرآن میں کہاں ہے؟ تو آپ نے

آیت پڑھی۔ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْتَلِفُ أَلْفًا بَلَدًا ج ۶ ص ۶۷

○ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ الج امام حسن نے یہ آیت پڑھ کر مروان سے فرمایا تو اور تیری اولاد شتر مرغ سے۔ ج ۱ ص ۲۹ امام حسن و امام حسین کا رسول کے کندھوں پر سوار ہونا۔ ج ۹ ص ۶۴

○ امام حسن نے حضرت خضرؑ کو مسائل سمجھائے۔ ج ۱ ص ۱۱ امام حسن کی دربار شام میں معاویہ کے درباریوں سے گفتگو۔ ج ۱ ص ۱۵۱

○ امام حسن و امام حسینؑ بچپن سے ہی کامل العقل تھے۔ ج ۱ ص ۱۴۱ دونو جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ ج ۱ ص ۲۲۱

○ حضرت پیغمبر نے حسینؑ شریفین کو اپنی اولاد کہا۔ ج ۱ ص ۲۰۱

○ شاہ روم نے امام حسنؑ سے سوال کیا کہ وہ سات پیمزین کونسی ہیں جو ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوئیں آپ نے

جواب میں فرمایا (۱) آدم (۲) حوا (۳) اسمعیل کے نذیر والد اذنبہ (۴) سانپ جنبتی (۵) کوا (۶) ناقہ صالح (۷) ایلین

(نوٹ۔ سانپ سے مراد وہ ہے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ آیا تھا اور کوا وہ جس نے حضرت ہابیل کا دفن

کرنے کا سبیل کو سکھایا تھا) ج ۱ ص ۲۰۵۔ شاہ روم کے مفصل سوالات و جوابات اسی جلد ۱۲ کے ص ۲۰۳ و ص ۲۰۵ پر پڑھیں۔

- حضرت امیر علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن کا خطبہ - ج ۱ ص ۲۵۸
- عالمین عرش کی تاویل عالمین علم لی گئی ہے چار آدمین میں سے نوح ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور چار آخرین میں سے، حضرت محمدؐ حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ ج ۱ ص ۹۵
- مختلف حاجات پیش کرنے والوں کو امام حسن علیہ السلام نے استغفار کا ورد تعلیم فرمایا۔ ج ۱ ص ۱۰۵
- حسینؑ شریفین کی بیماری اور منت اور نزولِ صلواتی - ج ۱ ص ۱۲۶
- حضرت امام حسینؑ نے آخری رخصت کے وقت اپنے بیمار فرزند کو سب سے پہلے نماز کی وصیت فرمائی۔ ج ۲ ص ۱۲
- حضرت پیغمبرؐ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ میری امت کے بعض لوگ میری ذریت و نسل کے پاکیزہ افراد کو قتل کریں گے۔ پس حضرت حسینؑ کی اولاد سے ایک مہدی کو خدا بھیجے گا جو ان سے انتقام لے گا پس حسینؑ اور اس کے دستوں کے قاتلوں پر لعنت ہے اللہ کی رحمت حسینؑ کے عزاداروں پر اور ان پر جو ان کے قاتلوں پر لعنت بھیجیں اور جو شخص حسینؑ کے قتل پر راضی ہوگا اس کا شمار بھی قاتلان حسینؑ سے ہوگا۔ ج ۲ ص ۱۳۵ و ص ۱۳۹، مضامین امام حسینؑ ج ۲ ص ۱۹۹
- قائم آل محمد تشریف لائیں گے اور قاتلان امام حسینؑ کی اولاد سے قصاص لیں گے۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ قاتل تو یہ لوگ نہ ہوں گے۔ بلکہ قتل تو کیا تھا ان لوگوں نے جو میدان کربلا میں حاضر تھے اور اللہ فرماتا ہے۔ لَا تَزِدُ وَازِرَةً وَاَنْزِلُ رَاٰخِرَةً یعنی کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا؛ آپ نے جواب دیا جو شخص کسی کے فعل پر راضی ہو وہ اسی جو کم کا مرتکب سمجھا جاتا ہے چونکہ یہ لوگ اپنے قاتلین آباد کے فعل پر راضی ہوں گے لہذا ان سے بھی قتل کا قصاص لیا جائے گا۔ ج ۲ ص ۱۵۹
- امام حسینؑ کا مدفن کربلا ہے زمین کربلا کا ذکر اور خصوصیات - ج ۲ ص ۱۲ تا ص ۱۴
- امام حسینؑ نے مکہ سے احرام حج کو اعمالِ عمرہ بجالا کر ختم کر دیا اور روانہ ہو گئے۔ ص ۱۵
- الحسن و الحسین سید شباب اہل الجنۃ ص ۸۳ ج ۲ ص ۲۲۱
- وہ حسینؑ ہے جس کا ایک سجدہ جو انتہائی کرب و بے چینی کے عالم میں شروع و خضوع کا ایسا مرقع تھا کہ انبیاء و ملائکہ بھی داد دیتے بغیر نہ رہ سکے جس کی جبین نیاز نے تپتی ہوئی ریتی پر کفرو استبداد کے

اُبھرتے ہوئے ناز توڑ دئیے اور پوری کائنات میں سجدہ و ساجدین اور عبادت و عابدین سے اپنا مقام منوا لیا اور قیامت تک کے لئے بقائے اسلام کی ضمانت دے دی۔ حج ۵ ص ۱۱ امام پاک جب شہید ہوئے تو ان کے جسم پر پشم کا جببہ تھا۔ حج ۶ ص ۲۸

○ حضرت شہر بانو کا حضرت امام حسین علیہ السلام کے نکاح میں آنا۔ اس پر سنی مناظر کا اعتراض اور حضرت ملک العلماء ملک فیض محمد کھیلوی مرحوم کا منہ توڑ جواب۔ حج ۵ ص ۴۴

○ حضرت امام حسین علیہ السلام کے سبط رسول ہونے کی وجہ تسمیہ حسین منی و انام من الحسین۔ حج ۵ ص ۶۵

○ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام سے رقم کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا میں تم سے تین سوال پوچھتا اگر سارے جوابات دئیے تو جو کچھ مانگا سب دوں گا ورنہ جس قدر جواب دوں گے اتنا ہی دوں گا کیونکہ میرے نانانے فرمایا ہے المعروف بقدر المعروف یعنی کسی کے ساتھ بھلائی اتنی کرو جتنی وہ معرفت رکھتا ہو۔

○ آپ نے پوچھا تمام اعمال سے افضل کون سا عمل ہے؟ اس نے جواب دیا معرفت خدا۔

○ پھر پوچھا مصیبت کے وقت سہارا کیا چیز بنتی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ توکل بر خدا۔

○ پھر پوچھا۔ انسان کی زینت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ علم باعمل۔

○ آپ نے پوچھا۔ اگر علم نہ ہو تو زینت کیا ہے؟ اس نے کہا مال ساتھ سخاوت کے۔

○ آپ نے فرمایا۔ اگر مال نہ ہو تو زینت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ فقر صبر کے ساتھ۔

○ آپ نے فرمایا۔ صبر نہ ہو تو پھر اس نے جواب دیا۔ بھلی آسمان سے گرے اور اس کو جلائے۔

○ آپ نے سوال کے بدلہ میں اس کو ایک ہزار دینار عطا فرمایا اور ایک انگوٹھی بطور انعام دی جس کا ٹکینہ دو سو کی قیمت کا تھا فرمایا اس کو اپنے بالی بچوں کے اخراجات پر صرف کرنا۔ حج ۳ ص ۱۴۳ و حج ۴ ص ۱۴۴

○ کیا امام حسین کے غم میں رونا بے صبری ہے؟ اس کا مدلل جواب حج ۵ ص ۱۱۱

○ غم حسین میں رونے کے دلائل اور رونے کے نتائج۔ حج ۵ ص ۱۱۱

○ امام حسین علیہ السلام کا حسن خلق۔ ایک دفعہ گروہ مساکین کے پاس سے گزرے وہ کھانا کھا رہے تھے انہوں نے آپ کو دعو کر لیا تو آپ وہیں ان کے پاس زمین بھی پر بکھرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے ان کے ہمراہ کھانے لگ گئے۔ حج ۵ ص ۲۰۴

○ ایک دفعہ آپ کے غلام نے نجس جگر پر پڑے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو اٹھا کر دھو کر کھالیا تو آپ نے

خوش ہو کر اسے آزاد کر دیا اور فرمایا جو شخص اللہ کی نعمت کی قدر کرے وہ آتش جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے

تو پھر میں اس کی قدر کیوں نہ کروں۔ حج ص ۲۴۹۔ حج ص ۹۷۔ حج ص ۱۴۳

○ دوش رسول پر اور حالت نماز میں پشت پر سوار ہونا۔ حج ص ۲۴۹

○ حضرت زکریا کو پنجتن پاک کے نام تعلیم کئے گئے تو عرض کی بے پروردگار! جب پانچوں نام لیتا ہوں

تو میرے اوپر گریہ طاری ہو جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ پس کفایعص کے ذریعے ان کو اطلاع

دی گئی۔ کاف سے مراد کربلا ہا سے مراد ہلاکت یا سے مراد یزید عین سے مراد عطش اور صا د سے

مراد صبر ہے۔

○ حضرت زکریا تین دن مسلسل مسجد میں صفت تامہ بچھا کر روتے رہے۔ حج ص ۱۳۶

○ امام حسین علیہ السلام اور حضرت یحییٰ میں مشابہت۔ حج ص ۱۳۸

○ حضرت اسمعیل نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ مجھے حسین کی طرح صبر محبوب ہے۔ حج ص ۱۵۷

○ انبیاء سابقین کے مجموعی مصائب سے بھی بڑھ کر مصائب و آلام میں گھر جانے کے بعد امام حسین نے

جو جلوة جمال پروردگار کے دیدار کا کر بلا کی تپتی ہوئی ریتی پر تمازت آفتاب کی پوری تیزی کے دوران تیروں

نوادوں پتھروں اور نیزوں کی مورسا دھار بارش میں لطف اٹھایا اس کی نظیر ناممکن ہے۔ حج ص ۸۸۔ حج ص ۸۹

○ امام حسین علیہ السلام کی زیارت زیادتی رزق اور درازی عمر کی موجب ہوتی ہے۔ حج ص ۲۹

○ کیا حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت اسمعیل کے فدیہ تھے؟ تشریح حج ص ۶۶۔ حج ص ۶۷

○ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت ایک طرف اسلام کی بقا کی ضمانت ہے اور ساتھ ساتھ اس کا

ذکر ایک زندہ معجزہ ہے۔ حج ص ۲۱

○ حضرت ابراہیم کی دعا سے سلسلہ امامت اسمعیل کی نسل میں پھر مخصوص طور پر امام حسین علیہ السلام کی

اولاد میں تاقیامت قائم رہے گا۔ حج ص ۲۲۹۔ حسین کے مصائب کا سنا علمائے اسلام نے ناجائز قرار

دیا تھا تاکہ صحابہ پر بدگمانی نہ ہو۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۰۳

○ شب معراج حضرت پیغمبر کو محضت پر آنے والے مصائب کی اطلاع دی گئی تھی۔ حج ص ۲۳۶

○ امام حسین علیہ السلام کی زیارت بخشش گناہان کی موجب ہے۔ حج ص ۲۶

○ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آسمان نے گریہ کیا چنانچہ بوقت طلوع آفتاب وغروب آفتاب

سرخی کا نمودار ہونا شہادت امام حسین کے بعد سے ہے اور یہی اس کا گریہ ہے۔ حج ص ۲۶۳۔ حج ص ۲۰۳۔ حج ص ۱۳۹

○ حضرت بھرتیل نے خبر دی کہ جناب فاطمہ کے بطن اطہر سے جو بچہ پیدا ہو گا اس کو تیری امت ہے جو ہم خطا

- قتل کر دے گی۔ پس ایام محل میں بھی اور بعد از پیدائش بھی خاتونِ جنتِ خلیفہ رہیں۔ ج ۱۳ ص ۲۳
- امام حسینؑ پیغمبر کی زبان چوس کر پیسے۔ ج ۱۳ ص ۲۴ امام حسینؑ کے غم میں رونے کا ثواب۔ ج ۱۳ ص ۲۶
- امام حسین علیہ السلام کو چار انبیاؑ خصوصی طور پر چھٹا ہوئے۔ ۱) اولاد میں امامت ۲) خاک میں شفا ۳) ان کی قبر کے پاس دعا کا منظور ہونا۔ ۴) زیارت پر جانے والے کا زمانہ زیارت اس کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور خود رسول اللہ کے درجہ میں ہوں گے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۸ و ۱۳۹۔ تارکِ زیارت کی عمر و رزق میں کمی ہوتی ہے ج ۱۳ ص ۱۴۰
- حسن و حسین علیہما السلام کے نام اللہ کے نام محسن سے مشتق ہیں۔ ج ۱۳ ص ۱۴۵
- حضرت پیغمبر نے فرمایا ہر نبی کی اولاد اپنی صلب سے ہے اور میری اولاد علی کی صلب سے ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۴۷
- حشر۔ فرعون نے موسیٰ سے سوال کیا تھا کہ حشر و نشر کب ہوگا؟ ج ۹ ص ۱۸۶
- اللہ کے لئے کسی کے مرنے کے بعد اس کا دوبارہ زندہ کرنا مشکل نہیں ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۲۶ ج ۱۳ ص ۲۶
- ہر شیئی کی فنا کے بعد دوبارہ حشر و نشر کی تفصیل۔ ج ۱۳ ص ۱۳۶ ج ۱۳ ص ۱۹۷۔ حضرت موت کی وجہ تسمیہ ج ۱۳ ص ۳۸
- کسی مشکل کام کے پیش آنے پر چالیس روز تک سورہ حشر کی تلاوت سے مشکل حل ہو جائے گی۔ ج ۱۳ ص ۲۴۶
- حرام زادہ علیؑ کا دشمن ہوتا ہے امام حسنؑ کی ولید بن عقبہ کو تنبیہ ج ۱۳ ص ۱۵۱۔ حرام زادہ دشمن علیؑ۔ ج ۱۳ ص ۲۱۱
- حرام زادہ اپنے عقائد کو دار کی بدولت جو ابده ہوگا در نہ ماں باپ کی غلطی کا یہ جو ابده نہیں ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۶۲
- منقول ہے کہ فرعون کے مشیر حلال زادے تھے انہوں نے فرعون کو موسیٰ کے قتل کا مشورہ نہیں دیا تھا لیکن فرعون کے مشیر حرام زادے تھے جنہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے لئے سزائے موت تجویز کی تھی ج ۱۳ ص ۱۴۹
- حرام کھانے والے بروز حشر سور کی شکل میں محشر ہوں گے۔ ج ۱۳ ص ۱۹۳۔ حرام زادے پیدا کر نیوالی عورت کا عذاب ج ۱۳ ص ۲۶۴
- ظلم مسجد کو برتن میں لکھ کر دھو کر آنا خمیر کرے اور اس آٹے کا سفوف بنا کر رکھے ایک چھٹی درد دل کو ختم کر دیتی ہے اور اگر بارش کے پانی سے دھو کر آنکھ میں ڈالا جائے تو آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۶۸
- (اقول) سات دفعہ حمد لکھ کر ہر پر باندھے تو درد مہر ختم ہوگا۔ حمد حمد حمد حمد حمد حمد۔**
- حقوق۔ مومن وہ ہے جو مومنین کے حقوق کا خیال رکھے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۲ تا ۱۳۶ ج ۵ ص ۶۲
- عثمان بن مظعون کو حضورؐ نے حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمائی۔ ج ۵ ص ۱۶۱
- شیطان حقوق کی ادائیگی سے مومنوں کو روکتا ہے۔ ج ۶ ص ۱۵
- حقوق والدین کی پرواہ نہ کرنے والے کا انجام ج ۱۳ ص ۱۶۹۔ اولاد پر والدین کا خرچہ واجب ہوتا ہے اگر ان کو ضرورت ہو ج ۱۳ ص ۱۶۳
- حقوق تین قسم کے ہیں ۱) حقوق اللہ ۲) حقوق النفس ۳) حقوق الناس۔ مومن کو چاہیے کہ ان ہر قسم کے حقوق

کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے مفصل بیان - ج ۲۳ ص ۲۴ تا ص ۲۵ ملاحظہ فرمائیے نیز ج ۵ ص ۵

○ حقوق والدین ج ۹ ص ۹ تا ص ۱۳ تا ص ۱۳ - ایک مرتبہ مہدی خلیفہ عباسی نے لوگوں کے حقوق دلوئے تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہیں بھی اپنے حقوق واپس لے جائیں خلیفہ نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا وہ فدک اور اس کے گرد و راج کا علاقہ ہے - ج ۲۳ ص ۲۳ - ابو بکر نے ایک دفعہ حق خاتون واپس کیا اور تحریر بھی کر دی لیکن عمر نے وہ لے کر پھاڑ ڈالی وَاٰتِذَا الْقُرْآنِ يُقْرَأُ فَاسْمِعُوا بَنِيكُمْ آیت ۲۱ کی تفسیر میں ہے کہ اس حق سے مراد فدک اور اس کا علاقہ ہے - ص ۲۳ و ص ۲۴

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سواری کے بھی چھ حقوق ہیں (۱) اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے (۲) اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس کو روکے نہ رکھتے (۳) اترتے ہی اس کو چارہ یا دانہ پیش کرے (۴) اس کے منہ پر نہ مارے (۵) اس کے منہ پر دانہ نہ لگائے (۶) جب پانی کے پاس سے گزرے تو اس کو پانی پینے کی مہلت دے - ج ۳ ص ۳۴

○ حقوق کی ادائیگی کرنے والے بروز مشر گمبر ہٹ سے محفوظ ہوں گے ج ۱ ص ۱۵۶

○ قیامت کے روز پہلی منزل پر حقوق الناس کا سوال ہوگا اور ہر مظلوم کو حکم ہوگا کہ اپنے غاصب سے اپنے حقوق وصول کرو ج ۱ ص ۱۳۵ حقوق نہ ادا کرنے والے بدبودار مشہور ہوں گے - ج ۱ ص ۱۲۴

○ عورت اور مرد کے حقوق - ج ۲ ص ۱۱

○ کاشتکار پر کھیتی کے حقوق - ج ۵ ص ۲۶۲

○ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ والدین کے واجبات ادا کرے چنانچہ ان کی قصا نمازوں کا پڑھنا اس پر واجب ہے - ج ۹ ص ۱۶۹

○ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے ساتھ ساتھ والدہ کے لئے خصوصی تاکید فرمائی - ج ۱ ص ۲۵

○ حکمت - حکمت کی تفسیر اطاعت خدا معرفت امام اور گناہوں سے اجتناب کی گئی ہے اسی طرح علم قرآن، علم دین اور معرفت دنوں خدا بھی حکمت سے مراد لئے گئے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکمت کا معنی معرفت اور دین میں فقر حاصل کرنا بتایا۔ آپ نے فرمایا حکمت معرفت کا نور تقویٰ کی میراث اور سچائی کا پھل ہے اگر میں کہوں کہ کوئی نعمت، نعمت حکمت سے زیادہ قیمتی و بلند تر نہیں تو بجا ہوگا - ج ۱ ص ۱۱۱

○ حکومت بھور کی طرف مقدمہ سے جانا حرام ہے - ج ۲ ص ۱۲۴ - حکومت بھور سے محبت حرام ہے - ج ۵ ص ۱۵۳

○ حکومت بھور کی مذمت ج ۱ ص ۱۳ حکومت بھور کی تشریح - ج ۵ ص ۵۵ - سورہ رعد کورأت کو لکھ کر حاکم بھور کے دروازہ پر لٹکایا جائے تو اس کی حکومت ختم ہو جائے گی - ج ۱ ص ۱۱۱

حلالہ کا صحیح طریقہ جو قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ ج ۳ ص ۷۲

حلال و حرام۔ حلال جانور ص ۱۴ حرام جانور کون سے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۴ حلیت و حرمت کا معیار ص ۱۹ تا ص ۲۴ و ص ۲۵ تا ص ۲۶

○ اضطراری حالت میں حرام اس قدر کھایا جاسکتا ہے کہ جان بچ جائے۔ ج ۲ ص ۲۵  
 ○ عربوں کے نزدیک حلال و حرام کا معیار اور حکم خداوندی۔ ج ۲ ص ۲۵ و ص ۲۶ ج ۳ ص ۲۶  
 حیوانات۔ جو شخص حیوانات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہر روز عشرہ وہی حیوان اس پر مسلط ہو کر اس کو ماریں گے بعض اس کو دانتوں سے کاٹیں گے اور بعض پاؤں سے روندیں گے۔ ج ۹ ص ۹  
 ○ اللہ نے حیوانات کی تخلیق انسانوں کی منافع کے لئے فرمائی ہے کہ سردیوں اور گرمیوں کے لباس ان کی آدن و چمڑوں سے بنائے جاسکتے ہیں۔ کھانے کے کام آتے ہیں سواری اور بار برداری کا فائدہ لیا جاسکتا ہے یہ حیوانات گھر کی زینت ہیں۔ ج ۱۹ ص ۱۹ وہ مادہ حیوانات جن سے دودھ حاصل ہوتا ہے اگر سوچا جائے تو اللہ کا کس قدر احسان ہے کہ خون اور گوبر کے درمیان سے خالص دودھ تیار کر کے انسان کو دیتا ہے۔ ج ۲۲ ص ۲۲

○ حیوانوں کے چمڑوں اور آدن سے ہلکے پھلکے گھر بنائے جاسکتے ہیں۔ ج ۲۳ ص ۲۳  
 ○ حیوانات کی تفصیلات ج ۱۴۹ ص ۱۴۹۔ دریائی جانوروں نے ایک دفعہ حضرت سلیمان سے ایک دن کی خوراک کا مطالبہ کیا تو آپ نے منظور فرمایا آپ نے ایک ماہ تک دریا کے کنارے غلہ جمع کرایا جو پہاڑ بن گیا پس ایک دریائی جانور (مچھلی) نے سر باہر نکالا اور سب غلہ کو ایک لقمہ میں کھالیا اور حضرت سلیمان سے مزید خوراک کا مطالبہ کیا حضرت سلیمان نے اس سے پوچھا کہ سمندر میں تیری مثل کوئی اور جانور بھی ہے تو اس نے کہا ہزار ہا۔ ج ۱۴۹ ص ۱۴۹

حاملہ۔ عورت کو اللہ کی راہ میں مزابطہ کا ثواب ملتا ہے۔ ج ۱۱۵ ص ۱۱۵

○ ہر مومنہ کے شکم میں جو کچھ ہے اس کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ج ۱۱۲ ص ۱۱۲  
 ○ حمل کا اسقاط بھی قتل نفس شمار ہوتا ہے ج ۲ ص ۲۵ حضرت مریم کا حمل ج ۱۲۳ ص ۱۲۳  
 ○ نمرود کے حکم سے بچنے کے لئے حضرت ابراہیم کی والدہ کے حمل کو اللہ نے مخفی رکھا حتیٰ کہ دایہ عورتوں کو باوجود گہری تفتیش کے بھی پتہ نہ چل سکا۔ ج ۱۵۳ ص ۱۵۳۔ حمل گرانے کا خون بہا۔ ج ۵۹ ص ۵۹  
 ○ حضرت موسیٰ کی والدہ کا حمل مخفی کر دیا گیا۔

○ حضرت فاطمہؑ حضرت امام حسینؑ سے حاملہ ہوئیں تو غمگین تھیں اور جب حسینؑ پیدا ہوئے تو غمگین تھیں۔ ج ۱۳ ص ۱۳

بچے کے حمل و نفاصل کی کل مدت قرآن مجید نے تیس ماہ بتلائی ہے تو چونکہ دوسرے مقام پر دو دھکی مدت حولین کا ملین بتائی گئی ہے لہذا ثابت ہوا مدت حمل چھ ماہ ہو سکتی ہے۔

عالمین عرش - ج ۱۳ ص ۱۴ ج ۱ ص ۹۵

○ حضرت حمزہؓ کی جنگ احد میں شہادت اور لاش کا مثلہ ج ۳ ص ۳۹ - حضرت حمزہ کے قاتل نے میلہ کذاب کو قتل کیا تھا - ج ۱ ص ۱۲

○ حضرت طیار اور حمزہ بر فرغشہ انبیاء کی گواہی دیں گے - ج ۱ ص ۸

○ حضرت حضرت غنیمہ (غیل ملائکہ) جس کی اسی رات شادی ہوئی تھی اور شب عروسی کی صبح کو جنگ احد تھا پس شامل ہوا اور شہید ہو گیا حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو ملائکہ خود غسل دے رہے ہیں اسی لئے اس کا لقب (غیل ملائکہ) ہو گیا - ج ۲ ص ۲۴ - حضرت عیسیٰؑ کے بعد علاقہ یمن میں نبی مبعوث ہوا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیحؑ ہے ۲۱۸ ج ۲ ص ۳۵ - امت نے ان کو قتل کر دیا - ج ۱ ص ۱۴

○ حور - زمین پر اترنے والے فرشتے جب واپس جاتے ہیں تو حوران جنت اُن سے خاک شفا بطور تبرک مانگتی ہیں - ج ۲ ص ۱۲

○ اولاد آدم کا سلسلہ چلانے کے لئے اللہ نے شیث کے لئے حور بھیجی جس کا نام نزہہ تھا اور یافث کے لئے حور بھیجی جس کا نام منزلہ تھا پس شیث کا لڑکا اور یافث کی لڑکی اور پھر ان کے باہمی نکاح سے اولاد آدم بڑھی - ج ۲ ص ۱۲

○ جنتی لوگ ہر اکائشس سے پاک و صاف ہو کر جنت میں پہنچیں گے تو حوریں ان کا استقبال کریں گی ج ۱ ص ۱۲ جب مومن کی طرف حور دیکھے گی تو اس کے نور سے عجلت جنت روشن ہو جائیں گے - ج ۱ ص ۱۵

○ حوران جنت پیار و محبت سے پیش آئیں گی - ج ۱ ص ۲۶

○ حور جمع ہے حوراء کی جس کا معنی ہے کشادہ جسم - ج ۱ ص ۱۳

○ قاضی الطرف کی تشریح ص ۱۸۷ حوران جنت کی تعریف ص ۱۹ حور عین کشادہ و سیاہ چشم ص ۱۹

○ ایک ایک جنتی کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں حوریں ملیں گی ص ۲۱

○ سورہ نوح کے نفاصل میں ہے کہ اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو سینکڑوں حوریں ملیں گی - ج ۱ ص ۱۲

○ حوراء - حضرت ثویٰ کی پیدائش ج ۱ ص ۱۲ - ج ۱ ص ۱۲ - ابلیس کا تو پر دوسرے ڈالنا - ج ۱ ص ۹۲ - آدم و حوا کا گریہ ج ۱ ص ۹۵

○ حورائین کی تشریح ج ۲ ص ۲۲ - حورائین نے حضرت عیسیٰؑ سے مائدہ کے اترنے کا سوال کیا تو حضرت عیسیٰؑ نے دعا مانگی پس سرخ رنگ کے رومال میں ایک مائدہ اترا - ج ۱ ص ۱۲



○ حیات مسیح ج ۳ ص ۲۴۲ تا ص ۲۴۷

- حیض کا بیان - حیض و نفاس والی عورت پر قرآن مجید کی سورہ عزائم کا پڑھنا حرام ہے۔ مقدمہ ص ۲۳
- مسائل حیض ج ۳ ص ۵۳ تا ص ۵۵ - یہودیوں کی جن بدعاتوں کی وجہ سے ان پر عذاب آئے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ایام حیض میں عورتوں سے بہتری کرتے تھے۔ ج ۳ ص ۵۳
- حیض کا آنا عورت کے برونج کی علامت ہے۔ ج ۳ ص ۲۹

# خا

- خاک شفا کے خصوصیات ج ۳ ص ۱۴ - مٹی کا کھانا حرام ہے لیکن خاک شفا کو بطور علاج کے ایک نخود کے دانہ کے برابر تک کھایا جاسکتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۵ نماز میں خاک شفا پر سجدہ کرنا مقبولیت ناز باعث ہے اور اعمال کی روکاوٹ کے عبادت خاک شفا پر سجدہ کرنے سے دور ہو جاتے ہیں۔ ج ۳ ص ۱۶
- خالد بن سنان عیسیٰ نبی ص ۱۲ مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ اور خاتم الانبیاء کے درمیان چار نبی مبعوث ہوئے ان میں ایک کا نام خالد بن سنان تھا۔ ج ۳ ص ۱۷ - منقول ہے کہ حضرت پیغمبر سے پہلے عربوں میں دو نبی مبعوث ہوئے ایک خالد بن سنان عیسیٰ اور دوسرے قس بن ساعدہ۔ ج ۳ ص ۱۷
- خالد بن ولید - جنگ احد میں خالد بن ولید کا اسلامی فوج پر حملہ۔ ج ۳ ص ۵۵ و ص ۵۶
- علی کے قتل کے لئے خالد بن ولید کو تیار کیا گیا۔ ج ۳ ص ۱۱۶
- **اقول** :- خالد بن ولید کو سیف اللہ کا لقب کسی نے نہیں دیا بلکہ اس نے اپنے لئے خود ہی تجویز کیا چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں سورہ فتح کی آیت **هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ** کے ذیل میں ہے کہ خالد نے خود کہا میں اللہ اور اس کے رسول کی تلوار ہوں پس اس کو سیف اللہ کہا گیا۔ جلد ۴ ص ۱۹۲
- خاموشی عبادت ہے جب تک مومن خاموش رہے اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں (فرمان صادق) ج ۳ ص ۱۱۱ ابوزر کا قول ہے کہ زبان نیکی دبدی کی کنجی ہے پس سونے اور چاندی کی طرح اس پر مہر لگاؤ ص ۱۱۱
- خبر واحد کی حجیت ج ۳ ص ۵۵ - ج ۳ ص ۱۳۸ - ج ۳ ص ۲۹ - ج ۳ ص ۱۳۸
- خبیث چیزوں کو اللہ نے حرام کیا اور طہیبات کو حلال کیا۔ ج ۳ ص ۲۹
- بعض خباث کا ذکر ص ۲۹۲ - قوم لوط کی خبیث عادتیں: ج ۳ ص ۲۳۸

الخَبِيثَات کی تشریح - ج ۱ ص ۱۲

- ختم قرآن کی حد - مقدمہ تفسیر ص ۱۲ ماہ رمضان میں تیسرے دن ختم قرآن کرے تو خوب ہے - ج ۲ ص ۲۳
- حضرت علیؑ ایک رکاب میں پاؤں رکھتے تو دوسری رکاب تک قرآن ختم کر لیتے تھے - مقدمہ تفسیر ص ۲۹
- نماز تہجد میں ختم قرآن ص ۵۱ و ص ۵۲
- ختم اللہ کی تفسیر ج ۱ ص ۵۲ - ختم کی وضاحت ص ۶۱ تا ص ۶۲ ج ۲ ص ۱۰۵
- بروز عشر زبانوں پر ہر لگ جائے گی اور باقی اعضاء اپنے اعمال کا خود اعتراف کریں گے اور اعضاء کی گواہی کا یہی مطلب ہے - ج ۱ ص ۲۸ و ۲۹ - حضرت علیؑ علیہ السلام کی ولایت کے منکرین کے دلوں کا نور در زبانوں پر ہر لگی ہوئی ہے - ج ۱ ص ۱۶۱ - منافقوں کے دلوں پر ختم یعنی مہر ہوتی ہے کہ پیغمبرؐ کی بات ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتے تھے - ج ۱ ص ۲۵
- خاتم الانبیاء کا معجزہ قرآن تا قیامت رہے گا - مقدمہ تفسیر ص ۶۳
- قرآن اور ختم نبوت ص ۹۵ - ختم نبوت کی عقلی دلیل ج ۱ ص ۸۸
- حضورؐ نے فرمایا - میں خاتم النبیین ہوں ج ۱ ص ۱۰۱ - ختم نبوت ج ۱ ص ۲۰۱
- عتقہ کرنا ملت ابراہیمی ہے - ج ۱ ص ۱۰۱ ج ۲ ص ۲۵
- حضرت خدیجہؓ ام المؤمنین ان چار عورتوں میں سے ہیں - جن کو اللہ نے چُن لیا - ج ۳ ص ۲۲ و ص ۲۲۹ ج ۱ ص ۱۰۰
- حضرت ابوطالب اور جناب خدیجہؓ اہل ایمان کے محسن ہیں ج ۱ ص ۱۱ - سب سے پہلے حضرت پیغمبرؐ کے پیچھے حضرت علیؑ اور خدیجہؓ نے نماز پڑھی ص ۱۱۹ - شب معراج حضورؐ نے شجر طوبی کا پھل کھایا جو مادہ تخلیقِ فاطمہؑ بنا پس زمین پر واپس آئے تو جناب خدیجہؓ کے رحم میں وہ منتقل ہوا - ج ۱ ص ۱۳۲
- اللہ نے فرمایا - زمین پر واپس بھیجا تو خدیجہؓ کو میرا سلام کہنا - ج ۱ ص ۲۵۹
- جناب خدیجہؓ چونکہ خاتونِ جنت کی ماں ہے اس لئے مسلمانوں کو اس کی فضیلت گوارا نہیں - ج ۱ ص ۲۰۴
- خرج - راہِ خدا میں خرچ کرنا متقین کی نشانی ہے - ج ۱ ص ۵۲ و ص ۵۳ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ خرج کا طریقہ ج ۱ ص ۱۵۲ و ص ۱۵۳
- مساکین و مستحقین کو دے کر جتنا نہیں چاہیے ص ۱۵۸ شیطان راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روکتا ہے ص ۱۵۹
- راہِ خدا میں عمدہ چیز دینی چاہیے ص ۱۶۱ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے آداب ص ۱۶۲ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کے طے کا عذاب ج ۱ ص ۱۶۱ - حدیثِ قدسی میں ہے ماں میرا ہے اور فقرا میری عیال ہیں پس جو شخص میرے مال کو خرچ کرنے سے میری عیال پر بخل کرے گا اس کو جہنم میں داخل کروں گا - ج ۱ ص ۱۶۱
- جو بھی راہِ خدا میں خرچ کرے خدا اس کو بدلہ دیتا ہے - ج ۱ ص ۱۶۵ - مومن کی علامت راہِ خدا میں خرچ ج ۱ ص ۱۶۵

- قیامت کے دن سوال ہوگا کہ ال کہاں سے کیا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا؟
- مومن وہ ہے جو اپنے اوپر خرچ کرنے سے بچے مومن اور ستموں پر خرچ کرنے کو زیادہ پسند کرے
- اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جنتی کی نشانی ہے۔ حج ۱۱۲ ص ۱۱۲
- خزانہ ڈھونڈنے کا طریق۔ حج ۱۸۹
- خضاب لگانا حج ۱۸۲

نوشہ پور نوشہ کا استعمال کرنا مستحب ہے۔ بخیرت نواز سے حج ۱۸۲

حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ اور خضر کے درمیان میں ہوتا تو ان دونوں کو بھجانا اور پھینا۔ حج ۱۲۵ ص ۱۱۱

حضرت خضر کی طولانی زندگی۔ ص ۱۱۵ اور یہ ممکن ہے کہ حضرت خضر کو بعض علوم ایسے دیئے گئے ہوں جن سے حضرت موسیٰ کا دامن خالی ہو مالا حکم وہ اول العزم پیغمبر تھے۔ حج ۱۳۲ ص ۱۱۱

حضرت خضر دیاؤں میں رہتے ہیں حج ۱۳۲ ص ۱۱۱

حضرت خضر اور حضرت علی کا مکالمہ حج ۱۵۵

خلع اور اس کے احکام حج ۱۶۹ تا ص ۱۷۰

خلق اللہ نے زمین کو مناسب طریقہ پر خلق فرمایا نہ گرم نہ سرد نہ نرم نہ سخت تاکہ انسان اس پر آسانی سے ہو اور بیش کو سبک

ص ۱۷۱

اس کے اثر کن سے مخلوق پیدا ہوئی ہے ص ۱۵۹

مٹی سے خلق فرمایا حج ۱۵۹

حسن الخلقین حج ۱۵۹

خلقت آدم ص ۱۵۹

خلق و اختیار حج ۱۵۹

کما اللہ کے علاوہ کوئی اور خالق ہے حج ۱۵۹

اللہ کے سوا کسی کو خالق یا رازق کہنا درست نہیں حج ۱۵۹

تخلیق و اتقانی حج ۱۵۹

- مٹی سے خلق فرمایا حج ۱۵۹
- اللہ نے انسان کو بہترین شکل و صورت پر خلق فرمایا حج ۱۵۹

ختم فرمایا ہے حج ۱۳ و ۲۵ و ۲۱۲ ختم فرمایا ہے یہاں ہے اس کے ہر ام سے حدیث ۱۰

○ بعض اہل سنت ختم فرمایا کی شکل میں مسخ ہوئی۔ حج ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳۔ ختم فرمایا جس العین ہے۔ حج ۱۵۴

○ **خلیفہ و خلافت**۔ خلیفہ رسول کا انتخاب مقدمہ تفسیر ۹۱۔ محمد مصطفیٰ کا جانشین وہ ہو سکتا ہے جو کہ شیعہ تمام

انبیاء پر حکومت کر سکتا ہو (کیونکہ حضور خود جید الانبیاء تھے) لہذا اس کا مضمون ہونا بھی ضروری ہے۔ حدیث ۹۹

○ **اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً**۔ حج ۱۵۵۔ خلافت علی پر دلیل حدیث ۱۵۱ علی خلیفہ اللہ ہے۔ حدیث ۱۵۱

○ جس اللہ سے مراد علی خلیفہ رسول ہے حج ۱۵۶۔ خلافت علی حج ۱۵۷۔ حدیث ۱۵۸۔ حدیث ۱۵۹۔ حدیث ۱۶۰۔

○ ناظم الانبیاء کا خلیفہ اور جانشین وہ ہو سکتا ہے جو ان کی صفات کا جامع ہو جس طرح وہ عالمی نبی تھے۔ یہ

○ عالمی امام ہوگا اور اس میں یار پر پورا اترنے والا سوائے علی کے کوئی دوسرا نہیں ہے۔ حج ۱۶۱۔ حدیث ۱۶۲

○ جس طرح موسیٰ نے ہارون کو امزد کیا تھا۔ حضرت پیغمبر نے بھی علی کو امزد فرمایا تھا۔ حج ۱۶۳۔ حدیث ۱۶۴

○ حدیث برات میں خلافت حج ۱۶۵۔ علامہ علی کا استدلال انجملہ سفایة الحاجۃ الاموالین خلافت علی حج ۱۶۶۔ حدیث ۱۶۷

○ **كُوْنُوْا مَعَ الصّٰوِدِیْقِیْنَ**۔ دلیل خلافت ہے حج ۱۶۸۔ یوت کل ذمی فصل دلیل خلافت علی ہے حج ۱۶۹

○ **اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِ** دلیل خلافت حج ۱۷۰۔ مقصد معراج دو باتیں تھیں خلافت علی اور شادی بتول حج ۱۷۱

○ مقصد معراج خلافت علی حج ۱۷۲۔ حضرت پیغمبر نے اپنے خلیفہ کی امر دگی تفریح کے بجائے گناہ کے رنگ میں کی۔ حج ۱۷۳۔ حدیث ۱۷۴

○ نفس خلافت حج ۱۷۵۔ دعوت عشرہ کے موقع پر خلافت علی کا اعلان حج ۱۷۶۔ خلیفہ رسول کا تمام حج ۱۷۷

○ ستارہ جس کے گھر پر اترے گا وہ خلیفہ ہوگا۔ حج ۱۷۸۔ حدیث ۱۷۹۔ حدیث ۱۸۰۔ حدیث ۱۸۱

○ امام علی رضا علیہ السلام سے کلمہ اس طرح مروی ہے **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُهُ وَاَلِیُّ وَ خَلِیْفَتُهُ حَقًّا**۔ حج ۱۸۲

○ شیعوں کے نزدیک خلیفہ رسول وہ ہے جس کو اللہ منتخب فرمائے۔ حج ۱۸۳۔ حضرت قحطان نے خلافت کو قبول نہ کیا اور

○ حضرت داؤد نے قبول کر لیا حج ۱۸۴۔ آیت الایمات حضرت علی کی خلافت پر دلیل واضح ہے حج ۱۸۵۔ حدیث ۱۸۶

○ **حشس کا بیان**۔ حج ۱۸۷ تا ۱۹۲۔ نفس حضرت عیسیٰ کی شریعت میں بھی تھا حج ۱۹۳۔ حدیث ۱۹۴

○ **نواہش نفس** ہی انسان کو خدا سے دور رکھتی ہے حج ۱۹۵۔ خواہش نفس انسان کی دشمن ہے حج ۱۹۶۔ یہودیوں کی خواہش تھی کہ

○ بیت المقدس ہی قبضہ ہے پس یہودیت سے نکل کر اسلام قبول کرنا لوگوں کو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اور شہداء میں شہید ہونا

○ کا حکم ان کو خواہش نفس کے خلاف جہاد کرنے کا حکم تھا۔ حدیث ۱۹۷۔ حدیث ۱۹۸۔ حدیث ۱۹۹۔ حدیث ۲۰۰

○ نواہش کو کچنا جہاد عظیم ہے۔ حج ۲۰۱۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مجھے تم پر دو چیزوں کا خطرہ ہے ایک خواہش کی اتباع

○ اور دوسرے طویل دل حج ۲۰۲۔ وہ شخص ظاہر ہے جو نفس کی اتباع کرے اور نبی امیرین کے حج ۲۰۳۔ حدیث ۲۰۴۔ حدیث ۲۰۵۔ حدیث ۲۰۶

○ کو پانچ چیزوں میں رکھنا ہے پناہ پانچوں میں ہے کہیں نے اپنی رضا کو خواہش نفس کی مخالفت میں رکھا ہے اور لوگ اس کی خواہش کی

- اطاعت میں طلب کرتے ہیں پس وہ کیسے پاسکتے ہیں۔ حج ۲۵۹
- ہلاک کرنے والی تین چیزیں ہیں (۱) بخل (۲) خواہش نفس کی اتباع (۳) خود پسندی۔ حج ۲۵۱
- خواہش ختم ہی نہیں ہوتی ایک کے بعد دوسری خواہش بڑھتی چلی جاتی ہے اسی لئے حدیث قدسی میں ہے انسان کو نہیں سیر کرتی مگر قبر کی مٹی حج ۲۱۲۔ بعض لوگ اپنی خواہش کو معبود سمجھتے ہیں۔ حج ۱۳
- خواب میں وہی چیز نظر آسکتی ہے جو عالم بیداری میں دیکھنے کے قابل ہو پس خدا چونکہ عالم بیداری میں نظر نہیں آسکتا لہذا جو شخص کہے کہ میں نے خواب میں خدا کو دیکھا ہے وہ جھوٹا ہے مقدمہ تفسیر ۱۸۵
- عالم خواب میں روح کی کچھ آزادی حج ۳ تا ۳۹۔ خواب میں زندگی۔ حج ۱۹۵
- خواب کی چار قسمیں (۱) خواب من جانب اللہ (۲) دوسرے شیطانی (۳) مزاج کی خرابی کی وجہ سے (۴) انکار کی زیادتی سے پہلی قسم کا خواب الہام ہے باقی تینوں قسمیں اضغاث اعلام ہیں۔ حج ۲۳
- خواب کی حقیقت حج ۳ تا ۱۱۔ حضرت یعقوب کا خواب حج ۱۲
- مومن کا خواب نبوت کا ایک جزو ہے۔ حج ۳۹
- حضرت یوسف نے زندان مصر میں قیدیوں سے فرمایا کہ میں خواب کی تعبیر جانتا ہوں حج ۲۲ و ۲۵
- بادشاہ مصر کا خواب حج ۲ تا ۱۲ حضرت یوسف کی تعبیر ۱۱
- حضرت یوسف کی ماں مر چکی تھی لیکن تعبیر خواب کو آنکھوں سے دیکھنے کے لئے زندہ کی گئی حج ۸۵
- تعبیر خواب حج ۵ تا ۸ حضور نے خواب میں دیکھا کہ بندر آپ کے منبر پر پانچ رہے تھے۔ حج ۳۹
- جادو گروں نے خواہش کی تھی کہ ہم موسیٰ کی نیند دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ ان کے لئے موقع فراہم کیا گیا پس انہوں نے دیکھا کہ موسیٰ جو خواب میں اور عیناً بصورت اژدھا پہرے رہے رہا ہے کہنے لگے یہ معجزہ ہے جادو نہیں کیونکہ جادو نیند کی حالت میں باقی نہیں رہتا۔ حج ۱۹
- جو شخص سورہ انبیاء لکھ کر اپنی کمر سے باندھ لے وہ خواب میں عجائبات دیکھے گا۔ حج ۲۳ (جو شخص سوتے وقت ۶۶ دفعہ آیت نور پڑھ کر سوتے تو عالم خواب میں عجائبات دیکھے گا)
- فرعون نے خواب میں دیکھا کہ بیت المقدس کی جانب سے ایک آگ اٹھی جس نے مصر کا رخ کیا اور چھا گئی اس کو تعبیر یہ بتلائی کہ بنی اسرائیل سے ایک آدمی اٹھے گا جو تیری حکومت کی تباہی کا باعث ہو گا چنانچہ اس نے بنی اسرائیل پر ظالم شروع کر دیئے حج ۱۱ حضرت ابراہیم کو فرزند کے ذبح کرنے کا حکم خواب میں ملا۔ حج ۵۵
- خواب میں قبض نفس ہوتا ہے اور موت میں قبض روح ہوتا ہے۔ حج ۱۲۵
- حضرت یوسف نے خواب میں مسجد الحرام کا داخلہ دیکھا تھا۔ حج ۸۵
- عائشہ بنت عبدالمطلب کا جنگ بدر سے پہلے خواب کہ ایک شتر سوار کہتا ہے موت کی تیاری کرو حج ۵۵ و ۵۶ بنت نصر نے خواب دیکھا اور مقامی بخومی اس کی تعبیر بتانے کے زب کو قتل کر دیا دانیال نے تعبیر بتائی کہ تیریں تک قتل ہو جائیگا چنانچہ وہ تعبیر حروف صحیح نکلی۔ حج ۱۳۵

○ سورہ دخان کو لکھ کر سرانے رکھ کر سوئے تو خواب میں اچھائی دیکھے گا۔ ج ۱۳ ص ۲۵۵

○ انبیاء کے خواب دو طرح کے ہوتے ہیں ایک یہ کہ آنے والے واقعہ کو بعینہ دیکھیں جس طرح حضور نے فتح مکہ خواب میں دیکھی دوسرے یہ کہ ایسی چیز جس کی تاویل آنے والا واقعہ ہو جس طرح حضرت یوسف کا خواب گیارہ ستاروں اور چاند و سورج کا سجدہ ج ۱ ص ۵۵

○ **خون نریزی** - بنی آدم کی خونریزی کا فرشتوں کو پہلے سے خطرہ تھا ج ۴۹ - یہودی قبائل کو ادس نوری کے ساتھ مل کر خونریزی ج ۱ ص ۱۳

○ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے زندہ ہوتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۹

○ ایسا نفل جس سے منہ میں خون آجائے روزدار کے لئے مکروہ ہے۔ ج ۲ ص ۲۲

○ حضرت علیؑ کو جنگ احد میں صرف سامنے کی طرف سے ستر زخم لگے تھے۔ ج ۳ ص ۳۲

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ ہمارے قاتلوں کو زمین سمجھتے ہیں ان کے لباس قیامت تک ہمارے خون آلودہ رہیں گے۔ ج ۲ ص ۹۲

○ ہر جانور کا خون حرام ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۱ - حلال جانور کی ذبح کے وقت چار رگیں کاٹی جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ خون نکل جائے۔ ج ۲ ص ۱۲ - خون کی قیمت سحت میں شمار ہے۔ ص ۱۱

○ فرعونوں پر انورائے عذابوں میں سے ایک عذاب خون تھا کہ ان کیلئے پانی خون بن جاتا تھا۔ ج ۱ ص ۱۳۸

○ حضرت پیغمبرؐ کی بد دعا سے چالیس منافقین پر خون کا عذاب آیا۔ جن کے ناک اور منہ سے خون جاری رہتا تھا اور ان کو کارودہ داخل جہنم ہو گئے۔ ج ۱ ص ۵۲ - خون جہنمہ رکھنے والے جانوروں کا خون نجس ہوتا ہے البتہ ملامل ذبح شدہ جانور کا خون جو اندر رہ جاتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا لیکن حرام ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۵

○ حضرت یوسفؑ کے بھائی یوسف کی تیس پر پھوٹا خون لگا کر واپس آئے اور کہا کہ یوسف کو بھڑپئے نے کھایا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹

○ غصہ کے وقت اولاد بے تقویٰ کے جسم سے زرد رنگ کا خون ٹپکتا تھا۔ ج ۱ ص ۱۹

○ حضرت یحییٰؑ اور حضرت حسینؑ دونوں کی شہادت پر آسمان خون رویا۔ ج ۱ ص ۱۳۹

○ سورہ لقمان کو لکھ کر زخم پر لٹکانے سے خون بند ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۲

○ قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳ - اگر عدوی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کر کے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳ - اگر عدوی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کر کے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳ - اگر عدوی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کر کے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳ - اگر عدوی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کر کے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳ - اگر عدوی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کر کے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳ - اگر عدوی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کر کے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳ - اگر عدوی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کر کے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ **خون** - مومن کا ایمان خون درجا کے درمیان ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۱ - ج ۱ ص ۲۱۲ - ج ۱ ص ۲۱۳ - ج ۱ ص ۲۱۴

○ خون مومن میں فرق ج ۱ ص ۲۱۱ - بچہ خود ذرا ہوتا تو سورہ ناشیہ اس پر پڑھی جائے اس کو سکون ہو گا۔ ج ۱ ص ۲۱۱

○ بہنم کے پہلے دروازہ پر مرقوم ہے (۱) اللہ سے امید وابستہ کرنے والا نیک بخت ہے (۲) اللہ کا خوف رکھنے

والا بے خوف ہے (۳) اللہ کے غیر سے امید وابستہ کرنے والا اللہ کے غیر سے خوفزدہ رہے گا (۴) اللہ کا

○ وہ لوگ بد بخت ہیں جو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس سے ڈرتے نہیں۔ (۵) اللہ کا خوف رکھنا

○ خوف خدا میں روزانہ شیعہ کی علامت ہے۔ (۶) اللہ کا خوف رکھنا

○ خوف خدا میں آنسو کا ایک قطرہ محشر کی ذلت سے بچاتا ہے (۷) اللہ کا

○ محبتیں کی چار علامتیں (۱) اللہ کے ذکر سے ان کے دل خوفزدہ ہوں (۲) مصیبت پر میسر کریں (۳) نماز ادا کریں

○ (۴) خدا داد رزق سے حقوق ادا کریں۔ (۵) اللہ کا خوف رکھنا

○ جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہے اُسے اعمال حسنة کی بجا آوری میں سستی نہ کرنی چاہیے (۶) اللہ کا

○ (۱) زمین تیزی نجات دینے والی ہیں (۲) رضا و غضب کی دونوں حالتوں میں عدل کو قائم رکھنا (۳) نماز و نذر کی

○ دونوں حالتوں میں میانہ روی کو قائم رکھنا (۴) پوشیدہ و ظاہر دونوں حالتوں میں خوف خدا رکھنا (۵) اللہ کا

○ اللہ کی گرفت سے بڑھ کر ہونا مومن کی شان نہیں ہے۔ (۶) اللہ کا

○ ایک عورت کی کہانی جس کے دل میں خوف خدا تھا پس اس کی وجہ سے اس مرد کے دل میں بھی خوف خدا

○ پیدا ہو گیا جو اس سے زنا کا ارادہ رکھتا تھا پس تائب ہو گیا (۷) اللہ کا

○ خوف خدا کی ایک آنسو بہنم کے سمندر کو خشک کرنے کے لئے کافی ہے حضرت امام مہر صادق علیہ السلام نے فرمایا

○ کہ بروز محشر ہر لکھ روئے کی گرتیں آنکھیں نہروں گی (۱) جو دنیا میں حرام سے سچی رہی ہوں (۲) جو رات کو اطاعت خدا

○ میں بیدار رہی ہوں (۳) جو آٹھ ماہ شب میں خوف خدا سے روتی ہوں (۴) جس شخص کے دل میں اللہ

○ کا خوف ہو خدا ہر شی کے دل میں اس کا خوف پیدا کرتا ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہر شی سے ڈرتی

○ ہے۔ (۵) اللہ کا

○ غیرت سے غیرت کرنے کے آداب میں سے ہے کہ جتنا لے نہیں اگر کوئی شخص سائل سے ترش روی کرے یا پیچھے

○ لے کر دے پھر کچھ دے یا کچھ دینے کے بعد اس سے کوئی کام کر دے ان صورتوں میں احسان کی جہاں باطل

○ ہو جاتی ہے اور اگر سائل خود ترش کلامی یا ترش روی کرے یا بے جا سوال کرے تو درگزر کرنا بہتر ہے۔

○ حضرت علی نے حضرت سے پوچھا کہ کوئی ایسی بات سناؤ تو حضرت نے کہا کہ مالدار لوگوں کی فقر اور شہقت

○ اگر قراب کے لئے ہو تو خوب ہے آپ نے فرمایا اس سے بہتر سناؤ تو حضرت غاموش ہوئے آپ نے فرمایا

○ اس سے بہتر ہے کہ فقراء و گم از راہ خود داری اللہ پر توکل کر کے مالدار لوگوں کے سامنے ہاتھ پیرا

○ چھوڑ دیں۔ (۶) اللہ کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شرح اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خیر ہے حج ۲۱

○ خیانت - خیانت سے حاصل کردہ مال حرام ہے حج ۲۴ - خیانت کرنا گناہ کبیرہ ہے - حج ۲۶

○ جس شخص میں عین عادتیں پائی جاتی ہیں وہ منافق ہے خواہ اپنے آپ کو مومن کہلانے والا نمازی اور روزہ دار

ہو اور (۲۱) جھوٹا (۲۱) وعدہ شکنی کرنے والا (۲۲) خیانت کرنے والا (۲۳) حج ۲۶

○ جو شخص جس چیز کی خیانت کرے گا بروز محشر اسے گردن پر لٹکا کر مشہور ہوگا حج ۲۶

○ آل محمد کے حقوق پر پردہ ڈالنا امت اسلامیہ کی خیانت ہے - حج ۲۹

○ امانت میں خیانت کرنا مومن کی شان نہیں ہے - حج ۱۶ حج ۲۵ کفر و شرک بھی خیانت ہے حج ۲۵

○ حضرت نوح کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ اپنے شوہر کو دیوانہ اور پاگل کہتی تھی - اور حضرت لوط کی بیوی کی کیا

پر تھی کہ اپنے شوہر نبی کی رازداری میں خیانت کرتی تھیں - ازواج نبی کی بکلامتی میں شک کرنا گناہ ہے - حج ۲۳

○ حج ۲۳ - خیانت کرنے والے پر خدا کی لعنت ہے حج ۲۴

# الدال

○ دانیال - دانیال پیغمبر کو بخت نصر نے کنوئیں میں ڈال دیا یہ کنوئیں بابل کے قریب تھا بیت المقدس کے نبی کو وحی

آئی کہ بابل کے کنوئیں میں دانیال کو غذا پہنچاؤ چنانچہ وہ نبی اُسے غذا پہنچاتا رہا آخر بخت نصر نے خواب میں دیکھا

کہ اس کا سر لوسہ کا پاؤں پتیل کے اور سینہ سونے کا ہے تعبیر دریافت کی لیکن نجومی نہ بتا سکے تو سب کو

قتل کر دیا حضرت دانیال نے خواب اور تعبیر دونوں بتا دیئے اور فرمایا تو تین دن تک قتل ہو جائے گا پس حضرت

دانیال کو اس نے کنوئیں سے باہر نکالا اور کہا کہ اگر تیسرے دن میں قتل نہ ہوا تو تجھے قتل کر دوں گا چنانچہ تیسرے

دن عالم پریشانی میں گھر سے باہر نکلا اور غلام کو حکم دیا کہ تلوار لے لو اور جو بھی تیرے سامنے آئے اُسے قتل کر دو

خواہ میں خود ہی کیوں نہ ہوں پس غلام نے اس کو قتل کر دیا اور یہ غلام ایرانی نسل کا تھا جس کا بخت نصر

کو پتہ نہ تھا اور حضرت دانیال نے کہا تھا کہ تجھے ایرانی نسل کا غلام قتل کرے گا - حج ۲۵

○ بخت نصر کے اور خدائے بہمن بن اسفندیار کو بھیجا اس نے بنی اسرائیل کے قیدیوں کو آزاد کیا اور حکومت

دانیال کے حوالہ کر دی - حج ۲۵



داؤدؑ - داؤد کے متعلق وارد ہے کہ گھوڑے پر زین رکھی جاتی تھی تو زین رکھنے کی مدت میں وہ زبور مستم کر لیا کرتے تھے۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۵

○ طاوت و جالوت کی لڑائی میں حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ پس طاوت نے حسب وعدہ اپنی لڑکی داؤد سے بیاہ دی اور بعد میں طاوت کے بعد تخت حکومت پر فائز ہوئے۔ ج ۱۳ ص ۱۲۳۔ حضرت داؤد کی شجاعت صفحہ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ کفر کرنے والے بنی اسرائیل پر داؤدؑ و عیسیٰ کی لعنت ہے ج ۱ ص ۱۵۲

○ حضرت داؤدؑ پر وحی ہوئی کہ جو شخص میرے اوپر اعتماد کرے تو میں اس کی حفاظت کے اسباب خود پیدا کرتا ہوں اور جو مجھے چھوڑ کر غیر پر محروسہ کرے تو میں زمین و آسمان کے اندر اس کی کامیابی کے وسائل قطع کر دیتا ہوں۔ ج ۱ ص ۱۶۲

○ حضرت داؤد کے گھر میں ایک سو بیویاں تھیں۔ ج ۲ ص ۲۴۲۔ حضرت داؤد کو دی گئی کتاب کا نام زبور ہے ج ۳ ص ۳۰۲۔ حضرت داؤد کا فیصلہ ج ۹ ص ۲۴۱۔ داؤد کے وحی کا تعین صفحہ ۲۴۱۔ داؤد زور کا مجدد ہے صفحہ ۲۴۲

○ حضرت داؤد کو وحی ہوئی اگر تمام اہل سما و ارض مجھ سے مانگیں اور ہر مانگنے والے کو پوری دنیا کا ستر گنا دیتا جاؤں تب بھی میرے خزانہ میں کمی واقع نہ ہوگی۔ جس طرح نوک سوزن کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی نہیں آتی۔ ج ۱ ص ۱۴۹۔ وراثت انبیاء حضرت سلیمانؑ داؤد کے وارث تھے صفحہ ۲۲۸ تا صفحہ ۲۳۰

○ حضرت داؤد کے زمانہ میں اللہ نے سلیمانؑ کو فیصلہ کی فہم عطا کی تاکہ داؤد کے بعد ان کی جانشینی میں شک نہ ہو۔ ج ۲ ص ۲۴۲

○ حضرت داؤد و لقمان کا زمانہ ایک تھا لیکن لقمان اُن سے بڑے تھے جس دن داؤد نے جالوت کو قتل کیا تھا اس دن لقمان بھی ساتھ تھے۔ ایک دن حضرت لقمانؑ ملنے آئے تو داؤد زور بنا رہے تھے پوچھنا چاہا کہ کیا کر رہے ہو لیکن خاموش رہے جب زور تیار ہو گئی اور حضرت داؤد نے اپنے جسم پر پہن لی اور فرمایا کہ یہ لڑائی کا بہترین لباس ہے حضرت لقمانؑ نے کہا خاموشی بہت بڑی دانشمندی ہے لیکن اپنانے والے کم ہیں۔ ج ۱ ص ۱۳۱

○ حضرت داؤد کا ذکر ان کی حکومت کا لحن اور ان کی کاریگری۔ ج ۱ ص ۲۲۶ تا صفحہ ۲۲۸

○ حضرت داؤد کا واقعہ ان کی قوت و طاقت اور شجاعت و جہاد و عصمت داؤد۔ ج ۱ ص ۸۲ تا صفحہ ۸۸

○ حضرت داؤد پر غلط الزام ج ۹ ص ۲۴۱۔ حضرت داؤد و سلیمان حکمران نبی تھے۔ ج ۱ ص ۲۲۳ لیکن حضرت داؤد نے زندگی بھر کہا کروٹی کھائی اور شاہی خزانہ رفاہ عامہ کے لئے وقف کر دیا اسی طرح حضرت سلیمانؑ شہنشاہ ہونے کے باوجود محنت مزدوری کر کے گزارا کرتے تھے اور بیت المال کو مستحقین پر تقسیم فرماتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۲۵

داڑھی - اللہ کے نزدیک تین آدمی مکرم ہیں (۱) مسلم سفید ریش (جس کے داڑھی کے بال سفید ہوں) (۲) امام عادل (۳) عامل قرآن مقدمہ تفسیر ص ۲۹ داڑھی رکھنا ملت ابراہیمی ہے ج ۱ ص ۱۰۱۔ داڑھی منڈوانا حرام ہے ج ۱ ص ۱۰۱

○ داڑھی میں کنگھی کرنا مستحب ہے۔ ج ۲ ص ۲۵۔ حضرت پیغمبر داڑھی پر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی طرف چالیس دفعہ کنگھی پھرتے تھے حضرت صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد کنگھی کیا کرتے تھے ص ۲۵

رسول اللہ کی داڑھی گھنی تھی ج ۱ ص ۲۵ حضرت موسیٰ کا حضرت ہارون کی داڑھی پکڑنے کا مطلب ج ۱ ص ۹۹ فرعون کی داڑھی میں موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ ج ۱ ص ۱۰۱ حضرت ابراہیم نے اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا پس صبر بردار بجالاتے رہے ۲۳۹۔ نماز کی حالت میں داڑھی کھلانا منافی خشوع ہے ج ۱ ص ۵۴ اس امت کا بد بخت وہ ہے جو یا علی تیری داڑھی کو رنگین کرے گا۔ ج ۱ ص ۵۳ معاویہ کی داڑھی غبیت زمین کی پیداوار کی طرح۔ ج ۱ ص ۲۲

دخان - سورہ دخان کے فضائل و خواص۔ ج ۱ ص ۲۵۵۔ دخان کی تفسیر ص ۲۶۱

درد و شریف - حضرت موسیٰ نے حکم پر دردگار اپنی قوم کو محمد اکاں محمد پر درد پڑھنا تعلیم فرمایا تو اس کی برکت سے ان کے معائب دور ہو گئے اور عورتوں نے درد کو درد زبان بنایا تو فرعونوں کو ان کی آبروریزی پر قدرت نہ ہو سکی اور فرعون کے تشدد کے باوجود بنی اسرائیل کی تعداد میں کمی نہ ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶

○ بنی اسرائیل کو بس گائے کے زبج کا حکم ہوا وہ ایسے نوجوان کی تھی جو محمد اکاں محمد پر درد پڑھتا تھا ج ۱ ص ۱۲۴

○ محمد اکاں محمد پر درد کا ثبوت ج ۱ ص ۲۰۲۔ دعا سے قبل و بعد درد پڑھنے سے دعا مقبول ہوتی ہے ج ۱ ص ۱۳۸

○ درد پڑھنا اک عمر کی تنظیم ہے ج ۱ ص ۱۱۲۔ منقول ہے کہ نماز جماعت کی پہلی صف پر فرشتے درد بھیتے ہیں ج ۱ ص ۱۶۶۔

○ ہر روز درد و شریف ایک سو دفعہ اور ہر جمعہ ایک ہزار دفعہ پڑھنا وسعت رزق کا موجب ہے۔

○ حدیث میں ہے جمعہ کے شب و روز میں درد و سلام زیادہ پڑھا کر دو۔ ج ۱ ص ۲۱۱۔ درد کی برکت سے زندگی میں اضافہ۔ ج ۱ ص ۱۲۵۔

○ ایک حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن یارات میں ایک دفعہ درد پڑھنا ایک ہزار نیکی کے برابر ہے ج ۱ ص ۲۲۱

درس معرفت - سورہ فاتحہ کی آیات میں غور و فکر معرفت توحید کا درس ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

عبادت کے تین مرتبے ہیں۔ عبادت عرفان، عبادت خوف اور عبادت طمع اور سب سے بلند درجہ عبادت عرفان کا ہے اس لئے دعوت عبادت سے دعوت معرفت کا مقام مقدم ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۲

○ مراتب معرفت ج ۱ ص ۱۲۲ معرفت کے موضوع پر نتیجہ نیز عقلی بحث ج ۱ ص ۱۱۱ درس معرفت ج ۱ ص ۱۲۲

تفکر برائے معرفت۔ ج ۱ ص ۱۳۱۔ درس آموز مثال ج ۱ ص ۹۷ عبادت معرفت ج ۱ ص ۲۵۱ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بیان حق ترجمان اگر ہو سکے تو ایسی زندگی گزارو جس میں تمہیں کوئی نہ پہچانے اور اسی موضوع پر حضرت علی علیہ السلام کی تقریر جس میں آپ نے فرمایا ہماری معرفت رکھنے والوں کے لئے نجات کی امید ہے سوائے تین قسم کے لوگوں کے (۱) ظالم حکمران کا دست (۲) ناجائز خواہش رکھنے والا (۳) اعلانیہ فاسق ج ۱ ص ۲۳۸۔ حضرت سلیمانؑ کے سامنے ہدہ کے بیان پر علامہ طبرسی کا تبصرہ ج ۱ ص ۲۳۹۔

○ امام حسین علیہ السلام نے سائل کو فرمایا المعروف بقدر المعرفہ یعنی کسی پر احسان اتنا کرنا چاہیے جس قدر اس کی معرفت ہو۔ ج ۱ ص ۹۷ ج ۱ ص ۱۲۳

دربار شام میں سجاد ج ۱ ص ۲۲۴۔ دربار شام میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا داخلہ ج ۱ ص ۵۸

درجات۔ درجات یقین و معرفت و تقویٰ ج ۱ ص ۲۲ تا ص ۲۴۔ ص ۵۷۔ ج ۱ ص ۱۶۵۔ ج ۱ ص ۲۲۴

درخت۔ شجرہ کی تحقیق جس سے حضرت آدمؑ کو روکا گیا تھا ج ۱ ص ۹۵

○ مروی ہے سخاوت جنت کا درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں پس جو شخص اس کی کسی شاخ سے وابستہ ہو وہ اس کو جنت میں لے جائیگی اسی راہ بخل بھی جہنم کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ پس جس نے اس کی کسی شاخ سے تمک کیا وہ اس کو جہنم میں لے جائے گی۔ ج ۱ ص ۲۹

○ وہ درخت کھجور کے تھے جن پر جادوگروں کو چھانسی دی گئی جو موسیٰؑ پر ایمان لائے تھے۔ ج ۱ ص ۷۲

شجرہ طییبہ اور شجرہ خبیثہ۔ ج ۱ ص ۱۵۳

○ جس غار میں اصحاب کہف داخل ہوئے اس کے دروازہ پر پھلدار درخت تھے انہوں نے پھلے پھلے کھائے اور پھر اندر داخل ہو کر سو رہے۔ ج ۱ ص ۸۷ شجرہ ملعونہ سے بنی امتیہ مراد ہیں۔ ج ۱ ص ۱۶۲۔ ج ۱ ص ۳۸۔ ج ۱ ص ۳۹

حضرت موسیٰؑ نے جس درخت سے آگ کے شعلے دیکھے اور پھر آگ لینے کے لئے وہاں پہنچے وہ عتاب کا درخت تھا جس سے اللہ نے کلام کیا۔ ج ۱ ص ۱۴۷، ج ۱ ص ۳۲

○ حضرت زکریاؑ ایک درخت کے نول میں چھپے ہوئے تھے کہ یہودیوں نے اس کو آ رہ سے کاٹ دیا پس حضرت زکریاؑ شہید ہو گئے اور یہ مشورہ ان کو شیطان نے دیا تھا۔ ج ۱ ص ۲۵

○ بادشاہ عادل ہو تو درختوں کے پھلوں میں برکت ہوتی ہے اور ظلم سے برکت چلی جاتی ہے ج ۱ ص ۵۲

○ بعضوں نے کہا ہے کہ ایک کا معنی درختوں کا جھنڈ ہے اور وہ حضرت شعیب کی قوم کا مسکن تھا۔

درختوں سے سرسبز مقام کو سینا کہتے ہیں اور طور سینا اسی سے ہے۔ ج ۱ ص ۱۲

○ مردی ہے کہ عرش کے نیچے ایک درخت ہے جس کے ہر مرتبہ پر ایک ذمی روح کا نام درج ہے پس جس کی موت آتی ہے اس کے نام کا پتہ درخت سے ٹوٹ کر ملک الموت کے سامنے آگرتا ہے پس وہ اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶

○ سرسبز درخت سے آگ پیدا کرنے پر اللہ قادر ہے۔ ج ۱ ص ۳۱

○ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے اس کی شاخ ہر مومن گھر میں ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۶

○ ایک روایت میں ہے کہ طوبیٰ کا درخت حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۱

○ جنت میں ایک درخت ہے جس کا ایک پتہ ایک لاکھ آدمی پر سایہ فلگن ہوگا اس کے دائیں طرف

شراب طہور کا چشمہ ہے اور بائیں طرف آب حیات کا چشمہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۶

○ جنت میں ایک درخت ہے جو تسبیح پر درگاہ کرتے ہوئے جھومتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶

○ پیغمبر کے حکم سے درخت کا چل کر آنا۔ ج ۱ ص ۱۶

○ جس درخت کے نیچے بیعت رضوان واقع ہوئی وہ کیسے کا درخت تھا۔ ج ۱ ص ۱۶

○ جنگ اہد میں حضرت علی کی تلوار ٹوٹ گئی تو پیغمبر نے درخت خرمائی کی شاخ توڑ کر دی جو تلوار بن گئی ج ۱ ص ۱۶

درد۔ سورہ یونس کی آیت ۱۰۶ قَدْ جَاءَ ثَكْرُ الْمَاءِ يُرْسِدُ كَرَمٍ لِّمَنِ جَاءَ تُوْدُ رُدِّ سِينَةٍ خْتَمٌ يُّوْبَاهُ شَيْءٌ - باذن اللہ۔

ج ۱ ص ۱۶، سورہ والذاریات کو دھو کر پینے سے درد شکم ختم ہوگا۔ انشاء اللہ اور اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے

وضع صل میں آسانی ہوگی ج ۱ ص ۱۲۳۔ سورہ المرسلات کو لکھ کر پیاز کے پانی سے دھو کر پینے سے درد شکم

دور ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۵۵۔ سورہ عم کو دھو کر پینا درد شکم کے لئے مفید ہے ج ۱ ص ۱۶

○ سورہ حم سجدہ کو لکھ کر دھوئے اور اسی پانی سے آنا خمیر کر کے خشک کر سے اور اس کا سفوف بنا کر اپنے پاس

رکھے اس کی ایک چھٹی لینے سے درد دل ختم ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۶۸۔ سورہ دھو کر پینے سے درد دل ختم ہوگا ج ۱ ص ۱۶۸

○ برتن پر سورہ حم سجدہ کو لکھے اور آبِ باران سے دھوئے پھر اس پانی میں مسمرہ کو کھول کر کے خشک کر سے۔ وہ

درد چشم بلکہ آنکھ کی ہر بیماری کے لئے فائدہ مند ہے ج ۱ ص ۱۶۸ نیز سورہ خنوع کی بھی یہی خاصیت منقول

ہے ج ۱ ص ۱۶۶۔ سورہ دخان کو دھو کر پینے سے درد شقیقہ اور درد شکم کی تکالیف سے نجات ہوگی ج ۱ ص ۲۵۵

○ سورہ والعدیات لکھ کر آبِ باران سے دھو کر پیئے تو دردوں سے نجات ملے گی انشاء اللہ ج ۱ ص ۲۵۳۔

○ سورہ ملک کی آیت ۲۲ کو سات دفعہ پڑھ کر دم کرنے سے ڈاڑھ کا درد ختم ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۶

○ درگزر کرنا۔ غصہ کو ضبط کرنا اور احسان کرنا متقین کا شایہ ہے۔ ج ۱ ص ۵۔ امام زین العابدین علیہ السلام اور

○ امام حسن علیہ السلام کے واقعات منہ ۵۵ درگزر کرنا اخلاق پیغمبر میں سے ہے۔ ج ۳ ص ۴ تا ۵

○ درگزر کرنا اہل جنت کی نشانیوں میں سے ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۴

○ دسترخوان۔ جو حضرت عیسیٰ کی دعا سے نازل ہوا۔ ج ۱ ص ۱۸۲ تا ۱۸۳

○ دشمن علیؑ رمانق ہوتا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷ ج ۱ ص ۳۲۔ دشمن علیؑ رسوا ہوتے رہے ص ۸۴

○ چھوٹے پیر و مرید بروز قیامت ایک دوسرے سے بیزار ہوں گے۔ ج ۱ ص ۲۰

○ حضرت علیؑ کی ولایت سے برگشتہ کرنا بھی قتل کے برابر گناہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۲ و ص ۲۱۳

○ بہترین عمل اللہ کے دوستوں سے تولد کرنا اور دشمنوں سے تبرک کرنا ہے۔ ج ۵ ص ۱۱۹

○ دشمنان علیؑ کی نشاندہی از کتاب بخاری۔ ج ۳ ص ۱۲۳۔ مفصل بیان تا ص ۱۲۹

○ دشمنان علیؑ ج ۳ ص ۲۴۸ و ج ۱ ص ۱۸۵۔ آل کا دشمن نبی کا دشمن ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۵

○ علیؑ کے فضائل سن کر دشمن علیؑ کا جلا اور عذاب خدا میں گرفتار ہونا۔ ج ۱ ص ۱۹۲

○ دشمنان آل محمدؑ کا طریقہ دشمنی۔ ج ۱ ص ۱۵۷ و ج ۱ ص ۱۵۶

○ دشمن سے نجات پانا اور دشمن کو مغلوب کرنا۔

(۱) دس دن کا عمل سینچر سے شروع کرے ہر روز ۱۲۰۰ دفعہ پڑھے۔ یا مَنْ يَكْفِي مِنْ حِلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي

مِنْهُ شَيْءٌ فَالْكَفِيُّ شَرُّ اَعْدَائِي كَيْفَ شِئْتَ يَا قَوْمِي يَا غَنِي يَا مَلِي يَا دُفِي

(۲) دس دفعہ پڑھے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ كَفَيْعَصَ وَخَمَعَسَقَ دُشْمَنَ سَ

مَحْفُوظَ رَسَبِهَ گاہ۔

(۳) اِنَّا نَحْنُ نَزَلْنَا السَّمٰوٰتِ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ كَرِ اِيك جگہ ایک ہزار ایک دفعہ پڑھے۔ ۱۰۰۱

(۴) پورا ہاکی خاک پر اَوْ مَنْ كَانَ مَيْتًا تَا لَا يَبْكُوْنَ سَاتِ دَفْعَ پڑھ کر دشمن کی طرف پھینکے

تو دشمن مغلوب ہوگا۔

(۵) قُلْ جَاءَ الْحَقُّ تَا قَرِيبٌ لِّكُم مَّ دِرَانِ كُنُوْا سَ پَانِي سَ دُحُوْكَ دُشْمَنَ كَ كُفْرَ هُجْرَ كُنْ سَ دُشْمَنَ

ظلم پر قادر نہ ہو سکے گا (واللہ اعلم)

(۶) دس دن کا عمل۔ پابندی و حدت زبان و مکان طہارت۔

روزانہ ایک ہزار دفعہ سورۃ النہل پڑھے اور دسویں دن جاری پانی میں بیجہ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

الْحَاحِصُ الْمُحِيطُ بِمَكْتُوٰتِ السَّرَائِرِ وَالصَّمَائِرِ اَللّٰهُمَّ عَزَّ الظَّالِمِ وَقَلَّ النَّاصِرِ

وَ اَنْتَ الْمُطَّلِعُ الْعَالِمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَا لِكُمْ فَاَهْلِكُمْ اَللّٰهُمَّ سَرِبْنَهٗ سَرِبَالِ

الْحَوَانَ وَفِيضَةُ الرَّذَى - اس کے بددوس دفعہ کہے اَللّٰهُمَّ اَقْصِفْهُ پھر کہے - فَاخْذَهُمْ  
 اللهُ بِدُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللهِ مِنْ وَّاقٍ - دشمن ہلاک ہوگا (سیکن مومن کے  
 لئے یہ کام نہ کرے)

(۶) دشمن کے شر سے بچنے کے لئے آیات کفایت کی روزانہ تلاوت کرے ۲۳۳۸ بار وَكُفِيَ بِاللّٰهِ  
 دَلِيْلًا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ وَكِيدًا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ نَصِيْرًا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ عَلِيْمًا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ شَهِيدًا  
 وَكُفِيَ بِاللّٰهِ حَسِيْبًا -

(۸) مجلس واحد میں ۱۲ ہزار دفعہ پڑھے - اَمَّنْ يُجِيْبُ الْمَضْطَرَّ اِذَا دَعَا وَ يَكْتَسِفُ السُّوءَ

(۹) لا اله الا انت انى كنت من الظالمين ستر ہزار دفعہ پڑھے۔ پہلے پانچ دن پانچ ہزار سے کم نہ پڑھے

(۱۰) روزانہ ستر دفعہ پڑھے - يا الله يا محمد يا على يا فاطمه يا صاحب الزمان ادركنى ولا تشهيكينى

(۱۱) دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ کو ۱۱ دن ہر روز گیارہ مرتبہ

وحدت مکان وحدت زمان ولاہارت کے ساتھ باشرائط پڑھے اور نقش مذکور کو زرد رنگ کے  
 کپڑے پر روز ہفتہ ساعت عطار د میں لکھ کر اپنی ٹوپی یا پگڑھی میں رکھے۔ اشار اللہ دشمن مغلوب  
 ہوگا۔ نقش کو مشک و گللاب و زعفران سے بکھتے۔ وہ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۷۸۶

اذا جاء	نصر الله	والفتح	ورأيت	الناس	يدخلون	في دين	الله
نصر الله	والفتح	ورأيت	الناس	يدخلون	في دين	الله	افواجاً
والفتح	ورأيت	الناس	يدخلون	في دين	الله	افواجاً	فسبح
ورأيت	الناس	يدخلون	في دين	الله	افواجاً	فسبح	بحمد
الناس	يدخلون	في دين	الله	افواجاً	فسبح	بحمد	ربك
يدخلون	في دين	الله	افواجاً	فسبح	بحمد	ربك	واستغفر
في دين	الله	افواجاً	فسبح	بحمد	ربك	واستغفر	انه كان
الله	افواجاً	فسبح	بحمد	ربك	واستغفر	انه كان	تواباً

(۱۲) دشمن کا نام دوسین کے درمیان امتزاج کر کے لکھ کر اپنے ہاتھ میں رکھے پس دشمن مغلوب ہوگا مثلاً دشمن

کا نام ہے۔ زید۔ زمی د کو سین کے درمیان اس طرح لکھے۔ س زس می اس دس۔ سر صیدس۔

(۱۳) سورہ تبت کے اعداد ۵۸۲۶ کی مثلث پڑ کر کے پاس رکھیں۔

(۱۴) دشمن کے نام کے عدد سورۃ تبت کے اعداد میں جمع کر کے ۳۶۰ منفی کریں اور ۹ پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کا مربع پُر کر کے پاس رکھیں۔

۷۸۶

فَسْكِفِيهِمْ	اَللّٰهُ وَّهُو	اَلسَّبِيح	اَلْعَلِيْم
اَلْعَلِيْم	اَلسَّبِيح	اَللّٰهُ وَّهُو	فَسْكِفِيهِمْ
اَللّٰهُ وَّهُو	فَسْكِفِيهِمْ	اَلْعَلِيْم	اَلسَّبِيح
اَلسَّبِيح	اَلْعَلِيْم	فَسْكِفِيهِمْ	اَللّٰهُ وَّهُو

(۱۵) دشمن کو مطیع کرنے کے لئے مشک و زعفران و گلاب سے لکھ کر اپنے پاس رکھئے۔  
دُعَا بَرَاءَةِ ظَهْرِ حُجَّتِ :- اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَالِدَيْكَ

اَلْحُجَّةِ نَبِ اَلْحَسَنِ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اَبَائِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ  
وَلَيْلًا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِيْلًا وَوَعِيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ  
اَرْضِكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
وَاعْمَلْ لِرَجْحَتِهِمْ وَسَقِّلْ مَخْرَجَهُمْ وَاَهْلِكَ اَعْدَاؤَهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

مقدمہ تفسیر صفحہ ۱۰۷ ج ۱۹۴

- حضرت علی کی دعا اور بددعا ج ۱۴۶ - حضرت ابراہیم کی دعا اور حضرت پیغمبر کا فرمان کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا کا نتیجہ ہوں - ج ۱۵۲ حضرت ابراہیم کی رزق اولاد کے لئے دعا ج ۱۷۷
- ماہ رمضان میں دعا ج ۲۲۱ - قبولیت دعائیں تاخیر ج ۲۳۷
- فاسق کو اپنے مال کا امین نہیں بنانا چاہیے ورنہ بصورت دیگر اگر نقصان ہو جائے تو ایسے شخص پر بددعا کرنا بے سود ہے - ج ۱۱۹ صفحہ ۱۲ - انعام وضو کی دعائیں - ج ۶۶
- محمد د آل محمد کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو مقبول ہوتی ہے - ج ۲۱
- بہترین دعا وہ ہے جو کیسوی اور چپکے سے مانگی جائے - ج ۲۲۷
- بلعم بن باعور کی بددعا ج ۱۳۱ - خدا کسی کی دعا یا بددعا کے قبول کرنے کا پابند نہیں ہے ج ۱۳۳ و صفحہ ۱۳۲
- تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ کی تفسیر ج ۱۳۶ - دعا کی تاکید و طریقہ ج ۱۳۹
- دل میں خوب خدا رکھنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے - ج ۱۲
- منافق کے لئے دعا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ج ۱۳۷ مشرک کے لئے دعا کرنا بے سود ہے صفحہ ۱۳۶
- حضرت موسیٰ کی فرعون کے لئے بددعا - ج ۱۷
- حضرت یوسف کی کنوئیں میں دعا ج ۱۳۸ قید میں دعا صفحہ ۳۸ قیدیوں کے لئے دعا صفحہ ۱۷

- حضرت یعقوب کی دعا ص ۵۔ دعائے فرج ص ۹۴۔ رسالتکتاب کی دعا ص ۱۱۱۔ دعا کرنا پکارنا ص ۱۱۵
- حضرت ابراہیم کی دعا و دعوت ص ۱۶۔ انسان کا دعائے گناہ ص ۱۶۱۔ نماز وتر میں دعائے قنوت ص ۵۲
- اصحاب کہف کی دعا ص ۹۳۔ اصحاب رقیم کی دعا ص ۵۱۔ حضرت زکریا کی دعا ص ۱۳۱۔ ص ۱۳۹
- حضرت ابراہیم کی آزر کے لئے دعا ص ۱۵۳۔ ص ۱۵۴۔ حضرت ابراہیم نے سفید بال دیکھا تو پوچھا پروردگار! یہ کیا ہے؟ تو جواب ملا یہ وقار ہے پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ میرے وقار کو زیادہ کر۔ ص ۱۳۴
- دعا کے وقت ہاتھوں کو بند کرنے کا مقصد ص ۱۲۱۔ ص ۱۲۲۔ ص ۱۲۳
- حضرت موسیٰ کی دعا ص ۱۴۹۔ ص ۱۵۰۔ آیات قرآنیہ علی کی وزارت کے لئے حضرت پیغمبر کی دعا ص ۱۵۸
- آتش خوردگی میں جانے سے پہلے حضرت ابراہیم کی دعا۔ ص ۲۳۵۔ مقام عرفات میں دعا قبول ص ۲۵
- لوگ غیر اللہ سے مانگتے ہیں لیکن اللہ ان کو دے دیتا ہے پس وہ سمجھتے ہیں کہ غیر اللہ نے ہماری دعاؤں کو منظور کیا ہے پس وہ زیادہ گمراہ ہوتے ہیں ص ۱۵۸۔ مومن کی شان ہے کہ جس قدر عبادت میں اضافہ ہوتا ہے اتنا ہی عظمت و جلال پروردگار ان کے دلوں میں زیادہ ہوتی ہے اور مومن کا ایمان خوف ورجا کے درمیان ہوتا ہے ص ۱۵۵۔ دعا بہت بڑی عبادت ہے۔ ص ۱۵۹۔ ص ۱۶۱
- دعا اللہ کی ذات سے ہی مخصوص ہونی چاہیے ص ۵۴۔ والدین کی نافرمانی ایسا گناہ ہے جو دعا کو نامقبول بناتا ہے اور عذاب کو قریب لاتا ہے ص ۱۱۱۔ مومن پر اللہ کا احسان ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی لوگوں کی دعاؤں کا دروازہ اس کے لئے کھلا رہتا ہے۔ ص ۱۳۵
- حضرت یونس کو قوم پر بددعا کرنے پر تنبیہ ص ۱۳۳
- انسان دعا سے نہیں ٹھکتا۔ ص ۱۹۳۔ زراعت کے وقت دعا۔ ص ۲۰۵
- آری محمد کے شیعوں دعا سے پہلے تہامی حاجات کو پورا کروں گا ص ۱۲۵۔ زنا سے تائب کی دعا۔ ص ۱۴۲
- ص ۱۶۱
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی (۱) نافرمان عورت پر شوہر کی بددعا کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے کہ مرد چاہے تو اسے طلاق دے سکتا ہے (۲) جس نے کسی کو قرض دیا اور لکھوایا نہیں اگر وہ انکار کر دے تو قرض خواہ پر اس کی بددعا مقبول نہیں ہوتی (۳) کسی کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو اور گھر کی چار دیواری میں بند ہو کر اللہ سے دعا مانگے اور کھائے نہیں اس کی دعا مقبول نہ ہوگی۔ ص ۱۶۱
- دعائے قنوت شیعوں کی علامت ہے ص ۲۳۳۔ ص ۲۳۴۔ دعائے قنوت کا بیان ص ۹



○ دتر کے قنوت میں ستر دفعہ استغفار متقین کی نشانی ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲۶

○ دعوتِ عشیرہ کے دن جب ابولہب نے مجمع کو منتشر کر دیا تو حضرت ابوطالب نے عرض کی کہ میں آپ کے حکم کو قبول کرنے والا ہوں۔ بے شک آپ خدا کے احکام پورے کریں میں تابعدار رہوں گا ج ۱ ص ۲۱

○ دعوتِ عشیرہ کے موقع پر حضرت علیؑ نے لبیک کہی آپ نے وعدہ فرمایا کہ جو میرا ساتھ دے گا وہ میرے بعد

میرا خلیفہ ہوگا ایک روایت میں ہے کہ شعب میں اس دعوت کا انتظام تھا۔ چالیس اکابر قریش شریک

دعوت تھے تمام کتب سیر میں واقعہ موجود ہے حضرت ابوطالب اور حضرت علیؑ یعنی ان دو باپ بیٹوں کے

علاوہ کسی نے بھی حضورؐ کی دعوت پر لبیک کہنے کی جرأت نہ کی۔ ج ۲ ص ۲۱۵ تا ص ۲۱۸

○ دعوتِ عشیرہ کے موقع پر عقبہ بن ربیعہ کا رد عمل ج ۱ ص ۱۵۱ دعوتِ عمل ج ۲ ص ۲۱۶

○ دعوتِ حق کا بیان ج ۱ ص ۱۵۱ دعوتِ غور و فکر ج ۲ ص ۲۱۳ دعوتِ برائے معرفت توحید ج ۲ ص ۲۲۴ ج ۳ ص ۸۳

○ دعوتِ فکر برائے دلائل علیؑ ج ۱ ص ۱۳۱ دعوتِ انصاف برائے اربابِ فکر ج ۱ ص ۲۶۲ ج ۱ ص ۱۹۲ ج ۱ ص ۱۲۳

○ اگر کوئی شخص نیکی کی دعوت دے تو اس کے نامہ اعمال میں ان لوگوں کی نیکیاں بھی درج ہونگی جنہوں نے

اس کی دعوت کو قبول کر کے نیکیاں کی تھیں اور اگر کوئی شخص برائی کی دعوت دے تو اس کے نامہ اعمال میں

ان تمام لوگوں کی برائیاں بھی درج ہونگی جنہوں نے اس کی دعوت کو قبول کر کے وہ برائیاں کی تھیں ج ۲ ص ۲۰۵

○ دقیا لوس۔ ملک روم کا بادشاہ تھا۔ افسوس نامی شہر اس کا پایہ تخت تھا اس کا زمانہ سنہ ۲۵۰ کے قریب ہے ج ۳ ص ۸۳ یہ

دراصل ایران کا بادشاہ تھا اور مسلمان بادشاہ کے مرنے کے بعد حکومت روم پر بھی اس نے قبضہ کر لیا تھا ص ۸۴

○ دُنْبہ۔ فدیر اسمعیل کوہِ شہیر کی چوٹی سے جبریلؑ نے پتھر کر چھری کے نیچے ٹاڈا دیا۔ ج ۱ ص ۶۱

○ مروی ہے کہ یہ دُنْبہ بہشت سے آیا اور آسمان سے اتر کر کسی ماں کے شکم سے نہیں۔ ج ۱ ص ۶۲

○ دنیا کی قیمت اگر پرچہ کے برابر بھی اللہ کے نزدیک ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نصیب نہ ہوتا ج ۱ ص ۶۱

○ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے ج ۱ ص ۶۱۔ دنیا دار امتحان ہے۔ ج ۱ ص ۵۹

○ دیدارِ خدا ناممکن ہے دنیا و آخرت میں ج ۱ ص ۱۱۱ ان سات میں سے ایک دُنْبہ ہے جو ماں کے شکم سے نہیں ج ۱ ص ۲۰۵

○ دھریہ عقیدہ کی تردید اللہ نے اپنے اختیار سے تمام عالم کو خلق فرمایا ہے نہ کہ مادہ و طبیعت سے اور نہ خود بخود بغیر

مادہ کے چیزیں بن گئیں ج ۱ ص ۱۹۰ ج ۱ ص ۲۲۰۔ تدبیر الامور دھریہ کو باطل کرتا ہے ج ۱ ص ۱۲۲ کفر کی پانچ قسمیں

اور ان کی تردید پہلی دھریوں کا کفر اور اس کا بطلان ج ۱ ص ۱۱۱ مادہ و طبیعت کے پرستاروں کی تردید ج ۱ ص ۲۸

○ خیر و شر کے الگ الگ خالق کہنے والوں کی تردید ج ۱ ص ۱۴۴ ج ۱ ص ۲۴۴۔ دھریوں کی تردید ج ۱ ص ۱۳

○ دودھ۔ جس عورت کا دودھ کم ہو سورہ حجر زعفران سے لکھ کر دھو کر پیئے تو دودھ زیادہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۶۲

- سورہ یسین کو دھوا کر پینے سے بھی دودھ زیادہ ہوتا ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱ سورہ ق کا پینا بھی دودھ بڑھاتا ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱
- موشکا کو دودھ پلانے کیلئے مرغیہ کی تلاش سچ ۱۱ ص ۱۱ کیجئے کہ دودھ پلانے والی اگر روزہ نقصان سے تو افطار کرے اور پھر قضا کرے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱
- عورت کا بچے کو ایک دفعہ دودھ پلانا راہِ خلا میں غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱ و سچ ۱۱ ص ۱۱
- اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ گوبر اور خون کے درمیان سے وہ خلاص دودھ تیار کر کے انسانوں تک پہنچاتا ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱ و سچ ۱۱ ص ۱۱
- دینِ خدا سے انحراف نہ کی، بزرگسورہ اہل عمران آیت ۱۱۰ سچ ۱۱ ص ۱۱ ضرورت دین سچ ۱۱ ص ۱۱
- دین میں اختلاف سچ ۱۱ ص ۱۱ و سچ ۱۱ ص ۱۱ دین اسلام سچ ۱۱ ص ۱۱ دین اسلام دینِ فطرت ہے اور حضرت ابراہیم
- اسی دینِ فطرت یعنی اسلام پر تھے سچ ۱۱ ص ۱۱ ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تمام اریان باطلہ سے کنارہ کش تھے سچ ۱۱ ص ۱۱
- اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اللہ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱
- آیت اکمال دین سچ ۱۱ ص ۱۱ اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ دِيْنُكُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِرُؤْسِ خَدِيْرٍ اَتْرَمِيْ ۱۱ ص ۱۱
- بادشاہ حبشہ نجاشی کے سامنے حضرت جعفر طیار نے دین اسلام کی وضاحت کی سچ ۱۱ ص ۱۱
- کفار حضرت شعیب سے کہتے تھے کہ تم ہمارے دین پر پلٹ آؤ سچ ۱۱ ص ۱۱
- اگر خدا جبر و اکراہ سے چاہتا تو سب لوگوں کا دین ایک ہوتا۔ سچ ۱۱ ص ۱۱ سچ ۱۱ ص ۱۱ سچ ۱۱ ص ۱۱
- دینِ فطرت ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامیر المؤمنین ولی اللہ سچ ۱۱ ص ۱۱ و سچ ۱۱ ص ۱۱
- یہ دین نیا نہیں بلکہ وہی ہے جس کی تمام انبیاء تبلیغ کرتے ہیں۔ سچ ۱۱ ص ۱۱ دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱ و سچ ۱۱ ص ۱۱
- دین میں فساد اور اختلاف نہ و انتشار کا بیج انہوں نے بویا جنہوں نے اقتدار کی خاطر بیعت غدیر کو توڑا۔ سچ ۱۱ ص ۱۱

## ڈ

ڈالو کی سزا - سچ ۱۱ ص ۱۱

- سورہ عتہ یَتَسَاءَلُوْنَ کی تلامذت کرنے والا پوروں اور ڈالوؤں سے محفوظ رہے گا۔ سچ ۱۱ ص ۱۱

## ذال

- ذبح - مقتول کو زندہ کرنے کے لئے بنی اسرائیل کو لگائے کے ذبح کرنے کا حکم سچ ۱۱ ص ۱۱ تا سچ ۱۱ ص ۱۱
- حلال جانور ذبح کے بغیر مرنے سے تو حرام ہوتا ہے لیکن مرنے والے جانور کو اگر مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱
- نسب شدہ پتھروں (تہوں) پر ذبح ہونے والا حرام ہے سچ ۱۱ ص ۱۱ سچ ۱۱ ص ۱۱ سچ ۱۱ ص ۱۱ ذبح کے شرائط سچ ۱۱ ص ۱۱ تا سچ ۱۱ ص ۱۱
- غیر ذبح جانور کا کھانا حرام ہے البتہ اضطراری حالت میں کھانا معاف ہے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱
- ذبح کے احکام سچ ۱۱ ص ۱۱ تا سچ ۱۱ ص ۱۱۔ احرام عمرہ میں شکار کے کفارہ کا جانور کعبہ کے سامنے اور احرام حج میں شکار کے کفارہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرے۔ سچ ۱۱ ص ۱۱

- فرعون بنی اسرائیل کے لوگوں کو ذبح کرتا تھا اور لوگوں کو زندہ رکھتا تھا۔ ج ۱۵ ص ۱۵
- حضرت ابراہیمؑ کو فرزند کے ذبح کرنے کا حکم۔ ج ۵ ص ۵ ذبح اللہ کون ہے؟ ص ۶
- حضرت اسمعیلؑ کے ذبح اللہ ہونے کے دلائل ص ۱۲۔ ذبح عظیم ص ۱۲ ص ۱۵
- امام زین العابدینؑ اپنے غلاموں کو طلوع فجر سے پہلے ذبح کرنے سے منع کرتے تھے۔ ج ۲ ص ۲۲
- **ذخیرہ اندوزی** "اسلام اور سرمایہ داروں کے عنوان کے تحت مفصل بحث۔ ج ۳ ص ۱۶ تا ص ۱۶
- نیز "نقدی کے وجود" کے عنوان کے تحت بھی اس مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔ ج ۲ ص ۱۶
- ذخیرہ شدہ رقم کے ساتھ بروز عشر آتش جہنم سے گرم کر کے ذخیرہ اندوزوں کو داغا جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۵
- ذخیرہ اندوزی کرنے والے کے لئے عذاب جہنم کی پیش کش۔ ج ۲ ص ۲۵
- ذخیرہ اندوزی کو روکنا ہی غربت زدہ لوگوں کی غربت کا علاج ہے نہ کہ نسبت تولید ج ۲ ص ۲
- اللہ کی تمام مخلوق میں ذخیرہ اندوزی کی عادت تین قوموں میں ہے، انسان، چوہا، (۲) چوڑھی ج ۱ ص ۹
- اور ان تینوں میں سے انسان بدترین ذخیرہ اندوز ہے۔

- ذکرِ خدا۔ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ تسبیح ناظمہ اللہ کا ذکر کثیر ہے۔ ج ۱ ص ۱۹ ج ۲ ص ۲۰
- بہترین انسان وہ ہے جس کا بولنا ذکر ہو۔ ج ۲ ص ۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چالیس دن تک
- اللہ کے ذکر کی مدت مقرر کرے خدا اس کو دنیا سے بے نیاز کر دے گا اور اس پر اس کے نفس کی بیماری علاج
- واضح فرما دے گا اور اس کے دل میں حکمت کو جگہ دے گا اور اس کی زبان پر حکمت کو جاری کرے گا ج ۱ ص ۱۵
- اللہ کے ذکر سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے ج ۲ ص ۱۲۔ اہل ذکر کون ہیں؟ ج ۱ ص ۱۱
- وَلَذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ ج ۱ ص ۱۱ اذْكَرُ اللَّهُ ذِكْرٌ كَثِيرٌ ج ۱ ص ۱۲۔ ذکر کثیر تسبیحات اربعہ ہیں
- لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ وَالْحِزْبُ ذَنْبٌ كَثِيرٌ ج ۱ ص ۱۵ تا ص ۱۶
- ذوالفقار۔ جنگ احد میں حضرت علیؑ کی تلوار ٹوٹ گئی تو پیغمبرؐ نے شاخ خرما توڑ کر دی جو تلوارِ ابدار بن گئی۔ آخر وہ بھی ٹوٹ
- گئی آخر آپ نے ذوالفقار دے دی اور حضرت جبریلؑ نے آسمان زمین کے درمیان سنہری کرسی پر بیٹھ کر یہ شعر
- پڑھا۔ لا فتى الا على لا سيف الا ذوالفقار ج ۱ ص ۱۵

- کانت ضوياً على بن ابی طالب ابکارا كان اذا عقلی قدا وا اذا اعتوض قط یعنی حضرت علیؑ کی ضربیں نئی نئی ہوتی
- تھیں اور پر سے وار کرتے تو چیر ڈالتے اور ایک جانب سے وار کرتے تو کاٹ ڈالتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵

○ ذوالفقار عظیم پر درگاہ ج ۱ ص ۱۲ ص ۱۲

○ ذوالکفل نبی۔ ج ۱ ص ۱۵ بعض کہتے ہیں کہ ذوالکفل حضرت ایاسؑ کا دوسرا نام ہے۔ ج ۱ ص ۱۵

- یہ حضرت ایوب کے فرزند تھے ان کا نام بشیر تھا اور لقب ذوالکفل تھا۔ ج ۱ ص ۱۱ اور ملک شام کے بادشاہ تھے
- ذوالحکار عسی اس نے پیغمبر اسلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور آخر کار فیروز دہلی کے ہاتھوں مارا گیا۔ ج ۵ ص ۱۲
- ذوالقربی۔ سے مراد رسول اللہ کے قرابت دار ج ۲ ص ۲۳
- ذات ذوالقربی حق سے مراد مذکور ہے۔ ج ۹ ص ۲۲ و ص ۲۳
- ذوالقرنین۔ حضرت نضر ذوالقرنین کی فوج میں بھرتی ہوئے اور انسر اعلیٰ بن گئے۔ ج ۱ ص ۱۲
- ذوالقرنین کا ذکر ج ۱ ص ۱۲ تا ص ۱۲۵۔ یورپی اقوام سکندر کے زمانہ میں غیر مذہب قومیں تھیں اور درندہ صفت انسان تھے۔ پس سکندر ذوالقرنین نے سکندری کے ذریعے ان کا راستہ بند کر کے امن قائم کیا۔ ج ۱ ص ۱۲۹

## الراء

- راجعاً کہنے سے مسلمانوں کو روک دیا گیا کیونکہ یہودی اس کا معنی توہین رسول لیتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۳
- رویت خدا۔ بنی اسرائیل نے رویت خدا کا سوال کیا۔ ج ۲ ص ۱۱
- موسیٰ نے کہا کہ رب آدین (اے اللہ مجھے دیدار کرا) جواب ملا کہن شافی یعنی تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ پس تجلی ہوئی
- موسیٰ بے ہوش ہوئے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا۔ ج ۱ ص ۹
- رویت خدا کا قول باطل ہے۔ ج ۱ ص ۱۳ تا ص ۱۴
- راسخون۔ سورہ فاتحہ کے راز درموز راسخون فی العلم ہی جان سکتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱
- مقطعات قرآنیہ کو بھی راسخون فی العلم ہی جان سکتے ہیں۔ ج ۲ ص ۱۱ ج ۱ ص ۱۹
- راسخون فی العلم کی وضاحت ج ۱ ص ۱۹ تا ص ۲۵
- راز۔ انبیاء و ائمہ کا راز افشاء کرنے والے ج ۲ ص ۳۱۔ موسیٰ کی دایہ نے راز فاش نہیں کیا۔ ج ۱ ص ۱۸
- منافق مسلمانوں کا راز فاش کرتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۵۵ و ص ۲۶۲
- رافضی۔ شیعوں سے نفرت دلانے کے لئے ملاؤں نے ان کو رافضی کہنا شروع کر دیا پس جو بھی ایک دفعہ رافضی کا نام سنا ہے اس کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پس شیعہ کا نام بھی سنا پسند نہیں کرتا
- چنانچہ امیر طرمطار بادشاہ نے شیعہ کا نام سنا تو گھبرا گیا اور کہا تم مجھے رافضی بنانا چاہتے ہو؟ ج ۱ ص ۲۰۲
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے لفظ رافضی کی تشریح فرمائی۔ ج ۱ ص ۸۹ و ص ۱۰
- رات دن میں کمی و بیشی اور موسموں کا تبادلہ یہ سب وجود خالق مدبر کے وجود پر دلائل ہیں ج ۱ ص ۲۰۵ ج ۱ ص ۱۹



کھل گئے دو سفت نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا پتھر تھا پس جبرئیل نے اس کو دو ٹکڑے کیا یوسف نے دیکھا تو اس میں ایک کپڑا تھا جبرئیل نے لپکا  
 بتاؤ اس کپڑے کا راز کون ہے؟ جواب دیا کہ اللہ ہے جبرئیل نے کہا اٹھ فرماتا ہے کہ میں ساتوں زمینوں کی گہرائی میں پتھر کے اندر چھپنے سے  
 کپڑے کو فراموش نہیں کرتا تو تجھے کیسے معلوم سکتا ہوں کہ تو نے رہائی کی درخواست ایک بندے سے کی ہے لہذا ابھی چند برس اور میں گزار چکا ہوں  
 ○ رزق کی بے قدری سلب رزق کی باعث بنتی ہے قرآن مجید میں ایک بستی کا ذکر ہے جس کا ذکر کن اللہ نے وسیع رزق دیا تو انہوں نے رزق کے ٹکڑوں سے استغناء  
 کرنا شروع کر دیا پس اللہ نے بارانِ رحمت روک لی اور قحط ڈال دیا پس نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نجس آلود روٹی کے ٹکڑے ان کو کھانے پڑے۔

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے والد اس زمانہ سے ہاتھ صاف نہ کرتے تھے جس کوئی کھانا لگا ہوا ہو جب تک کہ پہلے ہوس نہ  
 لیں اور میں بھی دستِ خوان پر گئے ہوتے پھٹے پھٹے روٹی کے ٹکڑوں کو تلاش کرتا ہوں تو میرے غلام ہتھتے ہیں پھر اپنے بستی والوں کی مثال دی اور فرمایا کھانے  
 کے بعد ہین انگلیوں کو چاٹ بھی لیتا ہوں الخ الخ ۲۴ ص ۱۱۱۔ رزق خلق اور تقسیم ۱۱۱ ص ۱۱۱۔ تقسیم رزق ۱۱۱ ص ۱۱۱۔ رزق ۱۱۱ ص ۱۱۱۔ اللہ کے سوا کسی کو  
 رازق نہیں کہا جا سکتا ۱۱۱ ص ۱۱۱۔ شب قدر میں سال بھر کے رزق کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۶

○ زیارتِ امام حسین رزق و عمر میں زیادتی کا موجب ہے۔ ج ۱ ص ۲۶

اصحابِ رس کا بیان ج ۱ ص ۱۶ تا ص ۱۷ ج ۱ ص ۱۱۳

رسمِ قل خوانی مقدمہ تفسیر ص ۱۴۴ تا ص ۱۴۷۔ عربوں کی بد عادات و رسوم ج ۱ ص ۲۵۵ و ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۲۱۵

○ غلط رسوم ج ۱ ص ۱۶ مشرکین مکہ میں رسم تھی کہ عورتیں مرد بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۳

○ جاہلی رسوم مدارس دینیہ کی کثرت سے ہی ختم ہو سکتی ہیں۔ ج ۱ ص ۱۹۔ (رنگیوں کو زندہ درگور کرنے کی رسم۔  
 ج ۱ ص ۱۸ تا ص ۱۹)

○ اچھی رسم قائم کرنے والے کو ثواب پہنچتا رہے گا جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسی طرح بری رسم ایجاد کرنے  
 والے پر عتاب کا وزن بڑھتا رہے گا جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا۔ ج ۱ ص ۱۳ ج ۱ ص ۱۸

○ رسم پردہ اور حقیقت پردہ ج ۱ ص ۱۳۲

○ حضرت لوط کی قوم بُری رسوم میں مبتلا تھی پس ان پر عذاب آیا۔ ج ۱ ص ۷۷

رشوت۔ یہودی عوام کو اپنے علماء کا رشوت خور ہونا معلوم تھا پھر ہمیں ان کی تقلید کرتے تھے ج ۱ ص ۱۲۸ ج ۱ ص ۹۷

○ رشوت حرام ہے۔ ج ۱ ص ۲۴ رشوت سحت ہے (حرام ہے) ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۵۳

○ کفار مکہ کے دندنے شاہِ حبشہ نجاشی کو جو رشوت دی وہ اس نے واپس کر دی۔ ج ۱ ص ۱۵۷

○ رشوتِ نور پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۳۸

رضا۔ علی نے بستر پیغمبر پر سو کر شبِ ہجرت رضائے پر درگاہ لے لی ج ۱ ص ۳

○ راضیۃ مَرْضِیَّة کا مصداق ذاتِ حسین ہے ج ۱ ص ۲۲

- سورہ بقیہ کے آخر میں من لوگوں کو رضا پر در دگار کی سند دی گئی ہے وہ شیعان علیؑ ہیں۔ ج ۱۲ ص ۲۴۷
- بیعت رضوان میں جو صحابہ شریک تھے ان سے خدا راضی ہے بشرطیکہ خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ ج ۱۳ ص ۷۲
- کسی کے فعل پر راضی ہونے والا اسی فعل کا فاعل سمجھا جائے گا پس جو لوگ امام حسینؑ کے قاتلوں پر راضی ہیں وہ بھی قاتلان حسینؑ میں شامل ہیں جن سے حضرت مہدیؑ انتقام لیں گے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۹ اور ج ۱ ص ۲۰۸
- ج ۲ ص ۱۹۱ ج ۲ ص ۲۵۲ آیت وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کی تشریح ج ۱ ص ۱۱۳ اور ج ۱ ص ۱۲۳
- رضاع کے احکام ج ۱ ص ۱ تا ص ۸ حضرت یوسفؑ کی دودھ پلانے والی کے بچے کا نام بشیر تھا جو حضرت یعقوبؑ کی طرف حضرت یوسفؑ کی قمیص اور نجر لایا بقول مشہور ج ۱ ص ۸۲ رضاعی محرمات یعنی رضاع کی وجہ سے حرام ہونے والی عورتیں ج ۱ ص ۱۵۵۔ رضاع کے شرائط ص ۱۵۶
- مولیٰؑ پر ہر مرضعہ کا دودھ حرام کر دیا گیا آنکارا ماں نے ہی دودھ پلایا۔ ج ۱ ص ۱۸۱ اور ج ۱ ص ۱۸۲
- حمل و رضاع کی کل مدت دو سال ہیں۔ ج ۱ ص ۲۳
- دوسری دودھ پلانے والی عورت کے مقابلہ میں ماں کی رضاعت کا حق مقدم ہے ج ۱ ص ۵۳ اور ص ۵۴
- حضرت مریمؑ کی رضاعی ماں حضرت زکریاؑ کی بیوی تھیں۔ ج ۱ ص ۲۲
- روزہ۔ ماہ رمضان کے فضائل ج ۲ ص ۲۱۹ روزہ کے احکام ج ۱ ص ۲۱۹ تا ص ۲۳۸ روزہ و اعتکاف ص ۲۳۹
- روزہ عید غدیر تمام زندگی کے روزوں سے افضل ہے ج ۱ ص ۳۶۔ اسی دن حضرت ابراہیمؑ نے نارغردی سے نجات کی خوشی میں روزہ رکھا اور مولیٰؑ نے بارون کے وحی مقرر کرنے کی خوشی میں روزہ رکھا ج ۱ ص ۳۵
- اگر ایک شخص نے عید غدیر کا مستحب روزہ رکھا ہوا ہو اور دوسرا کوئی مومن عید غدیر کی خوشی میں اس کو کھانے پر مدعو کرے تو اس کو روزہ جھلائے بغیر دعوت قبول کرے اور کھانا کھائے پس دو ہر ثواب مل جائیگا ج ۱ ص ۲۵۲
- کفار کے روزے پے در پے رکھے جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۶۹
- مؤمن کے علامات میں سے دن کو روزہ رکھنا ج ۱ ص ۱۶۶۔ ایک حدیث میں ہے جس نے ماہ رمضان کا ایک روزہ قضا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا۔ ج ۱ ص ۱۶۸
- رہبانیت۔ صحابی رسولؐ عثمان بن مظعون نے ترک دنیا پر عہد کر لیا۔ دن کو روزہ رات کو عبادت اور تمام لذات کا ترک شیوہ بنا لیا حضرت پیغمبرؐ نے اس کے گھر پہنچ کر تنبیہ فرمائی کہ میرے دین میں رہبانیت نہیں ہے بے شک روزہ بھی رکھو اور بے روزہ بھی رہو بالکل تارک دنیا نہ بنو بلکہ شریعت کی حدود کے اندر رہ جا کر کام کرو میری امت کی سیاحت روزہ ہے اور رہبانیت جہاد ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۱ اور ج ۱ ص ۲۵۵
- ایک راہب اور دوسرا تائب ان کی عبرت آمیز اور نصیحت آموز کہانی۔ ج ۱ ص ۱۶۱

### ○ رہبانیت کی تفسیر ج ۱ ص ۲۲۸

روح۔ انسان کے تمام اعضا میں موجود ہے اگر چلی جائے تو سب بے کار ہے لیکن تمام اعضا میں ہوتے ہوئے تمام اعضا کے ادراک سے باہر ہے اسی طرح اللہ پوری کائنات میں موجود ہے لیکن سب کے ادراک سے باہر ہے جس طرح عالم اصغر یعنی جسم انسانی کا مدبر روح ہے اسی طرح عالم اکبر کا مدبر اللہ ہے۔

○ روح ہر حصہ میں ہے لیکن کسی کو نظر نہیں آتا اسی طرح اللہ ہر جگہ ہے لیکن نظر نہیں آتا۔

○ جس طرح انسانی عقل تمام اعضا سے روح کا وجود منواتی ہے کہ اگر روح نہ ہوتی تو اعضا بے کار ہوتے اسی طرح

عقل کل رسول اللہ تمام عالم سے وجود باری منوانے کے لئے ہیں۔ پوری تفصیل مقدمہ تفسیر ص ۱۴۳ تا ص ۱۴۸

○ انسان دو اہم ہزوں سے مرکب ہے ایک جسم دوسرے روح پس روح محل معرفت ہے اور جسم محل

عمل ج ص ۱۱

○ روح جسم عنقریب سے آزاد ہو کر متعدد مقامات پر چشم زدن میں پہنچتا ہے۔ بشارت لطیف ج ۳ ص ۲ تا ص ۴

○ روح القدس کی تشریح ج ۱ ص ۱۳۹۔ مریم کو عیسیٰ کی بشارت اسی نے دی تھی۔ ج ۳ ص ۲۳۲

○ ولایت علیؑ اسلام کے ڈھانچے میں روح کی حیثیت رکھتی ہے ج ص ۴۱

○ ملک الموت روحیں قبض کرتا ہے ج ص ۲۲۱۔ کافروں کی روح سختی سے قبض کرتے ہیں۔ ج ص ۲۴

○ عالم ذر میں تمام ارواح کو توحید و نبوت و امامت کی دعوت دی گئی تھی جنہوں نے وہاں قبول کی تھی وہ یہاں

بھی قبول کرتے ہیں اور جنہوں نے وہاں انکار کیا تھا وہ یہاں بھی انکار کرتے ہیں۔ ج ص ۲۴۷ تا ص ۲۵۲

○ ارواح سے اقرار اطاعت ج ص ۱۳۵۔ روح آدمؑ کے پتلے خاک میں داخل ہوئی۔ چینیکی لی ماسم کھل ج ۱ ص ۱۱۱

کہا اور یہ جمعہ کا دن تھا۔ پس فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا چونکہ اسی دن فرشتے آدمؑ کے سامنے جھکے تھے پس

یہ دن اولاد آدمؑ کے لئے عید کا دن قرار دیا گیا۔ ج ص ۱۵۹

○ اسرار روحانیہ ج ص ۱۸۳۔ انبیاء میں پانچ روحیں موجود ہوتی ہیں (۱) روح القدس (۲) روح ایمان (۳) روح القہر

(۴) روح شہوت (۵) روح بدن۔ ج ص ۱۸۳ و ج ص ۱۳۲ و ج ص ۶۸ ج ۱ ص ۱۹۵

○ روح کی تفسیر ج ص ۱۹۶ ج ۱ ص ۱۶۶۔ روح کے متعلق سوال ج ص ۱۶۶ روح کی حقیقت ج ص ۶

○ حضرت ادریسؑ کی قبض روح کی کیفیت ج ص ۱۵۵۔ ایک روایت میں ہے کہ روح کو سب سے پہلے حضرت

آدمؑ کے قدموں میں جاری کیا گیا ج ص ۲۲۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو ہمارے حق میں ایک

شعر کہے اس کی روح القدس سے تائید ہوتی ہے ج ص ۲۲۱ روح اور نفس کی تفسیر ج ص ۱۲۵

○ نفع سور کے بعد تمام ارواح کی حالت یہ ہوگی کہ مومنوں کے ارواح نورانی اور کافروں کے ارواح سیاہ ہوں گے



اور اپنے اجسام میں داخل ہوں گے جس طرح دنیا میں تھے۔ ج ۱۳ ص ۱۳

○ ارواح کفار وادی برہوت میں اور ارواح مومنین وادی سلام میں رہتے ہیں۔ ج ۱۳ ص ۲۰۵

○ رُوْحًا مِنْ اَمْرِ نَارٍ ص ۲۲۔ ج ۱۳ ص ۲۲۵۔ ملائکہ اور روح اولوالامر کے پاس اترتے ہیں۔ ج ۱۳ ص ۲۵۸

○ زمین۔ قرص کی ضمانت کے طور رکھا جاتا ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۸۱

ریا کاری کے اعمال سب باطل قاری قرآن مالدار اور مجاہد جنہوں نے ریا کی خاطر عمل کیا تھا۔ دربار توحید میں پیش ہوں گے تو ان کے اعمال ٹھکرا دیئے جائیں گے (کیونکہ ریا کے لئے تھے) ج ۱۳ ص ۱۵۶

○ ایک آدمی باؤز بند تھیل و تکبیر پڑھ رہا تھا۔ حضور نے فرمایا کیا تم کسی مہر سے کو بلا رہے ہو ج ۱۳ ص ۱۵۶

○ ریا سے کیا ہوا عمل ضبط (ضائع) ہو گا ج ۱۳ ص ۱۹۵۔ ریا کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے ج ۱۳ ص ۱۳۲

○ حدیث میں ہے کہ ریا کاری تنگی رزق کا موجب بنتی ہے ج ۱۳ ص ۱۲۱ تکلف کرنے والے کا ظاہر ریا اور باطن منافقت

ہوتی ہے ج ۱۳ ص ۱۹۱ جو کام اللہ کے لئے کیا جائے اس کو ریا سے پاک ہونا چاہیے

## زائر

زبور۔ حضرت داؤد سواری پر زین رکھنے کا حکم دیتے تھے اور زین رکھنے سے پہلے زبور کو ختم کر لیتے تھے مقدمہ تفسیر ص ۵۵

○ حضرت داؤد پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے ویسے ہر کتاب کو زبور کہتے ہیں ج ۱۳ ص ۲۵۵

○ زبور اور کتاب کے معنی میں فرق یہ ہے کہ لکھی ہوئی کو کتاب کہتے ہیں اور پتھر یا دیوار پر کندہ شدہ کو زبور کہا جاتا

ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۶۳

زیرہ۔ حضرت داؤد نے زیرہ بنانے کی ایجاد کی اللہ فرماتا ہے ہم نے داؤد کو صنعت لبوس تعلیم دی اور لبوس ہر جنگی

ہتھیار کو کہتے ہیں اور مردی ہے کہ آپ ہر روز ایک زیرہ تیار کر لیتے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ میں گولہ گندھے

ہوئے اُسے کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ ج ۱۳ ص ۲۵۲ درج ۲۲۴ ص ۲۲۸

○ ایک دن زیرہ بنا رہے تھے تو حضرت لقمان اگر بیٹھ گئے خیال آیا پوچھ لوں کیا بنا رہے ہو؟ پس چپ رہے

جب زیرہ تیار ہوئی تو داؤد نے خود پہن کر کہا کیا اچھا جنگی لباس ہے تو حضرت لقمان نے کہا خاموشی بہت

بڑی حکمت ہے حضرت داؤد نے کہا بے شک آپ کا لقب حکیم بجا ہے ج ۱۳ ص ۱۳

زرد رنگ کی گائے ذبح کرنے کا نبی اسرائیل کو حکم ہوا تھا حدیث میں ہے کہ جو شخص زرد رنگ کا ہوتا ہے جب تک ہوتا

اس کے پاؤں میں رسہ لگا اس کو خوشی نصیب ہوگی اور مال و علم نصیب ہوگا۔ ج ۱۲ ص ۱۲۳

زقوم۔ جب حضورؐ نے آیت پڑھی جس میں زقوم کو دوزخیوں کی غذا کہا گیا ہے تو ابن زبیری نے فرمایا کہ بربر کی زبان میں مکھن اور کھجور کو زقوم کہتے ہیں عوام چونکہ زقوم سے آشنا نہ تھے پس ابو جہل نے اپنی کنیز سے کہا کہ جاؤ زقوم لے آؤ پس وہ کھجوروں پر مکھن ڈال کر لے آئی ابو جہل نے حاضرین کو اس کے کھانے کی دعوت دی اور کہا یہی وہ زقوم ہے جس سے محمدؐ ہیں ڈرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ج ۱ ص ۱۲۷

زکوٰۃ۔ زکوٰۃ کا حکم ج ۱ ص ۱۲۶۔ زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کا عذاب۔ ج ۲ ص ۱۲۷ ج ۱ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹

○ زکوٰۃ نہ ادا کرنے کے بہانہ سے ابو بکر کے حکم سے جن لوگوں کو قتل کیا گیا وہ مرتد نہیں بلکہ سچے مسلمان تھے۔

(مالک بن نویرہ اور اس کا خاندان بنی ربیع اور بنو حنیفہ) ہاں ان کا قصور یہ تھا کہ علیؑ کو چھوڑ کر کسی دوسرے

کو خلیفہ رسولؐ نہیں مانتے تھے ج ۱ ص ۱۲۷ زکوٰۃ ادا کرنے والے کی مذمت ج ۱ ص ۱۲۸

○ وہ حق جس کی ادائیگی نہ کرنے پر گرفت ہوگی وہ زکوٰۃ ہے اور جس کی عدم ادائیگی پر مواخذہ نہیں ہوگا وہ فصل کی

کٹائی کے موقع پر سائین کو مٹھی بھر دینا ہے ج ۱ ص ۱۲۷ انگوٹھی کی زکوٰۃ علیؑ نے دی ج ۱ ص ۱۲۹

○ مومن کی نشانیوں میں سے ہے زکوٰۃ ادا کرنا ج ۱ ص ۱۲۷ و ج ۱ ص ۱۲۸ زکوٰۃ نہ ادا کرنا فقر کو لاتا ہے ج ۱ ص ۱۳۱

○ زکوٰۃ کا بیان اور مفصل احکام ج ۱ ص ۱۲۷ تا ص ۱۲۸۔ ثعلبہ کا واقعہ جو غریب تھا پھر حضورؐ کی دعا سے مالدار ہوا اور زکوٰۃ

کے حکم سے انکاری ہو کر زمرہ منافقین میں شامل ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹

○ دہب زکوٰۃ کا حکم ج ۱ ص ۱۲۷۔ بحار الانوار کی ایک روایت میں ہے کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔

ہو ایک ہزار میں سے ایک تھا پس قارون نے ایک سورت کو دہ ہزار ثروت دے کر موسیٰؑ پر زنا کی تہمت

لگانے کا منصوبہ بنایا اور آخر حضرت موسیٰؑ کی بد دعا سے نوزائید سمیت زمین میں دھنس گیا ج ۱ ص ۱۲۷ حضرت علیؑ کی

زکوٰۃ انگوٹھی پر رازی کا اعتراض اور اس کا جواب ج ۱ ص ۱۳۲

○ زکریاؑ کا حضرت مریمؑ کی کفالت کا ذکر ج ۲ ص ۲۲۲۔ زکریاؑ کو یحییٰؑ کی بشارت ج ۲ ص ۲۲۲

○ حضرت زکریاؑ کی دعا برائے طلب اولاد ج ۱ ص ۱۳۳۔ حضرت زکریاؑ کے وعظ سے حضرت یحییٰؑ کا گریہ ج ۱ ص ۱۳۹

○ زلزلہ قیامت سے زمین کو بلا محفوظ ہوگی۔ ج ۲ ص ۱۳۴

○ قوم صالحؑ زلزلہ اور دھماکہ سے غرق ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۳۵ ج ۱ ص ۱۳۶

○ حضرت شعیبؑ کی قوم بھی زلزلہ سے ہلاک ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۳۶

○ مردی ہے جب زنا عام ہو تو زلزلے زیادہ آتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۳۷۔ زنا کاری زلزلوں کو لاتا ہے ج ۱ ص ۱۳۸

○ زلزلہ قیامت ج ۱ ص ۱۳۸

زلیخا زلیخا سے حضرت یوسف کی شادی صحیح ص ۱۱

زمزم حضرت اسمعیل کے پاؤں رگڑنے کی جگہ سے جاری ہوا۔ ج ص ۱۸

○ زمزم آیات بیات میں سے ہے ج ص ۱۱ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے پاس زمزم سے حاجیوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی تھی اور عثمان بن شیبہ کعبہ کا کلیدار تھا۔ ان دونوں نے حضرت علیؑ پر اپنے اپنے عہدے کا فخر کیا تو آیت اتری اَجْعَلْتُمْ مِيقَاتِنَا حِجَابًا آل آیت ۱۹ سورہ برأت ج ص ۳

○ زمزم کے کنارے ایک دن حضرت عباسؑ بیٹھے تھے کہ ایک شامی نے اعتراض کیا کہ علیؑ کے ہاتھوں کئی مومن قتل ہوئے ہیں تو ابن عباسؑ نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ خضرؑ کے قتل کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے اور اس کو بے گناہ سمجھ کر حضرت خضرؑ پر معترض ہوئے حالانکہ خضرؑ کے فعل میں اللہ کی رضا تھی اسی طرح ان کے قتل میں بھی اللہ کی رضا تھی لیکن جاہل اس کی حقیقت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ ج ص ۱۲ و ص ۱۳

○ ایک مرتبہ زمزم کے کنارہ پر ابن عباسؑ اور ابوذر غفاریؓ آکر بیٹھے اور انہوں نے حضرت علیؑ کو حالت رکوع میں انگوٹھی دینے کی اور آیت ولایت اترنے کی چشم دید حکایت بیان کی ج ص ۱۹

زندگی۔ جو شخص حج سے فارغ ہو کر اگلے سال کی حج کی نیت کرے اس کی زندگی بڑھ جاتی ہے ج ص ۱۴ زنا کرنے سے زندگی گھٹ جاتی ہے ج ص ۲۵ مردی ہے کہ زیارت حسینؑ کرنے والے کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے ج ص ۱۳ اور تارک زیارت کی عمر و رزق میں کمی ہوتی ہے ج ص ۲۲

○ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے کا مطلب ج ص ۲۳

○ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی مذمت ج ص ۲۵ و ص ۲۶ و ج ص ۲۱۸ و ج ص ۲۵ ج ص ۱۸۱

○ زنا کی سزا تو ریت میں بھی رجم تھی لیکن یہودی علماء امراء طبقہ سے رشوت سے کو تو ریت میں تعریف کر دیتے تھے ایک دفعہ یہودیوں کے امراء طبقہ میں سے کسی نے زنا کیا تو اس کو رجم سے بچانے کے لئے حضرت پیغمبرؐ سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے بھی سزائے رجم بیان فرمائی ج ص ۲۹ و ص ۲۱۰ ج ص ۱۰۸

○ زنا سے توبہ کرنے والے کا واقعہ ج ص ۵۲

○ زنا ظاہر ہو یا پوشیدہ سب حرام ہے ج ص ۲۵ ج ص ۲۹

○ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایمان کے ہوتے ہوئے انسان زنا نہیں کر سکتا ج ص ۱۶۹

○ حضورؐ نے فرمایا بروز عشر سات شخص اللہ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے (۱) امام عادل (۲) جوان عابد (۳) محب مسجد (۴) وہ دو شخص ہو اللہ کی اطاعت میں اکٹھے ہوں (۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کی عظمت کو یاد کر کے روئے (۶) وہ شخص جس کو تنہائی میں کوئی عورت زنا کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے

ڈرتا ہوں (۷) وہ شخص جو خفیہ صدقہ کرے حج ۲۷۵ زنا کاری زلزلوں کو لاتنی ہے۔ حج ۱۲۱

شب معراج حضور نے زانی مردوں اور زانیہ عورتوں کو عذاب شدید میں گرفتار دیکھا۔ حج ۲۶۲ و ۲۶۳

○ لَا تَقْرَبُوا الشَّرَائِعَ حج ۲۷۱ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی عورت سے زنا کرتا ہوا دیکھے تو اس کے لئے اس کا قتل جائز ہے۔ حج ۲۷۵

○ زنا کی شرعی سزا حج ۲۷۱۔ قذف یعنی زنا کی تہمت لگانے کی سزا حج ۲۷۱ و ۲۷۲

○ عباد الرحمن یعنی اللہ کے خاص بندے ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ زانا نہیں کرتے۔ حج ۱۸۶

○ زنا گناہن کبیرہ میں سے ہے۔ حج ۱۵۳ بڑھیا زانی جنت کی بونہ سونگھے گا۔ حج ۱۵۳

○ ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے یا بہن سے زنا کیا اور پھر اپنے گناہ پر پودہ ڈالنے کے لئے بہن بیٹی کے نکاح کو تازنی شکل دے دی پس بہن لوگوں نے یہ قانون تسلیم کر لیا ان کو انعامات دیئے گئے اور جنہوں نے انکار کیا،

انہیں آگ کی بھری ہڈی تختوں میں بھونک دیا گیا اور وہی لوگ اصحاب الاغدر ہیں۔ حج ۱۵۳

○ زنا سے توبہ کرنے والا حج ۱۴۷ و حج ۱۴۸

○ زمین کی تخلیق مقدم ہے یا آسمان کی؟ سوال و جواب حج ۱۵۲ و حج ۱۵۳

○ زمین و آسمان کا مالک اللہ ہے حج ۱۲۱ و حج ۱۲۲ و حج ۱۲۳

○ زمین کی صفات حسنہ اور آگ سے افضلیت حج ۱۵۲

○ زمین و آسمان کی پیدائش چھ دنوں میں حج ۱۴۷ و حج ۱۴۸

○ زمین کے صفات و خصوصیات حج ۱۴۷ و حج ۱۴۸

○ زمین و آسمان کا کوئی دوسرا سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے۔ حج ۱۵۱

○ بروز عشر زمین تبدیل کی جائے گی۔ حج ۱۶۲

○ زمین پر اللہ نے دریا و نہریں انسانی ضرورت کے لئے پیدا کیں۔ حج ۱۶۲

○ موسیٰ کی بدعا سے قارون کو زمین نے نکل لیا۔ حج ۱۵۵

○ سات زمینیں حج ۱۵۵۔ زمین کی تخلیق میں انسانی منافع حج ۱۵۵ و حج ۱۵۶

○ زمین زندہ انسانوں کا مسکن اور مردہ انسانوں کا مدفن ہے حج ۱۵۵

○ نہ بدو تقویٰ۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا میرے شیروں کو کھدو دیا کہ میں تمہارا صامن نہیں ہوں مگر پرہیزگاری اور تقویٰ کے ساتھ حج ۱۶۵ تقویٰ کے مراتب حج ۱۶۵

○ پرہیزگاری کا معنی ہے اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا۔ حج ۲۱۱ آئمہ کا ترک لذات حج ۲۱۵ تا ۲۱۸

- حضرت سحیحی کا زہد و تقویٰ ج ۲ ص ۲۲۹۔ عثمان بن مظعون کا زہد۔ ج ۱ ص ۱۱۱
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا مجھے پسند ہے کہ اللہ کا عبد دینی بن کر ایک دن تکمیر اور دو دن ناقص سے رہوں ج ۱ ص ۱۱۱
- امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا زہد کا آخری درجہ درخ کا پہلا زمینہ ہے اور درخ کا آخری درجہ یقین کی پہلی منزل ہے اور یقین کا آخری درجہ رضوان پروردگار کی پہلی منزل ہے فوت ہونے والی چیز کا ارمان نہ کرو اور مل جانے والی چیز پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ج ۱ ص ۲۲۴
- زید بن عارثہ جو حضورؐ کا متبنی تھا اس کا زینب سے نکاح ہوا پھر اس نے اس کو اپنی مرضی سے طلاق دے دی تو حضرت پیغمبرؐ نے حکم پروردگار اس سے شادی کر لی۔ ج ۱ ص ۱۱۶
- امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جنہوں نے چھٹی کا شمار کیا وہ مسخ ہو گئے تو کیا ہو گا ان لوگوں کا جنہوں نے اولاد پیغمبرؐ کو ناحق قتل کیا اور ان کی حومت کی ہتک کی؟ ج ۱ ص ۱۱۷
- آپ نے فرمایا ہمارے نانا ہمارے حق میں احسان کرنے کی امت کو فرمائش کر گئے تھے لیکن مسلمانوں نے ہمیں اتنے دکھ پہنچائے کہ اگر وہ ستانے کی وصیت کر جاتے تو مسلمان ہمیں اس سے زیادہ دکھ نہ پہنچا سکتے۔ ج ۲ ص ۱۳۳
- ایک شخص نے امام زین العابدینؑ سے گستاخانہ کلام کیا تو آپ اس کے گھر چلے گئے اس کو خیال آیا کہ شاید بدلہ دینے آئے ہیں لیکن آپ نے فرمایا بھائی جو کچھ تو نے مجھے کہا ہے اگر حق تھا تو میں اس کی اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور اگر غلط تھا تو میں آپ کو معاف کرتا ہوں۔ پس فوراً اس نے معافی مانگ لی۔ ج ۲ ص ۱۳۵
- آپ واقعہ کربلا کے بعد ۲۵ برس متواتر روئے ج ۲ ص ۱۳۵
- آپ سے سوال پر سی کی گئی تو آپ نے فرمایا ہماری حالت ایسی ہے جس طرح فرعونی دور میں تھی اسرائیلیں کی تھی۔ ج ۲ ص ۱۳۹
- امام زین العابدین علیہ السلام دربار شام میں پہنچے تو وہاں کا گراں طوق ان کی گردن میں تھا۔ ج ۳ ص ۲۲۴

# سین

سات چیزیں جو ماں کے شکم سے نہیں ہیں (امام حسن سے شاہ روم کا سوال) ج ۱ ص ۲۰۵ سات آدمیوں پر رحمت ج ۳ ص ۱۳۳

سام بن نوح کو حضرت علیؑ کا ٹھوکہ مار کر زندہ کرنا۔ ج ۱ ص ۲۰۳

سانپ بروز محشر زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر مسلط ہوگا بصورت اژدہا۔ ج ۲ ص ۹

○ سانپ بچھو چوسے کا حالت احرام میں مارنا بھی جائز ہے۔ ج ۲ ص ۱۶

○ عصلے موٹی کا سانپ بننا ج ۱ ص ۱۶۱ ج ۲ ص ۱۹۱ ج ۳ ص ۲۲۵ ج ۴ ص ۳۵

○ حضرت پیغمبر نے موٹی والا معجزہ دکھایا۔ ج ۱ ص ۱۶۱۔ یہ سانپ ان سات میں سے ہے جو ماں کے شکم سے نہیں آئے

○ غاریں سانپ نے حضرت ابراہیم کو کانا۔ ج ۲ ص ۵۳

○ حضرت یوسف کو جس کنوئیں میں گرایا گیا اس میں سانپ تھے لیکن حضرت یوسف کو نہ کانا۔ ج ۲ ص ۱۵۱

○ جہنم کے زہریلے سانپ جو کافر پر قبر میں مسلط ہوں گے۔ ج ۲ ص ۲۱۵

○ سوال کیا گیا کہ جادو گروں کے سانپ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ گھبر گئے تھے لیکن آگ سے حضرت ابراہیمؑ نہ گھبرائے

○ حضرت جعفر صادقؑ نے جواب دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کی صلب میں محمدؐ و آل محمدؑ کے انوار تھے۔ ج ۲ ص ۲۳۶ و ۲۳۷

○ پوشش بہرن کی جھلی پر سورہ نمل لکھ کر گھر میں رکھتے تو سانپ بچھو بیٹھیا بادل لگتا وغیرہ موذی جانور داخل

نہ ہوں گے۔ ج ۲ ص ۲۲۲۔ ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کا پڑھنا سانپ بچھو کا تعویذ ہے۔ ج ۲ ص ۱۳۶

○ سائبہ۔ بحیرہ وسیلہ اور عامی کی تشریح ج ۱ ص ۱۴۵ و ۱۴۶۔ سائبہ وغیرہ کے متعلق مشرکین کا احتجاج ج ۲ ص ۱۰۵

○ ملک سبا اور ملک سبا بلقیس کا ذکر ج ۱ ص ۲۳۷ قوم سبا کا واقعہ ج ۲ ص ۲۳۹

○ سارہ۔ ایک قول ہے کہ حضرت لوط کی بہن تھی۔ ج ۲ ص ۵۵

○ حضرت سارہ کو نپتے کی خوشخبری اور لفظ اہل بیت سے خطاب ج ۲ ص ۲۲۶ ج ۳ ص ۱۸۵ ج ۴ ص ۵۶

○ ابراہیمؑ نے عراق سے ہجرت کی تو سارہ ہمراہ تھی ملک شام کی سرحد پر کٹم آنیسر سے بات چیت ج ۲ ص ۵۴

○ بادشاہ نے مسلمان ہو کر حضرت اجروہ کو سارہ کی خدمت کے لئے دیدیا ج ۲ ص ۵۵

○ سالبون اولون کی تشریح ج ۲ ص ۱۱۳۔ سابق الایمان علی ہے ج ۲ ص ۱۱۵

○ سالبون ج ۱ ص ۱۹۶ و ۱۹۷۔ سابقین چارہیں باہل مومن آل فرعون حبیب بنار اور علیؑ۔

○ سامری۔ بنی اسرائیل کے پاس جو قبیلوں کے زیورات تھے ان کو آگ میں ڈال کر گوسلہ بنایا اور جبریل کی گھوڑی

کے قدموں کی مٹی اٹھا کر اس میں ڈالی تو اس سے آواز پیدا ہوئی پس سامری کے کہنے سے بنی اسرائیل

نے اس کی پوجا شروع کر دی۔ ج ۲ ص ۱۰۸ و ج ۳ ص ۱۹۵

○ جس طرح ہارون کی مخالفت کرنے والا سامری تھا اسی طرح اس امت میں علیؑ کی مخالفت کرنے والا

اس امت کا سامری ہے ج ۲ ص ۱۹۱

- اور حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا بروز محشر تیسرے نمبر پر میری امت کے سامری کا بعد اہو گا ج ۲۹ حضرت موسیٰؑ کی امت ہارون کے منع کرنے کے باوجود گوسالہ پرستی سے باز نہ آئی اور امت محمدیہ حضرت علیؑ کی انعام و محبت کے باوجود اپنے دور کے سامری کی اطاعت کرتی رہی۔ ج ۲۹ حصہ ۱ سامری اور گوسالہ ج ۲۹ حصہ ۱
- سامری کے متعلق خیالات ج ۱۹ حضرت موسیٰؑ نے سامری کو قوم سے نکالی دیا اور وہ مبتلا عذاب ہوا۔ ج ۲۹ حصہ ۱ سب گونا گویا شیعہ کی طرف سب صحابہ کی نسبت دینا افتراء ہے کیونکہ شیعہ مذہب کی رو سے سب کرنا اور گالی دینا فعل حرام ہے اور سیرت اکملہ اہلبیت کے خلاف ہے مقدمہ تفسیر ص ۱۱۱
- سب کرنا گناہ ہے۔ تم جڑے خداؤں کی پوجا کرنے والوں کو سب نہ کرو ورنہ وہ تمہارے حقیقی خدا کو سب کریں گے حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ جو تجھے سب کرے گا گویا اس نے مجھے سب کیا۔ ج ۲۹ حصہ ۱
- ستارہ حضرت ابراہیمؑ نے ستارہ پرستی نہیں کی تھی بلکہ ان لوگوں کو سمہانے کا ایک طریقہ اختیار کیا تھا کہ تہارے عقیدہ کے مطابق چلو ستارہ کو خدا مان لیں لیکن دیکھیں کہ اس میں خدائی صفات بھی ہیں جب وہ ڈوبا تو فرمایا ڈوبنے والے کو خدا نہیں کہا جا سکتا ج ۲۳۴
- یوسف کے لئے گیارہ ستاروں کا حجرہ خواب تھا جس کی تعبیر اس کے گیارہ بھائیوں کی اطاعت تھی ج ۲۸
- ستارہ قطبی جو جانب شمال میں افق سے ۳۲ درجے بلند ہے بعض مقامات پر اس کو دائیں کندھے کی سیہ پر رکھا جائے تو منہ قبلہ کعبہ کی طرف ہوجاتا ہے۔ ج ۲۸
- ہر ستارے کا مدار جدا ہے ج ۲۳۴ حصہ ۱۱۵ یستارے آسمان دنیا کی زینت ہیں۔ ج ۲۳۴ حصہ ۱
- علم نجوم ص ۵۰ والنجوم کی تفسیر ج ۱۲۵ تا ص ۱۲۸
- سیارات سبعہ۔ چاند، عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل، ہر ایک کا آسمان الگ ہے ج ۱۲۸
- سجدہ۔ قرآن مجید میں چار سورتیں ہیں جنہیں سجدہ واجب ہے۔ الم سجدہ۔ حم سجدہ۔ النجم۔ العلق۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۲۸
- حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اور ابلیس کا انکار ج ۱۲۸ تا ص ۱۳۰ اور علم نجوم کا ماہر تھا ج ۱۲۸
- بنی اسرائیل کو سجدہ کرتے ہوئے دروازہ سے گزرنے کا حکم تھا وہ بابِ حطہ یعنی باب استغفار تھا اور پیغمبرؐ نے فرمایا میری امت کے لئے علیؑ بابِ حطہ ہے ج ۱۱۵
- حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والا اسلامی گروہ ۷۲ زن دمرد اور بچوں پر مشتمل تھا نجاشی کا سلام کیا لیکن سجدہ نہ کیا نجاشی نے پوچھا تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم صرف اللہ کا سجدہ کرتے ہیں اور بس ج ۱۲۸
- سجدہ شکر شعیان علیؑ کی علامت ہے ج ۲۳۳۔ سجدہ و ذکر سجدہ ج ۵۵۔
- ابلیس سجدہ آدم کے حکم میں شامل تھا ج ۱۲۸۔ قرآنی سجدہ سے ان کا طریقہ اور ذکر سجدہ ج ۱۲۸ و ص ۱۵۵

○ سجدہ تغلیبی حج ۵۶ سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے حج ۱۱۵ سجدہ تکوینی و سجدہ تشریحی حج ۱۱۹

○ لانگہ کا سجدہ کس نوعیت کا تھا۔ حج ۱۵۹

○ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جب سے پیدا ہوئے ہیں سجدہ میں ہیں اور ان کے آنسوؤں کے قطرات سے

فرشتے پیدا ہوتے ہیں وہ بروز قیامت سجدہ سے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے پروردگار! جو تیری عبادت

کا حق تھا ہم ادا نہیں کر سکے حج ۲۱۵

○ دو سجدے ہر رکعت میں ارکان نماز میں سے ہیں حج ۵۶۔ سجدہ سہو حج ۵۹

○ ہر شی اللہ کا سجدہ کرتی ہے لیکن ذی العقول کا سجدہ تشریحی اور باقیوں کا تکوینی ہے۔ حج ۱۶

○ بد بد نے سیماں کو رپورٹ دی کہ ملک بلقیس اور اس کی قوم سورج کا سجدہ کرتے ہیں۔ حج ۲۳۶ تا ۲۴۱

○ چاند سورج کا سجدہ نہ کرے بلکہ اللہ کا سجدہ کرے حج ۱۸۹

سجین کی تشریح حج ۱۵۹

سحت۔ ہر روایت درمنثور پیغمبر سے مروی ہے۔ سحت یہ چیزیں ہیں۔ کتے کی قیمت، بندر کی قیمت، سوز کی قیمت

شراب کی قیمت، مردار کی قیمت، خون کی قیمت، نر حیوان کی مادہ سے لانے کی اجرت، رونے والیوں کی

اجرت، گانے والیوں کی اجرت، جادوگر و قیافہ شناس کی اجرت، مردار جانوروں کی کھال کی قیمت،

بت بنانے کی اجرت، سفارش کا ہدیہ، جہاد میں جانے کی اجرت۔ ایک روایت میں رشوت زنا کی

اجرت، خیانت، امام مال یتیم سود اور ہر شکر کی قیمت یہ سب سحت میں داخل ہیں۔ حج ۱۱۹ و ۱۳۹

سعادت۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے مال سے حق واجب نکال کر مستحقین تک

پہنچا دے وہ سخی ہے اور جو حقوق واجبہ ادا نہ کرے وہ بخیل ہے۔ حج ۱۱۳

○ مستحقین کی پہلی صفت سعادت ہے حج ۵۹، مالدار انسان کی زینت سعادت ہے حج ۱۳۳ حج ۵۵

○ معصوم نے فرمایا بہتر وہ ہیں جو سخی ہیں اور بدتر وہ ہیں جو بخیل ہیں۔ حج ۱۳۳ حج ۲۵۴

○ سدرۃ المنتہیٰ کا ایک پتہ ایک بڑی جماعت کو سایہ دے سکتا ہے حج ۲۶۳

○ شب معراج جب حضورؐ تمام سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے تو جبریلؑ رک گئے اور حضورؐ آگے چلے گئے حج ۱۵۳ و ۱۵۴

سعادت و نحوست ایام حج ۱۸۳ تا ۱۸۴

○ سعد نامی ایک شخص نبی امیہ میں سے تھا اور معصوم اس کو سعد النخیر کے نام سے پکارتے تھے۔ حج ۱۶۴

○ سفر۔ ماہ رمضان کا روزہ سفر مباح میں ناجائز ہے اور بعد میں اس کی قضا لازم ہے حج ۲۱۵۔ شرائط سفر ص ۲۱۸

○ ماہ رمضان میں سفر کے متعلق احکام و ہدایات حج ۲۳۲ تا ۲۳۳



○ سفر کے اخراجات اور واپسی تک گھر والوں کے خرچہ رقم پاس ہوتو حج واجب ہے بشرطیکہ روکاٹ کوئی نہ ہو حج ۱۹ ص ۱۹

○ اگر عورت کے لئے محرم میسر نہ ہو لیکن سفر پر امن ہوتو حج کو جاسکتی ہے۔ حج ۱۹ ص ۱۹

○ سفر کے ایام میں شرائط کے ساتھ نماز قصر ہوتی ہے نماز قصر اور اس کے مسائل حج ۲۳۱ تا ۲۳۲ ص ۲۳۱

○ اگر سفر میں دشمن کا خطرہ لاحق ہو تو نماز خوف پڑھی جائے گی۔ حج ۲۳۵ ص ۲۳۵

○ زمین میں سفر کر کے انسان عبرت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ حج ۱۱ ص ۲۲۴

○ سفر میں سورہ الطور کی تلاوت کرنے والا ناپسندیدہ امور سے محفوظ رہتا ہے حج ۱۳ ص ۱۳۲

○ سفینہ۔ اللہ نے اپنی حکمت و مصلحت سے پانیوں کو کشتیوں کے بوجھ اٹھانے کی طاقت دیکر ان لوگوں کو سہولت دے دی۔ حج ۲۰۶ ص ۲۰۶

○ حضرت خضرؑ نے کشتی کو شگاف کر کے ڈبو دیا۔ حج ۱۱۳ ص ۱۱۳

○ بادشاہ وقت چالو کشتیوں کو ضبط کر رہا تھا اس لئے خضرؑ نے کشتی کو عیب دار کر کے بچا دیا۔ حج ۱۱۶ ص ۱۱۶

○ حضرت نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم ہوا اور اس میں ہر جنس کا بوجھ بوجھ سوا کرنے کا بھی حکم ہوا۔ حج ۲۱ ص ۲۱

○ کشتی نوحؑ کا علیہ حج ۲۱۱ ص ۲۱۱۔ پانی کے سفر کے لئے کشتیاں بھی اللہ نے مسخر کیں۔ حج ۱۱ ص ۲۳

○ حضرت نوحؑ کی کشتی پانی میں چلی کر باعث نجات ہوئی حج ۱۱ ص ۱۱۹

○ سفیان ثوری نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر عمدہ لباس پہننے کا اعتراض کیا آپ نے فرمایا میں نے اوپر لوگوں کے لئے اچھا لباس پہنا اور اندر اپنے بدن کے لئے کھردرا لباس پہنا ہے لیکن تو نے اوپر لوگوں کے دکھاوے کے لئے کھردرا پہن رکھا ہے اور اپنے نفس کے لئے اندر عمدہ لباس پہنا ہے آپ نے اوپر کا کپڑا اٹھایا تو ایسا ہی تھا۔ حج ۲۴ ص ۲۴

○ سفر۔ جہنم کا ایک طبقہ ہے جس کا نام سفر ہے۔ حج ۱۳ ص ۱۴

○ سفر اط کو جب اپنے زمانہ کے نبی کی بعثت کی خبر سنائی گئی تو اس نے کہا میں خود ہدایت یافتہ ہوں مجھے

کسی دوسرے لادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ حج ۱۱ ص ۱۱۶

○ سکینہ۔ تابوت بنی اسرائیل میں سکینہ تھا۔ حج ۱۱ ص ۱۱۱

○ اللہ نے اپنا سکینہ اپنے رسولؐ پر نازل کیا (غار ثور میں) حج ۱۱ ص ۱۱۵

○ اللہ نے مومنوں کے قلوب میں سکینہ (سکون) نازل فرمایا سکینہ سے مراد دلائل و براہین جن کی بدولت ان

کے دلوں میں سکون و اطمینان پیدا ہو گیا۔ حج ۱۱ ص ۶۶

- سلیمان** پر جادو کی تہمت لگائی گئی حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کیا۔ ۱۳۸ھ
- غزالی نے سر العالمین میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے ہوانگوٹھی رکوع میں دی تھی وہ سلیمان کی تھی۔ ۱۳۴ھ
  - حضرت علیؑ نے فرمایا میرا ملک سلیمان بن داؤد کے ملک سے بڑا ہے۔ ۲۱۲ھ
  - ہر ہر پرندے کے پاس وہ علم تھا جو سلیمان کے پاس نہ تھا۔ ۱۳۶ھ
  - سلیمان نبی کے گھر میں تین سو بیویوں کے علاوہ سات سو کنیریں تھیں ۱۳۷ھ
  - حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے فیصلہ کو تبدیل کر لیا ۲۱۱ھ سلیمان کی حکومت ۲۳۳ھ
  - حضرت سلیمان نے باوجود انتہائی بندگی اور شکاری شور و غل کے زمین پر دھیمی آواز سے بولنے والی چوٹی کی آواز سن لی۔ ۲۱۲ھ
  - حضرت سلیمان کے لشکر کا یومیہ خرچہ سات کرونہ تھا۔ ۱۳۹ھ حضرت سلیمان کا قصہ ۲۲۷ھ
  - حضرت سلیمان کی فوجی چھاؤنی تین سو میل کی حدود میں تھی۔ ۲۳۱ھ
  - حضرت سلیمان کے شے ہوا مسخر تھی تیز رد گھوڑے کی درماہ کی مسافت ان کا تخت ہوا میں ایک دن میں پہنچتا تھا۔ ۲۱۸ھ
  - بیت المقدس کی تعمیر ۲۲۹ھ۔ حضرت سلیمان کی موت ۲۳۵ھ
  - حضرت سلیمان کے شے سورج واپس پٹا گھوڑوں کا معائنہ کر رہے تھے کہ نماز قضا ہو گئی ۱۳۸ھ
  - حضرت سلیمان کا امتحان۔ ۱۳۹ھ۔ ملک سلیمان جن انسان چرند پرند حشرات الارض اور ہوا پر حکومت کرتا
  - شہنشاہ ہونے کے باوجود مزدوری کر کے اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ ۲۲۵ھ
- سلمان**۔ اگر دین آسمان سے معلق ہوتا تو ایرانی لوگ وہاں سے بھی حاصل کر لیتے ۱۳۸ھ
- سلمانؓ من اهل البيت ۱۳۸ھ۔ خندق کی کھدائی میں سلمانؓ کو حضورؐ نے اپنا ساتھی بنایا۔
  - سلمانؓ حضرت کے زمانہ میں بھی اندرونی طور پر حضورؐ پر ایمان رکھتا تھا۔ ۱۳۹ھ
  - سلمانؓ نے کہا جو جبریل کا دشمن وہ میکائیل کا بھی دشمن ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے سلمانؓ! آیت نے تیری تصدیق کر دی ہے۔ ۱۳۸ھ
  - سلمانؓ نے بی بی سے کہا کہ آپ بدعا نہ کریں۔ بی بی نے فرمایا میرا حق غضب ہوا ظالمیہ مارا گیا۔ دروازہ گرا میں نے صبر کیا اب کیسے صبر کروں؟ تو سلمانؓ نے عرض کی علیؑ نے ایسا فرمایا ہے تو بی بی نے سر جھکایا۔ ۱۳۸ھ
  - سلمانؓ و ابو دجانہ انصاری اور مالک اشتر حضرت قائم کے ہمراہ ہوں گے ۱۳۸ھ

○ مسلمان سے مروی ہے میں حضورؐ کے ہمراہ تھا آپ نے ایک خشک درخت کی ٹہنی کو ہلایا تو اس کے پتے گرے آپ نے فرمایا جب وضو کر کے مومن نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح گر جاتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۴

○ حدیث بساط میں مسلمان شامل تھا۔ ج ۹ ص ۵۳

○ مسلمان ابو ذرؓ صہیب عمار اور جناب نادار صحابہ تھے جن کے متعلق امر کہتے تھے کہ ہمیں ان سے بدلواتی ہے پس قرآن مجید کی آیت اتری کہ آپ ان لوگوں کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ ج ۹ ص ۹۴

○ مسلمان سے بارہ اماموں والی روایت منقول ہے اور حضورؐ نے فرمایا میرے بارہویں جانشین کے ہمراہ تو مجی زندہ ہو کر اٹھے گا تو خوشی کے مارے آنکھوں سے آنسو آگئے اور کہا اب موت کی کوئی پردہ نہیں ہے ج ۱ ص ۱۰۴

○ مسلمان کے لئے جنگ نحدق پہلا جنگ تھا ج ۱ ص ۱۶۴ بشارت والی آیت کا مصداق ہے مسلمان ج ۱ ص ۱۱۱

○ مسلمان کو پیغمبرؐ کا آخری زمانہ کے مسلمانوں کی غلط کاریاں بتانا اور مسلمان کا روزنا۔ ج ۱ ص ۱۶۴

○ جب آیت اتری کہ اگر تم گمراہ ہو جاؤ تو خداتم سے بہتر لوگ لائے گا لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ مسلمان حضورؐ کے پاس بیٹھا تھا آپ نے اس کے زانو پر ہاتھ رکھ کر فرمایا وہ یہ لوگ ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۵

○ دو صحابیوں نے مسلمانؓ واسامہؓ کا گلہ کیا تو آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا تمہارے منہ سے گوشت کی بدلواتی ہے انہوں نے جواب دیا حضورؐ! ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے مسلمانؓ

واسامہؓ کا گلہ کیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۴

○ مسلمانؓ کو ساتھ لے کر حضرت علیؓ نے معجزہ دکھایا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت علیؓ نے سورج سے کلام کیا جبکہ اس موقع پر عمارؓ مسلمانؓ دونوں موجود تھے۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ سلام۔ رسول اللہؐ کے بعض غریب و مسکین صحابہ سے مالدار لوگ نفرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ

ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیں۔ اللہ نے حضورؐ کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور حکم ہوا کہ جب

آپ کے پاس یہ غریب لوگ آئیں تو آپ ان کو سلام علیکم کہیں چنانچہ جب وہ آتے تھے تو حضورؐ

سلام علیکم کی پہلی کرتے تھے اور فرماتے تھے اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ

پیدا کئے جن پر پہلے سلام کرنے کا مجھے حکم ملا ہے۔ ج ۱ ص ۲۲۳

○ اعراف پر کھڑے ہوئے گنہگار مومن جنت میں جانے والوں کو سلام کہیں گے اور خود بھی جنت

کے امیدوار ہوں گے۔ ج ۱ ص ۲۵

○ امام محمد باقر علیہ السلام نے دربار ہشام میں شاہ درعیاسب کو ایک ہی سلام سے خطاب کیا۔ ج ۱ ص ۵

○ حضرت پیغمبر نے فرمایا ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہنا عقلمند کی نشانی ہے۔ - ج ۱۶ ص ۲۸

○ خدا کی جانب سے بہشتیوں کو ہدیہ و تحیّہ کے طور پر سلام پہنچے گا۔ - ج ۲ ص ۲۵۲

○ سلام کے چار معانی ہیں (۱) سلام کہنا (۲) ایک پودا ہے (۳) سلامت کی جمع سلام ہے (۴) اللہ کا نام ہے، اسی سے ہے دارالسلام۔ - ج ۲ ص ۲۲۵

○ یعقوب دیوسف کی ملاقات میں سلام کی پہلی یعقوب نے کی تھی۔ - ج ۳ ص ۲۳

○ سلام اولاد آدم کے لئے تحیّہ ہے اور حضرت پیغمبر نے فرمایا۔ جنت میں جانے کا آسان نسخہ ہے۔ -

أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَافْتَشُوا السَّلَامَ وَصَلُّوا فِي الدُّنْيَا وَالنَّاسِ نِيَامٌ وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ

بِسَلَامٍ - یعنی کھانا کھلاؤ سلام ہر ایک کو کرو نماز شب پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ پس سلامتی سے جنت میں چلے جاؤ۔ - ج ۱ ص ۱۴۹، ج ۱ ص ۱۵۰، ج ۱ ص ۱۵۱، شب معراج آسمانی فرشتوں نے عرض کی کہ زمین پر پہنچ کر علی کو ہمارا سلام کہنا۔ - ج ۱ ص ۱۶۱۔ خدیجہ کو اللہ کا سلام ج ۲ ص ۲۵۹۔

○ حدیث بساط میں ہے کہ اصحاب کہف نے صرف علی کو سلام کا جواب دیا اور انہوں نے سوال کے جواب میں کہہ دیا کہ ہم صرف نبی یا وصی نبی کو ہی سلام کرنا جانتے ہیں۔ - ج ۹ ص ۲۴۹

○ حضرت موسیٰ و خضر کی ملاقات اور موسیٰ کا سلام کہنا حضرت نے جواب میں کہا اے بنی اسرائیل کے پیغمبر تجھ پر میرا بھی سلام ہو موسیٰ نے پوچھا تجھے میرے پیغمبر ہونے کا علم کیسے ہے تو حضرت نے جواب دیا جس نے تجھے میرا پتہ بتایا مجھے اسی نے بتایا۔ - ج ۱ ص ۱۶۱

○ اپنے گروں میں داخل ہوتے وقت بھی سلام کہنا چاہیے اگر گھر میں کوئی آدمی موجود نہ ہو تو اس طرح کہے السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا اللَّهُ نَسْتَعِينُ اس کو اپنا تحیّہ قرار دیا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے گروں والوں کو سلام کیا کرو تا کہ خیر و برکت ہو۔ - ج ۱ ص ۱۵۱ شب قدر میں ملائکہ اولیاء اللہ پر سلام کہتے ہیں ج ۱ ص ۱۶۱

○ مومن سے ملک الموت کی ملاقات کے وقت ملک الموت مومن کو سلام کرے گا۔ - ج ۲ ص ۲۰۲

○ بہشتیوں کو کہا جائے گا اَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ اَمِينِ ج ۲ ص ۲۶ اور فرشتے اللہ کی طرف سے ان کو سلام پہنچائیں گے۔ - ج ۱ ص ۱۶۱

○ مومن لوگ بہشت میں کوئی دوسری بات نہ سنیں گے بلکہ مومن بھائیوں کی جانب سے سلام سلام کی صدا سنیں گے۔ - ج ۱ ص ۱۶۸

○ سوال کرنا اللہ کو پسند نہیں حدیث میں ہے کہ جو شخص گذرا ہو سکنے کے باوجود سوال کرے وہ بروز محشر بدنامیچر کے ساتھ اٹھے گا۔ - ج ۳ ص ۱۶۴

- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتے کی طرح بھونکیں نہیں کوسے کی طرح لالچی نہ ہوں اور ہمارے دشمن سے سوال نہ کریں خواہ بھوک سے مرہی جائیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سود خوری۔ سود کھانے کا گناہ اور مسائل ج ۱۶ ص ۱۶ تا ص ۱۶ ص ۱۶
- سود سے منع ج ۱۶ ص ۱۶۔ سود سحت کی قسم ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔ یہودیوں پر لعنت کی وجہ سے سود خوری تھی ج ۱۶ ص ۱۶
- سود خوری گناہان کبیرہ میں سے ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶ دن ۱۱ ص ۱۱۔ سود خور آل فرعون کی طرح آگ کی بھٹی میں بھونکے جائیں گے۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سود خوری پر مفصل نوٹ ج ۱۱ ص ۱۱۔ سود خور جہنم میں اٹھے لٹکائے جائیں گے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔
- سورج۔ حضرت ابراہیم نے نردو کے سامنے توحید کے اثبات میں احتجاج کیا تھا کہ خدا مشرق سے اُجھارتا ہے اگر تو خدا ہے تو اسے مغرب سے اُجھار دے پس وہ شرمندہ ہوا۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- حضرت علی کے لئے سورج غروب کے بعد مغرب سے واپس پٹنا اس مسئلہ پر بحث ج ۱۶ ص ۱۶
- رد شمس جنگ صفین سے واپسی پر بابل کے علاقہ میں۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔ زمان پیغمبر میں رد شمس۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- ابو منصور مظفر داعی کا واقعہ ج ۱۶ ص ۱۶
- حضرت ابراہیم سورج یا چاند دستار پرست نہ تھے بلکہ ان کی پرستش کرنے والوں سے ان کے مسلمات کی روشنی میں بات کر رہے تھے کہ چلو میں تمہارے عقیدہ کے مطابق اپنا رب مان لیتا ہوں لیکن جب ان کا غروب دیکھا تو ان کی پرستش کرنے والوں کو سمجھایا کہ دیکھو جس میں تغیر ہو یا طلوع و غروب ہو وہ رب نہیں ہو سکتے لہذا میں تو ان کو رب نہیں مان سکتا بلکہ اس کو خدا مانتا ہوں جو ان سب کا خالق ہے پس توحید کو سمجھانے کا ایک مؤثر طریقہ کار تھا۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- شمس و قمر کو اللہ نے حساب کے لئے بنایا ہے کہ شمس کے دور سے سال اور چاند کے دور سے مہینہ بنتا ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶ دن ۱۱ ص ۱۱
- سورج کا مغرب سے طلوع کرنا علامت ظہور نئے ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶، چاند سورج سے روشنی لیتا ہے ج ۱۶ ص ۱۶۔ مفصل بیان تا ص ۱۵۳
- سورج و چاند اللہ کے حکم کے سامنے مستقر ہیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶ یہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سورج کو گہن لگے تو نماز کسوف (نماز آیات) واجب ہوتی ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- حضرت علی کا سورج سے کلام کرنا ج ۱۶ ص ۱۶ حضرت یوشع بن نون کے لئے سورج کا پٹنا۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سورج بوقت طلوع اصحاب کہف کی دائیں جانب اور بوقت غروب بائیں جانب ہوتا ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶

○ مشرقی ممالک میں جب ذوالقرنین پہنچے تو اس وقت یہ لوگ متمدن نہیں تھے اور لباس کی قید سے آزاد تھے چنانچہ ارشاد قدرت ہے کہ سورج کے علاوہ ان کا کوئی ستر نہ تھا مغرب الشمس اور مطلع الشمس سے مراد غالباً مغرب اقصیٰ اور مشرق اقصیٰ ہے یعنی جہان تک حضرت ذوالقرنین پہنچ سکے تھے۔ ج ۱ ص ۱۲۵

○ سورج اور چاند اپنے اپنے محوروں پر گردش کرتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۲۳

○ اگر یہ لوگ سورج کو اتار کر میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں تب بھی کلہو حق کی تبلیغ سے نہ ترکوں گا۔ ج ۳ ص ۷۵

○ حضرت سلیمان کے لئے سورج پٹا ج ۹ ص ۹۱۔ حضرت علی کے لئے رد شمس ج ۳ ص ۵۷

○ چار شخصیتوں کے لئے سورج واپس پٹا دا، وصی موسیٰ یوشع بن نون ۱۲، حضرت سلیمان ۱۳، حضرت رسالتا ب

محمد مصطفیٰ ۱۴، حضرت علی علیہ السلام ج ۳ ص ۵۷

سید کو بروز محشر پیغمبر کی قرابت فائدہ دے گی۔ ج ۳ ص ۱۶۷

# الشین

شادی۔ حضرت اسمعیل کی قبیلہ جریم میں پہلی شادی پھر دوسری شادی۔ ج ۱ ص ۱۴۵

○ مرد کے لئے چار تک شادیاں جائز ہیں۔ ج ۳ ص ۱۱۱۔ شادی برکت و رزق کی موجب ہوا کرتی ہے۔ ج ۳ ص ۱۳۲

○ لڑکی کی بروقت شادی نہ کرنا گناہ ہے۔ ج ۵ ص ۲۶۱۔ شادی کی پیش کش کو رد کرنا درست نہیں ہے۔ ج ۳ ص ۱۳۲

○ زلیخا دیوسف کی شادی ج ۹ ص ۹۱۔ رسول اللہ کی زیادہ شادیوں پر اعتراض اور اس کا جواب۔ ج ۳ ص ۱۳۹

○ جاہلوں کی بد رسم بیوہ عورت کی شادی نہ کرنا۔ ج ۳ ص ۲۱۵

○ معراج کے مقاصد میں سے ایک مقصد علی و بتول کی شادی تھی ج ۳ ص ۲۶۴

○ جس عورت کی شادی نہ ہوتی ہو سورہ طہ کو دھو کر اس پانی سے غسل کرے شادی جلد ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۶۹

○ شادی کرنے کا حکم ج ۳ ص ۱۳۲۔ حضرت سلیمان کو ملکہ بلقیس سے شادی ج ۲ ص ۲۵۲

○ حضرت موسیٰ کی حضرت شعیب کی لڑکی سے شادی۔ ج ۳ ص ۳۲۲۔ حضرت لوط کی دوسری شادی اور حضرت

ابراہیم کی تسارہ سے شادی ج ۳ ص ۷۵ شادی کا خواہشمند سورہ احزاب لکھ کر اپنے پاس رکھے تو شادی جلد ہوگی ج ۳ ص ۱۵۴

○ طلحہ عائشہ سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا۔ ج ۳ ص ۲۰۹

**شب قدر** - شب قدر میں قرآن نازل ہوا اور شب قدر ماہ رمضان کا دل ہے۔ ج ۲ ص ۲۳

○ ہر انسان کی اجل شب قدر میں ملک الموت کو بتائی جاتی ہے پس وہ اس پر عمل کرتی ہے۔ ج ۲ ص ۲۳

○ شب قدر ۲۳ ماہ رمضان کی رات ہے اور اسی کو بیلہ مبارکہ کہا گیا ہے۔ ج ۲ ص ۲۵

○ شب قدر میں روح اور ملائکہ نبی یا دھمی نبی کے پاس رہتے ہیں اور صبح کو واپس جاتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۵

○ شب قدر کی تعیین اور فضیلت اور ملائکہ کی آمد ج ۱۳ ص ۲۴ تا ص ۲۶

**شتر مرغ** کے انڈے اگر حالت احرام میں توڑ دے تو اتنے ہی نونٹ اونٹنیوں پر بٹھائے پس جتنے بچے نکلیں ان کی قربانی دے۔ ج ۲ ص ۱۶

**شجاعت** حیدر کوہار۔ جنگ صفین میں ایک بار باریک قیص کے ساتھ بغیر زرہ کے مصروف جہاد تھے تو حضرت

حسن مجتبیٰ نے عرض کی۔ اباجان! یہ کیوں؟ تو آپ نے فرمایا۔ رَأَىٰ اَبَاكَ لَا يُبَايِى وَ قَعَّ عَلٰى  
الْمَوْتِ اَذْوَ قَعَّ الْمَوْتِ عَلَيْهِ یعنی تیرے باپ کو پرواہ نہیں کہ موت پر جا پڑے یا موت اس

پر آ پڑے۔ ج ۲ ص ۱۴ و ص ۱۵

○ جنگ احد میں جب یار بھاگ گئے تو نسیم نامی عورت نے اپنے بیٹے کے شہید ہونے کے بعد اس کی تلوار

سے لی اور جہاد شروع کر دیا اور پیغمبر کے ارد گرد پروانہ دار گھومتی رہی اور آپ کی حفاظت کا فریضہ ادا کیا،  
چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ان بھاگنے والوں سے تو یہ نسیم افضل ہے۔ ج ۲ ص ۱۶ و ص ۱۷

○ شیخ طلوسی قدہ اور عالم معتزلی سنی کے درمیان مناظرہ میں ابو بکر کی شجاعت پر دلچسپ بحث ج ۱ ص ۱۲ و ص ۱۳

○ میدان صفین میں عباس بن ربیع بن عارث بن عبدالمطلب کی شجاعت پر حضرت علیؑ خود عباس کا لباس

پہن کر وارد میدان ہوئے اور جوہر شجاعت دکھائے ج ۲ ص ۱۲۔ حنین میں علیؑ کی شجاعت ج ۲ ص ۲۴

○ اِذَا اَعْتَلٰى تَدًا وَاِذَا اَعْتَرَضَ قَطَّ عَلٰى كِي نَمْرَتَيْنِ نَسَّ رَاغًا كِي هَوْتِي تَعْنِي جَبَّ اُرْطَرَسَ مَارْتَسَ تُو

پیر دیتے تھے اور جب ایک طرف سے مارتے تو برابر دو جھڑوں میں کاٹ دیتے تھے۔ ج ۲ ص ۲۱

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ علیؑ بڑے بہادر تھے لیکن کعبہ میں پیغمبر کا بوجھ نہ اٹھا سکے کیا

دبیر ہے؟ پھر آپ کا جواب۔ ج ۱ ص ۱۳ و ص ۱۴

**شرابیت**۔ گزشتہ شریعتوں کے مقابلہ میں شریعت اسلامی نہایت سہل ہے۔ ج ۱ ص ۱۴ تا ص ۱۵

**شراب**۔ شراب کی لذت، شراب و شطرنج کی لذت۔ ج ۲ ص ۱ تا ص ۱۲۔ شرابی کو بے وقوف اور

بے عقل کہا گیا ہے ج ۲ ص ۱۱ و ص ۱۱۹۔ شراب خورد مش بت پرست کے ہے ج ۲ ص ۲ حرم شراب ج ۲ ص ۱۲

○ شراب کی قیمت سست ہے ج ۲ ص ۱۱ مسخ ہونی والوں کی برائیوں میں ایک برائی شراب خوردی بھی تھی۔ ج ۲ ص ۱۵

- شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت ہے۔ ۱۔ کاشت کنندہ ۲۔ محاذظ ۳۔ پھرنے والا۔  
 ۴۔ پینے والا ۵۔ پلانے والا ۶۔ اٹھانے والا ۷۔ جس کی طرف لایا جائے ۸۔ بائع ۹۔ مشتری  
 ۱۰۔ اس کی قیمت کھانے والا ۱۱۔
- بعض روایات میں زنا کاری چوری اور شراب نوشی کو ظلم کہا گیا ہے۔ ۱۲۔  
 ○ ناقہ کے تعلق کی وجہ شراب نوشی تھی۔ ۱۳۔ جس نے شراب پیادہ ایمان سے خارج ہے۔ ۱۴۔  
 ○ شراب نجس ہے ۱۵۔ (فقہائے نزدیک شراب کی نجاست پشاب کی نجاست سے بھی زیادہ ہے چنانچہ  
 اگر مجبوری کے عالم میں شراب اور پشاب سامنے ہوں تو پشاب کو اختیار کر کے شراب نہ پیئے، شراب نوشی  
 گناہ کبیرہ ہے۔ ۱۶۔
- شرابی کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اور جہنم میں اس کو صدید پلایا جائے گا۔ ۱۷۔  
 ○ شراب شیطان کا مشروب ہے ۱۸۔ مسکر کا معنی شراب ۱۹۔  
 ○ کیا مومن شراب پیتا ہے؟ ۲۰۔ اگر سورۃ المؤمنوں کو لکھ کر شرابی کے گے میں ڈالیں تو وہ شراب سے نفرت  
 کرے گا ۲۱۔
- شراب و شطرنج ان گناہوں میں سے ہیں جو بے عزتی کے موجب ہیں۔ ۲۲۔  
 ○ شراب نوشی کی سزا میں حضرت علیؑ نے دلیر بن عقبہ کو اتنی تازیانہ مارا تھا۔ ۲۳۔  
 ○ شراب میں چار دنیاوی عیب ہیں بے ہوشی سردردی ت اور پشاب کی زیادتی ۲۴۔ لیکن جنت کی شراب  
 ان عیبوں سے پاک ہے کیونکہ جنت کی شراب پاکیزہ ہوگی۔ ۲۵۔ شرابا طہرہ ۲۶۔ شراب  
 منقسم ۲۷۔
- شطرنج اور تاش وغیرہ جس میں ۲۸۔ شطرنج کی حومت ۲۹۔ شطرنج ۳۰۔  
 شفا۔ آیات قرآنیہ میں شفا ہے مقدمہ تفسیر ۳۱۔
- سورۃ ناس کا پڑھنا باعث شفا ہے ۳۲۔ خاک شفا ۳۳۔  
 ○ قرآنی دوائی تعلیمات امراض روحانیہ کے لئے باعث شفا ہیں ۳۴۔  
 ○ حضورؐ سے منقول ہے کہ صَن یعنی کھمبی کا پانی امراض چشم کے لئے باعث شفا ہے۔ ۳۵۔  
 ○ اللہ کے فرمان کی اطاعت موجب شفا ہے اس پر جرح کرنا دانشمندی نہیں۔ ۳۶۔  
 ○ سورۃ النعام کو مشک و زعفران سے لکھ کر پھر دھو کر پینے سے دکھوں دردوں سے شفا حاصل ہوگی۔ ۳۷۔  
 ○ شہد کو اللہ نے شفا قرار دیا ہے شفاءٌ لِلنَّاسِ۔ سورہ فصلی ۳۸۔



○ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے پیٹ کے مریض کو قرآنی نسخہ تعلیم فرمایا یا جس کے تین بھراؤ ہیں۔  
 ۱) شہد باعث شفا ہے (۲) بارش کا پانی جو باعث برکت ہے (۳) عورت کے حق مہر سے کوئی چیز جس کو  
 قرآن نے **هَيْئًا مَرِيئًا** کہا ہے مریض نے ان تینوں چیزوں کو ملا کر استعمال کیا۔ وہ شفا یاب ہو  
 گیا۔ ج ۱ ص ۱۵۸

○ سورہ قصص کو لکھ کر آبِ باران سے دھو کر پینے سے تمام دردوں سے شفا یابی کی ضمانت ہے۔ ج ۱ ص ۷۱  
 ○ اور سورہ عنکبوت و لقمان و سجدہ و فاطر سے بھی یہی فوائد منقول ہیں۔ ج ۱ ص ۶۵ و ص ۱۲۸ و ص ۱۴۳ و ص ۲۵۵  
 ○ سورہ یسین اور سورہ مومن کو لکھنا اور پینا بھی شفا یابی کی ضمانت ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۸ و ص ۱۴۱ و ج ۱ ص ۱۶۸  
**شفا عت** - تارکِ نماز کے لئے شفا عت نہ ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۰۲۔ محمد و محمد شفا عت کریں گے۔ ج ۱ ص ۱۰۲  
 ج ۱ ص ۸۵۔ ج ۱ ص ۲۰۲۔ ج ۱ ص ۱۶۸۔ ج ۱ ص ۲۲۸۔ ج ۱ ص ۱۰۶۔ ج ۱ ص ۱۳۶۔ ج ۱ ص ۱۶۶

○ نماز تہجد پڑھنے والوں کو اپنے اہل خانہ کے متعلق شفا عت کا حق دیا جائے گا۔ ج ۱ ص ۳۳

○ بعض لوگوں کو شفا عت پہنچے گی جبکہ جہنم میں جل کر ان کے چہرے سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ ج ۱ ص ۹۸

○ مسجد کو فریضے نمازیوں کے لئے شفا عت کرے گی۔ ج ۱ ص ۲۵

○ شفا عت اور نصرت میں فرق ج ۱ ص ۱۰

○ گنہگار مومنوں کے لئے شفا عت کا دروازہ کھلا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۸

○ حضرت رسالتِ باذن پروردگار اپنی امت کی شفا عت کریں گی۔ سابق انبیاء کو بھی حق شفا حاصل ہوگا۔

○ اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایک ایک مومن قبیلہ مفرد و ربیعہ کے افراد کے برابر گنہگاروں کی شفا عت

کریں گے ج ۱ ص ۲۴۵ و ص ۲۴۶ حضرت پیغمبر کا حق شفا عت دنیاوی حکومتوں اور زندگی دنیا سے مترکنا افضل

ہے ج ۱ ص ۹۴۔ شفا عت کا حق ان کو حاصل ہوگا جن کو اللہ اذن دے گا۔ ج ۱ ص ۱۲۵

○ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا میرے شیعوں اور مولیوں میں سے ہر ایک اپنے ہمایوں اور دوستوں

کے حق میں شفا عت کرے گا۔ ج ۱ ص ۱۴۹ و ص ۲۶۹۔ جناب فاتون جنت سے شفا عت کریں گی۔ ج ۱ ص ۱۳۸

**شُرک** - حضرت پیغمبر کی وصیت ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا ج ۱ ص ۱۳۱۔ جو کسی وقت بھی شرک کی بنیاد

میں اکوڑہ رہ چکا ہو وہ کبھی عہدہ امامت کے لائق نہیں ہو سکتا۔ ج ۱ ص ۱۴۲

○ غیر خدا کو پکارنے کی مذمت ج ۱ ص ۱۴۹۔ شرک کی نفی پر دلائل ج ۱ ص ۱۶۲ و ص ۱۶۳ و ص ۱۶۴

○ غیر اللہ کا سجدہ کرنا شرک ہے ج ۱ ص ۵۵۔ کیا مومن شرک کرتے ہیں؟ ج ۱ ص ۹۵ شرک عملی سے منع ج ۱ ص ۱۳۱

○ جس اداخان سے منع ج ۱ ص ۲۵۸ مشرکوں کے شرک کی اصلی بنیاد ج ۱ ص ۱۶۹ ج ۱ ص ۱۳۱ و ص ۱۳۲، شرک کی نفی ج ۱ ص ۱۰۹

○ تارک صلوٰۃ مشرک ہے ج ۱ ص ۱۱۱ و ۱۱۲ فرشتوں کو خدا کا خطاب کہ جن لوگوں نے تمہاری پرستش کی ہے

کیا تم نے ان کو کہا تھا ج ۱ ص ۱۵۱۔ ۱۵۲ مشرکین کو تنبیہ ج ۱ ص ۲۶۵۔ بت پرستی اور پیر پرستی ج ۱ ص ۱۵۵ و ۱۵۶

○ مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھ کر ان کو پوجتے تھے ج ۱ ص ۴۲۰ شرک سے بچنے کی تنبیہ ج ۱ ص ۱۱۳

○ مشرکین کے رویے کی مذمت ج ۱ ص ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵

○ جو لوگ شعائر اللہ اور فرائض مقدسہ کی تعظیم و احترام کو شرک سمجھتے ہیں ان کے ذہان شکن جوابات ج ۱ ص ۲۸

○ شعبا پیغمبر کو نبی اسرائیل نے قتل کیا۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ۱۱۲

○ شعب ابیطالب کا ذکر ج ۱ ص ۲۰۳

○ شعائر اللہ کی تعظیم تقویٰ ہے ج ۱ ص ۲۸۰ ج ۱ ص ۳۲۰، صفا و مردہ شعائر اللہ ہیں ج ۱ ص ۲۰۳

○ شعائر اللہ کی تفسیر ج ۱ ص ۱۵۱

○ شعر شہنا روزہ دار کے لئے مکروہ ہے مگر مطالب حقہ پر مشق اشعار میں کراہت نہیں ہے ج ۱ ص ۲۲۸

○ اشعار حضرت ابوطالب مشتمل بر عقائد اسلامیہ ج ۱ ص ۲۰۴۔ مسجد میں شعر خوانی سے منع ج ۱ ص ۲۹

○ شعر خوانی (جو بے پردہ ہو) شیطانی فعل ہے ج ۱ ص ۱۸۲۔ سورۃ الشعراء کے فضائل ج ۱ ص ۱۸۹

○ شعراء کے معنی کی وضاحت ج ۱ ص ۲۲۰ پیغمبر کی طرف شعر و شاعری کی نسبت کی تردید۔ ج ۱ ص ۲۹

○ شعری کا معنی ج ۱ ص ۱۶۲

○ شعیبؑ - حضرت موسیٰ کو عصا دیا تھا ج ۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۴۰ حضرت شعیبؑ کی امت پر عذاب

آیا کیونکہ ان کی امت کے نیک لوگ بڑوں کو منع کرتے تھے اور نہ ان سے نفرت کرتے تھے ج ۱ ص ۲۸

عذاب بوقت دوپہر آیا ج ۱ ص ۱

○ حضرت شعیبؑ کا ذکر ج ۱ ص ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ ج ۱ ص ۲۳۲ و ۲۳۱ اصحاب مدین سے مراد حضرت شعیبؑ کی

قوم ہے۔ ج ۱ ص ۹۵

○ اصحاب ایکہ اصحاب مدین دونو پیغمبر حضرت شعیبؑ تھے ج ۱ ص ۱۸۹ ج ۱ ص ۱۱۳ حضرت موسیٰ فرعونوں کا

قتل کرنے کے بعد وہاں سے بھاگے اور حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچے ج ۱ ص ۸۲ ج ۱ ص ۲۸ اور ایک روایت

میں ہے کہ اصحاب رس کے نبی بھی شعیبؑ تھے ج ۱ ص ۱۶۵

○ حضرت ذوالکفل کے بعد حضرت شعیبؑ مبعوث ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۱۳

○ شکم مادر میں کلام ج ۱ ص ۲۲۶

○ شک عمر و نوبت ج ۱ ص ۴۶

شکر کی دو قسمیں ہیں ایک ذات پر اور دوسرا احسانات پر اور الحمد للہ کہنے میں دونوں شکر آجاتے ہیں ج ۱۳ ص ۱۳  
 ○ شاکرین کی تفسیر ج ۱ ص ۱۱ جس کے پاس شکر ہو زیادتی نعمت سے محروم نہیں ہوتا ج ۱۲ ص ۱۱۵ و ص ۱۴  
 ○ ناشکری کی مذمت ج ۱ ص ۱۵۴ و ج ۱ ص ۱۹۲۔ صبر و شکر کی وضاحت۔ ج ۱ ص ۱۹۲ و ج ۱ ص ۱۹۱۔ ج ۱ ص ۱۹۱

شکار۔ مچھلی کا شکار بزرگ ہفتہ نبی اسرائیل پر حرام تھا ج ۱ ص ۱۱۹ اپنے بچوں اور بیوی کے گزارا کے لئے شکار جائز ہے  
 البتہ لہو و لعب کے طور پر شکار کرنا حرام ہے حضرت ابراہیمؑ جب ایک مرتبہ حضرت اسمعیلؑ کو ملنے گئے  
 تھے تو وہ شکار کے لئے باہر گئے ہوئے تھے ج ۱ ص ۱۵۵

○ شکاری کتے کے ذریعے کئے ہوئے شکار کے بعض احکام ج ۱ ص ۱۵۴ تا ص ۱۵۴ ملک العلماء کا لطیفہ ص ۱۵۴  
 ○ شکاری کتے کی خرید و فروخت جائز ہے ج ۱ ص ۱۵۴ اور غیر شکاری کتے کی قیمت سحت ہے ج ۱ ص ۱۱۱  
 ○ حالت احوام میں شکار کا حکم ج ۱ ص ۱۱۶ تا ص ۱۱۶ شکار محرم کے متعلق یحییٰ بن اکنم کا سوال اور حضرت امام محمدؒ کا  
 کا دندان شکن جواب۔ ج ۱ ص ۱۱۶

شمعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر جانے سے پہلے حضرت شمعون کو اپنا وصی نامزد فرمایا تھا ج ۱ ص ۱۱۶  
 ○ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں میں ایک کا نام شمعون تھا جس کو حضرت یوسفؑ نے اپنے پاس رکھ لیا تھا  
 جبکہ دوسرے بھائی بن یامین کو لانے کے لئے واپس کنعان گئے تھے ج ۱ ص ۱۵۵ حضرت شمعونؑ کے عیسیٰ کے  
 وصی ہونے کی تاریخ یوم غدیر تھی ج ۱ ص ۳۸ حضرت شمعون کا انطاکیہ کی طرف مبلغ بن کر جانا۔ ج ۱ ص ۱۳

شہدائین آب باران اور عورت کے مہر میں سے کسی شے کو ملانا۔ پیٹ کی تکلیف کے لئے نسخہ۔ ج ۱ ص ۱۱۱  
 ○ حضرت پیغمبرؐ نے شہد استعمال کیا تو عائشہؓ و حفصہؓ نے سازش کی کہ آپؐ نے منافق کھایا ہے۔ ج ۱ ص ۵۹

شہر حرام۔ یعنی حرمت والا مہینہ (ماہ رجب ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم) ج ۱ ص ۱۵۵  
 شہاب ثاقب۔ قوم جنات کو آسمانوں پر جانے سے روکتے ہیں۔ ج ۱ ص ۳۳ ج ۱ ص ۱۱۵ ج ۱ ص ۱۵۵  
 شہادت۔ شہد کی زندگی۔ ج ۱ ص ۱۹۶ تا ص ۱۹۸

○ شہداء احد کی فہرست ج ۱ ص ۱۵۴ شہداء بیر معونہ کا فہم ج ۱ ص ۱۵۴ و ص ۱۵۵  
 ○ برکت شہادت حضرت علیؑ نے کہا تھا۔ فؤاد بوبت الکعبہ ج ۱ ص ۹۹ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ  
 تجھے اس امت کا بدترین آدمی شہید کرے گا ج ۱ ص ۵۳ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والے ہادوگروں کی شہادت  
 ج ۱ ص ۱۵۴ جو شخص ہر بات سورہ کہف کی تلاوت کرے اس کی ہر بات شہادت ہوگی۔ ج ۱ ص ۹۹  
 ○ شہادت حسینؑ کی پیشین گوئی ج ۱ ص ۱۳۶ شہادت حضرت زکریاؑ ج ۱ ص ۲۵ شہادت سعد بن معاذؓ ج ۱ ص ۱۸۲

○ حضرت محسن بن علی علیہ السلام کی شہادت کی پیشین گوئی۔ ج ۱ ص ۲۳

○ حضرت پیغمبرؐ نے خیمبر میہود یہ عورت کی زہر سے شہادت پائی ج ۱ ص ۵۳

**اقول :-** ہم کافی تحقیق اور جستجو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ صاحبانِ اقتدار کی اپنے گناؤں نے جرم پر پردہ

ڈالنے کی ایک سازش ہے درنہ چند سال تک زہر بدن میں رہ کر آہستہ آہستہ عمل کرتی رہے یہ ناممکن ہے

حالانکہ زہر کا کام ہے نظام بدن کو درہم برہم کر دینا اور خونِ انسانی کو خراب کر دینا اگر زہر جزو بدن بن جائے

تو پھر وہ نظام بدن کو خراب کر دینا اور اگر زہر جزو بدن بن جائے تو پھر وہ نظام بدن کو خراب نہیں کرتی بلکہ

موافق ہو جایا کرتی ہے اس میں شک نہیں کہ حضورؐ کو زہر دی گئی لیکن نہ کہ خیمبر میں بلکہ گھر میں اب سوال پیدا

ہوتا ہے کہ کس نے یہ جہالت کی تو اس کا انکشاف صحیح بخاری سے ہوتا ہے۔ ہماری کتاب اصحابِ رسول دیکھیے۔

○ شہید اولیٰ محمد بن ابی مصنف کتاب لعمہ دمشقہ کا سامعہ شہادت۔ ج ۱ ص ۱۹

○ مومن کی موت شہادت ہے مَن مَاتَ عَلٰی حُبِّ اَبِي مُحَمَّدَات شَهِيدًا ج ۱ ص ۲۲

شیخی فرقمہ ج ۱ ص ۱۱۔ ہماری ذاتی تحقیق یہ ہے کہ شیخ احمد اصنافی کا دامن ان الزامات سے پاک ہے جو اس کی طرف

منسوب ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱

**اقول :-** بعض علماء نے تم سے تبادلہ خیالات ہوا تو انہوں نے بھی ہمارے اس خیال کی تصدیق فرمائی اور جن

کو شیخی کہا جاتا ہے وہ بھی دوسرے شیعوں کی طرح پانچ اصول دین اور دس فروع دین کے قائل ہیں۔

ابجلی شیخی اور خالصی کی تفریق بعض مولویوں کی تنگ ظرفی کے نتیجے میں ہے۔

شیر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب داخل دربار فرعون ہوئے تو شیر آپ کے قدموں میں گز گئے۔ ج ۱ ص ۳۵

شیطان کے شر سے بچنے کے لئے سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اور آیت الکرسی کو پڑھنا چاہیے ج ۱ ص ۳۶

○ شیطان گمراہی کو اللہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۳۷ نمازی انسان سے شیطان خوفزدہ رہتا ہے ج ۱ ص ۳۸

اور شب جمعہ سورہ صافات کو پڑھنا ج ۱ ص ۳۹

○ شیاطین نے حکومت سلیمان کے اندر جادو کو ترویج دی ج ۱ ص ۱۴۔ شیاطین اپنے اولیاء کی طرف وحی کہتے

ہیں ج ۱ ص ۲۵۔ شیطان کو زنجیروں میں جکڑ کر پیش کیا جائے گا تو ایک دوسرے شخص کو اس کے ساتھ پیش

کیا جائے گا۔ شیطان ازراہ عبرت پوچھے گا یہ میرا ثانی کون ہے؟ تو جواب ملے گا یہ وہ ہے جس نے علیؑ

کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ج ۱ ص ۱۵۔ ولایت پیغمبرؐ کی رات شہاب ثاقب کے ذریعے شیطانوں کو

آسمانوں سے روک دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۵

○ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کے جال مختلف ہیں ج ۱ ص ۱۵ اور ص ۱۵ ج ۱ ص ۱۵

- شیطان مومن کو ولایت علیؑ سے نہیں ہٹا سکتا البتہ باقی بڑے کام کرا لیتا ہے۔ ج ۲۴ ص ۲۴
- ہرزمانہ کا شیطان اپنے پیروکاروں کے ہمراہ داخل جہنم ہوگا ج ۱ ص ۱۹
- جن لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی گویا انہوں نے شیطان کو اللہ کے برابر ٹھہرایا ج ۱ ص ۴۴
- شیطان کا حضرت سلیمانؑ سے انگوٹھی حاصل کرنا شیعہ عقیدہ کے خلاف ہے ج ۱ ص ۱۱ و ص ۹۱
- شیطان کی چالی ج ۱ ص ۹۵۔ شیطان کا اطاعت گزار جہنم میں شیطان کا ساتھی ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۲۵
- شیطان نے ایک عابد کو گمراہ کیا (ایک حکایت) ج ۱ ص ۲۵۴
- **شیت**۔ حضرت آدمؑ نے حضرت شیتؑ کو اپنا وصی نامزد کیا لیکن امت آدم نے اس سے دفا نہ کی ج ۱ ص ۱
- شیعہ۔ قرآن سے شیعہ کا تمک اس کے ثبوت میں تصریحات علمائے شیعہ علی علمائے شیعہ شیعوں کا کردار و عمل اور شیعوں پر بہتان کہ ان کا قرآن پر ایمان نہیں اور اس کا مدلل جواب (مفصل بحث مقدمہ تفسیر میں از ص ۱۱۲ تا ص ۱۱۹) ملاحظہ فرمائیں ج ۱ ص ۱۱۹
- **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کے متعلق شیعہ عقیدہ کہ آیا جزو سورہ ہے یا نہیں مقدمہ تفسیر ص ۱۲
- شیعہ عقیدہ کی رو سے یا علی مدد کہنا آیات کُتِبَ عَلَیْكَ مِنَ الشَّعِیْرِ کے منافی نہیں ج ۱ ص ۳
- متقین علی کے شیعہ ہیں ج ۱ ص ۵۱۔ شیعہ کی موت کے وقت منصوم آتے ہیں ج ۱ ص ۱۸۴
- شیعوں کو تنبیہ ج ۱ ص ۶۳ و ص ۱۱۵ و ص ۲۲۱ ج ۱ ص ۱۱۴
- برذر مشر نیک شیعہ گنہگار شیعوں کی شفاعت کریں گے ج ۱ ص ۱۰۴ ج ۱ ص ۲۰۳ ج ۱ ص ۲۰۲
- جو عالم جاہل شیعوں کو جہالت سے نکال کر نور علم تک پہنچائے اس کے سر پر نورانی تاج ہوگا ج ۱ ص ۱۳
- شیعہ وہ ہے کہ جس محلہ میں آباد ہو اس میں اس سے بڑھ کر امین اور دیانت دار دوسرا کوئی نہ ہو ج ۱ ص ۱۳۵
- سلطان غازان خان کا مذہب حقہ شیعہ کو قبول کرنے کا مفصل واقعہ ج ۱ ص ۲ تا ص ۲۰۲
- قوم شیعہ کی خصوصیات ج ۱ ص ۲۱۵۔ شیعہ قوم کی بدعملی قابل انوس ہے ص ۲۳۱
- شعیان اکبر محمد ان ہی سے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۱۱ ج ۱ ص ۱۹۵۔ قوم شیعہ پر امام رازی کا اعتراض اور اس کا دندان شکن جواب ج ۱ ص ۲۴ و ص ۱۲۵
- شیعہ فرقہ بہتر فرقوں میں سے ناجی فرقہ ہے ج ۱ ص ۴۹ حکومت بجز کی ملازمت سے منع ج ۱ ص ۱۵۳ ج ۱ ص ۱۲۸
- شیعہ آل محمد کو خدا کا شریک نہیں مانتے ج ۱ ص ۱۸۵ و ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۶۴
- حضرت ابراہیمؑ نے الوار دیکھے اور شیعوں کی علامات دریافت کیں۔ ج ۱ ص ۲۳۳
- شیعہ ائمہ کے ساتھ مشورہ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۳ و ج ۱ ص ۱۱۱۔ شیعہ صابر ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲۸

○ تارک صلوٰۃ مشرک ہے ج ۱ ص ۱۱۱ فرشتوں کو خدا کا خطاب کہ جن لوگوں نے تمہاری پرستش کی ہے کیا تم نے ان کو کہا تھا ج ۱ ص ۲۵۱۔ مشرکین کو تنبیہ ج ۱ ص ۲۶۵۔ بت پرستی اور پیر پرستی ج ۱ ص ۵۱ و ص ۱۴۵  
○ مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھ کر ان کو پوجتے تھے ج ۱ ص ۵۴۔ شرک سے بچنے کی تنبیہ ج ۱ ص ۱۱۳  
○ مشرکین کے رویے کی مذمت ج ۱ ص ۱۲۴ و ص ۱۲۹ و ص ۱۳۲۔ شرک گناہ کبیرہ ہے ج ۱ ص ۱۵۸  
○ جو لوگ شعائر اللہ اور ضرائح مقدسہ کی تعظیم و احترام کو شرک سمجھتے ہیں ان کے ذہن شکن جوابات ج ۱ ص ۲۸  
○ شعبا پیغمبر کو بنی اسرائیل نے قتل کیا۔ ج ۱ ص ۱ و ص ۱۱  
○ شعب ابیطالب کا ذکر ج ۱ ص ۲۰۲

○ شعائر اللہ کی تعظیم تقویٰ ہے ج ۱ ص ۲۸ ج ۱ ص ۳۲، صفا و مردہ شعائر اللہ میں ج ۱ ص ۲۰۲  
○ شعائر اللہ کی تفسیر ج ۱ ص ۱۵۱

○ شعر شہنا روزہ دار کے لئے مکروہ ہے مگر مطالب حقہ پر مشتمل اشعار میں کراہت نہیں ہے ج ۱ ص ۲۲۸  
○ اشعار حضرت ابوطالب مشتمل بر عقائد اسلامیہ ج ۱ ص ۲۰۴۔ مسجد میں شعر خوانی سے منع ج ۱ ص ۲۹  
○ شعر خوانی (جو بے ہودہ ہو) شیطانی فعل ہے ج ۱ ص ۱۸۲۔ سورۃ الشعراء کے فضائل ج ۱ ص ۱۸۹  
○ شعراء کے معنی کی وضاحت ج ۱ ص ۲۲۔ پیغمبر کی طرف شعر و شاعری کی نسبت کی تردید۔ ج ۱ ص ۲۹  
○ شعری کا معنی ج ۱ ص ۱۲۲

○ شعیب - شعیب نے حضرت موسیٰ کو عصا دیا تھا ج ۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۶۴ حضرت شعیب کی امت پر عذاب آیا کیونکہ ان کی امت کے نیک لوگ بروں کو نہ منع کرتے تھے اور نہ ان سے نفرت کرتے تھے ج ۱ ص ۲۸  
○ عذاب بوقت دوپہر آیا ج ۱ ص ۱

○ حضرت شعیب کا ذکر ج ۱ ص ۵۴ و ص ۵۹ ج ۱ ص ۲۳۲ ج ۱ ص ۲۱۱ و اصحاب مدین سے مراد حضرت شعیب کی قوم ہے۔ ج ۱ ص ۹۵

○ اصحاب ایکہ و اصحاب مدین دونوں پیغمبر حضرت شعیب تھے ج ۱ ص ۱۸۹ ج ۱ ص ۱۱۳ حضرت موسیٰ فرعونوں کا قتل کرنے کے بعد وہاں سے بھاگے اور حضرت شعیب کے پاس پہنچے ج ۱ ص ۸۳ ج ۱ ص ۲۸ اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب رس کے نبی بھی شعیب تھے ج ۱ ص ۱۶۸

○ حضرت ذوالکفل کے بعد حضرت شعیب مبعوث ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۰۳

○ شکم مادر میں کلام ج ۱ ص ۲۲۶

○ شک عمر در نبوت ج ۱ ص ۶۵

شکر کی دو قسمیں ہیں ایک ذات پر اور دوسرا احسانات پر اور الحمد للہ کہنے میں دونوں شکر آجاتے ہیں حج ۱۳  
 ○ شاکرین کی تفسیر حج ۴ صلا جس کے پاس شکر ہو زیادتی نعمت سے محروم نہیں ہوتا حج ۱۲ ص ۱۱۵ و حج ۱۴  
 ○ ناشکری کی مذمت حج ۱۵ ص ۱۵۴ و حج ۱۳ ص ۱۹۳ - صبر و شکر کی وضاحت - حج ۱۹ ص ۱۵۴ و حج ۲۱ ص ۱۴۱  
 حج ۱۲ ص ۱۶۵ و حج ۲۱

شکار - چھٹی کا شکار بزرگ ہفتہ نبی اسرائیل پر حرام تھا حج ۱۱۹ اپنے بچوں اور بیوی کے گزارا کے لئے شکار جائز ہے  
 البتہ لہو و لعب کے طور پر شکار کرنا حرام ہے حضرت ابراہیم جب ایک مرتبہ حضرت اسمعیل کو ملنے گئے  
 تھے تو وہ شکار کے لئے باہر گئے ہوئے تھے حج ۱۴۵

○ شکاری کتے کے ذریعے کئے ہوئے شکار کے بعض احکام حج ۲۳ تا ص ۲۴ ملک العلماء کا لطیفہ ص ۴  
 ○ شکاری کتے کی خرید و فروخت جائز ہے حج ۲۴ اور غیر شکاری کتے کی قیمت سحت ہے حج ۱۱  
 ○ حالت احرام میں شکار کا حکم حج ۱۶۶ تا ص ۱۶۷ شکار محرم کے متعلق یحییٰ بن اکثم کا سوال اور حضرت امام محمد تقی  
 کا دندان شکن جواب - حج ص ۱۴

شمعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر جانے سے پہلے حضرت شمعون کو اپنا وصی نامزد فرمایا تھا حج ص ۱۲  
 ○ حضرت یوسف کے بھائیوں میں ایک کا نام شمعون تھا جس کو حضرت یوسف نے اپنے پاس رکھ لیا تھا  
 جبکہ دوسرے بھائی بن یامین کو لانے کے لئے واپس کنعان گئے تھے حج ص ۵۵ حضرت شمعون کے عیسیٰ کے  
 وصی ہونے کی تاریخ یوم غدیر تھی حج ص ۳۸ حضرت شمعون کا انطاکیہ کی طرف مبلغ بن کر جانا - حج ص ۳۳

شہداء میں آب باران اور عورت کے مہر میں سے کسی شے کو ملانا - پیٹ کی تکلیف کے لئے نسخہ - حج ص ۱۱۱  
 ○ حضرت پیغمبر نے شہداء استعمال کیا تو عائشہ و حفصہ نے سازش کی کہ آپ نے منافق رکھا یا ہے - حج ص ۵۵

شہر حرام - یعنی حرمت والا مہینہ (ماہ رجب ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم) حج ص ۱۵  
 شہادت - قوم جنات کو آسمانوں پر جانے سے روکتے ہیں - حج ص ۲۳ حج ص ۱۱۵ حج ص ۱۴۳  
 شہادت - شہداء کی زندگی - حج ص ۱۹۶ تا ص ۱۹۷

○ شہداء احد کی فہرست حج ص ۴۲ شہداء بصرہ و معونہ کا غم حج ص ۱۱۴ و ص ۱۱۵  
 ○ بوقت شہادت حضرت علی نے کہا تھا - فُؤادُ یؤتِ الکعبہ حج ص ۹۵ حضرت پیغمبر نے فرمایا یا علی  
 تجھے اس امت کا بدترین آدمی شہید کرے گا حج ص ۵۳ حضرت موسیٰ پر ایمان لانے والے جاودہ گروں کی شہادت  
 حج ص ۴۷ جو شخص ہر رات سورہ کہف کی تلاوت کرے اس کی موت شہادت ہوگی - حج ص ۴۷  
 ○ شہادت حسین کی پیشین گوئی حج ص ۱۳۶ شہادت حضرت زکریا حج ص ۲۵ شہادت سعد بن معاذ حج ص ۱۸۳

○ حضرت حسن بن علی علیہ السلام کی شہادت کی پیشین گوئی۔ ج ۱ ص ۲۳

○ حضرت پیغمبر نے خیمہ بویہ عورت کی زہر سے شہادت پائی ج ۱ ص ۵۳

**اقول**۔ ہم کافی تحقیق اور جستجو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ صاحبان اقدار کی اپنے گناہوں نے جرم پر پردہ

ڈالنے کی ایک سازش ہے ورنہ چند سال تک زہر بدن میں رہ کر آہستہ آہستہ عمل کرتی رہے یہ ناممکن ہے

حالانکہ زہر کا کام ہے نظام بدن کو درہم برہم کر دینا اور خون انسانی کو خراب کر دینا اگر زہر جزد بدن بن جائے

تو پھر وہ نظام بدن کو خراب کر دینا اور اگر زہر جزد بدن بن جائے تو پھر وہ نظام بدن کو خراب نہیں کرتی بلکہ

موافق ہو جایا کرتی ہے اس میں شک نہیں کہ حضور کو زہر دی گئی لیکن نہ کہ خیمہ میں بلکہ گھر میں اب سوال پیدا

ہوتا ہے کہ کس نے یہ جہارت کی تو اس کا انکشاف صحیح بخاری سے ہوتا ہے۔ ہماری کتاب احباب رسول دیکھیے۔

○ شہید اول محمد بن ابی مصنف کتاب لبعہ و مشقیہ کا ساخنہ شہادت۔ ج ۱ ص ۱۶۹

○ مؤمن کی موت شہادت ہے مَن مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّهُ شَهِيدٌ ج ۱ ص ۲۲

شہیدی فرقہ ج ۱ ص ۱۵۔ ہماری ذاتی تحقیق یہ ہے کہ شیخ احمد احسانی کا دامن ان الزامات سے پاک ہے جو اس کی طرف

منسوب ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱

**اقول**۔ بعض علمائے قم سے تبادلہ خیالات ہوا تو انہوں نے بھی ہمارے اس خیال کی تصدیق فرمائی اور جن

کو شیخی کہا جاتا ہے وہ بھی دوسرے شیعوں کی طرح پانچ اصول دین اور دس فروع دین کے قائل ہیں۔

آجکل شیخی اور فالسی کی تفریق بعض مولویوں کی تنگ ظرفی کے نتیجے میں ہے۔

شیر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب داخل دربار فرعون ہوئے تو شیر آپ کے قدموں میں گز گئے۔ ج ۱ ص ۳۵

شیطان کے شر سے بچنے کے لئے سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اور آیت الکرسی کو پڑھنا چاہیے ج ۱ ص ۵۴

○ شیطان گمراہی کو اللہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱ نمازی انسان سے شیطان خوفزدہ رہتا ہے ج ۱ ص ۱۱

اور شب مجید سورہ صافات کو پڑھنا ج ۱ ص ۳۱

○ شیاطین نے حکومت سلیمان کے اندر جادو کو ترویج دی ج ۱ ص ۱۴۔ شیاطین اپنے اولیاء کی طرف وحی کہتے

ہیں ج ۱ ص ۱۵۔ شیطان کو زنجیروں میں جکڑ کر پیش کیا جائے گا تو ایک دوسرے شخص کو اس کے ساتھ پیش

کیا جائے گا۔ شیطان ازراہ عبرت پرچھے گا یہ میراثانی کون ہے؟ تو جواب ملے گا یہ وہ ہے جس نے علیؑ

کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ج ۱ ص ۱۵۳۔ ولایت پیغمبر کی رات شہاب ثاقب کے ذریعے شیطانوں کو

آسمانوں سے روک دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۵۳

○ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کے جال مختلف ہیں ج ۱ ص ۱۵۵۔ ج ۱ ص ۱۵۵



- شیطان مومن کو دلایت علی سے نہیں ہٹا سکتا البتہ باقی بڑے کام کرا لیتا ہے۔ ج ۲۵ ص ۲۵
- ہرزمانہ کا شیطان اپنے پیروکاروں کے سپہاہ داخل جہنم ہوگا ج ۹ ص ۱۱ و ص ۱۱
- جن لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی گویا انہوں نے شیطان کو اللہ کے برابر ٹھہرایا ج ۱ ص ۴
- شیطان کا حضرت سیدنا سے انگوٹھی حاصل کرنا شیعہ عقیدہ کے خلاف ہے ج ۱ ص ۱۱ و ص ۱۱
- شیطان کی چالی ج ۱ ص ۹ و ص ۹۔ شیطان کا اطاعت گزار جہنم میں شیطان کا ساتھی ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۳
- شیطان نے ایک عابد کو گمراہ کیا (ایک حکایت) ج ۱ ص ۲۵
- **شہادت**۔ حضرت آدم نے حضرت شیث کو اپنا وصی نامزد کیا لیکن امت آدم نے اس سے وفانہ کی ج ۱ ص ۱۱
- شیعہ قرآن سے شیعہ کاتسک اس کے ثبوت میں تصریحات علمائے شیعہ علی علمائے شیعہ شیعوں کا کردار و عمل اور شیعوں پر بہتان کہ ان کا قرآن پر ایمان نہیں اور اس کا مدلل جواب (مفصل بحث مقدمہ تفسیر میں از ص ۱۱ تا ص ۱۱۹ ملاحظہ فرمائیں ج ۱ ص ۱۱)
- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ کے متعلق شیعہ عقیدہ کہ آیا جزو سورہ ہے یا نہیں مقدمہ تفسیر ص ۱۲
- شیعہ عقیدہ کی رو سے یا علی مدد کہنا اَیُّکُمْ نَسْتَعِیْنُ کے منافی نہیں ج ۱ ص ۳
- متقیں علی کے شیعہ ہیں ج ۱ ص ۵۲۔ شیعہ کی موت کے وقت معصوم آتے ہیں ج ۱ ص ۱۸
- شیعوں کو تنبیہ ج ۱ ص ۴۳ و ص ۱۱ و ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۱
- بروز مشرک شیعہ گنہگار شیعوں کی شفاعت کریں گے ج ۱ ص ۱۱ ج ۱ ص ۲۰۳ ج ۱ ص ۲۰۲
- جو عالم جاہل شیعوں کو جہالت سے نکال کر نور علم تک پہنچائے اس کے سر پر نورانی تاج ہوگا ج ۱ ص ۱۳
- شیعہ وہ ہے کہ جس محلہ میں آباد ہو اس میں اس سے بڑھ کر امین اور دیانت دار دوسرا کوئی نہ ہو ج ۱ ص ۱۳
- سلطان غازان خان کا مذہب حقہ شیعہ کو قبول کرنے کا مفصل واقعہ ج ۱ ص ۲ تا ص ۲۰۲
- قوم شیعہ کی خصوصیات ج ۱ ص ۲۱۔ شیعہ قوم کی بدعملی قابل انوس ہے ص ۲۳
- شیعیان آل محمد ان ہی سے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۱ ج ۱ ص ۱۹۴۔ قوم شیعہ پر امام رازی کا اعتراض اور اس کا دندان شکن جواب ج ۱ ص ۲ و ص ۱۲
- شیعہ فرقہ بہتر فرقوں میں سے ناجی فرقہ ہے ج ۱ ص ۵۹ حکومت بوری کی ملازمت سے منع ج ۱ ص ۱۵۲ ج ۱ ص ۱۶۸
- شیعہ آل محمد کو خدا کا شریک نہیں مانتے ج ۱ ص ۱۸۱ و ص ۱۱ ج ۱ ص ۱۹۲
- حضرت ابراہیم نے انوار دیکھے اور شیعوں کی علامات دریافت کیں۔ ج ۱ ص ۲۳
- شیعہ ائمہ کے ساتھ مشورہ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۹۳ و ج ۱ ص ۱۱۔ شیعہ صابر ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲

- مقدمہ فدک پر رازمی کی بحث و جواب - ج ۱۲۶
- شیعوں کا منک غیر متزلزل ہے ج ۱۵۵ دعا کا طریقہ ج ۱۱۵
- شیعوں کا غم حسینؑ میں روزنا برعت نہیں ہے ج ۱۵۴ فرشتوں سے شیعان علیؑ کی محبت کا عہد لیا گیا ہے ج ۱۲۶
- یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں جائیں گے - ج ۱۸۴ ج ۱۵۹ حصہ ۱ ج ۱۲۶ ج ۲۲۱ حصہ ۲
- قائم کی آمد پر مخصوص شیعہ اٹھیں گے - ج ۲۰۹ ج ۲۵۲
- شیعہ کون ہیں؟ ج ۲۱۳ شیعہ جنتی کا مکان ج ۱۷۱
- شیعوں کو نصیحت و تنبیہ ج ۱۷۱ - ایک شیعہ گنہگار کا واقعہ ج ۱۷۱ حصہ ۲
- نبی کی بیویوں کے متعلق شیعوں کا عقیدہ ج ۱۲۵ - مقام شیعہ ج ۱۳۵
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہیں بی نام (شیعہ) مبارک ہو ج ۲۵۱
- حضرت ابراہیمؑ پر شیعہ کا اطلاق ج ۱۷۱ شیعہ اور محب میں فرق ج ۱۷۱
- گنہگار شیعوں کی آئمہ سفارش کریں گے - ج ۲۱۹ حصہ ۲
- معاد یہ کس دور میں شیعان علیؑ پر مظالم ج ۱۷۱
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ اللہ نے تیرے شیعوں کو سات انعامات عطا فرمائے ہیں (۱) موت کے وقت آسانی
- (۲) وحشت قبر کے وقت انس (۳) غلٹ قبر کے وقت نور (۴) گنہگار کے وقت امن (۵) میزان میں انصاف
- (۶) پل صراط سے عبور (۷) سب سے پہلے داخلہ جنت ج ۱۷۱ حصہ ۲
- بروز محشر کافر کہے گا کاش میں تراب (شیعہ) ہوتا - ج ۱۷۱

# صاد

- صادقؑ پر عرش ایک چشمہ ہے جس سے حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج وضو کیا تھا ج ۲۶۱
- سورہ ص کے فضائل ج ۱۷۱ - سورہ صفات کے فضائل ج ۱۷۱
- صدقہ - جہنم کے ایک دروازہ پر مرقوم ہے کہ میں صدقہ دینے والوں پر حرام ہوں ج ۱۷۱
- صدقہ کا ثواب ج ۱۷۱ حصہ ۲ - صدقہ جاریہ ج ۲۱۶ حصہ ۲ - صدقہ کے اقسام ج ۱۷۱ حصہ ۲ -
- صدقہ کا مصرف ج ۱۷۱ حصہ ۲ - صدقہ ۱۷۱ - صدقہ ۱۷۱ - صدقہ ۱۷۱ - صدقہ ۱۷۱ - صدقہ ۱۷۱ -

- خفیہ صدقہ دینا اللہ کو محبوب ہے حج ۱۵۱ و حج ۱۵۲۔ صدقہ کے فوائد حج ۱۵۳
- (صدقہ اللہ کے ہاتھ پر جاتا ہے) کی وضاحت حج ۱۵۶ نیک کاموں میں خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ حج ۱۵۷
- لوگوں کو خوش کرنے کے لئے صدقہ دینا شرکِ عملی ہے حج ۱۵۸ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے حج ۱۵۹
- کیا جو کچھ پیغمبرؐ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوا کرتا ہے؟ اس مفروضہ کا مدلل جواب حج ۱۶۰ تا ۱۶۱ اور کیا بااگیر فداک بھی ایک صدقہ کی حیثیت سے تھی؟ وضاحت حج ۱۶۲
- صدائقین کے ساتھ ہونے کا معنی اور صدائقین کا مصداق حج ۱۶۳ و صدقہ ۱۳۴ صداقت اور حق حج ۱۶۵
- پیغمبرؐ کی تصدیق کرنے والا سب سے پہلا شخص حضرت ابوطالب ہے حج ۱۶۶
- صحابی۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ کے دین پر تھے اور بعض کے نزدیک حضرت داؤد کے سپرد تھے حج ۱۶۷
- صالحؑ کا ذکر حج ۱۶۸ و حج ۲۲۲ و حج ۱۸۹ و حج ۲۰۱ و صدقہ ۲۵۲
- حضرت صالحؑ کی وفات حضرت موت کے علاوہ میں ہوئی اسی لئے اس کو حضرت موت کہا جاتا ہے حج ۲۰۳
- قوم عاد کی طرف مبعوث ہونے والا نبی صالح تھا۔ حج ۲۰۵
- حضرت صالحؑ کی ناتمہ ان سات جانوروں میں سے ہے جو ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوئے حج ۲۰۵
- حضرت صالحؑ سے ناتمہ کا معجزہ قوم ثمود نے طلب کیا تھا۔ حج ۲۰۶
- صاحب الامر کے معنی کی وضاحت حج ۲۰۷
- صحابہ کا طرزِ عمل اور خلافت۔ مقدمہ تفسیر صدقہ ۲۰۸
- صحابہ اور علم قرآن۔ مقدمہ تفسیر صدقہ ۲۰۹
- صحابہ کے دلوں میں آل رسولؐ کی حرمت مقدمہ تفسیر صدقہ ۲۱۰
- بعض صحابہ پیغمبرؐ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ حج ۲۱۱
- جنگ احد میں صحابہ کا کردار حج ۲۱۲ و صدقہ ۵۹ و صدقہ ۶۳ و صدقہ ۶۴ و صدقہ ۶۵
- صہیب بلال عمار اور جناب صحابہ پیغمبرؐ جو کفار کی ایذا سانیوں کے بعد ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے قرآن مجید میں ان کی تعریف موجود ہے۔ حج ۲۱۳
- صحابہ میں سے امراء طبقہ کو تنبیہ اور سرزنش حج ۲۱۴
- صلح حدیبیہ کی تفصیل اور بعض صحابہ کا کردار حج ۲۱۵ و صدقہ ۶۵
- صحابہ کو پیغمبرؐ کی مجلس کے آداب کی تلقین حج ۲۱۶ و صدقہ ۶۶
- صحابہ کے باہمی جھگڑے حج ۲۱۷ تا صدقہ ۶۷

○ پیغمبر کے عبادت میں شریک صحابہ ج ۱ ص ۱۲

○ حضرت پیغمبر کے ایک نابینا صحابی ابن ام کثوم سے ایک امیر صحابی کی نفرت اور خدائی میرز نش ج ۱ ص ۱۴۵

صحرائے سینا - بنی اسرائیل کا صحرائے سینا میں آنا اور رہنا - ج ۲ ص ۱۱۱

○ بنی اسرائیل کے صحرائے سینا میں ۲۰ سالہ زندگی کے اہم نکات - ج ۲ ص ۱۱۱

صحف - حضرت ابراہیمؑ پر ۳۰ رمضان کو صحیفے نازل ہوئے ج ۲ ص ۱۲۲

○ حضرت آدمؑ پر دس صحیفے شیت پر پچاس اور یس پر تیس ابراہیمؑ پر دس کل صحیفے ایک سو تیس ج ۱ ص ۲۰۹

صبر - اِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ الْاِيَةِ ج ۲ ص ۱۹۷

○ صبر کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری - ص ۱۹۵ - حضرت امام حسین علیہ السلام کا صبر ص ۱۹۹

○ کیا رونا غم حسینؑ میں بے صبری ہے؟ اس کا جواب ص ۲ ہلاکو خان کے پوتے کے بیٹے سلطان غازان خان

کے دربار کا ایک واقعہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے اس کا شیعہ ہونا اس کے بعد شاہ خدا بندہ کے

دربار میں حنفی و شافعی مناظرہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے علامہ حلی کو بلا کر شیعہ دینی کے مابین مناظرہ

اور آخر شاہ خدا بندہ کا شیعہ ہونا ج ۲ ص ۲۰۲

○ صبر و تقویٰ کی فضیلت ج ۲ ص ۳۵ و ص ۵۷

○ صبر کی حقیقت ج ۲ ص ۱۱۱ عورت کے صبر کا ثواب ایک لطیفہ کی شکل میں - ج ۲ ص ۱۱۵ و ص ۱۱۹

○ صبر و شکر کا بیان - حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک عابد کے پاس پہنچے جو صابر و شاکر تھا اور بادل اس کا تابع

تھا پس اس نے بادل کو بلا کر حضرت موسیٰ کو سوار کر کے وطن واپس پہنچایا - ج ۲ ص ۱۹۷ و ص ۱۹۵

○ صبر کا انجام ج ۲ ص ۱۱۵ - حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں

گے اور حضرت موسیٰ نے صبر کرنے کا وعدہ کیا اور ان کے ہمراہ ہوئے - ج ۲ ص ۱۹۹

○ حضرت ایوب کا صبر ج ۲ ص ۲۲۲ - تلقین صبر ج ۲ ص ۱۴۱ ج ۲ ص ۱۳۷ و ص ۱۴۱ و ص ۲۴۹ و ج ۲ ص ۹۵ تا ص ۱۰۳

○ مفصل قصہ ج ۲ ص ۹۵ - صبر کا انجام خیر ج ۲ ص ۱۵۲ و ص ۱۵۹ و ص ۱۶۵ - صابر کامل الایمان ہوتا ہے ج ۲ ص ۲۱۷

○ حضرت پیغمبر نے شب معراج تین مقامات پر صبر کا مہد کیا (۱) اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو

ترجیح دینے پر صبر (۲) کفار مشرکین کی تکذیب و طعنہ زنی پر صبر (۳) جہاد کرتے ہوئے ہر جسمانی تکلیف

پر صبر ج ۲ ص ۲۳۹

○ منقول ہے کہ تنگی رزق سے بھی مومنوں کے صبر کو آزماتا ہے - ج ۲ ص ۲۱۲

○ صراط - جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن کا علم پڑھائے تو قرآن اس کو پل صراط سے سجلی کی طرح پار کرے گا مقدمہ ص ۲۵

- صراط مستقیم کی تلاش مقدمہ ص ۱۶۳۔ ماہ رمضان میں اخلاق کو پاکیزہ رکھنے والوں کے قدم پل صراط سے گزر ہوتے نہ ڈگلائیں گے ج ۲ ص ۲۲۔ حضرت علیؑ پل صراط سے مومنوں کو پار کریں گے ج ۵ ص ۱۲ ج ۱۳ ص ۱۴ ص ۱۵
- صراط مستقیم سے مراد علیؑ اور ان کی اولاد اوصیائے ظاہرین ہیں ج ۵ ص ۲۶ شیطان صراط مستقیم پر سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور چونکہ صراط مستقیم سے مراد حضرت علیؑ ہے لہذا شیطان علیؑ کے ماننے والوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں رہتا ہے اور ان کو ہی نیک کاموں مثلاً نماز دروزہ وغیرہ سے روکتا ہے ج ۱۵ ص ۱۵
- بعض مفسرین نے اعزاز کا معنی صراط لیا ہے۔ ج ۲ ص ۳۴
- تفسیر برہان میں منقول ہے کہ عمر بن خطاب نے اعتراض کیا کہ حضورؐ آپ علیؑ کو ہارون سے تشبیہ دیتے ہیں۔ حالانکہ ہارون کا قرآن میں ذکر موجود ہے اور علیؑ کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں تو آپ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا ہذا صراط علیؑ مستقیم ج ۱ ص ۱۵۲ تفسیر سورہ حجر۔ صراط مستقیم علیؑ ہے ج ۱ ص ۱۵۲
- پل صراط سے وہ ہی گذر سکے گا جس کے پاس حضرت علیؑ کی طرف سے اجازت نامہ ہوگا ج ۱ ص ۳۶
- صراط پر اکس محمدؐ کا نور ج ۱ ص ۱۴
- مصفیہ بنت عبدالمطلب کے ساتھ عمر کا گستاخانہ کلام ج ۵ ص ۱۶۳
- صفار وہ کا ذکر ج ۲ ص ۲۰۳
- صلح۔ دو آدمیوں یا دو گروہوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے سورہ طہ کا نقش فائدہ مند ہے ج ۹ ص ۱۶۹
- دو لڑنے والوں کے درمیان صلح کرانا بہت بڑی دینی خدمت ہے۔ ج ۱ ص ۹۸ تا ص ۱۰۱
- صلح حدیبیہ کی طرف اشارہ ج ۳ ص ۹ ج ۳ ص ۱۵۵ و ص ۱۵۶ و ص ۱۵۷ صلح حدیبیہ کی تفصیل ج ۱ ص ۱۶ تا ص ۱۷ ج ۳ ص ۲۶۸
- صلح حسن دین کی حفاظت کے پیش نظر تھی۔ ج ۵ ص ۱۱ ج ۱ ص ۹۱
- صلحہ رجبی ج ۲ ص ۱۰۵
- صندوق موسیٰؑ ج ۱ ص ۱۹۔ اصحاب کہف کے نام و سفر نامہ ایک صندوق میں محفوظ تھا ج ۱ ص ۹۱
- صنوبر۔ (شاہ درخت) قوم رس اس کی پوجا کرتی تھی۔ ج ۱ ص ۱۶۶
- صلوات۔ صبر کرنے والوں پر صلوات ہے ج ۱ ص ۱۹ و ص ۲۰
- اللہ کی صلوات کا مقصد رحمت بھینا ہے۔ ج ۱ ص ۱۰۳ و ص ۱۰۱



- مقدمہ فدک پر رازی کی بحث و جواب - ج ۱ ص ۱۲۶
- شیعوں کا مدک غیر متزلزل ہے ج ۱ ص ۱۱۵ دعا کا طریقہ ج ۱ ص ۱۱۵
- شیعوں کا غم حسینؑ میں روزا برعت نہیں ہے ج ۱ ص ۱۱۵ فرشتوں سے شیعان علیؑ کی محبت کا عہد لیا گیا ہے ج ۱ ص ۱۱۵
- یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں جائیں گے - ج ۱ ص ۱۱۵ ج ۱ ص ۱۵۹ و ص ۱۶۶ ج ۱ ص ۲۲۱ و ص ۲۵۸
- قائم کی آمد پر مخصوص شیعہ اٹھیں گے - ج ۱ ص ۱۱۵ ج ۱ ص ۲۵۲
- شیعہ کون ہیں؟ ج ۱ ص ۱۱۳ شیعہ جنتی کا مکان ج ۱ ص ۱۱۳
- شیعوں کو نصیحت و تنبیہ ج ۱ ص ۱۱۳ - ایک شیعہ گنہگار کا واقعہ ج ۱ ص ۱۱۳ و ص ۱۱۴
- نبی کی بیویوں کے متعلق شیعوں کا عقیدہ ج ۱ ص ۱۱۵ - مقام شیعہ ج ۱ ص ۱۳۵
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہیں یہ نام (شیعہ) مبارک ہو ج ۱ ص ۱۲۵
- حضرت ابراہیمؑ پر شیعہ کا اطلاق ج ۱ ص ۱۱۳ شیعہ اور محب میں فرق ج ۱ ص ۱۱۳
- گنہگار شیعوں کی آئمہ سفارش کریں گے - ج ۱ ص ۱۱۹ و ص ۱۲۵
- معاد پر کے دور میں شیعان علیؑ پر مظالم ج ۱ ص ۱۱۳
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ اللہ نے تیرے شیعوں کو سات انعامات عطا فرمائے ہیں (۱) موت کے وقت آسانی (۲) وحشت قبر کے وقت انس (۳) ظلمت قبر کے وقت نور (۴) گنہگاروں کے وقت امن (۵) میزان میں انصاف (۶) پل صراط سے عبور (۶) سب سے پہلے داخلہ جنت ج ۱ ص ۱۱۳ و ص ۱۲۵
- بروز محشر کافر کیے گا کاش میں تراب (شیعہ) ہوتا - ج ۱ ص ۱۱۳

# صاد

- صادق زبیر عرش ایک چشمہ ہے جس سے حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج دنو کیا تھا ج ۱ ص ۲۶۱
- سورہ ص کے فضائل ج ۱ ص ۱۱۳ - سورہ صافات کے فضائل ج ۱ ص ۱۱۳
- صدقہ - جہنم کے ایک دروازہ پر مرقوم ہے کہ میں صدقہ دینے والوں پر حرام ہوں ج ۱ ص ۱۱۳
- صدقہ کا ثواب ج ۱ ص ۱۱۳ و ص ۱۱۳ - صدقہ جاریہ ج ۱ ص ۱۱۳ و ج ۱ ص ۱۱۳ - صدقہ کے اقسام ج ۱ ص ۱۱۳ - ج ۱ ص ۱۱۳
- صدقہ کا مصرف ج ۱ ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۱۱۳ و ص ۱۱۳ اصلاح بین الناس بھی ایک صدقہ ہے - ج ۱ ص ۱۱۳

- خفیہ صدقہ دینا اللہ کو محبوب ہے حج ۱۵۱ و حج ۱۵۲۔ صدقہ کے فوائد حج ۱۵۳
- (صدقہ اللہ کے ہاتھ پر جاتا ہے) کی وضاحت حج ۱۵۴ نیک کاموں میں خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ حج ۱۵۵
- لوگوں کو خوش کرنے کے لئے صدقہ دینا شرکِ عملی ہے حج ۱۵۶ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے حج ۱۵۷
- کیا جو کچھ پیغمبر بھیڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوا کرتا ہے؛ اس مفروضہ کا مدلل جواب حج ۱۵۸ تا ۱۵۹ اور کیا باگیرندگ بھی ایک صدقہ کی حیثیت سے تھی؛ وضاحت حج ۱۶۰
- صدائقین کے ساتھ ہونے کا معنی اور صدائقین کا مصداق حج ۱۶۱ و ۱۶۲۔ صداقت اور حق حج ۱۶۳
- پیغمبر کی تصدیق کرنے والا سب سے پہلا شخص حضرت ابوطالب ہے حج ۱۶۴
- صحابی۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح کے دین پر تھے اور بعض کے نزدیک حضرت داؤد کے سپرد تھے حج ۱۶۵
- صالح کا ذکر حج ۱۶۶ و حج ۱۶۷ و حج ۱۶۸ و حج ۱۶۹ و حج ۱۷۰
- حضرت صالح کی وفات حضرت موت کے علاقہ میں ہوئی اسی لئے اس کو حضرت موت کہا جاتا ہے حج ۱۷۱
- قوم عاد کی طرف مبعوث ہونے والا نبی صالح تھا۔ حج ۱۷۲
- حضرت صالح کی ناتمہ ان سات جانوروں میں سے ہے جو ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوئے حج ۱۷۳
- حضرت صالح سے ناتمہ کا معجزہ قوم ثمود نے طلب کیا تھا۔ حج ۱۷۴
- صاحب الامر کے معنی کی وضاحت حج ۱۷۵
- صحابہ کا طرز عمل اور غلالت۔ مقدمہ تفسیر ص ۱ تا ۹
- صحابہ اور علم قرآن۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵
- صحابہ کے دلوں میں آں رسول کی حرمت مقدمہ تفسیر ص ۱۶
- بعض صحابہ پیغمبر کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ حج ۱۷۹
- جنگ احد میں صحابہ کا کردار حج ۱۸۰ و ص ۱۸۱ و ص ۱۸۲ و ص ۱۸۳
- صہیب بلال عمار اور جناب صحابہ پیغمبر جو کفار کی ایذا دہانوں کے بعد ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے قرآن مجید میں ان کی تعریف موجود ہے۔ حج ۱۸۱
- صحابہ میں سے امراء طبقہ کو تنبیہ اور سرزنش حج ۱۸۲
- صلح حدیبیہ کی تفصیل اور بعض صحابہ کا کردار حج ۱۸۳ و ص ۱۸۴
- صحابہ کو پیغمبر کی مجلس کے آداب کی تفصیل حج ۱۸۳ و ص ۱۸۴
- صحابہ کے باہمی جھگڑے حج ۱۸۳ تا ۱۸۴

○ پیغمبر کے عبادت میں شریک صحابہ ج ۱۴ ص ۱۳

○ حضرت پیغمبر کے ایک نابینا صحابی ابن ام کثوم سے ایک امیر صحابی کی نفرت اور خدائی سبزش ج ۱۴ ص ۱۴۵

○ صحرائے سبعا - بنی اسرائیل کا صحرائے سینا میں آنا اور رہنا - ج ۲ ص ۱۱۳

○ بنی اسرائیل کے صحرائے سینا میں ۲۰ سالہ زندگی کے اہم نکات - ج ۲ ص ۱۱۱

○ صحف - حضرت ابراہیمؑ پر ۳۰ رمضان کو صحیفے نازل ہوئے ج ۲ ص ۲۳

○ حضرت آدمؑ پر دس صحیفے شیت پر پچاس اور یس پر تیس ابراہیمؑ پر دس کل صحیفے ایک سو ہیں ج ۱۴ ص ۲۰۹

○ صبر: اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ الْاِيَةِ ج ۲ ص ۱۹

○ صبر کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری - ص ۱۹۵ - حضرت امام حسین علیہ السلام کا صبر ص ۱۹۹

○ کیا رونما غم حسینؑ میں ہے بے صبری ہے اس کا جواب ص ۱۹۵ ہلاکو خان کے پرتے کے بیٹے سلطان غازان خان

○ کے دربار کا ایک واقعہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے اس کا شیعہ ہونا اس کے بعد شاہ خدا بندہ کے

○ دربار میں حنفی و شافعی مناظرہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے علامہ حلی کو بلا کر شیعہ دینی کے مابین مناظرہ

○ اور آخر شاہ خدا بندہ کا شیعہ ہونا ج ۲ ص ۲۰۲

○ صبر و تقویٰ کی فضیلت ج ۴ ص ۳۵ و ص ۵۵

○ صبر کی حقیقت ج ۴ ص ۱۱۱ عورت کے صبر کا ثواب ایک لطیفہ کی شکل میں - ج ۲ ص ۱۱۸ و ص ۱۱۹

○ صبر و شکر کا بیان - حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک عابد کے پاس پہنچے جو صابر و شاکر تھا اور بادل اس کا تابع

○ تھا پس اس نے بادل کو بلا کر حضرت موسیٰ کو سوار کر کے وطن واپس پہنچایا - ج ۲ ص ۱۹۵ و ص ۱۹۵

○ صبر کا انجام ج ۲ ص ۱۲۵ - حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں

○ گئے اور حضرت موسیٰ نے صبر کرنے کا وعدہ کیا اور ان کے ہمراہ ہوئے - ج ۲ ص ۱۹۹

○ حضرت ارب کا صبر ج ۹ ص ۲۲۲ - تلقین صبر ج ۱ ص ۱۳۱ و ص ۱۳۲ و ص ۲۴۹ و ج ۲ ص ۱۹۵ تا ص ۱۰۳

○ منفصل قصہ ج ۱ ص ۹۵ - صبر کا انجام صبر ج ۱ ص ۱۵۴ و ص ۱۵۹ و ص ۱۶۵ - صابر کامل الایمان ہوتا ہے ج ۲ ص ۲۱۵

○ حضرت پیغمبر نے شب معراج تین مقامات پر صبر کا عہد کیا (۱) اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو

○ ترجیح دینے پر صبر (۲) کفار مشرکین کی تکذیب و طعنہ زنی پر صبر (۳) جہاد کرتے ہوئے ہر جسمانی تکلیف

○ پر صبر ج ۱ ص ۲۳۹

○ مفقود ہے کہ تنگی رزق سے بھی مومنوں کے صبر کو آزماتا ہے - ج ۳ ص ۲۱۴

○ صراط - جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن کا علم پڑھائے تو قرآن اس کو پل صراط سے بھیجی کی طرح پار کرے گا مقدمہ ص ۲۸



- صراط مستقیم کی تلاش مقدمہ ص ۱۲۳۔ ماہ رمضان میں اخلاق کو پاکیزہ رکھنے والوں کے قدم پل صراط سے گزرتے ہوئے نہ ڈگمگائیں گے۔ ج ۲ ص ۲۲۔ حضرت علیؑ پل صراط سے مومنوں کو پار کریں گے۔ ج ۵ ص ۱۲۹۔ ج ۱۳ ص ۴۹
- صراط مستقیم سے مراد علیؑ اور ان کی اولاد ادھیائے طاہرین ہیں۔ ج ۵ ص ۲۶۔ شیطان صراط مستقیم پر سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور چونکہ صراط مستقیم سے مراد حضرت علیؑ ہے لہذا شیطان علیؑ کے ماننے والوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں رہتا ہے اور ان کو ہی نیک کاموں مثلاً نماز دروزہ وغیرہ سے روکتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵
- بعض مفسرین نے اعزاز کا معنی صراط لیا ہے۔ ج ۲ ص ۲۴
- تفسیر برہان میں منقول ہے کہ عمر بن خطاب نے اعتراض کیا کہ حضورؐ آپ علیؑ کو بارون سے تشبیہ دیتے ہیں۔ حالانکہ بارون کا قرآن میں ذکر موجود ہے اور علیؑ کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں تو آپؐ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا ہذا صراط علیؑ مستقیم ج ۱ ص ۱۸۲ تفسیر سورہ حجر۔ صراط مستقیم علیؑ ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۲
- پل صراط سے وہ ہی گذر سکے گا جس کے پاس حضرت علیؑ کی طرف سے اجازت نامہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۸۲
- صراط پر اکس محمد کا نور ج ۱ ص ۶۵
- مصفیہ بنت عبدالمطلب کے ساتھ عمر کا گستاخانہ کلام ج ۵ ص ۱۶۳
- صفائے روہ کا ذکر ج ۲ ص ۲۰۳
- صلح۔ دو آدمیوں یا دو گروہوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے سورہ طہ کا نقش نائذہ مند ہے۔ ج ۹ ص ۱۲۹
- دو لڑنے والوں کے درمیان صلح کرانا بہت بڑی دینی خدمت ہے۔ ج ۱۳ ص ۹۵ تا ص ۱۰۱
- صلح حدیبیہ کی طرف اشارہ ج ۳ ص ۹۔ ج ۱۳ ص ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴

# ضاد

ضبط اعمال اور ضبط اعمال کا فرق۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۴۴۔ احباط اعمال کے ذیل میں ملاحظہ ہو نیز ص ۱۹ اور ص ۱۳۳ پر بھی وضاحت کی گئی ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کے صحیح اعمال کو کسی دوسری غلطی کی وجہ سے جزا سے محروم کرنا ضبط ہے اور ظلم ہے لیکن کسی کے اعمال کا باطل ہونے کی وجہ سے جزا سے محروم ہونا ضبط ہے اور یہ عین عدل ہے مثلاً عبادت کی صحت میں عقیدہ کی درستی شرط ہے پس جو عبادت عقیدہ فاسدہ سے ہو وہ باطل اور ضبط ہے لائق جزا نہیں لیکن اس کے مقابلہ میں عقیدہ صحیح کے ساتھ بجالانے والے کی جزا کو کالعدم قرار دینا ضبط ہے اور ظلم ہے۔

# الطباء

طیب ہندی سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی گفتگو۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵۱

دربار ہارون میں انگریز ڈاکٹر نے قرآن کی جامعیت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس میں طب کا کوئی ذکر نہیں تو اسلامی مفکر علی بن حسین بن واقد نے برجستہ جواب دیا کہ قرآن مجید نے کلوا واشربوا ولا تسرفوا کہہ کر ساری طب کو ایک جملہ میں بند کر کے رکھ دیا ہے تو ڈاکٹر نے تسلیم نہ کر دیا۔ ص ۱۶۶

○ ارسطو طالیس حکیم سکندر ذوالقرنین کا استاد تھا اور سکندر کی فتوحات کے بعد ارسطو کی کوششوں سے دنیا کے گوشے گوشے میں علوم طبیہ و دیگر علوم کے مدارس جاری کئے گئے۔ ص ۱۲۴

○ معدہ کی تکلیف اور بدہضمی کا علاج امام جعفر صادق علیہ السلام نے بتایا کہ کھانا صرف دو وقت کھایا کرو اور درمیان میں کچھ نہ کھاؤ اور قرآن مجید کی اس آیت سے استدلال فرمایا۔ **وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا**۔ آپ نے فرمایا اس سے تجاوز کرنے سے بدن کا نظام فاسد ہو جاتا ہے۔ ص ۱۵۱

○ قرآن مجید میں طبی مشورے موجود ہیں لیکن ان کا صحیح علم انہی لوگوں کو ہے جو قرآن کے ظاہر و باطن کو جان سکتے ہیں چنانچہ ایک درد شکم میں مبتلا مریض نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اپنے درد کی

شکایت کی تو آپ نے فرمایا اس کا علاج قرآن مجید میں موجود ہے وہ یہ کہ اپنی بیوی کے مال سے کوئی شے خرید لو شہدے لو اور بارشس کا پانی ان تینوں اجزاء کو ملا کر پی لو اس نے بیوی سے کچھ لے کر اس کی شہد خرید لی اور بارشس کا پانی پی لیا اور در د شکم سے مکمل شفا یاب ہو گیا۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا قرآن مجید میں اللہ نے بیوی کے عطا کردہ مال کے متعلق فرمایا **مَلِكُوهُ هِنْبًا مَرِيئًا** اور بارشس کے پانی کو مبارک کہا اور شہد کے متعلق فرمایا کہ اس میں شفا ہے تو تینوں جب ملیں گی تو ہینبا مریتا بھی ہوگی۔

ج ۱ ص ۱۱۱ اور میں نے خود اس نسخہ کو آزمایا ایک دفعہ کالا باغ میں سید منور حسین شاہ مرحوم کے پیٹ میں تکلیف تھی اور کوئی علاج کارگر نہ ہوا تو مذکورہ بالا نسخہ استعمال کرتے ہی فوراً ٹھیک ہو گئے تھے۔

**برائے مطالب عظیمہ** :- ۱۰۰ دفعہ طہ ایک دفعہ قل ھو اللہ احد اسی طرح ۸ دفعہ دھرائے اس کے بعد سورہ قتل ھو اللہ احد کو ۱۴ دفعہ پڑھنے انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

**طہ** کے اعداد کا مربع لڑکی کے اچھے رشتے کے لئے اور جادو سے حفاظت کے لئے ابتداء ۸۱۳ سے ۹۹ سے کرے اور خانہ ۱۳ میں ایک زیادہ کرے۔

طہ - سورہ طہ کے فضائل ج ۹ ص ۱۶۹ - لفظ طہ کی تحقیق ص ۱۴۱ ص ۱۴۱۔

**طلب** - علم کی اہمیت اور طلب علم کی ضرورت پر مقدمہ تفسیر کے اوائل میں روشنی ڈالی گئی ہے نیز تفسیر کی دوسری جلد میں ص ۱۳۳ و ص ۱۳۴ پر مزید گفتگو کی گئی ہے طالب علم کی مدد کرنا ایک کسے بدلہ میں ایک لاکھ کا ثواب ہے ج ۱ ص ۱۱۱

○ جن لوگوں کے لئے جنت کی بشارت دی گئی ہے ان میں ساتھون بھی ہیں اور بعض علماء نے فرمایا ان سے

مراد زمین میں طلب علم کے لئے سفر کرنے والے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۳۱ بعظمت علم اور طلب علم کے آداب ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت پیغمبر کو طلب علم کی فہمائش کی گئی **قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا** ج ۱ ص ۲۰۴ حضرت لقمان نے اپنی

دھیتوں میں علم کی اہمیت پر زور دیا اور طلب علم کو ضروری قرار دیا ج ۱ ص ۱۳۲

**طلب اولاد** - شہزادہ بیوی کی باہمی ہمبستری میں طلب اولاد کی نیت مستحب ہے۔ ج ۱ ص ۲۳۶

○ سورہ آل عمران کو زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھنے کی برکت سے اللہ اولاد عطا فرماتا ہے ج ۱ ص ۱۸۵

طلب اولاد کے لئے عمل ج ۱ ص ۲۴۵ و ج ۱ ص ۱۰۱

طلاق ان کو کہا جاتا ہے جو اسلام کے دبدبہ سے مرغوب ہو کر فتح مکہ کے بعد حلقہ اسلام میں داخل ہوئے

جیسے اوسیان وغیرہ ج ۱ ص ۱۶۶

○ فتح مکہ کی تدریسے تفصیل تفسیر کی آخری جلد میں از صفحہ ۲۶۵ تا ص ۲۶۸ ملاحظہ فرمائیں۔

**طلاق** - طلاق عدت و طلاق سنت اور اس کے شرائط اور پھر بائن اور رحمی کی تفصیلات ج ۱ ص ۶۵ تا ص ۹۲ ج ۱ ص ۱۳ تا ص ۱۴

○ طلاق اور ظہار میں فرق - ج ۱ ص ۱۵۰ - اگر دخول سے پہلے طلاق ہو تو عورت نصف حق مہر کی حقدار ہوتی ہے - ج ۱ ص ۲۰۵

○ تین قسم کے لوگوں کی دعا مستجاب نہیں ہوتی ان میں سے ایک وہ ہے جس کی عورت نافرمان ہو اس کی بددعا اس لئے قبول نہیں کہ وہ اس کو طلاق دیکر گلو خلاصی کر سکتا ہے - ج ۱ ص ۲۶ سورہ طلاق ج ۱ ص ۲۵۵

طلوع فجر - ماہ رمضان میں کھانے پینے کا آخری وقت طلوع فجر ہے ج ۱ ص ۲۳۵ - نماز تہجد کا آخر اور نماز صبح کا اول وقت طلوع فجر ہے - ج ۱ ص ۲۵۵ و ص ۲۵۵

تظلیح بن خویلد - نبوت کا جھوٹا دعویٰ تھا جس کی زبان پیغمبرؐ میں سرکوبی کی گئی - ج ۱ ص ۱۲۲

طلحہ - عائشہ سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا - ج ۱ ص ۲۰۹

طالوت - طالوت کا انتخاب اور معیار انتخاب ج ۱ ص ۱۱۳ و ج ۱ ص ۱۱۴ - طالوت و جالوت کی لڑائی - ج ۱ ص ۱۲۳

طولانی زندگی - حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کی طولانی زندگی پر اعتراض کرنے والے اگر تاریخ انسانیت کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ بہت سے انسان ایسے گذرے ہیں جن کی زندگیاں کافی طولانی تھیں اور اب تک زندہ رہنے والوں میں حضرت ادریسؑ حضرت ایساؑ حضرت خضرؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کتب میں موجود و مسطور ہے - تدریس تفصیل کے لئے تفسیر کی جلد ۹ ص ۱۱۹ ملاحظہ ہو -

طائف - حجاز میں ایک مشہور شہر ہے - کفار مکہ نے ایک یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ اگر خدا نے انسانوں کی تبلیغ کے لئے کوئی اپنا نامزد کرنا ہوتا تو مکہ اور طائف کے شہروں میں کسی نامور بارسوخ شخصیت کو نامزد فرماتا - چنانچہ مکہ سے ولید بن مغیرہ کا اور طائف سے عروہ بن مسعود ثقفی کا نام انہوں نے لیا تھا اور سورہ زخرف میں ان کے اس سوال کو نہایت سختی سے ٹھکرایا گیا - ج ۱ ص ۲۳۱ اور حضور اہل مکہ کی زیادتیوں سے گبر اگر حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد بنفس نفیس طائف میں تشریف لائے تھے اور جب آپ نے تبلیغ فرمائی تو اہل طائف نے آپ پر پتھر برسائے چنانچہ کعبہ کا رخاں سے واپس آئے مکہ پہنچنے سے پہلے جب مقام نخلہ میں پہنچے تو قوم جن کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور حضور کی نبوت پر ایمان لائے - ج ۱ ص ۲۳۵ و ص ۲۳۵

طواف - کعبہ کے ارد گرد چکر لگانا طواف کہلاتا ہے اس کے اقسام و طریقہ ج ۱ ص ۲۳ تا ص ۲۴ مذکور ہے -

○ منقول ہے کہ کفار مکہ مرد عورتیں ننگا ہو کر طواف کیا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ جن کپڑوں میں گناہ کر چکے ہیں وہ اس قابل نہیں کہ بوقت طواف جسم پر موجود ہوں - ج ۱ ص ۲۳ و ص ۲۵

○ منقول ہے کہ باہر سے وارد ہونے والا کوئی مسافر یا دیہاتی اگر طواف کرنا تو رسم یہ تھی کہ جس لباس میں وہ طواف کرتا تھا بعد از طواف اس کو صدر قم میں وہ لباس دینا پڑتا تھا کیونکہ طواف کے بعد وہ اس لباس کو پہننا اچھا نہ سمجھتے تھے جس میں وہ طواف کرتے تھے اس لئے دیہاتی لوگ اکثر عاریتاً یا کرایہ پر لباس حاصل کر کے اس میں طواف کر لیتے تھے چنانچہ پیر و نجابت سے آنے والوں کیلئے لباس ہمیا کرنا اور کرایہ وصول کرنا ایک کاروبار تھا آدمی کو عاریتاً یا کرایہ پر لباس نہ مل سکتا اور اپنے پاس جس دافر لباس نہ ہوتا - تو وہ

ننگا ہو کر طواف کر لیا کرتے تھے چنانچہ ایک خوبصورت عورت ایک دفعہ طواف کے لئے آئی تو اس کو عاریتہ یا کرایہ پر لباس مہیا نہ ہو سکا تو اس نے ننگا ہونا گوارا کر لیا اور بعد میں لباس کو صدقہ کرنا گوارا نہ کیا چنانچہ حضرت علی علیہ السلام جب سورہ برأت کی تبلیغ کے لئے تشریف لائے تو اعلان کر دیا کہ آج کے بعد کوئی بھی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔ ج ۱۲ ص ۱۳

○ ایک روایت میں ہے کہ کعبہ کے آس پاس اللہ کی ایک سو بیس رحمتیں ہیں۔ ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نمازوں کے لئے اور باقی بیس زائرین کعبہ کے لئے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۲

طاعوت۔ حاکم بصرہ کی طرف فیصلہ سے جانا ایسا ہے جس طرح طاعوت کی طرف سے جانا۔ ج ۲ ص ۲۴

○ طاعوت کا معنی و مصداق۔ بعض روایات میں غاصب حقوق اک محمد کو طاعوت کہا گیا ہے۔ ج ۳ ص ۱۳۹

○ طاعوت کے بجا رہی۔ ج ۵ ص ۱۳۶ و ج ۲ ص ۲۰۵ و ج ۱ ص ۱۱۶

طاعون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکم عدوی پر قوم موسیٰ طاعون کے عذاب میں مبتلا ہوئی اور ایک گھنٹہ کے اندر ان کے ہزاروں آدمی لقمہ اجل ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۱۳ ج ۵ ص ۵۰ ج ۵ ص ۵۱

طوبی۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کی اصل حضرت پیغمبر کے گھر میں ہوگی اور شاخیں جنتوں کے گھروں میں پھیلیں گی۔ ج ۱ ص ۱۶۵

○ دوسری روایت میں طوبی کی اصل حضرت امیر علیہ السلام کے گھر میں ذکر کی گئی ہے (طوبی لہم و حسن علیہ)

شب معراج حضرت پیغمبر نے طوبی کا پھل کھایا تھا ج ۲ ص ۱۳۳ و ص ۲ ص ۲۶۳۔ طوبی درخت کا ایک ایک پتہ ایک لاکھ آدمیوں پر سایہ ٹھکن ہو سکتا ہے۔ ج ۹ ص ۱۶۵

طوفان۔ حضرت آدم کے لئے قبۂ نور اترتا تھا جس کو طوفان نوح کے وقت اٹھایا گیا تھا۔ ج ۲ ص ۱۸۵ ج ۲ ص ۱۸۵

○ آل فرعون پر جو متعدد عذاب نازل ہوئے ان میں سے ایک عذاب طوفان بھی تھا۔ ج ۲ ص ۱۸۵ ج ۲ ص ۱۸۵

○ طوفان نوح کے بعد حضرت آدم کی نسل حضرت نوح سے چلی اس لئے یہ آدم ثانی ہیں۔ ج ۲ ص ۱۸۵

○ حضرت پیغمبر کے زمانہ میں اسلام پر طوفان کا عذاب بھی آیا۔ ج ۲ ص ۱۸۵

○ طوفان نوح۔ ج ۲ ص ۲۱۳ تا ص ۲۱۵ ج ۲ ص ۱۸۵

○ ذوالقرنین کا زمانہ نوح کے بعد ہے اور انہوں نے مکان بنانے کی ابتداء فرمائی۔ ج ۲ ص ۱۸۵

○ قوم سبا پر طوفانی عذاب (سبیل العرم) ج ۲ ص ۱۸۵

○ طور۔ بنی اسرائیل کی طرف سے روایت خدا کا سوال اور کہہ طور پر حضرت موسیٰ کا جانا۔ ج ۲ ص ۱۸۵

○ کوہ طور کا قوم بنی اسرائیل کے سردوں پر بلند ہونا۔ ج ۲ ص ۱۸۵

○ حضرت موسیٰ کا وعدہ طور اور چالیس راتوں کا قیام حج ص ۸۴ حضرت موسیٰ کے طور پر جانے کے بعد قوم کی گوسالہ پرستی اور حضرت ہارون سے قوم کا برتاؤ حج ص ۹۶ حضرت پیغمبر نے معراج پر جاتے ہوئے طور پر بھی دو رکعت نماز پڑھی تھی حج ص ۹۹

○ طور کی لفظی تشریح حج ص ۶۳ - طسہ کی تاویل میں بعضوں نے طاء سے مراد طور لیا ہے - حج ص ۱۹

○ حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر پہلی دفعہ گذر اور کلام کی ابتداء حج ص ۳۲ حضرت موسیٰ کی وفات طور پر حج ص ۶۰

○ سورہ الطور کے خواص و فوائد حج ص ۱۳۴

○ طاہر و حلال میں فرق حج ص ۲۳ طہارت حیوان مذکور ص ۲۴ حنیفیت طاہرہ حج ص ۱۱۱ آیت تطہیر حج ص ۱۸۸

○ طاہر و طیب حج ص ۱۵۵ طہارت حج ص ۱۵۵ طہر حج ص ۱۳۱

○ طہیات کا بیان حج ص ۴۹، طیب و خبیث برابر نہیں حج ص ۱۴۳ و ص ۲۵

**البلد الطیب** - حضرت امام حسن سے معاذیر نے پوچھا تیری اور میری ڈاڑھی کا قرآن میں کہاں ذکر ہے تو آپ نے آیت پڑھی جس کا مقصد ہے کہ پاکیزہ زمین اچھا فصل آگاتی ہے اور خبیث زمین کم آگاتی ہے - حج ص ۶۲

○ طیبین مومنین کو فرشتے سلام کریں گے حج ص ۲۵ - طیب مردوں کے لئے طیب عورتیں - حج ص ۱۲

# ظلم

ظلم - ظلم کی تین قسمیں ہیں - حج ص ۹ اپنے نفس پر ظلم، مخلوق پر ظلم اور خدا پر ظلم اور احادیث میں ہے کہ خدا پر ظلم ہے شرک کرنا اور یہ ناقابل بخشش ہے اور بندوں کا حق کھانا ایسا ظلم ہے جس کا بدلہ لیا جائے گا اور اپنے نفس پر ظلم اگر اللہ چاہے تو بخش دے شرک ہوائے نفس کا کرشمہ ہے بندوں پر ظلم غضب کا نتیجہ ہے اور اپنے نفس پر ظلم شہوت کی پیداوار ہے پس ہوائے نفس سے کفر و بدعت جنم لیتے ہیں - غضب خود پسندی اور تکبر کی بڑ ہے اور شہوت حرص اور سبھل کی محرک ہوتی ہے حج ص ۴۴ جہنم کے پہلے دروازہ پر تحریر ہے جھوٹوں، سبھلوں اور ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ص ۴۹

○ ظالم کو عہدہ امامت نہیں مل سکتا - یہاں ظلم سے مراد ہر قسم کا گناہ ہے ص ۱۴

○ اک محمد پر ظلم کرنے والوں کا برا حشر - حج ص ۲۹ اور مروی ہے کہ جب لڑک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

کے فریضہ کو ترک کر دیں تو خدا ان پر ظالم حاکم کو مسلط کر دیتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۵ زنا چوری اور شراب خوردگی کو ظلم کہا گیا ہے۔ ج ۲ ص ۲۳

○ افتراء کذب اور آیات کو بھٹکانا ظلم ہے ج ۳ ص ۳ دلایت کی تکذیب کرنے والا ظالم ہے۔ ج ۳ ص ۳  
○ مومن کے اوصاف میں سے ہے کہ وہ دوسرے مومن پر ظلم نہیں کرتا ج ۱ ص ۱۶ اکل رسولی پر ظلم ج ۱ ص ۲۲  
○ اللہ پر افتراء بڑا ظلم ہے ص ۱۵۵ ظالم کی طرف جھکاؤ کی ہی ص ۲۳۹ مظلوم کو خدا ظالم سے بدلہ دلاتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے مَنْ أذَى جَارَكَ وَرَثَكَ اللَّهُ دَارَكَ جوار اپنے ہمسایہ پر ظلم کرتا ہے اور تکلیف دیتا ہے خدا اس ہمسایہ کو اس کا وارث بنا دیتا ہے ج ۱ ص ۱۴۹ حضرت ابراہیم کی دعا۔ اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھ کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے اور امامت کا عہدہ ظالم حاصل نہیں کر سکتا۔ ص ۱۵۸

○ ظالم کی تباہی کے لئے سورہ نمل لکھ کر عمل کیا جاسکتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۶ ظالم کی توبہ ص ۲۲۲  
○ ظلم پستی کردار کا آخری درجہ ہے ج ۲ ص ۲۳۔ برادر محشر ظالم کو اپنے اعمال بد کی سزا ملے گی اور مظلوم کے بعض گناہوں کا بوجھ بھی اس پر ڈال دیا جائے گا جس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی بعض نیکیاں دی جائیں گی ج ۱ ص ۱۶  
○ سورہ حج کا عمل ظالم حکمران کا اقتدار ختم کرنے کے لئے ج ۱ ص ۱۶ مظلوموں کو اقتدار ملے گا اور ظالموں کو بدلہ دیا جائے گا۔ زمانہ رجعت ج ۱ ص ۱۵۱

○ کسی پر ظلم کرنا یا مظلوم کی مدد کرنے کے باوجود اس کی مدد نہ کرنا بدترین گناہوں میں سے ہے ج ۱ ص ۱۲  
○ حضرت لقمان حکیم نے اپنی وصیتوں میں ظالم کا ساتھ دینے سے منع فرمایا ہے ص ۱۳۲  
○ ظالم اور مقصد کی تشریح ج ۱ ص ۲۶۵۔ ظالم کو ظلم کا بدلہ دینا ظلم نہیں بلکہ عدل ہے ج ۱ ص ۲۱۶  
○ تین ایسے شخص جن پر اگر ظلم نہ کیا جائے تو وہ ظلم کرتے ہیں، مکینہ فطرت، زرد جہر، مملوک غلام ج ۱ ص ۲۱۴  
○ ظلمات ثلاث کی تشریح ج ۱ ص ۱۱۳

○ ظہور قائم آل محمد۔ ج ۱ ص ۱۹۹۔ ج ۳ ص ۲۴۔ ج ۱ ص ۱۹۹۔ ج ۱ ص ۲۱۲۔ ج ۱ ص ۲۵۲  
○ حضرت قائم آل محمد کی آمد کا معجزہ یہ ہوگا کہ اس دور کے موجودہ تمام کالائت سے ان کا قدم آدم پر ہوگا ج ۱ ص ۱۵۲ اور حضرت موسیٰ کا پتھر ان کے پاس ہوگا ج ۱ ص ۱۵۲ جزیرہ خضر کا قبضہ ج ۱ ص ۱۹۶ قائم کی آمد کے بعد سد سکندری توڑا جائے گا ج ۱ ص ۱۲۸ آدم قائم ج ۱ ص ۱۵۲۔ ج ۱ ص ۱۹۹۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ ج ۱ ص ۱۵۲  
○ ایک بنی اسرائیل کے داعی کا چاندنی رات میں آنے والے قائم کی علامات کا بیان کرنا اور ادھر اچانک حضرت موسیٰ کی آمد ج ۱ ص ۱۵۳

○ ظاہر و باطن قرآن ج ۱ ص ۱۱۲۔ ج ۱ ص ۱۶۲۔ ج ۱ ص ۱۵۳

○ ظہار کا بیان - ج ۱۵ ص ۲۳۲

ظن ج ۳۸ - حجیت ظن (ضبر واحد) ج ۲۹ - حسن ظن ج ۱۸۵ - سوء ظن ج ۱۰۳

# العين

عربی - قرآن عربی زبان میں اتر ج ۱ ص ۱۰۰ حضرت اسمعیل کی زبان عربی تھی - ج ۴۶

عبدالطلب - حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ کے دادا تھے - انہوں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ مجھے دس فرزند عطا فرمائے تو میں اس کی رضا کے لئے ایک بچہ قربان کروں گا چنانچہ اللہ نے دس فرزند ان کو عطا فرمائے - اور قربانی کا قرعہ عبداللہ کے نام پر آیا پھر دوبارہ حضرت عبداللہ کا نام پھر سے بارہ بھی آخر کار انہوں کا فدیہ دیا گیا اس لئے حضور نے فرمایا تھا کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں ایک حضرت اسماعیل اور دوسرے حضرت عبداللہ - ج ۲۳

○ حضرت عبدالطلب کی ابراہیم سے گفتگو اور واقعہ اصحاب الفیل ج ۱ ص ۲۶۴

○ عبادت گزار برصیصا نامی جس کو شیطان نے بہکا دیا - ج ۱۳ ص ۲۵۶ - بلعم بن باعور کا واقعہ ج ۱ ص ۱۳۱

○ عبادت علی پر اعتراض اور اس کا دندان شکن مدلل جواب ج ۱ ص ۵۰ - عبادت ابلیس ج ۱ ص ۵۵

○ عبادت ج ۱ ص ۱۹ - ج ۲ ص ۲۳ - عبادت کی حقیقت معرفت و فکر ہے ص ۹۵ - ج ۱ ص ۱۹۵ - ج ۲ ص ۲۲۳

○ ایک عابد کی حضرت ابراہیم سے بات چیت ج ۱ ص ۱۵۴ - حضرت سحیٰ کی عبادت ج ۱ ص ۲۵ - مَا عَبَدْنَاكَ خَلْقًا

مِن نَّارِكَ وَلَا طَمَعًا فِي جَنَّتِكَ بَلْ وَجَدْنَاكَ أَهْلًا لِلْعِبَادَةِ فَعَبَدْنَاكَ بِقَوْلِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ج ۱ ص ۲۵

دعانا گنا بہت بڑی عبادت ہے ج ۱ ص ۱۶۱ - عبادت کی دعوت عامہ ج ۱ ص ۶۹ - عبادت منہ ج ۲ ص ۲۳۳ - ج ۱ ص ۱۹۵

ج ۱ ص ۱۳۶ ص ۲۵۱

○ عباد اور عبید میں فرق - ج ۳ ص ۲۶۵

عبرت - ج ۱ ص ۸۸ - ص ۱۱ - ص ۱۱۵ - ص ۱۲۱ - ص ۱۶۲ - ج ۲ ص ۵۵ - ج ۳ ص ۴۵ - ص ۴۸ - ص ۴۹ - ص ۱۴۸ - ص ۲۵۶ - ج ۱ ص ۱۵۴ - ص ۱۰۲ - ص ۱۶۴

ج ۱ ص ۲۲۴ - ج ۱ ص ۳۱ - ص ۹۹ - ج ۱ ص ۳۸ - ص ۱۵۲ - ص ۱۴۱ - ص ۱۸۴ - ص ۲۰۴ - ج ۱ ص ۱۵۳ - ص ۲۲۳ - ج ۱ ص ۱۲۰ - ص ۱۲۱

ص ۱۶۴ - ج ۱ ص ۳۲ - ج ۱ ص ۳۵ - ص ۱۴۵ - ص ۱۹۵ - قوم احناف کا انکشاف ج ۱ ص ۳۳

عدت - طلاق کی عدت ج ۱ ص ۳ - عدت و نفات ص ۸۳ - عدت کی مصلحت ج ۱ ص ۱۲۱



عزاداری - عزاداری کی غرض و غایت - مقدمہ تفسیر ص ۱۱ - عزاداری پر خرچ کرنا ص ۱۱

○ عزاداری کے مراسم میں اصلاح کی ضرورت ص ۲۵

عزائم کا ذکر - ص ۱۲۵ و ص ۱۲۸

عرش کا ذکر - اللہ کے عرش پر ہونے کا مقصد یہ نہیں کہ وہ مکان کا پابند ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمام علوی و سفلی مخلوق

پس کو حق حکومت حاصل ہے چنانچہ ص ۱۲۸ اور ص ۱۲۹ و ص ۱۳۰ و ص ۱۳۱ پر اسی کی طرف اشارہ موجود ہے

تخلیق ارض و سما اور عرش کا پانی پر ہونے کا مقصد ص ۱۲۹ - شب معراج سبب حضرت پیغمبر عرش پر پہنچے تو دیکھا

ساتی عرش پر علی کا نام تحریر تھا - ص ۱۲۹ - عرش کے سامنے مقام محمود ہے جہاں حضرت پیغمبر بروز معشر تشریف

فرما ہوں گے - ص ۱۲۹

○ عالمین عرش - ص ۱۲۳ و ص ۱۲۴

عزوی - عزوی نامی ایک بت تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں پوجا کی جاتی تھی اور ایک قول کے مطابق عزوی نامی ایک

بہت بڑا درخت تھا جس کی قبیلہ عطفان عبادت کرتے تھے - ص ۱۵۶

عدل - عورتوں کے معاملہ میں عدل اسلامی کی تشریح ص ۹۹ و ص ۱۰۰

○ عدل و انصاف کا حکم ص ۵۲ و ص ۲۳۶ - مفیدین کو سزا عین عدل ہے ص ۱۹۵

○ بعض مسلمانوں کا حضور کی عدالت پر اعتراض اور اس کا جواب ص ۵۴ - حضرت یوسف کی عادلانہ حکومت

ص ۵۹ و ص ۵۴ - حضرت مہدی زمین کو عدل سے پُر کریں گے ص ۲۳۵

عثمان - کا جمع قرآن مقدمہ تفسیر ص ۱۳۱ - عثمان کا قرآن جلانا - مقدمہ ص ۱۴۱ جنگ احد میں ص ۱۴۱

○ آیت میں سرزنش ص ۱۱ و ص ۱۲ و ص ۱۵ و عثمان بن مظعون صحابی رسول کا ذکر ص ۲۵ و ص ۲۳۹

○ عَبَسَ وَ تَوَلَّىٰ کا مصداق - ص ۱۴۵

عرس کی رسم بد - ص ۱۴۵

عصائے موسیٰ میں کراماتی پہلو ص ۱۰۶ و ص ۲۲۶ و ص ۱۹۹ و ص ۲۱۳ - عصا کی حقیقت ص ۱۱۶ و ص ۱۱۷ و ص ۱۱۸

عصا کی فضیلت - ص ۱۱۹ و ص ۱۲۰

○ حضرت پیغمبر کا معجزہ عصا ص ۱۰۶ - عصائے موسیٰ والاہ آک محمد کے پاس ہیں ص ۱۰۶ - عصائے موسیٰ کے فوائد ص ۱۰۶

○ عصائے سلیمان کا معجزہ ص ۱۰۶ - عصائے بلقیس جو سلیمان کے امتحان کے لئے بھیجا گیا تھا - ص ۱۰۶

○ عصمت انبیاء - مقدمہ تفسیر ص ۱۹۲ و ص ۲۰۶ و ص ۲۰۷ - حضرت آدم کا جنت سے خروج منافی عصمت نہیں ص ۱۰۶

○ حضرت آدم کی عصمت پر اعتراض اور اس کا جواب ص ۹۴ و ص ۹۵ - عہدہ امامت ظالم کو نہیں دیا جاسکتا پس

امام وہ ہو سکتا ہے جو معصوم ہو۔ ج ۱ ص ۱۶۲۔ چونکہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں لہذا ان کا صحیح مقام وہی ہو سکتا

ہے جو معصوم ہو ج ۱ ص ۱۹ صفت عصمت اور ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۵ ج ۱ ص ۱۰۵۔ عصمت یوسف ج ۱ ص ۲۲

○ حضرت یونس کی عصمت پر بحث ج ۱ ص ۱۲۶ حضرت ابراہیم کی عصمت ج ۱ ص ۲۰۱ حضرت موسیٰ کا قبلی

کو قتل کر کے اپنی طرف ظلم کی نسبت دینا اور اس کی توجیہ ج ۱ ص ۲۵۔ حضرت داؤد کا امتحان اور مقام

عصمت ج ۱ ص ۸۲۔ حضرت سلیمان کی عصمت پر بحث ج ۱ ص ۹۲

عقل کا مقام ج ۱ ص ۱۴۹، بے عقل پر کنٹرول کا حکم ج ۱ ص ۱۱۵۔ عقل کی عظمت ج ۱ ص ۱۴۳ ج ۱ ص ۱۰۴

عکرمہ۔ عکرمہ ابن ابی جہل کا اسلام قبول کرنا۔ ج ۱ ص ۱۲۱

عکاظ۔ عربوں میں سالانہ اجتماع کے لئے ایک مقام مخصوص تھا جس کو عکاظ کہتے ہیں یہاں ایک عظیم اجتماع

ہوا کرتا تھا اور یہ اجتماع ناستق و فاجر لوگوں تک محدود نہیں تھا بلکہ عرب کے دانش ور بھی اس میلہ

میں شریک ہوتے تھے۔ شعراء عرب اور فصحاء و بلغاء و ادبا کا جم غفیر یہاں ہوتا تھا۔ پس شعراء اپنا کلام منظوم

اور خطباء اپنا کلام منشور و انشوروں کے طبقہ میں پیش کرتے تھے پس شاعر اعظم یا خطیب اعظم یا ادیب

اعظم کا ایک بورڈ کے ذریعے انتخاب عمل میں لایا جاتا تھا چنانچہ اسی میلہ میں حضور تشریف لائے اور قرآن مجید

کی بعض آیات کی تلاوت فرمائی جس کے سامنے فصحاء و بلغاء و خطباء و ادبا کی گردنیں جھک گئیں اور قرآن

مجید کو بے مثال و لا جواب کلام قرار دیتے ہوئے انہیں ماننا پڑا کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔

○ حضرت پیغمبر نے زید بن حارثہ کو اسی اجتماع میں تشریف لاکر اس کے باپ سے قیمتہ خرید فرمایا تھا۔

اور یہی زید حضرت پیغمبر کا مستحبی تھا ج ۱ ص ۱۵۸۔ عکاظ کی طرف آتے ہوئے مقام نخلہ پر آپ نماز پڑھ رہے

تھے کہ تم جن کے بعض افراد نے شرف اسلام قبول کیا۔ ج ۱ ص ۳۳ ج ۱ ص ۱۱۵

علیؑ۔ حضرت علیؑ قرآن کی رو سے چوتھے خلیفہ ہیں۔ پہلا آدم، دوسرا داؤد، تیسرا یاروت چوتھا علیؑ خلیفہ پیغمبر

ہے۔ ج ۱ ص ۸۲ ج ۱ ص ۱۸۶۔

○ حضرت علیؑ کو اللہ نے منتخب فرمایا اور پیغمبر نے غدیر میں اعلان کیا۔ مقدمہ ص ۹۲ ج ۱ ص ۲۵۵ ص ۱۰۶ ص ۱۳۹ ج ۱

ص ۱۱۵ ص ۱۱۹۔ مقدمہ ص ۸۵۔ ج ۱ ص ۱۶۹

○ حضرت حمارہ کو پیغمبر کا فرمان کہ اختلاف کی صورت میں علیؑ کو نہ چھوڑنا۔ ج ۱ ص ۵۲ ص ۲۵

○ حضرت علیؑ کا مقام ج ۱ ص ۱۳۹ تا ص ۱۳۹ علیؑ کی نامزدگی۔ ج ۱ ص ۱۰۱ ج ۱ ص ۱۰۱۔ مقام علیؑ مقدمہ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۸۵

○ حضرت علیؑ کی ایک ہزار رکعت روزانہ نماز پر اعتراض اور اس کے دندان شکن جوابات۔ مقدمہ تفسیر ص ۵۵

○ علی مع القرآن مقدمہ ص ۶۵ ص ۲۰۶ ج ۱ ص ۲۶ ص ۶۶ صحابہ کا اعتراف ص ۸۱۔ دعویٰ سکونی ص ۵۲

- علیؑ کے اندر انبیاء کے کلمات موجود ہیں۔ مقدمہ ص ۱۱۹۔ ایک رکاب سے دوسری رکاب تک ختم قرآن مقدمہ ص ۱۱۹
- بغض علیؑ منافق کی نشانی ہے۔ مقدمہ ص ۱۱۲۔ علیؑ حافظ قرآن ہے۔ مقدمہ ص ۱۳۲
- حضرت علیؑ کا مقام۔ مقدمہ ص ۱۵۸۔ موازنہ مقدمہ ص ۱۱۲۔ صراط مستقیم۔ مقدمہ ص ۱۶۳۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- علیؑ کے پاس صحابہ کی جماعت کا آنا بقول ابن قتیبہ مقدمہ ص ۱۶۵۔ علیؑ کی محبت مقدمہ ص ۱۶۳۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- حضرت علیؑ کی مناجات۔ اے اللہ میں تیری عبادت نہ جہنم کے ڈر سے اور نہ جنت کے لالچ میں کرتا ہوں۔ بلکہ اس لئے تیری عبادت کرتا ہوں کہ تو عبادت کے لائق ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ ج ۱ ص ۱۵۲
- علیؑ باب حط ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۵۔ علیؑ کا دشمن محمدؐ کا دشمن ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۱۔ ج ۱ ص ۲۲۱
- أَنَا وَ عَلِيٌّ أَتَوَاهُذِهِ الْأُمَّةُ ج ۱ ص ۱۳۲۔ اية الامراض کی تائید علیؑ ہیں۔ ج ۱ ص ۲۶۳
- علیؑ کی دعا پر اعتراض کرنے والے کا انجام عبرتناک ج ۱ ص ۱۳۱۔ حدیث ثقلین۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ ج ۱ ص ۱۵۸
- علیؑ جامع اوصاف کمال ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۱۔ عامل لاد علیؑ ہیں۔ ج ۱ ص ۲۵۸
- علیؑ حبیب اللہ ہے ج ۱ ص ۲۵۸۔ کعبہ میں حضرت علیؑ کی ولادت با سعادت ج ۱ ص ۱۵۸۔ ج ۱ ص ۱۵۸
- جنگ احد میں حضرت علیؑ کے جسم اطہر پر سامٹھ سے زیادہ زخم لگے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ ص ۱۵۸۔ اسی زخم تھے ص ۱۵۸
- حضرت علیؑ منادی ہوں گے ج ۱ ص ۹۹۔ علیؑ گزشتہ انبیاء سے افضل ہیں۔ ج ۱ ص ۲۶۶
- حضرت علیؑ کو ہجرت کے وقت ابوسفیان کی شہادت ج ۱ ص ۹۹۔ دفاع عہد اور خلافت علیؑ ج ۱ ص ۱۵۸
- حضرت علیؑ کی مناجات۔ اے اللہ میرے فخر کے لئے کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے اور میری عزت کے لئے کافی ہے کہ میں تیرا عبادت گزار ہوں۔ نیز عرض کی۔ اے اللہ میں نے تجھے اپنا رب پایا۔ جیسے میں چاہتا تھا۔ پس تو مجھے اپنا ایسا عہد قرار دے جیسے تو چاہتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
- اٰمَنُوْا وارد ہوا ہے تو ان کے رئیس و امیر حضرت علیؑ ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۸
- علم علیؑ ج ۱ ص ۲۶۱۔ ایک یہودی عالم سے سوال و جواب ج ۱ ص ۱۹۲۔ امام شکر مادر میں بھی سن سکتا ہے ج ۱ ص ۱۴۹
- مدینۃ العلم ج ۱ ص ۱۵۸
- حضرت علیؑ کے لئے رد شمس اور ابو منصور مظفر کا واقعہ ج ۱ ص ۱۵۸
- حضرت علیؑ صدیق ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ ج ۱ ص ۱۵۸
- حضرت علیؑ کے فضائل دوستوں اور دشمنوں نے چھپانے دوستوں نے ڈر سے اور دشمنوں نے حسد سے لیکن سب تشدد کا شکار نہ ہوئے اور زبانوں سے پہرے اٹھے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ علیؑ کے فضائل نے زمین و آسمان کی دستوں کو بھر دیا۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ حضرت علیؑ کے پاس ۷۲ اسم اعظم تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۸

- مقام اعراف پر علی ہوں گے۔ حج ۲۵۵۔ علی کے ساتھ عثمان کا جھگڑا۔ حج ۱۵۷
- علی مع الحق۔ حج ۱۶۷۔ حج ۱۶۸۔ حج ۱۶۹۔ سیرت علیؑ حج ۱۷۰۔ میزان علیؑ ہے۔ حج ۱۷۹
- حضرت علیؑ کا بتوں کو صبر کی تلقین کرنا۔ حج ۵۴۴۔ بیعت کا مطالبہ حج ۹۷۹۔ حج ۹۸۰۔ حج ۹۸۱
- حضرت علیؑ الواح موسیٰ کے عالم تھے اور یہ علم حیرت تھا۔ حج ۱۷۰
- حضرت علیؑ نے راس الجبالوت سے امت موسوی کی فرقہ بندی کے متعلق سوال کیا حج ۱۷۰
- خلافت کے بارے میں حضرت علیؑ کی ابوبکر سے تفصیلی گفتگو اور سوال و جواب اور پھر عمر کی دخل اندازی۔ حج ۲۳۹
- تا ۲۴۲۔ علی اور امیر شام کے درمیان شاور روم کی مصالحت کرکشی۔ حج ۲۰۳۔ حج ۲۰۵
- روز میثاق حضرت علیؑ کی کا اقرار کیا گیا۔ حج ۱۳۰۔ مقدمہ ۱۵۵۔ حج ۱۶۱
- حضرت علیؑ میں اوصاف انبیاء موجود تھے۔ حج ۱۳۰۔ حج ۱۳۱
- سورہ برأت کی تبلیغ پر حضرت علیؑ کو مامور فرمایا کہ حضرت پیغمبرؐ نے بھیجا۔ حج ۱۹۲۔ حج ۱۹۳
- مقام تقاؤں میں حضرت علیؑ نے اپنا اسلامی و ایمانی اقدام بیان فرمایا اور اللہ نے آیت نازل فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
- الحاج الاَیْمِ حَج ۲۰۵
- جنگ تبوک میں حضرت علیؑ مدینہ میں بحیثیت قائم مقام پیغمبرؐ کے ٹھہرے تھے حج ۱۷۰
- حضرت علیؑ سابق الایمان ہیں۔ حج ۱۷۰۔ مرنے والے کے سر ہانے علی۔ حج ۱۷۱
- حضرت علیؑ شاہد رسولؐ ہے۔ حج ۱۹۹۔ لسان صدق علی ہیں۔ حج ۲۱۰
- اِذَا انشأنی قَدًّا وَاِذَا اُخْتُدِعَ قَطًّا۔ یعنی حضرت علیؑ اوپر سے وار کرتے تھے تو برابر دو حصوں میں چیر دیتے تھے اور ایک جانب سے وار کرتے تھے تو دشمن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ حج ۲۹
- جنت میں درخت طربی کی اصل علیؑ کے گھر میں اور شاخیں مومنوں کے گھروں میں ہوتی۔ حج ۱۳۰
- حضرت علیؑ کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ حد سے بڑھانے والے تمالی اور گھٹانے والے مقصر
- ناصبی اور یہ دونوں فرتے کفار کے حکم میں ہیں۔ حج ۱۶۰
- حضرت علیؑ کی مثال شب معراج حج ۲۶۶
- بانشین پیغمبرؐ کے ٹھے ستارے کی آمد حج ۱۲۵
- حضرت علیؑ کی معراج دوش پیغمبرؐ پر حج ۱۷۰۔ حج ۱۷۱۔ ذکر علیؑ عبادت حج ۱۹۶
- علیؑ کی بت شکنی کا منظر حج ۱۷۰۔ حج ۱۷۱۔ ایذا علیؑ ایذا رسولؐ ہے۔ حج ۱۱۳
- حضرت علیؑ کا چادر پر سوار ہو کر اصحاب کعبہ کے پاس جا کر بات چیت کرنا حدیث باطل۔ حج ۱۷۰۔ حج ۱۷۱

- حضرت علیؑ اور حضرتؑ کی گفتگو ج ۱۲۱ - مونی و حضرتؑ کا علم حضرت علیؑ کے علم کے مقابلہ میں ج ۲۳۶
- حضرت علیؑ کے فضائل کی کوئی حد نہیں - ج ۱۳۲ - فضائل علیؑ بزبان پیغمبرؐ ج ۱۵۲
- حضرت علیؑ نے تلوار کیوں نہیں اٹھائی؟ ج ۱۹۹، ج ۹۱
- حضرت علیؑ گلیوں کو چوں میں گشت کر کے بھولے بھٹکے ناتواں ناداد اور مسافر لوگوں کی خبر گیری کیا کرتے تھے اور دکانداروں کو مواعظ حسنہ سے سرفراز فرماتے تھے - ج ۱۱۱
- حضرت پیغمبرؐ کی تصدیق کرنے والے پہلے شخص حضرت علیؑ تھے - ج ۶۶
- حضرت علیؑ کی ابو بکر سے جناب فاطمہؑ کی عظمت کے موضوع پر بحث ج ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷
- شب معراج حضرت پیغمبرؐ نے ملک الموت سے تبادلہ خیالات کیا تو عزرائیل نے جواب دیا کہ تمام ذوی الارواح کی روہیں میں قبض کرتا ہوں لیکن علیؑ اور آپ کی روہوں کا قبض کرنا میرے اختیار سے باہر ہے بلکہ اللہ خود ہی اپنی مشیت سے آپ کی روہوں کو قبض کرے گا - ج ۱۲۱ علیؑ کے باقی فضائل ج ۱۲۱
- حضرت پیغمبرؐ کا دعائے نکحائے اللہ علیؑ کے صدقہ میں میری امت کے گناہ معاف کر دے اور علیؑ عرض کر رہے تھے کہ اے اللہ حضرت پیغمبرؐ کے صدقہ میں میرے شیعوں کے گناہ بخش دے - راوی ابن مسعود ج ۱۱۵
- حضرت علیؑ کی عبادت کی بندی جس میں کوئی دنیاوی خیال نہیں - ج ۱۱۱
- صالح المؤمنین سے مراد حضرت علیؑ ہیں - ج ۱۲۱ علیؑ کا مقام بلند ص ۱۱۱ ج ۲۶۶
- حضرت علیؑ کے اہل تراب لقب کی وجہ یہ ہے کہ زمین ان کی بدولت باقی ہے - ج ۱۲۱
- صحابہ کرام علم کے معترف تھے مقدمہ ص ۱۱۱ ج ۱۹۱ - علم الکتاب حضرت علیؑ کے پاس ہے - ج ۱۲۱
- علم علیؑ - مقدمہ ص ۱۱۱ و ص ۱۲۳ و ص ۱۵۱ - حضرت علیؑ نے ابن عباس کو فرمایا کہ اگر تفسیر کرنے بیٹھ جاؤں تو صرف فاتحہ کی تفسیر سے مترادف بار ہو سکتے ہیں - ابن عباس کا قول ہے کہ میرا اور تمام صحابہ کا علم علیؑ کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے پانی کا ایک قطرہ سمندر کے مقابلہ میں - ج ۱۲۱ ج ۱۹۱
- اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ج ۱۲۱ و ج ۶۶ - نقطہ بار بسم اللہ ج ۲۶ و ص ۲۶
- حضرت علیؑ نے فرمایا اگر چاہوں تو چالیس ادب بار بسم اللہ کی تفسیر سے بار کر دوں - ج ۲۶
- حضرت علیؑ کا علمی افتخار ج ۱۲۱ - علیؑ امام مبین سے ج ۱۱۱ - علم کتاب علیؑ کے پاس ہے - ج ۱۲۱
- حضرت علیؑ قرآن کے ظاہر و باطن کے عالم تھے - ج ۱۲۱ - مقدمہ ص ۱۱۱ و ص ۱۵۱ - ج ۱۲۱
- حضرت علیؑ گذشتہ انبیاء سے افضل ہیں - ج ۱۲۱ و ص ۲۲۱ و دعویٰ سلونی - ج ۱۲۱
- علی بن یقطين کو امام مونی کاظم علیہ السلام کا نوط ج ۱۱۱

عمل نام علیؑ۔ دشمن کے دفع کرنے اور برکت کے لئے۔ نماز صبح کے بعد پڑھے۔ ۱۰ دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یا قاهر العدا ویا والی الوالی یا مظهر العجایب یا مرتضیٰ علی

۴۔ پابندی مکان و زمان و طہارت کے ساتھ۔ دو رکعت نماز حاجت کے بعد بلا فاصلہ ۱۱۰ دفعہ درود شریف

اور اس کے بعد ایک ہزار پانچ سو ستر دفعہ یا علیؑ کا ورد کریں۔ اختتام پر اپنے مقصد کی دعا مانگ کر آخر میں دس دفعہ

درود شریف یہ دس راتیں مسلسل عمل کرے کامیابی ہوگی۔ انشاء اللہ

۳۔ حل مشکلات کے لئے یا علیؑ کا نقش مثلث اپنے پاس رکھیں۔

۴۔ عباس کے عدد ۱۳۳ ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد بلا فاصلہ بلا کلام ۱۳۳ مرتبہ کہے۔ یا کاشف الکروب عن وجہ الحسین اکشف

کوبی بحق اخیک الحسین۔

۵۔ ہنزا کے لئے ۲۱ رات مسلسل با شراکط پڑھے۔ کہ بیعت رحمن حاضر ہو شیطان تجھے حضرت علیؑ کی آن

علیؑ آیا علیؑ آیا۔ تاریک کمرہ میں بیٹھ کر پشت کی طرف چہرہ ہو اور نظر کو اپنی سایہ کی گردن پر ٹکائے رکھے اور

ہاتھ میں چھڑی ہو اور اس کا اشارہ گردن کی طرف ہو۔

حصار کے لئے پڑھے۔ یا حافظ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا اللہ آگے محمد پیچھے محمد دائیں ہاتھ کو

حضرت امام حسن بائیں ہاتھ کو حضرت امام حسین کلید وادو پیغمبر قفل سلیمان علیہ السلام نگہبان

پاک ذات اللہ بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ انگلی پر دم کر کے تین دفعہ پھر حصار کرے۔

۶۔ دشمن کی ہلاکت کے لئے (مومن کے لئے نہ کرے) دستے کہ زدی مرہ بن تیس یا صاحب اسرار یک بار

دیگر برکت دشمن مازن یا جید کرار۔ یا حیدر کرار ۲۲۵ دفعہ تین رات مسلسل با شراکط پڑھے۔

دشمن کا تسور کر کے غیر مستعمل چاقو کھول کر اس کا اشارہ دشمن کی طرف کرے۔

۷۔ تسخیر کے لئے صبح سویرے سورج کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر ناد علیؑ پڑھے اور جب تک پڑھتا رہے آنکھ نہ چھپکے

پائے سات دفعہ روزانہ اور ۲۱ دن پڑھے۔

عالمین کا معنی اور مصداق ج ۱ ص ۱۵

علم۔ علم کی ضرورت۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۲ علم کی اہمیت اور علماء کا مقام ص ۵۰ درج ص ۱۵۰ ج ۱ ص ۱۵۰ علم تفسیر کا مقام ج ۲ ص ۱۵۰

○ علوم کی ترتیب ص ۲۰ رزق کی تادیل علم ج ۱ ص ۵۰۔ علماء حق اور علماء سواد میں فرق ج ۱ ص ۱۲۵ ج ۲ ص ۲۰۰

○ علمائے صالحین کا مقام ج ۱ ص ۱۳۳ ج ۲ ص ۹۰ ج ۳ ص ۶۹۰۔ اہل علم کی فضیلت ج ۱ ص ۲۰۰ علم و عمل ج ۲ ص ۵۰

○ علم غیب۔ ج ۱ ص ۱۴۵ ج ۲ ص ۱۴۵ ج ۳ ص ۲۲۱ درج ص ۳۱۰ ص ۱۲۵۔ ج ۲ ص ۲۵۲ ج ۳ ص ۱۴۲

- علم قرآن اور صحابہ - مقدمہ تفسیر ص ۱۵
- اللہ نے جاہلوں سے سیکھنے کا عہد بعد میں لیا اور علماء سے سکھانے کا عہد پہلے لیا۔ ج ۱ ص ۹۷
- عالم اور متعلم کے لئے آداب و فرائض۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۰ علم کی عظمت و آداب ج ۱ ص ۱۱۱
- علماء سو کا حشر کیا ہوگا۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۱۹ ج ۱ ص ۱۶۴۔ علم کی تقلید واجب نہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۱۲ ص ۱۶۱ و ص ۲
- علماء سو بدترین ہیں۔ مقدمہ ص ۱۹ ج ۱ ص ۲۰۲ ج ۱ ص ۱۰۶ ص ۱۱۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۵ ص ۱۰۳ ج ۱ ص ۱۵۱ ص ۱۱۶ ج ۱ ص ۱۱۰ ج ۱ ص ۳۸
- ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۱۹ ج ۱ ص ۱۱۶۔ علماء سو کے حق میں دعا مقبول نہیں ہوتی۔ مقدمہ ص ۳ سبط بن جوزی مقدمہ ص ۵۷
- علماء یہود کا طرز عمل ج ۱ ص ۱۲۶ تا ص ۱۲۹ ج ۱ ص ۹۲ ج ۱ ص ۲۵۹ ج ۱ ص ۲۲ ج ۱ ص ۹۱ ج ۱ ص ۱۱۳
- علماء کے خلاف ہنگامہ ج ۱ ص ۲۲۹۔ علم یوسف ج ۱ ص ۲۳۔ علم صلی سلیمان ج ۱ ص ۲۲۹
- اللہ کا علم عن ذات ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۷
- علم پیغمبر ج ۱ ص ۱۰۸
- حضرت پیغمبر کا علم عن ذات نہیں ماکنت تذریٰ کی تشریح ج ۱ ص ۲۱۱
- علمین کی تشریح۔ ج ۱ ص ۱۹۱
- علامات ظہور قائم۔ ج ۱ ص ۲۰۲ ج ۱ ص ۲۴۶۔ علامت قیامت ج ۱ ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۲۵
- عالم اکبر و عالم اصغر۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۴۲ ج ۱ ص ۱۹۵ ج ۱ ص ۱۱۴
- علامات مؤمن۔ ج ۱ ص ۱۱۰ تا ص ۱۴۴ ج ۱ ص ۹۵ ج ۱ ص ۶۵ ج ۱ ص ۱۸۵
- عمار۔ حضرت عمارؓ سے ہی روایت منقول ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر تمام لوگ ایک رخ کو اور تنہا علیؑ ایک رخ کو چلے تو تمام لوگوں کے رخ کو چھوڑ کر علیؑ کے رخ پر چلنا۔ ج ۱ ص ۵۲ ص ۱۲۴ ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۲۴۰۔ مقدادؓ و سلمانؓ و ابوذرؓ سے عمارؓ کا مرتبہ کم ہے۔ ج ۱ ص ۵۹ ج ۱ ص ۱۱۰۔ ایک دفعہ عمارؓ نے حضرت امیرؓ سے اپنے مقروض ہونے کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ پتھر اٹھا لو اور میرے واسطے سے دعا مانگو اللہ اس کو سونا بنا دے گا چنانچہ ایسا ہوا تو آپؐ نے فرمایا اس سے ضرورت کے مطابق ٹوڑ لو اور باقی رکھ دو اور فرمایا اس کو میرا واسطہ دو تو وہ نرم ہو جائے گا کیونکہ میرے ہی وسیلے سے اللہ نے داؤد پر لوبا نرم کیا تھا چنانچہ عمارؓ نے علیؑ کا واسطہ دیا تو وہ نرم ہو گیا اور عمارؓ نے اپنی ضرورت کے مطابق سے لیا پس باقی پہلے کی طرح پتھر ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۳۸
- عمار کا واقعہ اور تفسیر ج ۱ ص ۲۴۵۔ وابتداء الارض والی روایت عمارؓ سے منقول ہے۔ ج ۱ ص ۲۶۳
- عمارؓ سا باطنی صحابی امام جعفر صادق علیہ السلام کا واقعہ ج ۱ ص ۴۷
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا تھا کہ اے عمارؓ تجھے باغی گو وہ قتل کرے گا۔ ج ۱ ص ۵۷

○ عمرہ کا ذکر - ج ۲ ص ۲۳ - عمرہ کا بیان - ج ۳ ص ۱۵۵ - عمرہ قضا ج ۳ ص ۸۶

○ عمران تین گزرے ہیں ایک موسیٰ کے والد دوسرے مریم کے والد اور تیسرے ابوطالب جن کا نام عمران تھا ج ۲ ص ۲۱۸

○ جناب مریم کے والد عمران بن مہران تھے ج ۲ ص ۲۱۹

○ عمر نے رات کو اپنی عورت سے ہمبستری کی جبکہ رات کو بھی روزہ فرض تھا - ج ۲ ص ۲۳۶

○ جنگ احد میں عمر ج ۲ ص ۵۹ جب لوگ چھوڑ بھاگے تو میں مہاڑ پر پڑھ گیا - ج ۲ ص ۵۹

○ اعلان غدیری کے بعد جب عمر بھی خلافت علی کا عہدہ چکا تو جبریل نے انسانی شکل میں آکر اعلان کیا کہ اس

عہدہ کو کوئی کافر ہی توڑے گا تو عمر کے پوچھنے پر پیغمبر نے فرمایا وہ اعلان کرنے والا جبریل تھا - خبردار اس عہدہ کو توڑنے

کی کوشش نہ کرنا در نہ خدا در رسول و مومنین تم سے بے زار ہوں گے ج ۲ ص ۲۵۵ - ہرنبی کی امت میں دوسرا شیطان

گزرے ہیں جو ان کی موجودگی میں ان کو نقصان پہنچاتے رہے اور بعد میں امت کو گمراہ کرتے رہے اس نبی کی امت

میں چلتے اور زینت دو آدمی تھے ج ۲ ص ۲۴۸

○ کاغذ قلم دوات مانگی گئی تو عمر نے حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ کہہ کر ٹھکرا دیا ج ۳ ص ۱۳۱ ج ۳ ص ۸۳

○ حضرت علی کی انگوٹھی کے بعد عمر نے بھی اسی کی نقل کی اور چالیس دن تک دیتا رہا لیکن آیت نہ اتری - ج ۳ ص ۱۳۳

○ اجیاء العلوم نغزالی سے منقول ہے کہ عمر حدیفہ سے پوچھا کرتا تھا کہ میرا نام منافقوں میں تو نہیں ہے - ج ۳ ص ۱۴۵

○ حضرت پیغمبر سے جب کسی نے اپنے باپ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تیرا باپ وہ نہیں جس کی طرف

تو منسوب ہے تو عمر نے پیغمبر کے سوال کے جواب میں کہا کہ میں اس قسم کا سوال کرتا ہی نہیں ہوں - ج ۳ ص ۱۴۵

○ جنگ حنین میں عمر کا کردار ج ۳ ص ۳۲ - عمر نے خاتونِ جنت کی سند بچاڑ دی - ج ۳ ص ۲۳ - ج ۳ ص ۱۱

○ حدیث بساط میں عمر و ابوبکر کا مقام ج ۳ ص ۸۲

○ حضرت علی سے ابوبکر و عمر کی فدک کے بارے میں گفتگو ج ۳ ص ۱۱۵

○ عمر نے حضرت علی کے قتل کی تجویز پیش کی جس کے نئے خالد بن ولید کو چنا گیا لیکن ناکامی ہوئی - ج ۳ ص ۱۱۶

○ جنگ خندق میں عمر کی بزدلی اور عمر بن عبدود سے مقابلہ کرنے سے گریز کا بہانہ - ج ۳ ص ۱۴۱ ج ۳ ص ۸۹

○ عمر نے اپنی بیٹی کے منہ پر طمانچہ مارا - ج ۳ ص ۱۸۵ - حضرت علی کا عمر سے احتجاج ج ۳ ص ۲۲۵

○ عمر کو حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ میری محبت کی نشانی ہے علی سے محبت - ج ۳ ص ۲۴

○ ایک شخص کا عمر سے درخواست کرنا اور اس کا انجام ج ۳ ص ۲۶۴

○ عمر کا تجسس اور ایک مدینہ کی عورت کا عمر کو تنبیہ کرنا کہ تمہارا تجسس قرآن کے منافی ہے ج ۳ ص ۱۰۴

○ عمر کی ایک پارسی سے گفتگو اور ناکامی پھر حضرت علی کی مشککشتائی - ج ۳ ص ۲۲۳



- عمر کی بیہودلیوں سے میں بھول ج ۳ ص ۲۴۳۔ عمر اور ہندو ماہر معاد یہ ج ۳ ص ۲۴۱
- عمر نے بوقت موت جزیع فزوع کیا اور ابن عباس سے کہا کہ میری گھبراہٹ علی کی مخالفت کی وجہ سے ہے۔
- کاش پوری زمین سونا ہوتی اور میں سب کو فدیر دیکر اس گھبراہٹ سے نجات پاتا۔ ج ۳ ص ۹۵
- عمالقہ عمالقہ کا مکہ پر غلبہ ج ۳ ص ۱۵۰۔ حضرت یوشع نے سات ماہ میں عمالقہ کے شہر اریحا کو فتح کیا۔ ج ۳ ص ۸۵
- عمالقہ حضرت موسیٰ کی قوم کو عمالقہ سے جہاد کا حکم ہوا وہ اس وقت ایک بستی میں آباد تھے جس کا نام اریحا تھا اور یہ بیت المقدس کے قریب تھی۔
- کیونکہ بیت المقدس کی بنیاد حضرت داؤد نے ڈالی تھی اس وقت قوم عمالقہ کا سردار عروج بن عنق تھا۔ ج ۳ ص ۱۱۳۔ یہودیوں نے صاف کہہ دیا تھا کہ ہم نہیں ٹریج تو اور تیرا خدا خود جا کر ان سے لڑو۔ ج ۳ ص ۱۱۳ ج ۳ ص ۱۱۳
- مصر کا بادشاہ قوم عمالقہ سے تھا جس کا اصل نام ریان بن ولید تھا۔ ج ۳ ص ۲۲
- عاد۔ عاد قوم کامسکن احقاف تھا۔ ج ۳ ص ۴۰۔ بہت طاقتور قوم تھی ان پر مبعوث ہونے والا نبی صالح تھا ج ۳ ص ۱۰۱
- عوج۔ عوج بن عنق کا ذکر ج ۳ ص ۴۰۔ روایت کے اعتبار سے معلوم ہوتا ہے کہ عوج ایک فرضی شخصیت ہے اور سن گزشتہ افسانوں میں سے اس کا ذکر ایک افسانوی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ ہم نے تفسیر میں بھی اس کی تردید کی ہے۔
- عربی زبان قرآن کی زبان ہے۔ ج ۳ ص ۶۰۔ حضرت یوسف نے جب شاہ مصر سے عربی زبان میں گفتگو کی تو بادشاہ کے سوال کے جواب میں فرمایا یہ میرے چچا اسمعیل کی بولی ہے۔ ج ۳ ص ۴۰
- عورت صالحہ۔ حضرت رسالتاً نے فرمایا جس شخص کو قلب شاکر لسان ذاکر اور عورت صالحہ مل جائے تو اس کو دین و دنیا کی خوبی مل گئی۔ ج ۳ ص ۱۰۱ حضرت پیغمبر نے فرمایا اگر غیر اللہ کا سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ شوہر کا سجدہ کریں۔ ج ۳ ص ۸۵۔ حضرت لوط کی پہلی بیوی بہت نیک تھی۔ ج ۳ ص ۸۵ اور حضرت اسمعٰق کی بیوی حضرت لوط کی بیٹی تھی جس کا نام رباب بنت لوط تھا۔ ج ۳ ص ۸۵
- حضرت لوط کی دوسری بیوی ایک فتنہ خیزی ج ۳ ص ۸۵ عورت کا فتنہ ج ۳ ص ۱۰۲ ج ۳ ص ۱۰۲
- حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا بیٹی بن اکثم سے سوال کو کیا کہ وہ عورت کونسی ہے جو ایک دن رات میں ایک مرد پر پانچ دفعہ حلال اور پانچ دفعہ حرام ہو۔ ج ۳ ص ۱۰۱
- عورت کا شادی کے لئے انتہاب ج ۳ ص ۵۰ ج ۳ ص ۱۰۲
- عورت کی آزادی کا تصور۔ ج ۳ ص ۶۲ تا ۶۴ ج ۳ ص ۱۰۲
- عورت کی ایذا رسانی سے ممانعت ج ۳ ص ۶۳ تا ۶۴
- عورت پر اسلام کے احسانات ج ۳ ص ۹۳ و ۱۰۲

- عورت و مرد میں مساوات حج ۹۲ھ و حج ۱۰۲ھ و حج ۱۲۶ھ
- عہد شکنی کی مذمت حج ۱۰۵ھ و حج ۱۳۹ھ۔ یہودیوں سے حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت کے اقرار کا عہد لیا گیا تھا جس کو انہوں نے توڑ ڈالا۔ حج ۹۹ھ و حج ۱۳۳ھ ہرنی نے امت سے اپنے وحی سے وفاق کرنے کا عہد لیا۔ حج ۱۲۴ھ
- وفاتے عہد اور خلافت علیؑ حج ۶۰ھ و وفاتے عہد کی تاکید حج ۶۰ھ و حج ۱۱۵ھ حج ۱۱۹ھ حج ۱۳۳ھ
- عہد شکنی گناہ کبیرہ ہے۔ حج ۲۶۶ھ حج ۱۳۱ھ حج ۱۵۰ھ۔ عہد و پیمانہ جو کفار سے تھے ان کی چار ماہ مدد مقرر کر دی گئی حج ۶۰ھ و حج ۱۳۳ھ
- فرزند ان یعقوب کا عہد حج ۶۰ھ و وفاتے عہد اور صلہ رحمی حج ۱۲۲ھ حج ۱۵۰ھ
- حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کراں کو اپنا داماد بنایا تھا حج ۳۳ھ
- عید غدیر۔ حج ۳۵ھ تا ۳۷ھ۔ نماز عیدین حج ۴۹ھ
- عائشہؓ کا قصہ انکاح حج ۱۲۱ھ۔ استرام عائشہ حج ۱۲۵ھ۔ مومنوں کی ماں حج ۱۵۹ھ
- واقعہ منافیہ پیغمبرؐ کی دو بیویوں کی سازش حج ۱۴۰ھ۔ ان شہزادوں کا حج ۶۳ھ
- عیب جوئی سے ممانعت۔ حج ۱۶۶ھ حج ۲۲۲ھ حج ۱۳۳ھ
- حضرت عیسیٰؑ۔ قائم اکل محمدؐ کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ مقدمہ تفسیر حج ۱۹ھ
- حضرت عیسیٰؑ کے وحی حضرت سمعون تھے۔ حج ۱۳۳ھ
- حضرت عیسیٰؑ کے معجزات حج ۱۳۹ھ حج ۱۵۱ھ حج ۱۵۲ھ
- حضرت عیسیٰؑ کی والدہ پر یہودیوں نے تہمت لگائی۔ حج ۱۵۵ھ حج ۱۶۴ھ
- حضرت عیسیٰؑ کی حضرت یحییٰؑ سے مشابہت حج ۲۲۴ھ۔ حضرت عیسیٰؑ سات برس کی عمر میں مسیحت برسات ہوئے حج ۱۴۶ھ
- حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰؑ کی بشارت حج ۲۳۴ھ
- حضرت عیسیٰؑ کی ولادت اور حضرت خاتم الانبیاءؐ کی ولادت میں ۵۲۹ سال شمسی کا فاصلہ تھا۔ حج ۸۵ھ حج ۲۳۹ھ
- حضرت عیسیٰؑ سے پہلے بنی اسرائیل میں موسیٰؑ کے بعد ایک ہزار انبیاء کی بعثت ہوئی۔ حج ۹۰ھ
- حضرت عیسیٰؑ نے بوقت گرفتاری محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیع سے دعا مانگی تھی۔ حج ۹۰ھ
- عیسائیوں کے تین گروہ ہیں۔ یعقوبیہ، نسطوریہ، ملکانیہ حج ۱۴۸ھ
- حضرت عیسیٰؑ کے متعلق غلو کرنے والوں کو تنبیہ حج ۱۵۱ھ
- نباشی کے دربار میں حضرت جعفر طیارؑ کا حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بیان حج ۱۵۰ھ
- نزول مادہ حج ۱۸۲ھ و حج ۱۸۳ھ اور جنہوں نے خیانت کی سور کی شکل میں مسخ ہو گئے۔ حج ۱۸۴ھ
- حضرت عیسیٰؑ ماں کی طرف منسوب تھے حج ۲۳۶ھ۔ حضرت عیسیٰؑ کا وعظ حج ۲۱۹ھ

- حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ میں اپنے باپ کی طرف جانا ہوں۔ توضیح مطلب ج ۱ ص ۱۷۱
- حضرت عیسیٰ کی ولادت کربلا میں۔ ج ۱ ص ۱۴۲ تا ص ۱۴۳ حضرت عیسیٰ کی امت کے ۷ فرقے صرف ایک ناجی ج ۱ ص ۱۷۱
- حضرت ہدیٰ کی آمد اور حضرت عیسیٰ کا نزول ج ۱ ص ۲۵۲ ج ۱ ص ۲۴۶
- حضرت عیسیٰ کے پاس اسم اعظم کے دو حوت تھے۔ ج ۱ ص ۲۴۷
- حضرت عیسیٰ کے متعلق کفار مکہ کی حضرت پیغمبر سے گفتگو اور عنادی رو بہ ج ۱ ص ۲۴۳
- حضرت عیسیٰ شب قدر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ ج ۱ ص ۲۵۵
- حضرت عیسیٰ کی امت میں نبات پانے والے ج ۱ ص ۲۲۹
- حضرت عیسیٰ کی پیشین گوئی ج ۱ ص ۱۳۳ حضرت عیسیٰ کس حیثیت سے دوبارہ تشریف لائیں گے۔ مقدمہ تفسیر ص ۹ ص ۹
- عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین کی لڑکی فوت ہوئی تو وہ اس بات پر بہت روئے کہ کاش ان کی لڑکی کو آخر عمر تک یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ میں سید زادی ہوں۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۳

## غائب

- غار ثور کا ذکر ج ۱ ص ۱۹۱۔ غار ثور کا محل وقوع ج ۱ ص ۵۲۔ آیت غار سے فضائل کا استنباط اور ان کا جواب ج ۱ ص ۵۲ تا ص ۲۴
- غارِ قیم ج ۱ ص ۵۲۔ حدیث بساط میں علی کا غار کے دروازہ پر جانا ج ۱ ص ۵۳
- وہ سات آدمی جو قیازس کے ڈر سے نکلے تھے اور اب تک غار میں موجود ہیں۔ مفصل قصہ ج ۱ ص ۸۳ تا ص ۹۳
- اِنْ اَصْبَحَ مَاءٌ كَثُفًا غَوْرًا حضرت قائم آل محمد کی غیبت کی طرف اشارہ ہے۔ ج ۱ ص ۸۱
- غدیری اعلان۔ مقدمہ تفسیر ص ۹۳ و ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۳۲۔ حدیث غدیر ج ۱ ص ۲۵ تا ص ۲۸۔ میثاق غدیر ج ۱ ص ۵۷، ص ۵۸، ص ۵۹
- خم غدیر کا دور ج ۱ ص ۱۳۹ تا ص ۱۴۵۔ عہد غدیر ج ۱ ص ۱۳۳ و ص ۲۴ ج ۱ ص ۱۴۲ ج ۱ ص ۱۴۱ و ص ۱۴۳ ج ۱ ص ۶۴ و ص ۸۴ و ص ۹۱

ص ۹۵ و ص ۹۹ و ص ۱۴۵

غرقابی فرعون۔ ج ۱ ص ۱۳۶۔ موسیٰ اور ہارون کی دعا اور غرقابی فرعون میں چالیس برس کا فاصلہ تمنا ج ۱ ص ۱۴۹

- جبرئیل کا شکل انسانی فرعون پر اتنا مہمت کرنا اور اس سے نافرمان غلام کی ہنر کا تعین کرنا کہ وہ دریا میں غرق کر دیا جائے پناں جبرئیل نے اس سے لکھو لیا اور جب وہ غرق کرنے لگا تو اس کا نوشتہ اس کے سامنے پیش کیا کہ یہ تیرا پنا فیصلہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۸ و ص ۱۸۹

غروب آفتاب کی نشانی مشرقی سرخی کا زوال ہے جو افطار صوم اور نماز مغرب کا وقت ہے۔ ج ۲۳ ص ۱۸

غزوات نبویہ کی فہرست ج ۲۴ ص ۲۴۔ غزوه بنو نضیر کی تفصیل ج ۲۴ ص ۲۴۔ غزوه بنو قریظہ ج ۱۸ ص ۱۸

غسل۔ غسل جنابت سنت ابراہیمی ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۔ غسل جنابت کا ثواب۔ ج ۲ ص ۲۲۔ غسل حیض کا بیان ج ۲ ص ۲۵ تا ۵۵

○ غسل میت ج ۱۲ ص ۱۲۔ غسل یوم غدیر مستحب ہے ج ۳ ص ۳۔ غسل جنابت کا وجوب ج ۵ ص ۵۔ واز ص ۲ تا ص ۲

○ غسل جمعہ و عیدین ج ۲۲ ص ۲۲۔ قوم لوط کی دیگر برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی تھی کہ وہ غسل جنابت نہ کرتے تھے۔ ج ۳

ص ۵۵ ج ۱۳ ص ۱۳

○ حضرت مریم کے لئے اللہ نے نہر پیدا کر دی تاکہ غسل بھی کر لیں اور پانی بھی پئیں ج ۱۴ ص ۱۴۔ جنتی لوگ داخلہ جنت سے

پہلے شراب طہور کے چشمے سے غسل کریں گے۔ بس کی وجہ سے حسد و کینہ وغیرہ کی آلائشوں سے پاک ہو جائیں گے

ج ۱۶ ص ۱۶۔ غسل جمعہ اور اس کے آداب ج ۱۴ ص ۱۴

○ خلیل ملائکہ حضرت حنظلہ شہید احد کا لقب ہے جس کو ملائکہ نے غسل دیا تھا ج ۲ ص ۲۔ ج ۱۲ ص ۱۲

غصہ کے وقت اپنے نفس پر جو قابو نہ پاسکے وہ شیعہ نہیں۔ ج ۱۳ ص ۱۳۔ غصہ کو ضبط کرنا متقی کی نشانی ہے ج ۵ ص ۵ ج ۲۱

○ غصہ کو دور کرنے کا طریقہ ج ۱۵ ص ۱۵

غلام احمد قادیانی کے عقیدہ موت مسیح کی تردید ج ۲ ص ۲ تا ۲ ص ۲

غلو کی تردید۔ ج ۱ ص ۱۵۹ ج ۲ ص ۲۶۶ ج ۳ ص ۱۵۱ ج ۴ ص ۱۲۱ ج ۵ ص ۱۶۵ ج ۶ ص ۲۲۳ ج ۷ ص ۱۴۵ ج ۸ ص ۲۵۵ ج ۹ ص ۱۳۱ ج ۱۰ ص ۲۵۵

ج ۲ ص ۲۵۵ ج ۱ ص ۲۵۵

غلام مکاتب و مشروط ج ۱۳ ص ۱۳۔ غلام کا مال مولانا کا مال شمار ہوتا ہے۔ ج ۱۵ ص ۱۵۔ غلامان جنت ج ۱ ص ۱۳۹ ج ۱ ص ۱۹۶

غلط طریقہ سے کائی حوام ہے ج ۲ ص ۲۲۔ غلاب کعبہ ج ۲ ص ۲

غم حسین ج ۱ ص ۱۳۹ ج ۲ ص ۱۹۹ ج ۳ ص ۲۵۹۔ غم حسین ایک مشن ہے۔ ج ۱۵ ص ۱۵۔ ج ۱۰ ص ۱۰۹ ج ۱ ص ۲۱۵

○ آدم کا غم منانا ج ۹ ص ۹۵۔ غم صحابہ یوم احد ج ۲ ص ۲

غیبت ج ۱ ص ۱۵۱، ج ۲ ص ۲۵۵، ج ۳ ص ۳۱۵۔ انشا غیبتم ج ۲ ص ۲

غیبت امام۔ ج ۱ ص ۱

غیبت ج ۲ ص ۲۲۸ ج ۳ ص ۱۶۸ ج ۴ ص ۱۴۲ ج ۵ ص ۱۲۲ ج ۶ ص ۱۰۴

غیرت۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے دشمن مقتول کی زرہ نہ اتاری اور فرمایا میری غیرت سے بعید ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۵

غیر اللہ کو پکارنے کی مذمت۔ ج ۱ ص ۱۴۹ ج ۲ ص ۲۱۵ ج ۳ ص ۲۶۸

# الفاء

- فتح - یَسْتَفْتِحُونَ کی تشریح اور یہودیوں کا نظریہ ج ۱۲ ص ۱۲
- فتح مکہ کی بشارت ج ۱ ص ۱۵۱ و ۱۵۲ - فتح مکہ کے موقع پر عبداللہ بن امیہ یعنی ام سلمہ کے بھائی کا اسلام قبول ہو گیا ج ۱ ص ۱۵۱
- فتح اور مدولت ایام ج ۱ ص ۵ - مؤمن کی فتح ج ۱ ص ۱۱۹ ج ۱ ص ۱۲۶ ج ۱ ص ۱۲۷ ج ۱ ص ۱۲۸ و ۱۲۹
- فتح اور کامیابی کا بھی ایک نشہ ہوا کرتا ہے - ج ۱ ص ۱۲۸ - فرقان کا معنی فتح بھی کیا گیا ہے - ج ۱ ص ۱۱۹
- فتح مکہ کے وقت معاہدہ - ج ۱ ص ۱۲۸ فتح مکہ کے بعد حج ہمیشہ کے لئے ماہ ذی الحجہ میں مقرر کی گئی - ج ۱ ص ۱۲۸
- فتح مکہ کے روز حضور نے چار آدمیوں کا خون مباح کیا تھا خواہ وہ استاد کعبہ سے لپٹے ہوئے ہیں - (۱) عکرمہ بن ابی جہل (۲) عبداللہ ابن اخطل (۳) قیس بن صبابہ (۴) عبداللہ بن سعد بن ابی السرح ج ۱ ص ۱۲۸
- حضور کو فتح مکہ کی خوشخبری خواب میں دی گئی تھی ج ۱ ص ۱۲۸ فتح مکہ کے روز بلال نے کعبہ کی چھت پر اذان کہی ج ۱ ص ۱۲۸
- سورہ فتح کے فضائل ج ۱ ص ۱۲۸ فتح مبین ص ۱۲۸ فتح مکہ ص ۱۲۸ فتح حنین ص ۱۲۸
- فتح مکہ کے پہلے اور بعد والوں میں مراتب کا فرق ج ۱ ص ۱۲۸
- فتح مکہ کے روز حضور نے کوہ صفا پر بیٹھ کر لوگوں سے بیعت لی اور ہندو اور معاویہ نے بھی بیعت کی ج ۱ ص ۱۲۸
- فتح کے لئے سورہ دھرج ۱۲ ص ۱۲۸ اور المنازعات ص ۱۲۸ سورہ فاتحہ - ج ۱ ص ۱۲۸
- ابی جہل کی دعا کہ حق کو فتح نصیب ہو - ج ۱ ص ۱۲۸
- فتویٰ دینے والا فتیہ ج ۱ ص ۱۲۸ امام جعفر صادق کی فتویٰ دینے کے بارے میں ابوحنیفہ سے گفتگو - ج ۱ ص ۱۲۸
- علم کے بغیر فتویٰ دینے والے شخص پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں - ج ۱ ص ۱۲۸
- ابوحنیفہ کا فتویٰ اور فقہی استدلال - ج ۱ ص ۱۲۸
- **فترت** کا زمانہ حضرت عیسیٰ اور خاتم الانبیاء کے درمیان کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں چار نبی مبعوث ہوئے - یونس، یحییٰ، شمعون اور خالد بن سنان عنسی علیہم السلام ج ۱ ص ۱۲۸
- **فدک** - مقدمہ تفسیر ص ۱۲۸ تا ۱۲۹ ج ۱ ص ۱۲۸ تا ۱۲۹ ج ۱ ص ۱۲۸ ج ۱ ص ۱۲۸
- مقام فدک میں یہودیوں کی آبادی کے اسباب ج ۱ ص ۱۲۸ روزے کا نذیر ج ۱ ص ۱۲۹ قتل کا نذیر ج ۱ ص ۱۲۹
- حج میں شکار کا نذیر ج ۱ ص ۱۲۸ جنگ بدر میں قیدیوں کا نذیر ج ۱ ص ۱۲۸ حنین میں نذیر ج ۱ ص ۱۲۸

○ فدیہ اسمعیل ذبح عظیم ۱۲ ص ۶۵ قیامت کے دن محرم سے کوئی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۰۲

○ عمر نے برکتِ دانات جزع فرزع کیا اور ساری دنیا کو فدیہ دینے کی خواہش ظاہر کی۔ ج ۵ ص ۹۵

○ فرعون کا ذکر۔ ج ۵ ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳ و ص ۱۰۴۔ دربار فرعون میں موسیٰ کا داخلہ ج ۵ ص ۱۰۵ ج ۱ ص ۱۹۲

○ فرعون نے بلعم بن باعور سے موسیٰ کے خلاف بددعا کرنے کی خواہش کی تھی ج ۵ ص ۱۳۱

○ فرعون کا جادو گروں کو جمع کرنا ج ۵ ص ۱۵۱۔ مفصل واقعہ ص ۱۵۱ و ج ۱ ص ۱۹۲ و ص ۲۲۵

○ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کا فرعون قابوس بن مصعب تھا ج ۱ ص ۱۴۲ ایک روایت میں ہے کہ اس کا نام ولید بن

مصعب تھا اور یہی فرعون حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں تھا اور حضرت یوسفؑ اور موسیٰؑ کے درمیان چار سو سال کا

فاصلہ تھا۔ ج ۵ ص ۲۵۰

○ حضرت موسیٰؑ کا ہاتھ فرعون کی ڈاڑھی میں ج ۱ ص ۱۴۲۔ فرعون کا تعاقب کرنا۔ ج ۵ ص ۱۹۵

○ ابراہیمؑ کے زمانہ کا فرعون ہوامزادہ تھا جس نے نبی کے قتل کا حکم دیا اور موسیٰؑ کے زمانہ کا فرعون اور اس کے مشیر حلال نامی

تھے جنہوں نے نبی کے قتل کا حکم نہ دیا۔ ج ۱ ص ۲۳۳ و ص ۲۳۴ ج ۱ ص ۱۴۹

○ فرعونی مظالم کی ابتداء ج ۱ ص ۱۴۹ موسیٰؑ فرعون کی گود میں ج ۱ ص ۱۴۹ تا ص ۲۲

○ رافضی کا لقب فرعونوں نے جادو گروں کو دیا تھا جو باطل کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ج ۱ ص ۱۴۹ اور فرعون کا لقب ذوالادب تھا ج ۱ ص ۱۴۹

○ فرعون کی مومنہ بیوی ج ۱ ص ۱۴۹۔ فرعونوں پر متعدد عذاب ج ۱ ص ۱۴۹ مومن آل فرعون ج ۱ ص ۱۴۹

○ ڈاڑھ کے درد کا عمل جس ڈاڑھ میں درد ہو اسی جانب رخسار کے اوپر انگلی سے لکھا جائے (فرعون غرق شد) وہ تنقو

سے پھر دوبارہ لکھے اور تنقو کے تیسری دفعہ درد ختم ہو جائے گا۔ الگ الگ حرف بھی لکھے جاسکتے ہیں۔

ف د ع و ن غ ر ق ش د

○ فردعی احکام میں کفار مکلف ہوا کرتے ہیں۔ ج ۵ ص ۵۵

○ فرقان کا معنی۔ ج ۱ ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۹ ج ۱ ص ۲۲

○ فردوس کا گھر شہداء کو ملے گا۔ ج ۱ ص ۵۳ فردوس دراصل رومی زبان کا لفظ ہے اور جنت الفردوس جنت کے بہترین درجہ

کا نام ہے اور جنت کی چار نہریں (دردھ، پانی، شراب اور شہد کی) اسی سے نکلتی ہیں اور یہ جنت کا بلند

ترین مقام ہے ج ۱ ص ۱۳۲۔ جنت الفردوس کو باقی جنتوں سے وہ نسبت ہے جو محمدؐ و آل محمدؑ کی باقی مخلوق سے ہے

ج ۱ ص ۱۵۲

○ فرشتہ پر بحث ج ۱ ص ۵۶۔ دو فرشتوں کی طرف جادو کی طرف نسبت ج ۱ ص ۱۵۵۔ جبریل و میکائیل ج ۱ ص ۱۳۵

○ فرشتے خاک شفا کو بطور تحفہ اوپر سے جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۴۱ جنگ بدر میں فرشتے ج ۱ ص ۲۳۹ ج ۱ ص ۲۴۲ تا ص ۲۴۴

- انبیاء فرشتوں سے افضل ہوتے ہیں۔ ج ۲ ص ۱۱۰۔ فرشتوں کی تعداد ج ۶ ص ۱۲۸۔ فرشتوں کی تسبیح گزاری ج ۱ ص ۱۰۰
- بعد فرشتہ بادل کو چلاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱۔ شب معراج فرشتے ج ۲ ص ۲۵۹ و ص ۲۶۰
- اصحاب کہف میں سے ہر ایک کے لئے دو دو فرشتے مقرر ہیں جو ان کے پہلو بہتے ہیں ج ۱ ص ۱۰۰
- فرشتوں کا آدم کیلئے جھلکا ج ۲ ص ۱۰۵۔ حضرت ابراہیم کے پاس فرشتوں کی آمد ج ۱ ص ۱۰۰ تا ص ۱۰۵
- فرشتے کا حضرت ادریس کے ساتھ مکالمہ ج ۱ ص ۱۰۵۔ فرشتوں کے ٹھیلے ج ۱ ص ۱۰۵
- شب معراج حضرت پیغمبر سے ملک الموت فرشتے نے حضرت علی کی احوال پرسی کی تو حضور نے فرمایا تو علی کو کیسے پہچانتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ خدا نے تمام مخلوق کی قبض روح میرے ذمہ کی ہے لیکن آپ اور علی میری گرفت سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ آپ کی روحیں وہ خود اپنی مشیت سے قبض کرے گا۔ ج ۱ ص ۱۰۵۔ دربانان جہنم ج ۱ ص ۱۳۳
- فرشتوں کی ذکر آل محمد سے دلچسپی ج ۱ ص ۱۵۴۔ فرشتوں کا نزول ج ۱ ص ۱۰۵ تا ص ۱۰۶
- فرقہ بندی حضرت نے فرمایا نبی اسرائیل کے بہتر فرشتے ہرے اور میری امت کے بہتر فرشتے ہونگے ان میں سے صرف ایک ناجی ہوگا اور باقی سب دوزخی ہوں گے ج ۱ ص ۱۰۶۔ ج ۱ ص ۱۰۶ و ص ۱۰۷ و ص ۱۰۸ و ص ۱۰۹
- جن کے پیرے سفید نورانی ہوں گے ان کا علم حضرت علی کے ہاتھ میں ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۰۹
- نثار قبر۔ بو شخص سورہ نسا کی تلاوت کرتا رہے نثار قبر سے محفوظ ہوگا ج ۱ ص ۱۰۹
- نماز تہجد نثار قبر سے بچنے کا ذریعہ ہے ج ۱ ص ۱۰۹
- فیصلہ :- حضرت ابراہیم کے اموال کے متعلق فردوسی حکومت کے قاضیوں کے فیصلہ ج ۱ ص ۲۳۶
- حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ اور حضرت سلیمان کا فیصلہ ج ۱ ص ۲۳۰
- حضرت سلیمان کی چوٹی سے جواب طلبی۔ ج ۱ ص ۲۳۱ و ص ۲۳۲ و ص ۲۳۳
- ارکان دولت کے سامنے ملکہ بلقیس کی تقریر اور آخری فیصلہ ج ۱ ص ۲۳۱ تا ص ۲۳۲
- ایک خارجی کا حضرت علی کے فیصلہ پر اعتراض کرنا اور پیرسیاہ کتے کی شکل میں مسخ ہونا۔ ج ۱ ص ۲۳۵
- جنگ صفین کے موقع پر حکیم یعنی عمرو عاص اور ابو موسیٰ اشعری کا فیصلہ ج ۱ ص ۲۳۵
- ابو بکر کے دربار میں فدک کا مقدمہ اور خلیفہ کا فیصلہ۔ ج ۱ ص ۱۱۴
- حضرت داؤد کا فیصلہ۔ ج ۱ ص ۲۳۱ و ص ۲۳۲ و ص ۲۳۳۔ قاضی کو فرما بن ابی لیلیٰ کے فیصلے۔ ج ۱ ص ۲۳۶
- غلط فیصلہ کرنے والے برونز قیامت اندھے مشور ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۱۴
- فضیلت :- خادمہ خاتون جنت کی ترکان دانی۔ ج ۱ ص ۲۵۳
- فضول خرچی :- اللہ کو پسند نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۲۵۵ و ص ۱۹۵

فاطمہؑ جناب فاطمہ کا طلب حق اور احتجاج اور ابو بکر کا انکار حق فاطمہ بمقدمہ تفسیر ۱۴۵ تا ۱۴۷ ج ۱۴۵ تا ۱۴۷

○ جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ علیہ السلام کا انصار سے طلب نصرت کرنا۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۱۴

○ عمر کا دروازہ جلانے کی دھمکی دینا۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۱۱۔ ابو بکر و عمر کی مندرت خواہی۔ صفحہ ۱۶

○ اعراب باب فاطمہ صفحہ ۱۱۔ ایذا فاطمہؑ ایذا رسولؐ سے ۵۹ صفحہ ۱۲۳ ج ۱۱ صفحہ ۲۱۴

○ اللہ نے چار عورتوں کو تمام عالم کی عورتوں پر منتخب فرمایا۔ مریمؑ۔ آسیہؑ۔ خدیجہؑ۔ فاطمہؑ ج ۲۲۹ صفحہ ۱۴۵

○ جس طرح جناب مریمؑ کے لئے اللہ کی طرف سے کھانا آتا تھا جناب فاطمہؑ کے لئے بھی آتا تھا۔ ج ۲۲۲

○ شکم مادر میں جناب فاطمہؑ زہراؑ اپنی ماں سے ہمکام ہوا کرتی تھیں۔ ج ۲۲۵

○ جناب فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ج ۲۳۱ صفحہ ۵۹

○ جنگ احد میں پیغمبرؐ کے قتل ہونے کی خبر پھیلی تو جناب فاطمہؑ وہاں روتی ہوئی پہنچیں۔ ج ۲۱۶ صفحہ ۶۹

○ فاطمہؑ ثلث ہجرت کے وقت حضرت علیؑ کے ہمراہ مدینہ پہنچیں فاطمہؑ زہراؑ بنت ابد اور فاطمہؑ بنت زہیر ج ۹۹

○ جناب فاطمہؑ نے فرمایا خَلْقُوا عِن ابْنِ عَتِي اِنِّى لَمَسْتُمُوْا عَلِيًّا كَوْجُودِ دَدِ وَرَبِّهِمْ سِرِّ كَيْ بَالِ بِرِشَانِ كَرُوْنَ كِي

اور رسولؐ اللہ کی قمیص اپنے سر پر رکھ کر بد دعا کروں گی۔ چنانچہ مسجد نبویؐ کی دیواریں بلند ہوئیں اور عذاب کے آئند

فودار ہوئے پس مسلمانوں نے عرض کی۔ بی بی! آپ بد دعا نہ کریں چنانچہ بی بی نے ہاتھ نیچے کر لئے۔ ج ۵۳ صفحہ ۲۵۲

○ رونے والے پانچ ہیں (۱) ام فراق تو امیں (۲) یعقوب فراق یوسف میں (۳) یوسف زندان مصر میں (۴) بتول معظمہؑ

نے آنا گریہ کیا کہ مسلمانان مدینہ تک گئے اور درخواست کی کہ دن کو روئے یارات کو روئے (۵) حضرت امام زین العابدینؑ

علیہ السلام کو بلا کے بعد ۲۵ برس روئے ج ۳۹ صفحہ ۶۹

○ حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج درخت طوبی سے پھل کھایا اور نور فاطمہؑ اسی رات شکم خدیجہ کی طرف منتقل ہوا حضرتؑ

فرمایا کرتے تھے کہ فاطمہؑ کے پیار سے مجھے طوبی کی خوشبو آتی ہے۔ ج ۱۳۳

○ فاطمہ کی شادی اللہ نے علیؑ کو دی ہے ج ۱۳۴ صفحہ ۱۵۲ احرام فاطمہؑ ج ۶۲، تسبیح فاطمہؑ ج ۹۱

○ مذک حق فاطمہؑ عطیہ پروردگار ہے۔ وَ اِنَّ ذَا النُّفْرٰنِیْ حَقُّهُ ج ۲۲ تا ۲۴ ج ۱۱۴

○ حضرت پیغمبرؐ در دولت زہراؑ پر آیت تطہیر تلاوت فرماتے تھے ج ۲۱۱

○ جب یہ آیت اتری کہ اے مسلمانو! رسولؐ اللہ کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح ایک دوسرے کو بلایا کرتے ہو بلکہ یا رسولؐ اللہ

کو کہے بلایا کرو تو جناب فاطمہؑ نے بھی عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ تو حضورؐ نے فرمایا۔ بیٹی یہ خطاب تمہارے لئے مہین ہے

کیونکہ تو محبوب سے ہے اور میں تجھ سے ہوں بلکہ تم آبا جان کو کہے بلایا کرو کیونکہ یہ کہنا مجھے پسند ہے اور اس سے اللہ

بھی خوش ہوتا ہے ج ۱۶



- اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کفونہ ہوتا۔ ۱۸۳ ص ۱۸۲ مرجع البحرین علیؑ و فاطمہؑ ص ۱۸۲
- رسول اللہؐ کی بیٹی ایک فاطمہؑ ہے ص ۲۱۶ ایشار فاطمہؑ ص ۲۵۲
- شب معراج جناب رسول اللہؐ کو جناب فاطمہؑ کی مصیبت اور محسن کی شہادت کی اطلاع دی گئی تھی۔ ص ۲۳۱
- میدان محشر میں جناب فاطمہؑ کی آمد غُضُوًّا اَبْصَارًا رُكِّعَ ص ۱۳۸
- فاطمہ بنت اسدؑ تنظیم پنجمیر کے لئے کھڑی ہوتی تھیں ص ۲۲۶۔ مکہ سے مدینہ تک سفر ہجرت میں حضرت علیؑ علیہ السلام کے ہمراہ تھیں ص ۹۱۔ جناب فاطمہ بنت اسدؑ کا تربیت پنجمیر میں حصہ ص ۲۰۶
- کفن فاطمہ بنت اسدؑ ص ۲۳۱ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ فاطمہ بنت اسدؑ کے بطن مبارک سے حضرت علیؑ علیہ السلام کی ولادت کعبہ میں ص ۵۲ تا ۵۴
- فالج سے وہ انسان محفوظ رہے گا جو بوقت خواب آیت الکرسی کو پڑھ کر سوئے ص ۱۳۶
- فے و انفال ص ۱۵۶ و ص ۱۵۷
- فوائد عصائے موسیٰ ص ۱۵۵ و ص ۱۵۶ فوائد ص ۲۶
- فولوگرافی ص ۲۳۱ تا ص ۱۳۶۔ فکر کی دعوت ص ۹۵ و ص ۱۳۱
- فقہ۔ مقدمہ ص ۱۲ و ص ۲۳

# قاف

- ق۔ سورہ ق کے فضائل ص ۱۱۱، کوہ قاف ص ۱۱۱
- قادیانیوں کی رد مسلمہ حیات مسیح ص ۲۴۲ تا ص ۲۴۶
- قبض روح حضرت نور ص ۴۲۔ قابض الارواح کی آمد ص ۱۴۵ و ص ۲۰۲ و ص ۱۶۸
- قائم آل محمدؑ۔ مقدمہ تفسیر ص ۹۹۔ دعائے ظہور مقدمہ ص ۱۰۱۔ یَوْمَ مَبْنُونِ بِالْغَيْبِ میں غیب کی تادیل قائم آل محمدؑ سے کی گئی ہے ص ۵۵۔ قائم آل محمدؑ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو سزائے موت دیں گے۔ ص ۱۱۲ و ص ۱۱۹
- قاتلان حسینؑ سے بدلہ لیں گے ص ۱۳۵ و ص ۱۶۹ ص ۹۱ ص ۲۵۲ ظہور قائم آل محمدؑ ص ۱۹۲ و ص ۲۵۹
- حضرت قائمؑ خاتم الائمہ ہیں۔ ص ۳۲۲ و ص ۱۶
- زمانہ نبیت میں امام کا انتظار کرنے والے خوف و حزن سے محفوظ ہوں گے ص ۲۶۹

- شیطان کو قائم آل محمد کی آمد تک مہلت دی گئی ہے۔ حج ص ۱۸۱ حضرت برائے ظہور قائم حج ص ۸۳
- عصائے موسیٰ حضرت قائم آل محمد کے پاس محفوظ ہے۔ حج ص ۶۹ د ص ۱
- اصحاب کعبہ یوشع بن نون مومن آل فرعون سلمان ابو جہانہ انصاری اور مالک اشتر قائم کے ہمراہ ہوں گے۔ حج ص ۱ و حج ص ۹
- ہزیرہ خضر کا واقعہ حج ص ۱۹۶۔ یعنی حضرت قائم آل محمد کی اقتداء میں ناز پڑیں گے۔ حج ص ۲۳ حج ص ۱۸۹ حج ص ۱۴۶
- قائم آل محمد کے زندہ موجود ہونے پر حدیث ثقلین متواتر ناقابل تردید دلیل ہے۔ حج ص ۱۱۳
- قمیص یوسف بھی حضرت قائم آل محمد کے پاس محفوظ ہے۔ حج ص ۷۹
- زمانہ حجت خدا سے خالی نہیں ہوا۔ حج ص ۱۱۔ ایم اللہ سے مراد زمانہ قائم ہے۔ حج ص ۱۴۶
- آتی امرا اللہ سے مراد حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ حج ص ۱۱ حج ص ۱۱۹
- قائم کی آمد پر مومن لوگ دوبارہ زندہ ہو کر آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ حج ص ۱۱ حج ص ۱۵۵ حج ص ۱۵۹
- مروی ہے کہ جو شخص سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت متواتر کرتا رہے وہ قائم کے ہمراہ اٹھے گا۔ حج ص ۱۵۳
- شب معراج حضور کو قائم آل محمد کی بشارت سنائی گئی۔ حج ص ۱۶۲
- حضرت خضر حضرت قائم آل محمد کے ہمراہ ایران کے مونس ہیں۔ حج ص ۱۲۲
- آدم ہمدانی کی پیشین گوئی۔ حج ص ۱۵۲ د ص ۱۱ د ص ۱۶۲ حج ص ۱۱ د ص ۱۶۲ حج ص ۱۶۲
- ولادت حضرت قائم آل محمد۔ حج ص ۱۲ د ص ۱۵۲۔ دعائے ظہور حج ص ۱۹۳
- حضرت قائم آل محمد کے زمانہ میں داؤدی فیصلے ہوں گے۔ حج ص ۸۸
- شب معراج حضرت پیغمبر نے شبیہ قائم آل محمد کو دیکھا۔ حج ص ۱۲ ص ۲۳
- قارون۔ حج ص ۵۔ قارون کا ذریعہ آمدنی۔ حج ص ۵۳۔ قارون کا ایک بدکار عورت کو حضرت موسیٰ کے خلاف تیار کرنا۔ حج ص ۲۱۵
- قارون کا معذب ہونا اور حضرت یونس سے اس کی گفتگو۔ حج ص ۴۳
- قارون سلطنت فرعون میں وزیر خزانہ کے عہدہ پر مامور تھا۔ حج ص ۱۳۷
- قابیل قابیل باہل حج ص ۱۵ حج ص ۱۵۵۔ قابیل کی اولاد حج ص ۲۲ حج ص ۴۲
- جنوں میں پہلا گمراہ کن ابلیس اور انسانوں میں پہلا گمراہ کن قابیل ہے۔ حج ص ۱۸۶
- قانون۔ قرآن مجید ایک ایسا قانون ہے جو انسان کی زندگی کو باوقار بنانے کے لئے اپنی مثال آپ ہے اس لئے کہ یہ اللہ کا بنایا ہوا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۲

**قبلی** - فرعون مصر قبلی قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا بنو اسرائیل تمام قبیلوں کے مظالم کے شکار تھے۔ ج ۱۵ ص ۱۰۵  
 ○ قبیلوں پر عذاب ج ۵ ص ۵۰۔ قبیلوں کے زیورات بنی اسرائیل کے پاس تھے اور قبیلوں کے غرق ہونے کے بعد سامری نے ان زیورات کو بچھا کر گوسالہ بنایا تھا ج ۱۱ ص ۱۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبلی کو قتل کرنا۔ ج ۲ ص ۱۸۲ ج ۲ ص ۲۳

**قبر** - سورہ یسین کی تلاوت سے قبرستان والوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۵

○ عبادت میں شب بیداری قبر کو روشن کرتی ہے۔ ج ۳ ص ۳۳۔ قبر کن کا واقعہ ج ۲ ص ۵۲

○ قبر میں ولائے علی کا سوال ج ۱ ص ۱۵۵۔ قبر دبر زح کا حال ج ۱ ص ۱۵۵، ج ۱ ص ۲۰۴ و ص ۲۵۵

○ بروز جمعہ طلوع آفتاب سے پہلے قبرستان جانا مستحب ہے اہل قبر کا عذاب ہلکا ہو جاتا ہے اور مومن روحیں

خوش ہوتی ہیں اور اس کی واپسی پر وہ غمزدہ ہوتی ہیں ج ۱ ص ۱۳

○ قوم سبا کے چھ قبائل تھے۔ ج ۱ ص ۲۳۔ چھ قبیلوں کی علاقائی تقسیم ج ۲ ص ۲۲۲

**قبیلہ** - تحویل قبیلہ پر یہودیوں کے اعتراض کا جواب ج ۱ ص ۱۵۵۔ تحویل قبیلہ ج ۱ ص ۱۸۴ و ص ۱۹۵

○ صابریوں کا قبیلہ سمت جنوب ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۲۔ برادران یوسف کا سجدہ تعظیمی تھا یعنی جس طرح کعبہ کو قبیلہ قرار

دیکر اللہ کو سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح یوسف کو تعظیمی طور پر قبیلہ قرار دیکر اولاد یعقوب نے اللہ کا شکر

کرتے ہوئے اللہ کا ہی سجدہ کیا تھا۔ ج ۱ ص ۸۵۔ تحقیق قبیلہ ج ۱ ص ۵۳

**قتل** - بنی اسرائیل کا فرعون کے ہاتھوں قتل عام۔ ج ۱ ص ۱۰۵

○ گوسالہ پرستی کی سزا میں بنی اسرائیل کا ایک دوسرے کو قتل کرنا۔ ج ۱ ص ۱۰۹

○ بنی اسرائیل کا انبیاء کے قتل کے درپے ہونا۔ ج ۱ ص ۱۱۶ و ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۲۰۸ ج ۱ ص ۲۱۱

○ بنی اسرائیل کے ایک مالدار شخص کا قتل اور گائے کے ذبح کرنے کا حکم ج ۱ ص ۱۲۳

○ جو شخص کسی کے قتل پر راضی ہو تو وہ بھی قاتلوں میں شمار ہوگا۔ ج ۱ ص ۹۳۔ امام حسین علیہ السلام کے قتل پر راضی

ہونے والے امام کے قاتل شمار ہوں گے۔ ج ۱ ص ۹۱

○ ہابیل کا قتل ج ۱ ص ۹۱۔ قتل کا گناہ۔ ج ۱ ص ۹۱ تا ص ۹۵ ج ۱ ص ۱۱۰ و ص ۱۲۰

○ عربوں میں لڑکیوں کے قتل کرنے کی بد عادت ج ۱ ص ۲۵۱

○ قتل اولاد گناہ کبیرہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۶۶۔ قتل نفس گناہ کبیرہ ہے ج ۱ ص ۱۶۴ ج ۱ ص ۲۵۴ ج ۱ ص ۱۵۸

○ ناقہ صالح کا قتل ج ۱ ص ۵۵۔ حضرت موسیٰ کا بچے کو قتل کرنا۔ ج ۱ ص ۱۱۳

○ موسیٰ کا فرعونی قتل سے بچ جانا اللہ کا احسان تھا۔ ج ۱ ص ۱۸۳

○ قتل ناحق سے بچ کر رہنا مومن کی شان ہے ۱۸۶ ص ۱۸۶ قبطی کا قتل ۲ ص ۲ تا ص ۲

○ حضرت موسیٰ نے عرض کی تھی اے پروردگار میں نے فرعونوں کا آدمی قتل کیا ہوا ہے۔ اب بس لہجہ تبلیغ اس کے پاس کیسے جاسکتا ہوں۔ ۱۹ ص ۱۹۱۔ کیا کہنا حضرت علیؓ کا کہ قریشیوں کے نامی افراد کو قتل کرنے کے باوجود سورہ برأت کی تبلیغ کے لئے نہ گھبرائے۔ ۲ ص ۲

○ قتل کے ڈر سے تقیہ جائز ہے۔ ۶ ص ۶۹ حضرت موسیٰ پر ہارون کے قتل کا الزام۔ ۲ ص ۲  
○ قدر و قضا۔ ۲ ص ۲ تا ص ۵ ۵ ص ۵ و ۱۱ ص ۱۱ و ۱۱ ص ۱۱

○ قدریہ۔ ۲ ص ۲ تا ص ۹۱

○ قذف کی سزا (کسی عورت پر زنا کی تہمت لگانا) ۱۱ ص ۱۱ و ۱۱ ص ۱۱

○ قرآن میں تفکر و تدبیر ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۹۲ ۱ ص ۱۹۲ تا ۱ ص ۱۹۲ ۱ ص ۱۹۲ تا ۱ ص ۱۹۲ ۱ ص ۱۹۲ تا ۱ ص ۱۹۲  
○ اوصاف ۲۵۔

○ قاری کے آداب ۱ ص ۱ تا ۲ ص ۲ و قرآن و عمل تفسیر ۱ ص ۱ تا ۱۵ ص ۱۵ تلاوت قرآن ۱ ص ۱

○ تلاوت قرآن کا سنا ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۸۲۔ قرآن خوانی و قیل خوانی ۱ ص ۱ تا ۲ ص ۲۔ ترتیل قرآن ۱ ص ۱ تا ۲ ص ۲۔ قرآن کی ترتیلیں ۱ ص ۱

○ قرآن کا اعجاز۔ ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۳۱ و ۱ ص ۱۳۱ تا ۱ ص ۱۳۱ و ۱ ص ۱۳۱ تا ۱ ص ۱۳۱ و ۱ ص ۱۳۱ تا ۱ ص ۱۳۱  
○ قرآن کی تفسیر و تادیل ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۸۶۔ قرآن و عبرت ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۱۲ و ۱ ص ۱۱۲ تا ۱ ص ۱۱۲ و ۱ ص ۱۱۲ تا ۱ ص ۱۱۲

○ قرآن دہجہ و مہدی ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۹۹۔ قرآن کا ظاہر و باطن ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۲۶۲ و ۱ ص ۲۶۲ تا ۱ ص ۲۶۲

○ قرآن سے شیعہ کا تمک ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۱۱۔ تادیل قرآن و عبادات ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۱۱ و ۱ ص ۱۱۱ تا ۱ ص ۱۱۱

○ جمع قرآن میں اختلاف ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۳۵۔ نزول قرآن ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۳۵ و ۱ ص ۱۳۵ تا ۱ ص ۱۳۵ و ۱ ص ۱۳۵ تا ۱ ص ۱۳۵

○ صحابہ میں علم قرآن ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۵۱۔ قرآن و مسئلہ تقلید ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۲۰۰۔ قرآن شفا ہے۔ ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۲۸ و ۱ ص ۱۲۸ تا ۱ ص ۱۲۸

○ قرآن تا قیامت زندہ ہے۔ ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۲۸ و ۱ ص ۱۲۸ تا ۱ ص ۱۲۸ و ۱ ص ۱۲۸ تا ۱ ص ۱۲۸

○ قرآن میں حروف مقطعات ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۴۳۔ قرآن میں ربط ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۱۱۔ قرآن انجری کتاب ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۱۱

○ قرآن میں حکمت و تشابہات ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۹۱۔ قرآنی سجدے ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۵۱۔ تحریف قرآن کی نفی ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۶۹ و ۱ ص ۱۶۹ تا ۱ ص ۱۶۹

○ قرآن ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۲۳۹ و ۱ ص ۲۳۹ تا ۱ ص ۲۳۹ و ۱ ص ۲۳۹ تا ۱ ص ۲۳۹ و ۱ ص ۲۳۹ تا ۱ ص ۲۳۹ و ۱ ص ۲۳۹ تا ۱ ص ۲۳۹

○ قربانی۔ یہودیوں کے قتل کا معمر حل کرنے کے لئے گائے کی قربانی کا حکم ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۲۳

○ منیٰ میں قربانی کا حکم ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۲۴۴، یہودیوں میں کسی قربانی کی مقبولیت کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے آگ اترتی

تھی اور اس کو جلا دیتی تھی۔ ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۹۲ حج قرآن و اسے کی قربانی۔ ۱ ص ۱ تا ۱ ص ۱۵۱

- ہاں و قابیل کی قربانی کا واقعہ ج ۱ ص ۱۹۰۔ قربانی کے دن کا تعیین ج ۱ ص ۱۹۰
- قربانی کا محل و مقام ج ۱ ص ۳۲۲۔ قربانی کا حکم ص ۳۲۳۔ حضرت ابراہیم کو فرزند کی قربانی کرنے کا حکم ج ۱ ص ۵۰۵
- قرض - ج ۱ ص ۱۴۰ ج ۲ ص ۵۰۰۔ قرضہ ادا نہ کر کے مرنے والے کا عذاب ج ۱ ص ۲۶۳۔ سورہ کہف کو لکھ کر گھر میں رکھنے والا قرضہ سے محفوظ رہے گا ج ۱ ص ۵۰۰۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ گناہ جو انسان کے ذہن کو نادم کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرضہ لے کر ادا کرنے کی نیت نہ کرنا۔ ج ۱ ص ۱۱۴
- قرض کے شرائط اور دایا میں ہے کہ صدقہ کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب ۸ گنا ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۶
- قرضہ کی ادائیگی کا عمل ج ۱ ص ۵۰۵ و ص ۱۱۵ ج ۲ ص ۲۱۵
- قحط - حضرت ہود علیہ السلام کی امت کو اللہ نے حضرت ہود کی نافرمانی کی سزا میں قحط کی سزا کا عذاب دیا یہ لوگ قوم عاد کہلاتے تھے آخر کار ان پر بارش کا عذاب آیا جس میں ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے اور وہ لوگ تباہ ہو گئے۔ ج ۱ ص ۲۶۶
- قوم مضر پر حضور نبی اکرم کی بددعا سے قحط کا عذاب آیا پھر آپ کے معاف کرنے سے وہ عذاب ٹل گیا۔ جس طرح حضرت موسیٰ کی بددعا سے فرعون پر قحط کا عذاب نازل ہوا تھا۔ ج ۱ ص ۸۳۔ مردی ہے کہ مکہ والوں پر سات برس تک قحط کا عذاب رہا حتیٰ کہ چمڑے اور خون آلود ادن بھی کھا گئے اور مردی ہے کہ ایک امت نے نعمت پروردگار کا کفران کیا اور آٹے اور روٹی کو استیفاء کے طور پر استعمال کرنے لگ گئے پس اللہ نے ان کو قحط کی سزا دی پس وہ گندگی میں لغتھے ہوئے ٹکڑے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۴۵ و ص ۲۴۶ و ج ۱ ص ۱۵۲
- ایک دفعہ حضرت سلیمان پیغمبر کے زمانہ میں قحط پڑا تو آپ اپنی رعایا کو ہمراہ لے کر دعا کے لئے نیکے دیکھا کہ ایک چوینٹی مناجات کہ رہی تھی پس آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اب واپس چلے جاؤ کیونکہ یہ عاجز مخلوق محو دعا ہے اور خدا اس کمزور مخلوق کی دعا کو مستجاب فرما کر باران رحمت نازل فرمائے گا۔ ج ۱ ص ۲۳۵
- حضرت صالح علیہ السلام کی قوم پر بھی قحط کا عذاب نازل کیا گیا ج ۱ ص ۲۸۳
- جنگ خندق کے زمانہ میں سخت قحط تھا۔ ج ۱ ص ۱۶۹
- قربت رسول - ابن عباس سے مروی ہے کہ قیامت کے روز ہر نسب و قرابت منتطع ہوگی سوائے قرابت پیغمبر کے۔ ج ۱ ص ۱۵۰
- حضور نے فرمایا بروز عشر میری قرابت ناندہ رہے گی۔ ج ۱ ص ۱۶۱ ج ۱ ص ۸۹
- وہی القربی سے مراد آل محمد ہیں۔ ج ۱ ص ۲۳۵

قرعہ - حضرت مریم کی تربیت کے لئے قرعہ اندازی کی گئی اور حضرت زکریا کے نام کا قرعہ نکلا پس آپ نے تربیت کے فرائض انجام دیئے اور حضرت زکریا کی زود بہ حضرت مریم کی خالہ تھیں۔ ج ۲۱ ص ۲۱

○ حضرت یوسف نے ایک بھائی کو قرعہ اندازی کے ذریعہ اپنے پاس رکھا تھا ج ۵ ص ۵

○ حضرت یونس کے نام کا قرعہ کے ذریعہ نکالا گیا تھا پس آپ دریا میں کود کر مچھلی کے شکم میں چلے گئے ج ۱۳ ص ۱۳

○ یہی وجہ ہے کہ مشتبہ امور میں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے ایک کی تعیین شرعی حیثیت سے درست ہے چنانچہ وارد ہے۔ الْقُرْعَةُ بِكُلِّ امْرِئٍ مَشْكَلٍ۔

قرن - انہی برس کے عرصہ کو قرن کہا جاتا ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۔ ۱۲۰ یا ۱۰۰ یا ۸۰ یا ۴۰ برس کے احوال بھی ہیں۔ ج ۱۹ ص ۱۹

○ قرن سے مجازاً اہل قرن مراد لئے جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱ قریش کو شیطان کا مہکنا ج ۲ ص ۲ ج ۱۶ ص ۱۶ ج ۱۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲

قسم کھانے سے منع ج ۵ ص ۵۔ عورت سے بہتری نہ کرنے کی قسم کو ایلا کہتے ہیں۔ ج ۳ ص ۳

○ قسم کا کفارہ ج ۱۶ ص ۱۶۔ قسم کے احکام ج ۱ ص ۱

قسیم الجنة والنار۔ آل محمد قسیم جنت و نار ہوں گے ج ۲ ص ۲۔ علی قسیم الجنة والنار ہر گاہ ج ۱۶ ص ۱۶۔ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۱۱ ص ۱۱ مقدمہ تفسیر ج ۲ ص ۲

قصر۔ ج ۲ ص ۲ نماز قصر کا بیان ج ۲ ص ۲ تا ص ۲ ص ۲

قصاص۔ ج ۱ ص ۱ تا ص ۱ ص ۱ ج ۹ ص ۹ ج ۱ ص ۱ قیامت میں قصاص ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱

قضا۔ باپ کی قضا نماز و روزہ بڑے بیٹے پر واجب ہوتی ہیں۔ ج ۲ ص ۲

○ قضا روزوں کے احکام ج ۱ ص ۱۔ حضرت سلیمان کو قضا کا علم دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۔ غلط فیصلہ کرنے والے قاضی میجرٹ بروز مشرانہ سے مشورہ ہوں گے ج ۱ ص ۱۔ قاضیوں کی نا انصافی باران رحمت کو روکتی ہے ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱

قطع رحمی و صلہ رحمی۔ ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱۔ صلہ رحمی مومن کا کام ہے۔ ج ۱ ص ۱

○ آل محمد سے صلہ رحمی ضروری ہے۔ ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱۔ امام علی زین العابدین نے فرمایا وہ گناہ جو نہامت کا باعث بنتے ہیں ان میں سے ایک صلہ رحمی کو ترک کرنا ہے اور فرمایا وہ گناہ جو موت کے قریب کرتے ہیں ان میں ایک قطع رحمی ہے ج ۱ ص ۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے اور قطع رحمی گھٹاتی ہے ج ۱ ص ۱۔ قطع رحمی کرنے والے سے دوستی نہ کرو کیونکہ قرآن مجید میں اس پر تین مقامات پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ ج ۱ ص ۱۔ قطع رحمی گناہان کبیرہ میں سے ہے ج ۱ ص ۱

○ قطع رحمی کرنے والا جنت کی بوند سے لگے گا ج ۱ ص ۱۔ سورہ القلم ج ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱

قمر - سورۃ القمر کے خواص ج ۱۲ ص ۱۲۴ - شق القمر ج ۱۲ ص ۱۲۵ - چاند کا دورہ ایک ماہ میں پورا ہوتا ہے ج ۱۳ ص ۱۶۸  
 ○ سورہ الشمس میں شمس سے باطنی طور پر حضرت پیغمبر اور قمر سے باطنی طور پر حضرت علی مراد ہیں - ج ۱۴ ص ۲۲۶  
 قنوت - نماز وتر میں قنوت - ج ۱ ص ۵۱

قیامت - ج ۱ ص ۱۴۲ و ص ۲۰۵ ج ۱ ص ۱۶۹، قیامت کا منظر ج ۱ ص ۱۹۹ - قیامت کے روز سوال ہوگا کہ تو فلاں مسئلہ کو جانتا تھا یا نہیں اگر کہے کہ جانتا تھا تو فرمائے گا پھر تو نے عمل میں کوتاہی کیوں کی؟ اور اگر کہے گا نہیں تو سرزنش ہوگی کہ پھر تو نے سیکھا کیوں نہیں؟ ج ۱ ص ۲۶۶ - علم قیامت ج ۱ ص ۱۴۴

○ مواضع قیامت ج ۱ ص ۲۳۶ و ص ۲۳۷ - ج ۱ ص ۸۵ - قیامت کے دن گواہی - ج ۱ ص ۲۳۲

○ قیامت کے دن چار سوالات ج ۱ ص ۳۲ ج ۱ ص ۳۶ - وقوع قیامت ج ۱ ص ۲۰۲ ج ۱ ص ۲۱۵ و ج ۱ ص ۲۲۳

○ قیامت پر کفار کے اعتراضات ج ۱ ص ۳۵ - بروز قیامت دلائل علی کا سوال ج ۱ ص ۳۶ اثبات قیامت ج ۱ ص ۸۸

○ قیامت صغریٰ ج ۱ ص ۱۳۵ تا ص ۱۴۲ بروز قیامت حامل لوا حضرت علی ہوں گے ج ۱ ص ۲۴۸

○ قیامت کے دن سوال و جواب ج ۱ ص ۲۴۸ تا ص ۲۵۱، پیشی قیامت ج ۱ ص ۱۵۱ و ص ۱۵۲

○ علامات قیامت ج ۱ ص ۴۵ حجتہ الوداع کے موقع پر قرب قیامت کی علامات اور حضور کا ایک طویل اور جامع

خطبہ اور حضرت سلیمان کا گریہ ج ۱ ص ۲۶ تا ص ۲۷

○ آمد قیامت ج ۱ ص ۱۹۳ تا ص ۱۹۵ ج ۱ ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳ ج ۱ ص ۱۸۸ و ص ۱۸۹

○ قیامت کے دن زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کے متعلق سوال ہوگا - ج ۱ ص ۱۸۰ تا ص ۱۸۲

قیاس - امام جعفر صادق علیہ السلام کا ابوحنیفہ کو قیاس سے روکنا - مقدمہ تفسیر ص ۵۵ تا ص ۵۷

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے ج ۱ ص ۵۷

○ قیاس ابلیس ج ۱ ص ۱۱۱، قیاس کی مذمت ج ۱ ص ۱۱۲

○ قید - دنیا مومن کے لئے قید اور کافر کے لئے جنت ہے - ج ۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۱۳

○ دربار ہشام میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا داخلہ اور پھر قید کا حکم لیکن قید خانہ میں بھی لوگ آپ کے

ہمنوا ہو گئے تو اس نے آزاد کر دیا ج ۱ ص ۵۷ - جب باد و گردوں کو ایمان لانے کی سزا فرعون کی طرف سے

دی گئی تو ہامان نے موسیٰ کو دین قبول کرنے والوں یعنی بنی اسرائیل کو قید کرنے کا مشورہ دیا پس انچ

بنی اسرائیل کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں پس اللہ نے یکے بعد دیگرے فرعونوں پر عذاب نازل کئے پس حضرت

موسیٰ کے کہنے پر وہ بنی اسرائیل کے آزاد کرنے کا وعدہ کرتا تھا لیکن جب عذاب ٹل جاتا تھا تو قارون کے

مشورہ کے مطابق وعدہ پورا نہ کرتا تھا - پہلے قحط کا عذاب پھر پیداوار کی کمی کا عذاب پھر سیلاب کا عذاب،

- پھر مگر ٹی، پھر بوٹس، پھر سینڈکوں کا عذاب اور بعد میں خون کا عذاب اور سات عذابوں کے بعد آنسو خرابی کا عذاب آیا جو ٹس نہ سکا اور نبی اسرائیل فرعون کی قید سے مستقل طور پر آزاد ہو گئے۔ ج ۱ ص ۸ تا ۸
- یوسف کنویں کی قید میں ج ۱ ص ۱۱، یوسف زندان مصر میں ج ۱ ص ۱۲ قید سے رہائی کی دعا ج ۱ ص ۱۳
- حضرت یوسف کا زندان مصر میں گریہ ج ۱ ص ۱۴ قید خانہ کے متعلق حضرت یوسف کا نظریہ ج ۱ ص ۱۵
- زندان سے رہائی کے لئے دعا ج ۱ ص ۱۶
- کلمہ حق کی پاداش میں نبی قید ہوتے رہے ج ۱ ص ۱۷
- حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں ۳ یا ۴ یا ۲۰ یا ۴۰ دن قید رہے ج ۱ ص ۱۸
- اگر کوئی قیدی سورہ الطور کی تلاوت کرتا رہے تو جلد رہائی ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۹
- سورہ المعارج کا پڑھنا بھی قید سے آزادی کا موجب ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۰
- سورہ جن کی تلاوت قید سے آزادی کی موجب ہے۔ ج ۱ ص ۲۱
- قیصر۔ روم کے بادشاہوں کو قیصر کہا جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۲
- قیصر دوسری یعنی شاہ روم اور شاہ ایران کی باہمی جنگ ج ۱ ص ۲۳
- قیصر کی فتح کی خوشخبری۔ ج ۱ ص ۲۴

# کاف

## کامیابی کیلئے عمل۔

- ۱۔ دعائے قاموس کو ۹۹ دفعہ پڑھنے سے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے۔
- ۲۔ جس مقصد کے لئے جانا چاہے یہ تعویذ لکھ کر بازو پر باندھ لے۔ یدع حبه له همه
- ۳۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ۔ پندرہ دن مسلسل روزانہ ۸۱۸ مرتبہ ابتداء از چہار شنبہ۔ باشرائط طہارت و عدت مکان و زمان و غذائے حلال۔
- ۴۔ پھو دن کا عمل۔ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ۔ وعدت مکان و زمان و غذائے حلال اتوار کو گیارہ ہزار پھر ایک ہزار کا ہر روز اضافہ حتیٰ کہ بروز جمعہ سولہ ہزار پڑھے۔
- ۵۔ روزانہ یا سحی یا قیوم ۱۴ مرتبہ پڑھنے سے کامیابی ہوگی۔



۶۔ چار رکعت نماز حاجت پڑھے۔

پہلی رکعت میں حمد کے بعد وَأَفْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ  
دوسری رکعت میں حمد کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجِبْنَا لَهُ  
وَعَجَبْنَا لَهُ مِنَ الْعَجْمِ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ۔

تیسری رکعت میں بعد از حمد حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

چوتھی رکعت میں بعد از حمد وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

۷۔ حروف مقطعات قرآنیہ لکھ کر اپنے پاس بطور تعویذ رکھے۔

۸۔ چالیس دن سورہ منزل پڑھے ہر روز ۱۱ مرتبہ بالشرائط۔

۹۔ سورہ ہود کو ہرن کے چمڑے پر لکھ کر پاس رکھنا کامیابی کا موجب ہے۔ - ج ۱ ص ۱۸۸

۱۰۔ کامیابی کے لئے دُعا۔ ج ۱ ص ۶۲ و ص ۹۹ و ص ۱۶۹ و ج ۱ ص ۱۶۶ و ج ۱ ص ۲۳۱ و ص ۲۳۲

کالب بن یونس۔ حضرت محمد و حضرت علی کا نام ہے کہ کالب بن یونس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور بارہ میں کا  
پانی کا سفر طے کیا جس طرح زمین پر سفر کیا جاتا ہے ج ۱ ص ۱۱۱ یہ شخص یہود کی اولاد میں سے تھا اور حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کے بارہ نقبار میں سے تھا ج ۱ ص ۱۱۱ مردی ہے کہ یوشع بن نون اور کالب دونوں حضرت موسیٰ  
کے چچا زاد تھے ج ۱ ص ۸۹ اور حضرت موسیٰ کے بعد فاطمہ ظہر پر اریحام میں داخل ہوئے۔ ج ۱ ص ۹۰  
کبوتر۔ شب ہجرت غار کے دروازہ پر کبوتر کے پورے نے گھونسا بنالیا تھا تاکہ کفار کی توہم غار کے اندر جانے  
سے ہٹ جائے۔ ج ۱ ص ۵۵

کتاب مکنون ج ۱ ص ۲۰۰ کتاب ج ۱ ص ۵۵ ج ۱ ص ۱۱۱ علمائے یہود کی کتاب تورات میں تحریف کی مذمت ج ۱ ص ۱۲۹

○ کتاب کے کچھ حصے پر عمل اور کچھ حصے کی مخالفت پر مذمت ج ۱ ص ۱۳۷ و ص ۱۴۷۔ اہل کتاب یہود و

نصارائی کا دعویٰ کہ جنت میں ہم جاؤں گے اور ایک دوسرے کی نفی ج ۱ ص ۱۵۵ و ص ۱۵۶

○ کتاب پر ایمان لانے والے ج ۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۳۵ و ص ۱۱۲

○ کتاب اول کتاب ج ۱ ص ۱۶۷ نور و کتاب مبین ج ۱ ص ۸۲ تا ص ۱۱۲ پیغمبر نے وصیت نامہ لکھنے کیلئے

کاغذ و دوات طلب فرمائی تو عمر نے کہا حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ أَفْرَكَ پیغمبر نے فرمایا قوموا عني۔ ج ۱ ص ۱۱۲

○ کتاب کا علم علی کے پاس ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۲۔ کتاب کے معنی کی تعیین ج ۱ ص ۱۱۲ کتاب مرقوم ج ۱ ص ۱۸۹ و ص ۱۹۱

○ اعمال کی کتابت کرنے والے فرشتے ج ۱ ص ۱۱۲ و ج ۱ ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۱۱۴ ج ۱ ص ۱۱۵ و ج ۱ ص ۱۱۶

○ اہل جنت کو کتاب دائیں ہاتھ میں اور اہل دوزخ کو بائیں ہاتھ میں ملے گی۔ ج ۱ ص ۱۹۴

کتا۔ سیکھے ہوئے کتے کا شکار جائز اور حلال ہے۔ ج ۵ ص ۲۲۵ و ۲۲۶۔ ملک العلماء کا استدلال ج ۵ ص ۲۲۵  
 ○ کتا رکھنا اور کتا پالنا ج ۵ ص ۲۲۵۔ کتے کی نجاست اور حرمت ج ۵ ص ۲۲۹۔ کتے کی قیمت سحت ہے ج ۵ ص ۲۲۹  
 اصحاب کہف کا کتا جنت میں جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۳۲ (اس روایت کی تاویل) آیات الہیہ کی تکذیب  
 کرنے والوں کو کتے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ  
 وہ ہیں جو کتے کی طرح بھونکیں نہیں، کتے کی طرح لالچی نہ ہوں اور ہمارے دشمن کے سامنے دست سوال  
 دراز نہ کریں خواہ بھوک سے مرہی جائیں ج ۱ ص ۱۶۷۔ کتابش العین ہے۔ ج ۳ ص ۳۵۔ اصحاب کہف کا ہمراہی کتا  
 ج ۵ ص ۲۵۸ و ۲۵۹۔ باڈے کتے سے بچنے کا تقوید ج ۲ ص ۲۲۲۔ حضرت علی علیہ السلام کے اشارے سے ایک خارجی  
 لوگوں کی بھری مجلس میں کتا بن گیا پھر حضرت علی کی معافی سے انسان بن گیا۔ ج ۵ ص ۲۴۳

کثرت سوال سے منع۔ حضرت عمر نے حضرت پیغمبر کی پھوپھی صفیہ سے گستاخانہ لہجے میں کہا تھا کہ تم لوگوں  
 کو قربت رسولیٰ فائدہ نہ دے گی۔ اس نے حضور کو بتایا تو آپ نے بھرے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ میں معام  
 محمود پر ہوں گا تو شفاعت کروں گا اور آج جو شخص اپنے باپ کے متعلق مجھ سے پوچھے گا میں اس کو تادیب  
 گاپس ایک شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ وہ نہیں ہے جس کی طرف تو منسوب ہے۔  
 پھر دوسرے نے پوچھا تو فرمایا تو صحیح باپ کی طرف منسوب ہے پھر آپ نے فرمایا وہ شخص کیوں نہیں  
 سوال کرتا جو کہتا ہے کہ میری قربت کوئی فائدہ نہ دے گی پس حضرت عمر کمرے ہوئے اور عرض کی کہ میں  
 خدا و رسول کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں مجھے معاف فرمائیے۔ پس آپ نے فرمایا کہ زیادہ سوال کرنے  
 سے گریز کیا کرو۔ دیکھو حضرت موسیٰ کی امت نے بار بار سوال کر کے گائے کے ذبح کے معاملہ میں ایک  
 مصیبت میں پھنس گئی۔ ج ۵ ص ۱۶۷

○ کثر مال اولاد بھی ایک نشہ ہے ج ۵ ص ۱۱۱ ثروت و دولت ہمیشہ حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ ج ۵ ص ۱۲۸  
 ج ۵ ص ۲۵۸ و ۲۲۲ و ۲۲۳

کدو۔ حضرت یونس مچھلی کے شکم سے باہر آئے تو کدو کی بیل کے سایہ میں رہے ج ۵ ص ۱۳۳  
 کربلا۔ ابوتمامہ صیداوی نے نماز کا ذکر کیا تو امام حسین نے دعا دی کہ خدا تجھے نمازیوں میں مشغول فرمائے۔ ج ۵ ص ۱۰۲  
 ○ کربلا و کعبہ کا تقابل ج ۱ ص ۱۸۱۔ سلطان کربلا کا صبر ج ۱ ص ۱۱۹  
 ○ زمین کربلا ج ۱ ص ۱۸۱ تا ص ۱۸۲ کربلا والوں کا تقویٰ ج ۱ ص ۱۲۱ و ج ۵ ص ۲۵۲۔ کربلا والوں کے مشن کی تبلیغ کرنے والوں  
 کو نصیحت ج ۵ ص ۲۵۸ تا ص ۲۶۱۔ کاتب سے اشارہ کربلا ج ۱ ص ۱۳۶  
 ○ مروی ہے کہ عیسیٰ کی ولادت زمین کربلا پر ہوئی ج ۱ ص ۱۲۴۔ ذکر کربلا ج ۵ ص ۲۱۱

کرامت مومن ریح ۳ ص ۲۵ و ص ۲۶

کسری - آیت الکرسی کے فضائل ریح ۳ ص ۱۳۵ - کسری پروردگار ریح ۳ ص ۱۳۶

کسری - ایران کے حکمرانوں کا لقب تھا ریح ۳ ص ۱۰۵ - ولادت پیغمبر کے وقت ایران کسری کی بنیادیں مل گئیں اور ایران کے چودہ کنگرے گر گئے ریح ۳ ص ۱۶۴ - کسری وقیصر روم کی جنگ ریح ۳ ص ۱۰۲

خندق کی کھدائی کے وقت حضرت پیغمبر کی کلنگ کی ضرب سے کسری کے حملات نظر آئے ریح ۳ ص ۱۶۵

○ کشتی حضرت نوح کی کشتی ریح ۳ ص ۲۱۱ تا ص ۲۱۸ ریح ۳ ص ۲۲۴ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ ک کشتی پر سوار ہونا اور حضرت خضر ک کشتی میں سوار کرنا - ریح ۳ ص ۱۱۱ سوار کر کے کی وجہ ریح ۳ ص ۱۱۶ - حضرت نوح نے ۲۰۰ برس کشتی بنانے میں صرف کئے - ریح ۳ ص ۱۱۲ پانی ک کشتیوں کو اپنی پشت پر اٹھا کر لوگوں کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک لے جانا بھی اللہ کی عظمت و توحید کی ناقابل تردید برہان ہے - ریح ۳ ص ۱۴۱ ریح ۳ ص ۱۴۲

○ کفر - ضدی مزاج کفار کا طرز عمل - ریح ۳ ص ۵۲ و ص ۵۳ ریح ۳ ص ۱۹۲ و ص ۱۹۳ و ص ۱۹۴ و ص ۱۹۵ ریح ۳ ص ۱۵۲ و ریح ۳ ص ۱۵۳ و ریح ۳ ص ۱۵۴ و ریح ۳ ص ۱۵۵

○ کافروں کو دست بنانا ممنوع ہے ریح ۳ ص ۲۱۱ - کفار احکام فرود میں بھی سکون ہوتے ہیں ریح ۳ ص ۵۴

○ کافروں بلکہ مطلق بے دینیوں کی مجلس میں بیٹھنا حرام ہے جبکہ وہ اسلام کے خلاف باتیں کر رہے ہوں ریح ۳ ص ۱۱۲ و ریح ۳ ص ۱۱۳ و ریح ۳ ص ۲۶۲ و ص ۲۶۳

○ کعبہ - جب مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو یہودیوں نے اعتراضات شروع کر دیئے تھے کہ یہ لوگ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں لہذا ہمارا مذہب حق ہے پس آیت نازل ہوئی کہ مشرق و مغرب سب اللہ کے لئے ہیں جس طرف بھی منہ کر کے نماز ادا کی جائے صحیح ہے اور اس آیت سے نوافل کو غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھ لینے کا جواز ثابت کیا گیا ہے - ریح ۳ ص ۱۵۶

○ تعمیر کعبہ ریح ۳ ص ۱۴۸ - زمین کعبہ پر اسمعیل و ہاجرہ کا فروکش ہونا - ریح ۳ ص ۱۴۸ ریح ۳ ص ۱۵۱

○ کعبہ کو بیت عتیق بھی کہا گیا ہے ریح ۳ ص ۱۵۸ - یہودیوں کے اعتراضات کا جواب ریح ۳ ص ۱۸۱ و ص ۱۸۲

○ طالب علم کی امداد اور علماء کی امداد کو تعمیر کعبہ سے تشبیہ کی وجہ ریح ۳ ص ۱۸۱

○ کعبہ کا تفصیلی ذکر ریح ۳ ص ۱۸۱ - کعبہ کا احترام و فضائل ریح ۳ ص ۱۴۸ ریح ۳ ص ۲۶۶ - کفار مکہ نے ابو طالب سے ایساکٹ

کے لئے عہد نامہ لکھ کر کعبہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا دیا تھا - ریح ۳ ص ۱۰۳

○ کعبہ سے حضرت علی کی بت شکنی ریح ۳ ص ۶۲ تا ص ۶۴ ریح ۳ ص ۱۱۲ - ولادت علی در کعبہ ریح ۳ ص ۵۲ تا ص ۵۴

○ کعبہ کی تطہیر کی حکم ریح ۳ ص ۱۱۱ - کفار کا جنگ خندق کی روانگی کے وقت کعبہ کے سامنے عہد ریح ۳ ص ۱۶۳

- تبع کا کعبہ پر غلاف پڑھانا ج ۱۱۳ - کتبہ میں بت رکھنے کی ابتداء ج ۱۱۱
- کفارہ - قسم کا کفارہ ج ۱۶۱ - دورانِ احوالہ شکار کا کفارہ ج ۱۶۵ تا ۱۶۷ ج ۱۶۲
- بعض اوقات مومنوں کے گناہوں کا کفارہ پہلے ہو جایا کرتا ہے - ج ۱۶۲ و ۱۶۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵
- کفن - پہلوں نامی شخص جو کفن چوری کرتا تھا پھر اس کی توبہ کا قصہ ج ۵۲ - مردوں کو اچھے کفن پہنائے جائیں کیونکہ مردِ محترم وہ اپنے کفن پر فخر کریں گے - ج ۴۳۱ - ج ۲۵۰ جناب فاطمہ بنت اسد کا کفن رسول اللہ کی قمیص سے ہوا ج ۱۶۲
- کلمہ - وہ کلمات جن کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ مقبول ہوئی - ج ۱۶۱ ○ وہ کلمات جن سے حضرت ابراہیم کا امتحان لیا گیا - ج ۱۶۱ ○ وہ کلمات جو حضرت یونس نے شب معراج جنت کے دروازوں پر مرقوم دیکھے - ج ۱۶۱
- وہ کلمات جو جہنم کے دروازوں پر مرقوم تھے - ج ۱۶۱
- کلمہ طیبہ توحید و نبوت و ولایت پر مشتمل ساق عرش پر مرقوم تھا - ج ۱۵۱، ج ۱۶۱
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلمہ کا اطلاق اور اس کی وضاحت - ج ۱۳۵
- کلمہ اللہ بلند اور کلمہ کفریت (غار ثور کا واقعہ) ج ۵۲ و ۶۲ و ۶۱
- کلمات اللہ ج ۱۶۱ - کلمہ یعقوب ج ۱۶۱ - حضرت یونس نے شب معراج انبیاء سے سوال کیا تو انہوں نے توحید و نبوت و ولایت کی شہادت کا کلمہ پیش کیا - ج ۱۶۱
- کلمات اللہ کی حد نہیں ہے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم اللہ کے وہ کلمات ہیں جن کے فضائل کی کوئی حد نہیں ہے - ج ۱۶۱
- جس فطرت پر اللہ نے بندوں کو پیدا فرمایا ہے وہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین ولی اللہ ج ۱۶۱
- اور الکلم الطیب سے بھی مراد یہی کلمات ہیں - ج ۱۵۹ - قیامت کے دن جہنم سے بچنے کا جو برات نامہ ملے گا - اس پر بھی یہی تحریر ہوگا - ج ۱۶۱ - کلمہ باقیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں ہے ج ۱۶۱
- کلمہ کی وضاحت ج ۱۶۱ و ۱۶۲
- کلام - بے محل کلام کرنا اللہ کی رحمت سے دوری کا باعث ہے - ج ۱۶۱
- قرآن مجید کے حروف مقطعات ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں - یعنی اسے منکرین! یہ کتاب انہی حروف سے مرکب ہے جن سے تم اپنا کلام مرتب کرتے ہو اگر یہ اللہ کا کلام نہ ہوتا تو تم لوگ اس کے مقابلہ سے عاجز نہ ہوتے پس تمہارا اس کے مقابلہ سے عاجز آجانا اس امر کی دلیل ہے کہ یہ بندے کا نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے - ج ۱۶۱

- اللہ کا کلام سننے کے لئے حضرت موسیٰؑ انتخاب کر کے ستر آدمیوں کو لے گئے تاکہ وہ اپنے کانوں سے اللہ کا کلام سنیں چنانچہ جب کلام سُننا تو کہنے لگے کلام کرنے والا تو نظر نہیں آتا ہم کیسے جانیں کہہ بولنے والا اللہ ہے ج ۱۱ ص ۱۱۱۔ اللہ کے کلام کا معنی ج ۱ ص ۲۱۹ و ص ۲۲۰
- اللہ کے کُن کہنے کا مطلب ج ۱ ص ۱۵۹۔ کلام کی حقیقت ج ۱ ص ۲۳
- اللہ کے کلام کی حقیقت کے متعلق متکلمین کی تحقیق ج ۱ ص ۱۳۲ و ص ۲۱۵
- حضرت عیسیٰؑ کا بچپن میں کلام کرنا ج ۱ ص ۱۸۵ ج ۱ ص ۱۲۴
- حضرت موسیٰؑ سے کلام خدا۔ ج ۱ ص ۱۴۳ و ص ۱۴۶ و ج ۱ ص ۲۴۳
- کنگھی کرنا۔ ڈاڑھی میں کنگھی کرنا سنت پیغمبر ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۴
- کنواں۔ جس میں دیسٹ کو گرایا گیا۔ ج ۱ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲۔ حضرت موت کا کنواں ج ۱ ص ۲۵۵
- کنوئیں کے قیدخانہ میں ایک نبی کو ڈالا گیا۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- حضرت موسیٰؑ کا کنوئیں پر پہنچ کر حضرت شعیبؑ کی لڑکیوں کے ماں کو سیراب کرنا ج ۱ ص ۲۸۵ و ص ۱۱۰
- گوا۔ قابیل نے ہابیل کو دفن کرنا کوٹے سے سیکھا ج ۱ ص ۱۰۱ و ج ۱ ص ۱۰۵
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوٹے کی طرح لالچ نہیں ہوتے اور غیر سے سوال نہیں کرتے خواہ وہ بھوک سے مر جائیں۔ ج ۱ ص ۱۶۴
- کوثر۔ قرآن و اہلبیت ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پہنچیں گے ج ۱ ص ۸۸ ج ۱ ص ۱۴۴
- حوض کوثر کا مالک علی ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۰۱۔ علیؑ کے دوست کوثر ہیں گے۔ ج ۱ ص ۱۰۱
- حضورؐ نے فرمایا جو میری سنت سے منہ پھیرے گا بروز قیامت فرشتے کوثر سے اس کا منہ پھیر دیں گے اور اس کو دنیا میں توبہ نصیب نہ ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۰۱
- حضرت پیغمبرؐ حوض کوثر پر ہوں گے تو چند صحابہ کو دہاں سے بٹایا جائے گا کیونکہ وہ پیغمبرؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ نقلاً از بخاری۔ ج ۱ ص ۱۳۹ و ج ۱ ص ۱۹۰۔ کوثر نبیؐ کا ہے ج ۱ ص ۹۳۔ کوثر ج ۱ ص ۱۹۱
- کوفہ۔ کوفہ کی مسجد ج ۱ ص ۱۰۱۔ کوفہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت۔ ج ۱ ص ۲۶۵ ج ۱ ص ۱۱۳
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ کھجور کا درخت جس سے حضرت مریمؑ کو خواہ نصیب ہوئے تھے وہ کوفہ میں تھا۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- کوہ صفا و مروہ۔ پانی کی تلاش میں جناب ہاجرہ کا صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ج ۱ ص ۱۶۹
- صفا و مروہ کی وجہ تسمیہ ج ۱ ص ۲۰۲۔ یعنی بین الصفا و مروہ ج ۱ ص ۱۰۳

**کہانت** - فرعون کو کاہنوں نے خبر دی تھی کہ ایک بچہ بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں تیری حکومت کا

خاتمہ ہوگا پس اس نے بنی اسرائیل پر مظالم شروع کر دیئے۔ ج ۱۵۱ ص ۱۱

○ عمل کہانت، حرام ہے ج ۱۵۱ ص ۱۱۔ کاہن کی اجرت سحت ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت ابو طالب کو ایک کاہنہ کا خبر دینا۔ ج ۱۱ ص ۱۱۔ علم کہانت۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ شیاطین کاہن لوگوں پر تھوٹی باتوں کا انشاء کرتے ہیں۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ امام علی زین العابدین علیہ السلام نے کہانت کو ان گناہوں میں شمار فرمایا ہے جو ہر کوئی تارک کرے میں ج ۱۱ ص ۱۱

○ کھجوروں کی تابیر کا طریقہ ج ۱۱ ص ۱۱۔ مومن جاہلوں کو فرعون نے کھجوروں پر سولی دی۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ کلمہ طیبہ کو شجرہ طیبہ سے مثالی دی گئی ہے اور شجرہ طیبہ کھجور کا درخت ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ اصحاب کہف میں سے تینوں نے اپنے کھجوروں کا باغ فروخت کیا تھا جس سے ۳۰ درہم اس کو وصول ہوئے اور

مہی رقم لے کر بازاری روٹیاں خریدنے گیا تھا۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ اذکی طعاماً سے مراد بقول معصوم کھجور کا پھل ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت مریم دافع حمل کے لئے ایک خشک درخت کے پاس پہنچی اور وہ کھجور کا درخت تھا۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ اسی درخت (کھجور) کو آپ نے سوکت دی تو اس نے پھل گرائے، کھجور کا تر تازہ ہو کر نمر آور ہوا جناب مریم

کے معجزات میں سے ہے ج ۱۱ ص ۱۱۔ حضرت موسیٰ کی آزمائش کے لئے فرعون نے دوطشت منگوائے تھے

ایک کھجوروں کا اور دوسرا آگ کے انگاروں کا۔ پس آپ نے ایک انگارہ اٹھا کر منہ میں ڈالا تو زبان تیتلی

ہو گئی اللہ نے اس ہاتھ کو بیضا کر دیا اور زبان کو کلام کا شرف عطا فرمایا۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت صالح کی قوم کے پاس کھجوروں کے خوش نما باغات تھے۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ کہف - اصحاب کہف حضرت قائم آل محمد کے ہمراہ ہوں گے ج ۱۱ ص ۱۱۔ آیت اَمْ حَسِبْتَ تَاْعَبَجِبَا کَوْمِی

پرانی قبر کی مٹی پر سات دفعہ پڑھ کر کسی سوتے ہوئے کے سینے پر چھڑک دیا جائے تو وہ بیدار نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

بانوروں میں سے اصحاب کہف کا کتا جنت میں جائے گا۔ ج ۱۱ ص ۱۱۔ سورہ کہف کے فضائل ج ۱۱ ص ۱۱

○ اصحاب کہف کا قبضہ ج ۱۱ ص ۱۱

○ حدیث بساط جس میں صحابہ پیغمبر کا چادر پر بیٹھ کر ہوا میں پرواز کر کے اصحاب کہف پر سلام کرنے کا تذکرہ ہے

چادر کے چار گوشوں پر ابو بکر و عمر و ابوذر و سلمان اور درمیان میں علی تشریف فرما تھے۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ اصحاب کہف کے اسماء گرامی ج ۱۱ ص ۱۱

○ اصحاب کہف کے ناموں کے خواص - (۱) مسکینا، ایک کپڑے پر لکھ کر آگ میں ڈالے آگ بجھ جائے گی

(۲) تیلیجا۔ دریا میں ڈالنے سے اس کا بوش ٹوٹ جائے گا۔ (۳) مرطونس۔ چلنے والا اپنی ران سے بانڈھ لے نہ نکلے

گا۔ (۴) فلیونس۔ سامان میں لکھ کر رکھنے سے مال چوری نہ ہوگا۔ (۵) ساروش۔ بیمار پر بانڈھا جائے تندرست ہوگا۔

(۶) ذنونس۔ کامیابی کے لئے پاس رکھے۔ (۷) کفشطیلونس۔ نام لکھ کر پلانے سے محبت ہوگی اور دردمشتم

ختم ہوگا۔ واللہ اعلم

کہدیعص۔ ج ۳۶ ص ۳۱۔ عمل برائے کامیابی درمیدان، درمقدمہ درامتحان۔ دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر پڑھے

کہدیعص اور ہر حرف پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے۔ چھوٹی انگلی سے شروع کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے

بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے بڑی سے شروع کرے چھوٹی پر ختم کرے اس کے بعد سورۃ الفیل کی تلاوت

کرے ترمیہہ کو دس دفعہ دھرائے اور ہر دفعہ ایک ایک انگلی کو کھوتا جائے۔ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی

سے شروع کرے اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی آخر میں کھولے یعنی جس ترتیب سے بند کی تھی کھولنے میں

آخری سے شروع کرے پہلی کی طرف آئے اور اس کے بعد سورۃ الفیل کو مکمل کر کے اپنے سینے پر اور سامنے

کرے یا میدان کی طرف پھونکیں مارے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

# گ

گائے۔ بنی اسرائیل کو گائے کے ذبح کرنے کا حکم۔ ج ۱۲ ص ۱۲

○ گائے کی پر جا۔ ج ۵ ص ۵۔ گوسالہ پرستی ج ۱ ص ۱، ج ۵ ص ۵، ج ۱۳ ص ۱۳، ج ۱۳ ص ۱۳

○ گوسالہ پرستی میں مسلمانوں کی بنی اسرائیل سے مشابہت ج ۱ ص ۱، ج ۱ ص ۱

○ بروز محشر امت پیغمبر کے گوسالہ کا ایک انگ جھنڈا ہوگا۔ ج ۱ ص ۱

○ ایک روایت میں ہے کہ فرعون گائے پرست تھا اور لوگوں کو بھی گائے پرستی کی دعوت دیتا تھا اور یہی وجہ

ہے کہ سامری نے لوگوں کو گوسالہ پرستی میں مبتلا کر ڈالا۔ ج ۱ ص ۱، سامری اور گوسالہ ج ۱ ص ۱، ج ۱ ص ۱

گوسالہ پرستوں کو سزا دی گئی۔ ج ۱ ص ۱

○ سعید بن جبیر کے قول کے مطابق سامری اہل کرمان سے تھا اور موسیٰ کے لشکر میں پیش پیش تھا جب یہیں جس

گھوڑے پر سوار تھا اس گھوڑے کے قدموں کی جگہ پر مٹی میں حرکت پیدا ہوتی تھی۔ پس سامری نے وہ مٹی

اٹھالی اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کے لئے قبطیوں سے حاصل شدہ سونے کو چھٹا کر وہ مٹی اس میں ڈالی گئی تو اس میں حرکت پیدا ہوئی پس شیطان نے ان کو اس کے پربا کرنے کی دعوت دی چنانچہ چھ لاکھ میں سے صرف بارہ ہزار ثابت قدم رہے اور اکثریت گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو گئی۔ ج ۱ ص ۱۹۵ اور مروی ہے کہ وہ لوگ گوسالہ کو درمیان میں گنڈا کر کے اس کے ارد گرد ناچتے کودتے اور ڈھول بجاتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۹۶

گانا۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں بعض اوقات طہارت خانہ میں جاتا ہوں تو چڑوس میں عورتیں گارہی ہوتی ہیں اور سننے کے لئے بیٹھا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو قیامت کے روز ہر عضو سے اس کے متعلقہ اعمال کی باز پرس ہوگی۔ پس اس شخص نے توبہ کی اور غسل توبہ کر کے نماز پڑھی اور گانا حرام ہے خواہ قرآن کی آیتیں پڑھ کر گایا جائے یا حمد و ثنائے پروردگار یا تعریف و توصیف محمد و آل اطہار کو گا کر پیش کیا جائے سب ناجائز اور حرام ہے۔ ج ۱ ص ۳۱۱

قول زور سے مراد غنا (گانا) لیا گیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۵۔ اسی طرح لہو الحدیث سے مراد بھی غنا (گانا) ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۵۔ منقول ہے کہ جس کے کان دنیا میں غنا سننے کے عادی ہوں وہ بروز عشر اہل جنت کے قاریوں کی آواز سننے پر توفیق نہ پائے گا (یعنی جنت میں داخل نہ ہوگا) ج ۱ ص ۱۳۵

گدہ۔ ایک ضرب الثل ہے کہ فلان اب من النسر یعنی فلاں شخص گدہ سے بھی زیادہ اپنے والدین کا اطاعت گزار اور فرمانبردار ہے۔

○ فرعون نے ایک تابوت بنا کر چاروں کولوں پر گدوں کو بٹھایا اور اوپر گوشت لٹکادیا تاکہ وہ گوشت حاصل کرنے کے لئے اوپر اڑیں اور تابوت کو ان کے پاؤں سے باندھ دیا۔ فرعون اور ہامان دونوں اس میں بیٹھ گئے پس گدوں نے زور لگایا اور اڑیں چنانچہ تابوت کو بہت اوپر لے گئیں اور فرعون نے دیکھا کہ آسمان ویسے ہی بلند ہے جیسے پہلے تھا پس واپس زمین پر اتر آئے۔ ج ۱ ص ۲۵

گدھا۔ حضور بنفس نفیس کس نفسی کے طور پر عموماً گدھے کی سواری کرتے تھے اور اس کو گھاس چارا خود ڈالتے تھے ج ۱ ص ۲۴

○ بلعم بن باعور کی سواری گدھے کا ذکر ج ۱ ص ۱۳۲۔ گدھا اور جنت ج ۱ ص ۱۳۲

○ حضرت موسیٰ جب تبلیغ پر مامور ہو کر پہلے پہل فرعون کے دربار میں گئے تو پاؤں میں گدھے کے چمڑے کے جوتا تھا پس پیغام بھجوایا کہ میں پروردگار کی جانب سے رسول بن کر آیا ہوں۔ ج ۱ ص ۲۵۔ گدھے کی آواز کو اللہ نے انکس الاصوات (منہایت کرخت آواز) کہا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۳

گدگدہ۔ گدگدوں نے قرآن مجید کو آگہ گدگدی قرار دے دیا ہے۔ ج ۱ ص ۶۵۔ گدگدی اتنی بُری صفت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکیں منہیں کتے کی طرح لالچی نہ ہوں



اور ہمارے دشمن سے سوال نہ کریں خواہ بھوک سے مر جائیں۔ ۱۶ ص ۱۶

○ مانگنا ہے تو اللہ سے مانگو۔ ۱۶ ص ۱۶

گر یہ مصائب میں گریہ کرنا فطری امر ہے۔ ۱۶ ص ۱۶

○ خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ قیامت کے دن نہ روئے گی اور مروی ہے کہ آنسو کا ایک قطرہ آتشِ جہنم کے سمندروں کو ختم کر دیتا ہے۔ ۱۶ ص ۱۶۔ خدا جن لوگوں کو بروز قیامت اپنی رحمت کا سایہ دے گا ان میں سے ایک وہ ہے جو عظمت پروردگار کو یاد کر کے گریہ کرے۔ ۱۶ ص ۱۶

○ سب سے زیادہ گریہ کرنے والے پانچ ہیں۔ آدم دھواتے رہے کہ ان کے آنسو کا پانی پرندوں نے پیا حضرت

یعقوب فراقِ یوسف میں رو کر آنکھوں کی بنیائی سے محروم ہو گئے۔ حضرت یوسف زندانِ مصر میں اس قدر روئے

کہ تمام قیدی تنگ آ گئے اور پانچویں جناب بتوںِ معظمہ امت کے مظلوم سے اس قدر روئے کہ اہل مدینہ ان

کے گریہ سے تنگ آ گئے اور حضرت علیؑ سے درخواست کی کہ بتوں سے کہیں یاد ان کو روئے یا رات کو روئے

اور جنت البقیع میں حضرت علیؑ نے بیت الحزن بنا دیا جس میں وہ رویا کرتی تھیں۔ ان کے علاوہ حضرت سجاد

علیہ السلام ۲۵ برس بعد واقف کر دیا روئے رہے۔ ۱۶ ص ۱۶۔ گریہ کرنا بے مبرہی نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت یعقوبؑ

کو انتہائی گریہ کے باوجود اللہ نے کنیم کہا ہے بے مبرہی نہیں کہا پس شیعیان علیؑ کا اہلِ محمدؐ کے غم میں گریہ کرنا بھی

بے مبرہی نہیں ۱۶ ص ۱۶ اور حضرت یعقوبؑ نے کثرتِ گریہ کے باوجود اپنے آپ کو صبر جمیل کی صفت سے

متصف فرمایا نیز اللہ نے بھی آپ کے گریہ کو قرآن میں سراہا ۱۶ ص ۱۶

○ قومِ شیعہ کے غمِ حسینؑ میں رونے پر اعتراض کرنے والوں کے لئے حضرت یعقوبؑ کا گریہ ایک دعوتِ فکر کی

حیثیت رکھتا ہے اور غمِ حسینؑ دنیا میں ایک زندہ معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۶ ص ۱۶

○ کھنحص کی تفسیر میں ہے کہ حضرت زکریا کو پختہ پاک کے نام بتائے گئے پس حضرت زکریا محمدؐ علیؑ

فاطمہؑ و حسنؑ کا نام لیتے تو دل خوش ہوا لیکن حسینؑ کا نام لیتے ہی رونے لگ جاتے تھے الخ ۱۶ ص ۱۶

○ حضرت یحییٰؑ کا خوفِ خدا میں گریہ ۱۶ ص ۱۶

○ حضرت شعیبؑ کا محبتِ خدا میں گریہ ۱۶ ص ۱۶

گناہانِ کبیرہ۔ حضورؐ نے فرمایا نازی شیطان سے دور رہنا ہے لیکن جب وہ نماز کو ترک کرے تو شیطان کو

جرات ہو جاتی ہے پس وہ اس کو گناہانِ کبیرہ میں بھی مبتلا کر دیتا ہے۔ ۱۶ ص ۱۶

○ انبیاء گناہانِ کبیرہ و صغیرہ سے پاک نہ ہوا کرتے ہیں۔ ۱۶ ص ۱۶۔ اور بوشخص ماہِ رمضان کے روزے رکھتے اور

روزہ کے تمام آداب کا خیال رکھتے تو وہ ماہِ رمضان کے نیکتے ہی خود گناہوں کے دلدل سے نکل جاتا ہے

حج ۲۲۳۔ گناہوں سے توبہ کرنے سے دعا مقبول ہوتی ہے حج ۲۲۵

○ گناہ سے توبہ کرنا حج ۲۵۱۔ پہول تائب کا واقعہ حج ۲۵۲

○ گناہ کبیرہ کرنے سے بھی نہیں عن النکر نہ کرنا سخت تر گناہ ہے۔ حج ۱۳۶

○ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا گناہ کبیرہ کی بھی بخشش کا موجب ہو جاتا ہے۔ حج ۱۴۳

○ گناہ کبیرہ کے دو پہلو ہیں خدا کی نفی کردہ چیزوں کو مثبت کرنا چنانچہ بت پرستی و شرک اس میں داخل ہیں

اور خدا کی ثابت کردہ چیز کی نفی کرنا مثلاً انکار نبوت و ولایت وغیرہ حج ۱۳۳

○ بعض اوقات گناہان کبیرہ کی سزا دنیا میں ہو جاتی ہے۔ حج ۱۹۵ حج ۲۴۱ حج ۲۴۲

○ گناہان کبیرہ کی مختصر فہرست حج ۱۳۱۔ گناہان کبیرہ کی تفصیل اور گناہوں کے اثرات حج ۱۲۲

○ ہر گناہ سے بچنا ضروری ہے۔ حج ۱۳۳

گہوارے میں کلام کرنے والا حضرت عیسیٰ حج ۲۳۱ حج ۲۳۲ حج ۲۳۳

گوزرنی۔ قوم لوط کی بدعادات میں سے یہ بھی تھا کہ اعلانیہ بغیر شرم حیا کے بھری مجلس میں گوزرنی کیا کرتے

تھے۔ حج ۲۳۹ حج ۲۴۰ حج ۲۴۱

گھوڑوڑ۔ لہو و لعب کی حرمت سے متشبی ہے۔ حج ۱۳۳

○ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا براق جنت کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ہے جس کو اللہ نے میرے لئے مسخر فرمایا

حج ۲۵۵۔ فرعون کا گھوڑا پانی سے گھبرا یا تو جبرئیل نے گھوڑی آگے بڑھادی پس فرعون اس کے پیچھے داخل ہوا

اور شکر سمیت غرق ہوا۔ حج ۱۹۹۔ حضرت سلیمان نے بلقیس کے سوال کے جواب میں اس کے نمائندے کو گھوڑے

کے پسینے کے پانی کی شیشی بھر دی تھی۔ حج ۱۴۳۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جب فرشتے آئے تو گھوڑوں

پر سوار تھے۔ حج ۱۳۱۔ حضرت سلیمانؑ کے آگے گھوڑوں کا پیش ہونا اور صافن اس گھوڑے کو کہا جاتا ہے ہوتین

پاؤں زمین پر ٹیک کر چوتھے پاؤں کا صرف کنار زمین پر لگائے اور یہ عمدہ گھوڑے کی علامت ہے حج ۱۳۱، ۱۳۲

# ل

لا لیلح۔ مَا فَتَشَخَّحْ کی تفسیر میں ہے کہ مسرغ آیات میں سے ایک آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اولاد آدم کو اگر مال

○ کی دو وادیاں مل جائیں تو وہ تیسری کی خواہش بھی کرے گا اور اولاد آدم کا پیٹ صرف تمبر کی مٹی ہی پر کھینچی ہوگی  
لوٹ کھسوٹ کے لالچ نے ہی صحابہ کو میدان اُحد میں جیتی ہوئی جنگ ہارنے پر مجبور کر دیا تھا ورنہ اگر پچاس  
آدمی اپنی ڈیلٹی پر ڈٹے رہتے اور لوٹ کے لالچ میں نہ آتے اور درہ کو نہ چھوڑتے تو خالد بن ولید کا شکر بھیجے  
سے حملہ آور نہ ہو سکتا اور مسلمانوں کو پہاڑوں کی پوٹھوں کی طرف بھاگ جانے کی تکلیف اور شکست کی شرمندگی  
نہ اٹھانی پڑتی۔ ج ۱ ص ۵۵

○ اور حدیث میں لالچ کو اصول کفر میں سے شمار کیا گیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱ لالچ ایک نشہ ہے کہ کسی ناصح کی نصیحت اس  
پر اثر ہی نہیں کرتی۔ ج ۱ ص ۱۱ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح بھونکے  
منہیں اور کتے کی طرح لالچی نہ ہو لالچ ج ۱ ص ۱۱

**لباس**۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قیمتی لباس پر سفیان ثوری کا اعتراض اور امام کی طرف سے اس کا منہ توڑ  
جواب اسی طرح عباد بن صامت کا طعن اور اس کا مسکت جواب۔ ج ۱ ص ۲۵

○ حضرت یوسف علیہ السلام کا تخت مصر پر شاہی لباس۔ ج ۱ ص ۲۵۔ اور سفید لباس کو لباسِ تقویٰ کہا گیا ہے  
ج ۱ ص ۲۲۔ جمعہ وعیدین میں سفید لباس پہننا مستحب ہے۔ ج ۱ ص ۲۴

**لعان** کا بیان ج ۱ ص ۱۱ تا ص ۱۱

○ لعنت کا ذکر حضرت پیغمبر نے فرمایا جس مال سے زکوٰۃ ادا نہ ہو اس پر لعنت ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۔ حضرت پیغمبر  
سے ایک حدیث میں منقول ہے یہودیوں کے وہ اسلاف جنہوں نے ذکر کیا و سبھی کو قتل کیا ان پر لعنت اور  
ان کے فعل پر راضی ہونے والی ان کی اولادوں پر بھی لعنت ہے اسی طرح امام حسینؑ اور ان کے محبوں  
اور مددگاروں کے قاتلوں پر بھی اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص تقیہ کے بغیر ان پر لعنت نہ کرے اس پر  
بھی لعنت ہے۔ ج ۱ ص ۱۳

○ جس طرح موسیٰ کے قائم مقام انبیاء کے قاتل مستحق لعنت تھے اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ کے اوصیاء کے  
قاتل بھی مستحق لعنت ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱۹۔ حق کو چھپانے والوں پر لعنت ج ۱ ص ۲۰۔ حق کا انکار کرنے والوں پر لعنت  
ج ۱ ص ۲۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تدریہ بخوار ج اور مرصیہ پر لعنت کی اور فرمایا جو لوگ ہمارے  
قاتلوں کو مومن کہتے ہیں تا قیامت ان کے لباس ہمارے خون سے رنگین رہیں گے یعنی ان کے فعل پر راضی  
ہونے والا انہی میں سے شمار ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱

○ لعنت کا معنی ہے رحمت خدا سے دوری۔ اللہ فرماتا ہے یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت  
بھیجی ہے ج ۱ ص ۱۱۔ پس جس قوم نے حضرت موسیٰ کے عہد کو توڑا تو وہ مستحق لعنت ہوئے تو جن لوگوں نے سلطان

الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کے عہد کو توڑا وہ کس طرح اللہ کی لعنت سے بچ سکتے ہیں۔

- میثاق انبیاء کو توڑنے والے مستحق عذاب و لعنت ہوتے ہیں۔ ج ۵ ص ۴۵
- جن لوگوں نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ان پر لعنت ہے۔ ج ۵ ص ۱۲۶
- حضرت رسالت اکبر نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دے اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۸۔ شجرہ ملعونہ کی تشریح ج ۲ ص ۲۸ تا ص ۳۰

- ناحق پیر و مرید بروز عشر ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ ج ۲ ص ۲۸ و ج ۳ ص ۴۵
- جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے اپنا نسب جوڑے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ ج ۳ ص ۱۵۸
- تفسیر آیت مبارکہ میں جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور مبارکہ کا معنی بھی ہے ایک دوسرے پر لعنت کی دعا ج ۳ ص ۲۲۵
- ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام نے مردان سے فرمایا کہ میں تجھے یا تیرے باپ کو سب نہیں کرتا لیکن خدا نے تجھ پر تیرے باپ پر اور تیرے خاندان پر تیری اولاد پر اور تیرے باپ کی قیامت تک ہونے والی نسل پر اپنے نبی کی زبانی لعنت بھیجی ہے شجرہ ملعونہ کی تفسیر ج ۳ ص ۳۹

**کولاک**۔ حضرت قمر مسائل مشکمہ میں حضرت علیؑ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ یہ جملہ ان کی زبانی مشہور ہے۔ کولاک  
عَلِيٍّ لَهْلَكَ عُمُرٌ۔ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۳۳ د ص ۱۸۴۔ بحوالہ مناقب خوارزمی  
الریاض النضرہ و مطالب السؤل۔ ج ۳ ص ۱۹۹ و ج ۱۳ ص ۲۵

○ کولاک لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاقَ ج ۲ ص ۲۵

**لقمان**۔ مروی ہے کہ حضرت لقمان تنہائی کو زیادہ پسند فرماتے تھے ایک دفعہ ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی  
تو انہوں نے فرمایا کہ تنہائی فکر کے لئے مفید ہے اور فکر جنت کا راستہ ہے (نکر در توحید) ج ۲ ص ۹۶

○ ایک دفعہ حضرت لقمان حضرت داؤد کو ملنے آئے تو وہ زرہ بنا رہے تھے۔ پس لقمان خاموش بیٹھے دیکھتے  
رہے جب زرہ بن چکی تو داؤد نے پہن کر فرمایا کہ جنگ کا یہ بہترین لباس ہے پس حضرت لقمان نے  
فرمایا خاموشی بہت اچھی چیز ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہوں گے۔ ج ۲ ص ۲۴۲

○ سورہ لقمان کے خواص و اثرات ج ۱ ص ۱۲۸۔ حضرت لقمان کا تاریخی ذکر اور ان کے اقوال ص ۱۲۹ تا ص ۱۳۳

○ حضرت لقمان کی نصیحتیں ج ۱ ص ۱۳۶۔ حضرت لقمان حضرت ایوب کے بھانجے یا خالہ زاد تھے۔ ج ۱ ص ۱۳۱

○ لواء الحمد۔ حضرت پیغمبرؐ کو مقام محمود پر لواء الحمد عطا ہو گا جس کے سایہ میں تمام انبیاء ہوں گے۔ ج ۲ ص ۶۲

○ حضورؐ نے فرمایا آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام نبی میرے لواء کے نیچے ہوں گے اور حضرت علیؑ سے فرمایا کہ

کہ تو اس لواء کا حامل ہو گا۔ ج ۱ ص ۲۴۸ و ج ۱ ص ۱۶۶ و ص ۲۱۶

لوح محفوظ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلسلہ اولاد آدمؑ کے ذیل میں ایک حدیث طویل میں منقول ہے کہ خدادند کریم نے تخلیق آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے لوح محفوظ میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو ثبت کر دیا چنانچہ قلم قدرت سے بھائی اور بہن کے نکاح کی حوت بھی درج ہے۔ ج ۲ ص ۱۷۰

○ دو دفتر میں ایک کتاب محو اثبات اور دوسری ام الکتاب پہلی کو لوح محو اثبات کہا جاتا ہے اور دوسری کو لوح محفوظ کہا جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۰۔ اور علامہ فیض کاشانی نے ذکر کیا ہے کہ لوح قضا سے مراد لوح محفوظ ہے اور لوح قدر سے مراد لوح محو اثبات ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۰

○ قیامت سے پہلے سب کا تقا ہونا لوح محفوظ میں مسطور ہے۔ ج ۳ ص ۳۱۰ و ص ۱۸۰

○ ایک مقام پر ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ لیا گیا ہے۔ ج ۱ ص ۲۲۳

○ شب قدر میں نزول قرآن کا مطلب ہے کہ لوح محفوظ سے آسمان اول کی طرف اتارا گیا۔ ج ۱ ص ۲۵۰

○ لوح محفوظ کا ذکر ج ۱ ص ۱۱۰ و ص ۱۳۵ اور ج ۱ ص ۸۰ پر موجود ہے۔

لوط - ج ۲ ص ۵۲ میں حضرت لوطؑ کا واقعہ موجود ہے ج ۲ ص ۲۱۵ و ج ۱ ص ۱۸۰ و ج ۲ ص ۲۳۵ و ج ۲ ص ۲۵۵

○ قوم لوط کی ایک بستی تھی جس کا نام سدوم تھا مشرکین مکہ شام کی طرف بغرض تجارت آنے جاتے وہاں سے گذرتے تھے اور وہ بستی گرفتار عذاب ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۴۰ و ج ۱ ص ۱۴۰۔ قوم لوط میں لوط کی بد عادت موجود تھی۔ ج ۱ ص ۲۱۰۔ حضرت لوط کا مفصل قصہ ج ۱ ص ۱۴۰ تا ص ۱۴۳

○ حضرت لوط اور حضرت ابراہیمؑ کی مائیں دو سگی بہنیں تھیں اور ان کے باپ کا نام لاج تھا جو عہدہ نبوت پر فائز تھا اور حضرت سارہ بھی حضرت ابراہیمؑ کی خالہ زاد تھی جو بہت بڑی جاگیر دار تھی۔ ج ۱ ص ۵۵۔ حضرت لوط کی بہن تھی ص ۵۵

○ حضرت لوط کی قوم کی بد عادات بخل، لواط اور پانچا نہ پھرنے کے بعد استنجا نہ کرنا اور غسل جنابت نہ کرنا وغیرہ ج ۱ ص ۱۳۰۔ لوط اور نوحؑ کی بیویوں سے بڑی عورتوں کی مثال ج ۱ ص ۶۰

○ قوم لوط کی ایک ایک بستی میں چار چار ہزار جنگی جوان موجود تھے۔ ج ۱ ص ۱۸۰

○ لوط کی بیٹی رباب اسحقؑ کی زوجہ اور یعقوبؑ کی ماں تھی۔ ج ۱ ص ۶۰ و ص ۶۰

لواط - شاہ خلد بندہ کے دربار میں شافعی و حنفی علماء کے مابین مناظرہ میں شافعی عالم کا ثابت کرنا کہ ابو حنیفہ کے نزدیک لواط پر کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۰۔ مغربی ملکوں میں لواط کی حیثیت ج ۱ ص ۱۱۰۔ لواطت کی ابتدا قوم لوط سے ہوئی۔ ج ۱ ص ۵۵ و ج ۱ ص ۱۵۰

○ لواط کی سزا قتل ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۰

# م

ماریہ قبطیہ ام المؤمنین - جس زمانہ میں حضرت جعفر طیار حبشہ میں تھے تو ان کا لڑکا وہیں پیدا ہوا تھا اور حبشہ کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت پیغمبر کے لئے بھیجا تھا جو آپ کے فرزند ابراہیم کی والدہ بنتیں۔ ج ۵ ص ۱۹

○ تفاسیر اہل بیت میں آیت انک میں جناب ماریہ قبطیہ کی پاکیزگی کا ذکر ہے کیونکہ بعض لوگوں نے اس کی پاکدامنی پر شک کیا تھا کہ اس کے اپنے غلام کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔ پس حضرت علی کو حضرت پیغمبر نے تحقیق پر مامور فرمایا تو آپ کی تحقیق کے مطابق ماریہ پاکدامن ثابت ہوئیں کیونکہ وہ غلام خفی تھا ج ۱۲ ص ۱۱

○ حضور نبی اکرم کی زوجات میں سے ماریہ قبطیہ مال غنیمت میں سے تھیں اور مملوکہ تھیں ج ۲ ص ۲۰۵ اور ان جَاءَ كَفْرًا سَبْقُ والی آیت بھی ایک روایت کے ماتحت حضرت ماریہ کی پاکدامنی کے لئے نازل ہوئی۔ ج ۱۳ ص ۹۶ - ماریہ سے عائشہ و حفصہ کا حد۔ ج ۱۳ ص ۱۱

ماریہ - اس کے معنی کی تفصیل ج ۱ ص ۱۸ پر ملاحظہ ہو۔

○ مَرْجَمُ الْبَحْرَيْنِ کی تفسیر ج ۱ ص ۱۸ و ج ۱ ص ۱۸۲

مبارات کے احکام - ج ۳ ص ۶۹ و ص ۷۰

مباہلہ ج ۲ ص ۲۴ تا ص ۲۵ - ایک روایت میں ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا حالت رکوع میں انگوٹھی دینے کا

واقعہ ۲۴ ذوالحجہ کے دن تھا جس دن مباہلہ ہوا۔ ج ۱ ص ۱۳۴

ممتنعہ - عورت کے ساتھ ممتنعہ کرنے کا ثبوت۔ ج ۲ ص ۱۶ - مثل۔ ج ۱ ص ۲۲ و ص ۲۲۸ و ص ۲۲۱ و ج ۱ ص ۱۹

مجوسی - جو ماں بہن سے نکاح کو جائز سمجھتے ہیں۔ ج ۱ ص ۵۵ - نیز مجوسیوں کا دستور تھا کہ ذبح شدہ کو نہیں کھاتے تھے

بلکہ اس کا گلہ دبا کر مار دیتے اور پھر اس کا گوشت کھاتے تھے۔ ج ۵ ص ۱۹

○ قوم یہود کو سرکشی کی سزا ایک دفعہ بخت نصر کے ذریعے پھر فطرس نامی رومی بادشاہ کے ذریعے اور پھر تیسری

دفعہ مجوسیوں کے ذریعے دی گئی۔ ج ۱ ص ۱۳۸ - ایک قول یہ بھی ہے کہ دقیانوس بادشاہ جس کے ڈر سے

اصحاب کہف بھاگ آئے تھے وہ مجوسی تھا۔ ج ۹ ص ۸۳۔ اس کا شہر طرسوس کے گرد نواح میں تھا جس کا نام افسوس لکھا ہے اور اس میں مجوسیوں کی کثرت تھی۔

○ مجوسی بھی اہل کتاب کہلاتے ہیں لیکن ان کے متعلق تحقیق نہیں ہو سکی۔ ج ۱ ص ۱۵۱

مجلس۔ صحابہ کا دستور تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھنا پسند کرتے تھے چنانچہ جب کسی اور کو آنا دیکھتے تو زیادہ پھیل کر بیٹھ جاتے تاکہ آنے والے کی جگہ نہ بچے خداوند کریم نے ایسا کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی ہے کہ نئے آنے والوں کو جگہ دے دیا کرو تاکہ وہ فیض سے محروم نہ رہیں۔ ج ۱ ص ۲۳۷۔ عموماً مجالس عزائم میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ نیا آنے والا پہلے بیٹھے ہوئے لوگوں میں مشکل سے جگہ پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ زیادہ سے زیادہ پھیل جاتے ہیں پس ایسے لوگوں کو قرآن کے فرمان سے درس لینا چاہیے۔

مجسمہ سازی۔ ج ۱ ص ۲۳۱۔ مجرم۔ ج ۳ ص ۲۰۳ و ج ۵ ص ۱۳۵

مچھلی۔ قوم یہود پر مچھلی کے شکار کی حرمت اور ان کی حیدر سازی۔ ج ۱ ص ۱۱۹ و ج ۱ ص ۱۱۸۔ چونکہ بروز ہفتہ ان پر شکار ممنوع تھا پس وہ مچھلیوں کو پھنسانے کے لئے تالاب بنا لیتے تھے۔ جب مچھلیاں ان میں داخل ہوتی تو ان کی دلہی کا راستہ بند کر لیتے اور ہفتہ کے گزرنے کے بعد ان کو پکڑ لیتے تھے۔ جب یہودیوں نے حضرت یونسؑ پر تجویلی قبلہ کے وقت اعتراض کیا کہ اگر بیت المقدس کی طرف منہ کرنا غلط تھا تو اب تک تم نے اس کو قبلہ کیوں بنا رکھا اگر صحیح تھا تو اب اس سے انحراف کیونکر جائز ہے؟ پس آپ نے ان کو یہ جواب دیا کہ تم لوگوں پر ہفتہ کے دن شکار ممنوع تھا اگر یہ شکار حرام ہے تو باقی دنوں میں جائز کیوں ہے؟ اور اگر جائز ہے تو ہفتہ کے دن حرام کیوں ہے؟ پس وہ لاجواب ہو گئے۔

○ مچھلی وہی حلال ہے جس کے اوپر چھلکا ہو۔ ج ۱ ص ۱۱۸

○ حضرت عیسیٰ کی دعا سے جو ماندہ آسمان سے اترتا تھا اس میں نوپتی ہوئی مچھلیاں تھیں۔ ج ۱ ص ۱۸۱

○ بنی اسرائیل میں سے بعض لوگ نافرمانیوں کی بدولت بے چھلکا مچھلی کی شکل میں مسخ ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۸۱

○ حضرت یونسؑ کا مچھلی کے شکم میں چلا جانا ج ۱ ص ۱۸۱۔ زیادہ سے زیادہ چالیس دن مچھلی کے شکم میں رہا۔ ج ۱ ص ۱۸۱

○ حضرت موسیٰؑ جھوٹی ہوئی مچھلی کو ساتھ لے کر حضرت خضرؑ کی تلاش میں نکلے تھے پس آب حیات کے کنارے

بیٹھ کر جب دھوکا تو چند پانی کے قطرات پڑنے سے وہ مچھلی زندہ ہو کر پانی میں کود گئی۔ ج ۱ ص ۱۸۱

○ حضرت خضرؑ نے بھی ایک مچھلی کے ذریعہ سے چشمہ آب حیات تلاش کیا تھا کیونکہ وہ زندہ ہو کر اس

میں کود گئی اور خضرؑ نے اس کو ڈھونڈتے ہوئے اسی چشمہ کا پانی پی لیا اور سکندر ذوالقرنین کو واقعہ کی اطلاع

دی لیکن سکندر کو وہ چشمہ نہ مل سکا۔ ج ۱ ص ۱۲۲

- ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مچھلی کو دعوت پر بلایا چنانچہ ایک پہاڑ پر غلہ کا انتظام کیا لیکن مچھلی نے اس سارے غلہ کو ایک نوالہ میں ہٹپ کر لیا۔ ج ۱۴ ص ۱۴
- حضرت سلیمان نے جو ملکہ بلقیس کے لئے محل تیار کرایا تھا اس کے سامنے ایک تالاب بنوایا جس پر ایٹینہ کاری کی گئی اور اس میں مختلف اقسام کی مچھلیاں چھوڑی گئیں ج ۲۵ ص ۲۵
- ن والقلم کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نون ایک مچھلی کا نام ہے جس کی پشت پر یہ زمین بھی ہوئی ہے ج ۱ ص ۸۲ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ نون ہر مچھلی کو کہا جاتا ہے اور حضرت یونس علیہ السلام کا لقب ذالنون اسی لئے ہے کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ ج ۱ ص ۸۲
- محبت۔ در آدمیوں سے رائی برابر محبت رکھنے والا ہرگز داخل جنت نہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- حضرت یوسفؑ نے فرمایا میرے ساتھ جس جس نے محبت کی اس نے مجھے مصیبت میں ڈالا پھوپھی یا خالہ نے محبت کی تو میری طرف چوری کی نسبت دی گئی۔ باپ نے محبت کی تو کنوئیں میں ڈالا گیا اور زلیخا نے محبت کی تو قید کی کوٹھڑی نصیب ہوئی۔ ج ۲ ص ۲۵
- اللہ سے محبت کرنی ہے تو محمد و آل محمد کی اطاعت کرو۔ ج ۱ ص ۱۱۹ و ۱۱۶
- قرآن کی محبت اور آل محمد کی محبت لازم و ملزوم ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۲
- اطاعت خدا۔ محمد و آل محمد کی اطاعت ہے ج ۱ ص ۱۱۶
- محبت کا دعویٰ بغیر عمل فنون ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۲
- محبت علی کا کرشمہ ابو مظفر داعظ کا قصہ۔ ج ۵ ص ۵۶
- محب اور شیعہ میں فرق۔ ج ۱ ص ۲ تا ۵۔ مومن کی مومن سے محبت۔ ج ۵ ص ۱۱۹
- محکم و متشابہ۔ قرآن کے حکمت و متشابہات کا علم حضرت علیؑ کے پاس تھا۔ مقدمہ ص ۸۴
- اقول: اللہ نے قرآن مجید میں حکمت کے ساتھ متشابہات رکھ کر قیامت تک امت مسلمہ کو راسخون فی العلم کا محتاج کر دیا ہے تاکہ کبھی بھی کوئی حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ کا دعویٰ نہ کر سکے اور اسی مضمون کی روایت معصوم سے بھی منقول ہے۔
- حکمت و متشابہات کا مفصل بیان۔ ج ۱ ص ۱۱ تا ۱۹۹ ملاحظہ ہو۔
- قرآن کی آیات محکم ہیں ج ۱ ص ۱۸ و ج ۱ ص ۴۹۔ قرآن کتاب متشابہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۹
- محراب۔ لفظی تشریح ج ۱ ص ۲۲۱۔ جائے نماز کو محراب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ محراب عرب سے ہے اور اس کا معنی ہے بنگ پونجہ جائے نماز شیطان سے بنگ کرنے کا مقام ہے اس لئے اس کو محراب کہا جاتا ہے ج ۱ ص ۱۴



- مسجد اقصیٰ کے محرابوں کو بوری قسم کے پتھروں سے سجایا گیا تھا۔ ج ۱۳ ص ۲۳
- حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ حروف تہجی میں وکی نسبت اللہ سے جو سب سے اول ہے اور ب کی نسبت حضرت
- محمد مصطفیٰ ﷺ سے اور با کے نیچے نقطہ کو نسبت علی سے ہے۔ ج ۲ ص ۲۶
  - حضور نے اقی انبیاء کی طرح علی کو اپنا دھی نامزد فرمایا ج ۱ ص ۱۱۔ اَنَا وَ عَلِيٌّ ابَوَاهُذِهِ الْاِمَّةُ ج ۱ ص ۱۳۲
  - یہودی لوگ پہلے زمانہ حضرت پیغمبر کی آمد کے منتظر تھے۔ ج ۲ ص ۱۱
  - یہود دلفاری کو پتہ تھا کہ آخری نبی دو قبیلوں کی طرف نماز پڑھے گا۔ ج ۲ ص ۱۱
  - حضرت پیغمبر کی گیارہ خصوصیات ج ۲ ص ۲۱۔ جنگ احد میں معجزہ ج ۲ ص ۵
  - حضور کا دانت مبارک شہید ہوا۔ ج ۲ ص ۱۶۔ قیامت کے دن آپ کا مقام ج ۲ ص ۹۳ ج ۵ ص ۱۸۵
  - آپ کے تعدد ازواج پر اعتراض اور اس کا دندان شکن جواب ج ۲ ص ۱۱۵
  - حضور کا ارشاد کہ کسی نبی کو اتنی اذیتیں نہیں دی گئیں جس قدر مجھے دی گئیں اور حضرت علی تنہا وہ ذات شریف ہے جو ہر مشکل مرحلہ پر جان بوجھوں میں ڈال کر حضور کے سامنے سینہ سپر رہے۔ ج ۲ ص ۱۱۵ اولنا نحن و اخرنا محمد الخ ج ۲ ص ۱۱۵
  - حضرت پیغمبر کے لئے دو دفعہ سورج پلٹا۔ ج ۲ ص ۸۲
  - یہود خیبر نے زانی مرد و عورت کی سزا دریافت کی تو آپ نے حکم خدا رجم کا حکم دیا اور ابن صوریہ سے منقل گفتگو ج ۲ ص ۱۰۸ پر ملاحظہ ہو۔
  - حضور نے فرمایا کوئی شخص بھی جنت میں اپنے اعمال کی بدولت داخل نہ ہو سکے گا لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ بھی؟ فرمایا ہاں جب تک وہ اپنی رحمت سے ڈھانپ نہ لے اور جو بھی رنج و غم پہنچتا ہے اس کو سوائے اللہ کے کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ ج ۲ ص ۱۹۲
  - حضور پاک کی نبوت عالمی دکھائی تھی اس لئے آپ کا قرآن ارتقاء انسانی کے جملہ اصول و قواعد پر حاوی ہے ج ۲ ص ۱۰۸ آپ نے فرمایا اَنَا مَسِيْدٌ وُلِدَ اَدَمٌ وَا فَخَرَ ج ۲ ص ۱۰۶ و ج ۱۳ ص ۱۹۸
  - حضرت یوسف نے زلیخا سے فرمایا کہ تو میرے حسن پر گردیدہ ہے اگر تم خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دیدار کرتیں تو کیسے برداشت کرتیں؟ کہنے لگی واقعی وہ آپ سے حسین تر ہیں یوسف نے پوچھا تو نے غائبانہ کیسے تصدیق کر لی تو کہنے لگی ان کا نام نامی سنتے ہی میرے دل نے تسلیم کر لیا پس بخت جاگے قسمت نے پلٹا کھایا جوانی واپس آئی اور وحی پروردگار کی بدولت حضرت یوسف نے اس کو اپنے نکاح میں لے کر حرم سرا میں داخل کر لیا۔ ج ۲ ص ۹۲، ۹۳

- حضورؐ کی بددعا سے آپ کے دشمنوں پر عذاب خداوندی۔ حج ۱۱ ص ۱۱
- حضورؐ کی ولادت کے وقت ظہور معجزات۔ حج ۱۶ ص ۱۶
- اللہ کی جانب سے حضورؐ کی نزاہت و برادت کی توضیح۔ حج ۱۷ ص ۱۷
- حضورؐ کے معراج جہانی کے امکان پر سائنسی استدلال۔ حج ۲۲۹ ص ۲۲۹
- تورات میں حضورؐ کی تعریفیں موجود تھیں۔ حج ۲۲ ص ۲۲
- حضرت پیغمبرؐ نے زندگی میں غربت اور سلطانی کے دونوں دور دیکھے حج ۶ ص ۶ و ۹ ص ۹ و حج ۲۳۳ ص ۲۳۳
- حضورؐ نے کسی سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھا تھا ورنہ مشرکین کہہ دیتے کہ یہ پڑھا لکھا آدمی ہے اور سابقہ کہانیوں کو بنا بنا کر ہمارے سامنے دھرتا ہے۔ حج ۹۴ ص ۹۴
- تورات میں حضورؐ کے اوصاف ایک یہودی پادری کی زبانی۔ حج ۱۶ ص ۱۶
- حضورؐ تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر ہو کر مبعوث ہوئے۔ حج ۲۴۶ ص ۲۴۶
- آپؐ نے فرمایا اَنَا ابْنُ الْمَدِیْنَةِ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ حج ۹۳ ص ۹۳
- حضرت الیاس پیغمبرؑ سے حضورؐ کی ملاقات اور دعوت حج ۱۳ ص ۱۳
- حضرت پیغمبرؐ کو اللہ نے دولت کی پیش کش کی تو آپؐ نے فرمایا میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور ایک دن بھوک سے گزاروں مجھے زیادہ پسند ہے۔ حج ۹۴ ص ۹۴
- مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ کی تشریح۔ حج ۲۲ ص ۲۲
- حضورؐ کی دعائے اللہ مجھے مسکین زندگی سے اور مسکین ہو کر مردوں اور بروز محشر مسکین کے زمرہ میں میرا محشر ہو۔ حج ۲۳۵ ص ۲۳۵
- اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں پہلا عبادت گزار ہوں۔ حج ۱۳ ص ۱۳
- آپؐ کی سادہ زندگی کا یہ عالم تھا کہ کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تکیہ سر کے نیچے رکھتے تھے حج ۲۵ ص ۲۵
- سورہ محمد کے پڑھنے کے فضائل۔ حج ۳۹ ص ۳۹
- ایک دفعہ ابن مسعود نے عرض کی مجھے حق دکھائیے آپؐ نے فرمایا اس کمرہ میں داخل ہواں نے دیکھا کہ حضرت علیؑ حضرت محمدؐ کے واسطے اپنے شیعوں کی بخشش کی دُعا مانگ رہے تھے وہ جب واپس حضرت پیغمبرؐ کو اطلاع دینے کیلئے نکلا تو حضورؐ اپنی دُعا میں حضرت علیؑ کے واسطے امت کی بخشش کی دُعا مانگ رہے تھے آپؐ نے فرمایا ابن مسعود اب ایمان کے بعد کفر نہ کرنا انہوں نے فرمایا بروز محشر میں ادنیٰ ہر کفار و عنید کو بہتم میں پھینکیں گے کفار سے مراد نبوت کا دشمن اور عنید سے مراد علیؑ کی ولایت کا دشمن۔ حج ۱۵ ص ۱۵
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیش گوئی کی تھی کہ میرے بعد جو نبی آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ حج ۱۵ ص ۱۵

○ انجیل میں حضرت مسیح کی یہ پیش گوئی بھی ہے کہ میرے بعد فارقلیط آئے گا یہ یونانی لفظ ہے جس کا معنی  
مخمس بنتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵

امام محمد باقر علیہ السلام کا دربار ہشام بن عبدالملک میں داخلہ اور دلائل امامت سننے کے بعد آپ کی قید کا حکم۔  
آپ کے حسن اخلاق سے صرف قیدی نہیں بلکہ تمام اہل شام آپ کے گردیدہ ہو گئے پس ہشام نے رہا  
کر کے واپس مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔

○ تین روز کے متواتر سفر کے بعد آپ مدینہ پہنچے تو لوگوں نے دروازے بند کر لئے پس آپ نے وہ آیت  
پڑھی جو حضرت شعیب نے اپنی تبلیغ میں پڑھی تھی اور آپ نے فرمایا میں بقیۃ اللہ ہوں پس لوگوں نے  
دروازہ کھولا اور آپ اندر داخل ہوئے ج ۱ ص ۱۵

○ طاؤس یمانی سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی گفتگو۔ طاؤس نے پوچھا وہ کون سا پرندہ ہے جو صرف  
ایک دفعہ اڑتا۔ آپ نے فرمایا وہ طور سینا ہے جو اڑ کر بنی اسرائیل پر سایہ نکلن ہوا تھا جس میں قسم و قسم  
کے عذابوں کا منظر تھا۔ ج ۱ ص ۱۱

○ وَاسْتَشَى مَنْ أَدَسْنَا كِي تَفْسِيرٍ فِي نَافِعِ غَلَامٍ عَمَّرَ نَهْشَامَ كِي كُنْ بِرِ دَوْرَانِ حَجِّ حَضْرَتِ اِمَامِ مُحَمَّدِ بَاقِرِ  
علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت پیغمبر اور عیسیٰ کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے  
عقیدہ کے مطابق ۵۰۰ برس اور میرے عقیدہ کے مطابق ۶۰۰ برس پس فوراً اس نے اعتراض کیا کہ سابق  
انبیاء سے سوال کرنے کا مقصد؟ تو آپ نے آیت معراج پڑھ دی اور فرمایا کہ تمام انبیاء جمع تھے اور  
جبرئیل نے اذان کہی اور حضور نے ان سے سوال کیا اور انہوں نے جواب دیا اور حضور کی رسالت کی گواہی  
دی بعد شہادت توحید کے۔

اقول :- دوسری روایت میں توحید اور نبوت۔ ولایت کی گواہی سب نے دی جیسا کہ ملاح سلیمان حنفی قندوزی  
نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۹ و ص ۱۳۰

○ امام محمد تقی علیہ السلام سے معتصم کا پور کی سزا کے متعلق دریافت کرنا اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا قرآن  
سے صرف ہاتھ کی انگلیوں کے کاٹنے کا حکم ثابت کرنا۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۶

○ امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی میں امام تھے۔ ج ۱ ص ۱۳۱ و ج ۵ ص ۹۹

○ امام محمد تقی علیہ السلام کا یحییٰ بن اکثم سے مناظرہ ج ۵ ص ۱۶۱ تا ص ۱۶۱

○ امام پر سوال کیا گیا کہ آپ بچپن میں کیسے امام بن گئے تو آپ نے سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا حوالہ  
دیا کہ وہ بھی بچپن میں نبی ہوئے تھے۔ ج ۱ ص ۱۳۱

مدد - آئمہ طاہرین علیہم السلام سے مدد مانگتے سے شرک لازم نہیں آتا۔ ج ۱ ص ۱۱

○ یا علی مدد - ج ۱ ص ۲

○ مدارس دینیہ کی مدد ضروری ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ رسولوں اور مومنوں کی مدد فرماتا ہے ج ۱ ص ۱۵۹

○ مومن اکل فرعون کی اللہ نے کیسے مدد فرمائی؟ ج ۱ ص ۱۵۹

○ اکل محمد بروز معشر شیعوں کی مدد کریں گے۔ ج ۱ ص ۱۰۱

مدنیہ - حرم رسول ہے اس کا پہلا نام یثرب تھا۔

مدارس - مدرسہ باب النجف جاڑا کی تعمیر کی ابتداء اور حائل شدہ مشکلات، مقدمہ ص ۱

○ دینی مدرسوں میں قرآنی علوم کی تدریس ضروری ہے۔ مقدمہ ص ۲۱ و ۲۲

○ دینی درس گاہوں میں خرچ کرنا صدقہ جاریہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۶ و ص ۲۱۶ و ج ۵ ص ۱۲

○ دور حاضر میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف مدارس دینیہ ہیں۔ ج ۱ ص ۸۶

○ مدارس دینیہ کا وجود غنیمت ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۹

مرگی - سورہ قی لکھ کر اپنے پاس رکھے مرگی سے محفوظ ہوگا۔ باذن اللہ ج ۱ ص ۱۱

مرتد - مرتد کی دقتیں ہیں۔ مرتد ملی۔ مرتد فطری۔

○ مرتد ملی وہ ہے جو کافر والدین کے گھر پیدا ہوا اور با اختیار ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو کر دوبارہ کافر ہو جائے

○ مرتد فطری وہ ہے جو مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہوا اور پھر کافر ہو جائے۔

○ اکثر علماء کے نزدیک مرتد فطری کی توبہ قبول نہیں بلکہ مرتد ہوتے ہی وہ واجب القتل ہوگا اس کی بیوی اس

سے فارغ اور اس کی جائیداد تقسیم ہو جائے گی لیکن بعض علماء کے نزدیک اس کی توبہ قبول ہے اور مرتد ملی

کو توبہ کی دعوت دی جائے گی اور توبہ نہ کرنے کے بعد وہ واجب القتل ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ جنگ احد کے بعد جب حضورؐ کی موت کی خبر مشہور ہوئی تو بعض صحابہ مرتد ہو کر کفر کی طرف پلٹنے پر آمادہ

ہو گئے تھے اور حضرت پیغمبرؐ کی وفات کے بعد توبہ بہت سے مرتد ہو گئے۔ ج ۱ ص ۵۹

○ اور حضورؐ کے بعد بہت سے صحابہ کے مرتد ہونے کی روایات بخاری شریف میں بھی موجود ہیں مقدمہ تفسیر ص ۱۲۹ و ۱۳۰

○ مریمؑ حضرت مریمؑ کی پیدائش و تربیت کا تفصیلی ذکر۔ ج ۱ ص ۱۱۹ تا ص ۱۲۳

○ جناب مریمؑ کا برگزیدہ ہونا۔ ج ۱ ص ۱۱۵ تا ص ۱۲۶

○ عیساؑ یسویوں کا ایک گروہ تین خداؤں کے قائل ہیں جن کو اناہیم ثلثہ کہتے ہیں۔ باپ، بیٹا اور روح القدس یا مریمؑ اس

- فرقہ کو طکائیہ کہا جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۸ حضرت جعفر طیار نے نجاشی بادشاہ کے سامنے سورہ مریم کی تلاوت کر کے اس کو مطمئن کیا تھا ج ۱ ص ۱۵۷
- مسجد بڑا ثنا حضرت مریم کی بھی عبادت گاہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۱
- سورہ مریم کے فضائل۔ ج ۱ ص ۱۳۵
- حضرت مریم کا حضرت عیسیٰ کو جنم دینا۔ ج ۱ ص ۱۳۱ تا ۱۳۴
- حضرت مریم و حضرت عیسیٰ بذات خود ایک معجزہ تھے۔ ج ۱ ص ۱۳۸
- حضرت مریم کی طرف حضرت زکریا کی زنا کی نسبت دیکر ابیس لوگوں کو مبرا کاتا تھا۔ ج ۱ ص ۱۲۵
- حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کے موقع پر جناب ناطقہ بنت اسد نے اپنی مریم بنت عمران پر برتری کا اعلان فرمایا تھا کہ عیسیٰ کی ولادت کے بعد ان کو نشک کعبور کے پلانے کا حکم ہوا تھا اور تروتازہ کعبور سے ان کی ضیاء کی گئی تھی لیکن میں تین دن متواتر اللہ کے دسترخوان پر مہمان ہو کر مہستی کھانے اور میوہ ہائے جنت کھاتی رہی ہوں۔ ج ۱ ص ۵۲

- تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ مصریوں میں سے حضرت موسیٰ کی دعوت پر صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے ۱۱، آسیہ زین فرعون ۱۲، مومن اکل فرعون ۱۳، مریم نامی ایک عورت
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک بہن کا نام مریم بنت عمران تھا جو کالب بن یحنا کی زوجہ تھیں۔ نقل از لوامع التنزیل ص ۲۱۸ ج ۵ ص ۵۵

- مرعوبہ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مرعوبہ فرقہ پر دو دفعہ لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ وہ فرقہ ہے جو ہمارے قاتلین کو مومن سمجھتا ہے پس تاقیامت ان کے لباس ہمارے خون سے رنگے رہیں گے ج ۱ ص ۱۲
- مردان۔ شجرہ ملعونہ کی تفسیر میں ہے کہ یہ شجرہ ملعونہ بنی امیہ میں اور حضور نے دیکھا تھا کہ میرے منبر پر بندرناچ ہے ہیں اور یہ لوگ اسی خواب کی تعبیر ہیں۔ ج ۱ ص ۳۹

- مروی ہے کہ مردان کو اپنی بیوی نے جو بیزید کی بیوہ تھی قتل کیا۔ خزائن نزاقی ص ۲۵۳
- مردار۔ تفسیر کی جلد ۵ ص ۱۹ تا ۲۵ میں تفصیل موجود ہے ص ۴۸ ج ۳ ص ۳۵
- مسمر نیم۔ اس علم کو علامہ نے حرام قرار دیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۲
- اسس کی تفسیر سی رضا ص ۱۱ ج ۱ ص ۱۱ پر موجود ہے۔
- سیح۔ کی نقلی تفسیر اور معنی و فصاحت۔ ج ۱ ص ۲۳

- سیح ابن مریم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ماں صدیقہ تھیں۔ ج ۱ ص ۱۴۹
- مسفری۔ قرآن کو انتہائی تیزی سے پڑھنا کہ سمجھ نہ آئے یہ قرآن کے ساتھ مسفری ہے۔ مقدمہ ص ۴۴

- منافقوں نے کہا کہ ہم مومنوں کے ساتھ میل جول صرف ان سے تمخر کے لئے رکھتے ہیں تو اللہ نے ان کے جوارح میں فرمایا کہ بروز محشر ان کو اس مسخری کا جواب مسخری سے دیا جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۶۱ - ج ۲ ص ۱۹۲
- جب حضرت موسیٰ نے قاتلوں کو تلاش کرنے کے لئے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا آپ ہم سے مسخری کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا مسخری کرنا جاہلوں کا کام ہے جس سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ ج ۱ ص ۱۱۳
- حکم خداوندی ہے کہ جو لوگ تمہارے دین کو مسخری و مذاق سمجھتے ہیں ان سے دستی نہ رکھو۔ ج ۱ ص ۱۳۳
- ایسی مجلس سے اٹھ جانے کا حکم ہے جہاں دین سے مسخری ہو رہی ہو۔ ج ۵ ص ۲۲۸
- زینخانے حضرت یوسفؑ سے کہا آپ مجھ سے مسخری کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا مسخری نہیں بلکہ اگر تو چاہے تو میرے حرم ہمارے داخل ہو جا۔ ج ۵ ص ۲۲۸
- حق والوں سے مسخری کرنا جاہلوں کا ہمیشہ کا دستور ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۱ - ج ۱ ص ۱۶۱
- رسول اللہؐ پر مسخری کرنے والوں کو اللہ نے بدترین سزائیں دیں۔ ج ۱ ص ۱۹۳
- کفار کا مومنوں سے مسخری کرنا۔ ج ۱ ص ۱۹۳۔ ایسے لوگ ایک دن اپنی مسخری کا مزا چکھیں گے۔ ج ۱ ص ۱۹۳
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا چار آدمیوں پر اللہ کی لعنت ہے (۱) اولاد کے ڈر سے شادی نہ کرنے والا (۲) مرد ہو کر عورتوں سے مشابہت کرنے والا (۳) وہ عورت جو مردوں کے مشابہ بننے کی کوشش کرے (۴) لوگوں سے مسخری کرنے والا۔ ج ۱ ص ۱۳۴
- وہ گناہ تین ہیں جن کا انتقام خود خدا لیتا ہے۔ مومن پر بغاوت، تکبر اور مسخری۔ ج ۱ ص ۱۱۱
- حضرت لقمان نے زندگی بھر کسی سے مزاج (تمخر) نہ کیا۔ ج ۱ ص ۱۱۹
- مسخری کرنے سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱
- مسواک - حضرت پیغمبرؐ صبح سویرے مسواک کرتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۱۹
- مسواک کتنا سنت موکدہ ہے اور اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ نماز و قرآن خوانی سے پہلے اس کی بہت تاکید ہے۔
- **پیغمبر کذاب** - اس نے حضورؐ کے زمانہ میں دعوائے نبوت کیا تھا آخر کار ابو بکر کے زمانہ میں اسی حبشی کے ہاتھوں قتل ہوا جس نے حضرت حمزہ کو قتل کیا تھا اسی لئے کہا کرتا تھا کہ میں نے زمانہ کفر میں بہترین انسان کو قتل کیا اور زمانہ اسلام میں بدترین کو قتل کیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱
- مسجد - مسجد ذوالقبتین بنی عبدالاشہل کی مسجد ہے جس میں انہوں نے دو رکعت بیت المقدس کی طرت منہ کر کے

پڑھی پس معلوم ہوا کہ قبلہ تبدیل ہو چکا ہے تو پہلی دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھ لی پہلے مرد آگے تھے  
پھر عورتیں آگے ہو گئیں۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ تعمیر مسجد ایک مقدمہ جاری ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۶۔ مسجد قبا مسجد ضرار۔ ج ۱ ص ۱۲۸

○ تعمیر مساجد و احکام مساجد۔ ج ۱ ص ۱۲۳۔ آداب مسجد ج ۱ ص ۱۱۸، مسجد کوفہ ج ۱ ص ۱۱۳

○ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ ج ۱ ص ۱۲۷۔ بخارا اصحاب کہف کے باہر مسجد تعمیر کرائی گئی۔ ج ۱ ص ۱۲۷

○ مسجد سہلہ ادریس نبی کا گھر تھا جہاں کپڑے سیا کرتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۷

○ مساجد کی تشریح ص ۱۲۷

○ مسجد شجرہ اہل مدینہ کے لئے میقات ہے جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے ج ۱ ص ۱۳۳

○ مسخ۔ شہوت غضب اور خواہش نفس کی پیروی کی وجہ سے امت موسیٰ میں مسخ واقع ہوا۔ ج ۱ ص ۱۲۷

○ نافرمانی کر کے بنی اسرائیل بندر کی شکل میں مسخ ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ج ۱ ص ۱۱۱

○ خداوند کریم نے کئی قوموں کو کئی شکلوں میں مسخ کر دیا۔ مثلاً سور، بندر، ریچھ وغیرہ پس ان جانوروں کا گوشت

○ حرام قرار دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ مسخ شدہ جانور، ریچھ، بندر، چمگاڈ اور مور وغیرہ سب حرام ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ بنی اسرائیل بندر، ریچھ اور سور کی شکل میں مسخ ہوئے اسی طرح ریچھ اور سور کی شکلوں میں بعض دشمنان علی کا

○ مسخ ہونا بھی روایات میں ہے ج ۱ ص ۱۱۱۔ دشمن امام حسن مرد سے عورت بن گیا۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۳۳

○ دشمن علی کتنے کی شکل میں مسخ ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت عیسیٰ سے دسترخوان کے نزول کا سوال کر کے پھر کافر ہونے والے مسخ ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ منیٰ جمعی کی شکل میں سو سمار کی شکل میں اور سور کی شکل میں مسخ ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ مردی ہے کہ اساف و نائٹہ زنا کر کے پتھروں کی شکل میں مسخ ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت لوطؑ کی نافرمان بیوی سیاہ پتھر کی شکل میں مسخ ہو گئی۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت داؤد کی بد دعا سے سور و بندر کی شکل میں مسخ ہونے والے شامی تھے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ مسائل مشکمہ میں عمر کا قول۔ لولا علی لہلك عمر۔ ج ۱ ص ۱۱۱، ج ۱ ص ۱۱۱ و مقدمہ ص ۱۳۳

○ مسائل مشکمہ ج ۱ ص ۱۱۱۔ بچہ کی موت کے بعد اس کے ہاتھ کے متعلق معتزلہ اور اشاعر کا اختلاف ج ۱ ص ۱۱۱

○ مشرق و مغرب۔ بے اللہ المشرق والمغرب۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۱

○ ہر طرف اللہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱۔ لولا القرین بادل کی سواری کرتے تھے اور مشرق و مغرب پر ان کا سکہ تھا ج

- ص ۱۱۶۔ مشارق و منارب کی تشریح ج ۳ ص ۲۲۰۔ مشرقین و مغربین کی وضاحت۔ ج ۳ ص ۱۸۱
- مشرکین کی تردید۔ ج ۱ ص ۱۵۵۔ ج ۱ ص ۱۸۸ و ص ۲۲۵ و ص ۱۲۴ ج ۱ ص ۱۵۵ اور ج ۱ ص ۲۰۲ و ص ۲۲۹۔ مشرکین بیت اللہ کا طواف پر بہنہ ہو کر تے تھے ج ۱ ص ۱۲۱۔ مشرکین کو نماز۔ ج ۱ ص ۸۷۔ مشرکین کا دارالندوہ میں اجتماع اور حضور کے خلاف سازش ج ۱ ص ۱۹۱۔ مشرکین نجس ہیں۔ ج ۱ ص ۳۶
- مشرکین کے لئے دعا سے منع ج ۱ ص ۱۳۲۔ مشرکین کو تہدید ج ۱ ص ۱۳۱۔ مشرکین کا انجام ج ۱ ص ۱۵۳
- شرک کی نفی۔ ج ۱ ص ۱۰۶، ج ۱ ص ۱۶۱ و ص ۲۵۱
- مشورہ۔ ج ۱ ص ۴۳۔ باہمی مشورہ کر کے کام کرنا اہل جنت کی نشانی ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۴ و ص ۲۱۵
- مصر۔ مصر سے موٹائی کی بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر روانگی اور فرعون کا تعاقب۔ ج ۱ ص ۱۰۶
- حضرت یوسف کے زمانہ میں مصر کا حکمران ولید بن مصعب تھا جس کا لقب فرعون تھا اور حضرت موٹائی کے وقت بھی وہی فرعون تخت مصر پر قابض تھا اور یوسف کے مصر میں داخلے اور موٹائی کے داخلہ مصر میں چار سو برس کا فاصلہ تھا۔ ج ۱ ص ۶۸
- موٹائی کا مصر میں داخلہ ج ۱ ص ۱۸۲ اور ج ۱ ص ۱۱۶
- مصیبت سے ابراہیمؑ۔ جو مقام ابراہیمؑ ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۳
- ایک روایت میں ہے کہ اگر ایک شخص مجھیں پاپیادہ کرے کہو اعد کے برابر راہ خدا میں سونا خرچ کرے اور مظلوم ہو کر رکن اور مقام کے درمیان قتل ہو جائے لیکن اگر علی کی ولاد میں نہیں تو نیک اعمال کے باوجود جہنم کا ایندھن بنے گا۔
- مصیبت۔ محمد آل محمد کے وسیلہ سے دعا مانگی تو بنی اسرائیل سے مصیبت ٹل گئی۔ ج ۱ ص ۱۰۹ و ص ۱۲۵
- بنی اسرائیل تابوت کی بے ہوشی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷
- عبادت گزاروں کی بدولت بدکاروں سے بھی عذاب و مصیبت ٹل جایا کرتی ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۵
- مومن پہاڑ کی چوٹی پر ہو تو بھی اس کی آزمائش کے لئے کوئی شیطان وہاں پہنچ جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۴۸
- کسی کی مصیبت پر خوش ہونا اچھا نہیں۔ ج ۱ ص ۱۱۱
- مصائب زہراؑ ج ۱ ص ۵۲ و ص ۵۳ و ص ۹۸ و مقدمہ تفسیر ص ۱۴۱، مصائب کہ بلالؓ ج ۱ ص ۱۹۹، ج ۱ ص ۱۳۶ و ص ۱۳۷ اور ج ۱ ص ۸۹
- مومن دنیا میں مبتلائے مصیبت ہوا کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۸، ج ۱ ص ۶۶، ج ۱ ص ۱۴۳
- حضرت یونس کی قوم سے توبہ کے باعث مصیبت ٹل گئی۔ ج ۱ ص ۱۸۳
- حضرت یوسف کے مصائب۔ ج ۱ ص ۱۵۴



- مصیبت میں صبر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ حج ۱۱۵۔ شیوں کا صبر حج ۱۱۶
- حضرت تھضرؑ نے موسیٰ و یوشع کے سامنے مصائب آں محمدؐ پڑھے تو دونوں نبی سخت روئے۔ حج ۱۰۹
- حضرت ایوبؑ کے مصائب۔ حج ۲۴۲۔ حج ۱۱۵ تا ۱۱۶
- مصائب آں محمدؐ حج ۴۹۔ حج ۵۵۔ حج ۵۹۔ حج ۶۳۔ حج ۱۱۱۔ حج ۱۱۲۔ حج ۱۱۳۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۰۳
- بنی اسرائیل کا مصائب سے تنگ آکر حضرت موسیٰؑ کی آمد کیلئے دعائیں مانگنا چنانچہ ایک چاندنی رات میں بنی اسرائیل کا اجتماع تھا اور ان کا عالم حضرت موسیٰؑ کے اوصاف بیان کر رہا تھا کہ وہ لادی بن یعقوب کی اولاد سے ہوگا وغیرہ اچانک حضرت موسیٰؑ وہاں پہنچ گئے۔ حج ۲۳
- صدقہ مصائب کو دفع کر دیتا ہے۔ حج ۲۱۳
- مصافحہ بعید غدیر کے روز مومنین ایک دوسرے سے معاف کریں تو بہت ثواب ہے۔ حج ۳۶
- امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن ایک دوسرے سے معاف کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت سے خشک پتے جھڑتے ہیں۔ حج ۱۳۲
- جب مومن ایک دوسرے سے معاف کریں تو ان پر اللہ کی رحمت برستی ہے حج ۱۱۵
- معراج۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۷۔ حج ۱۱۶۔ حج ۱۱۷۔ حج ۱۱۸۔ شب معراج دودھ، شراب، پانی اور شہد کی چار نہریں دیکھیں جو بسم اللہ پڑھنے والے کو عطا ہوں گی۔ حج ۱۱۷۔ حج ۱۱۸
- شب معراج جنت کے دروازوں پر کیا کیا دیکھا۔ حج ۱۱۷، ۱۱۸۔ اثبات معراج حج ۱۹۳۔ حج ۲۴۹
- لہجہ علیؑ میں شب معراج کلام ہوا۔ حج ۱۵۹۔ حج ۱۳۹
- شب معراج کی باتیں۔ حج ۱۵۷۔ حج ۱۵۸۔ حج ۲۱۹
- شب معراج حضورؐ نے جانب عرض اپنے بارہ وصیوں کو مصروف عبادت دیکھا۔ حج ۱۸۵۔ حج ۱۸۶
- شب معراج آدم و موسیٰ سے ملاقات حج ۱۵۷۔ حج ۱۵۸۔ جبریل کا قول کو دَخَوْتُ أَنبِلَةَ رَاحَتِ جَنَّتِمْ اِگر میں یہاں سے انگلی برابر بھی آگے بڑھوں تو میرے پرچل جائیں گے۔ حج ۲۲
- جبریل نے عرض کی آپ وہاں پہنچے جہاں آجنگ کوئی نبی مرسل یا ملک مقرب نہیں پہنچ سکا۔ حج ۱۲۸
- واپس آکر صحابہ کو بتایا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ فلاں مقام پر ابوسفیان کا سرخ رنگ کا اونٹ گم ہو گیا اور وہ اس کی تلاش میں تھے۔ حج ۱۸۵
- تفصیل واقعہ معراج۔ حج ۲۵۵ تا ۲۵۶۔ حج ۲۵۷ تا ۲۵۸۔ حج ۱۵۱
- شب معراج حضورؐ نے ایک خوشبو سونگھی تو جبریل نے عرض کی یہ اس گھر سے آرہی ہے جس کے مالکوں

کو محبت خدا کے جرم میں قتل کر دیا گیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۲، موسیٰ کا معراج کوہ طور تھا۔ ج ۸ ص ۸۸۔ اور نماز ہر مومن کا معراج ہے۔ ص ۸۸ ج ۲ ص ۲۴

- حضورؐ کی ملک الموت سے ملاقات۔ ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷
- حضورؐ شب معراج بھریں کو دیکھا کہ اس کے چہرہ لاکھ پر تھے۔ ج ۲ ص ۲۵۷
- شب معراج اللہ نے فرمایا فرشتوں کا موضوع بحث دو چیزیں ہیں کفارات اور درجات۔ پس کفارات تین ہیں۔ موسم سرما میں وضو، جماعت کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار پس یہ گناہ کا کفارہ ہیں اور درجات بھی تین ہیں۔ ہر ایک پر سلام کہنا، بھوکوں کو روٹی کھلانا اور نماز شب ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷
- شب معراج حضورؐ سے تین چیزوں پر صبر کرنے کا عہد لیا گیا تھا، خود بھوکا رہ کر دوسروں کی حاجت روائی پر صبر (۲) لوگوں کے بھٹلانے پر صبر (۳) آل پر مصائب ہوں گے پھر صبر کرنا۔ ج ۳ ص ۱۳۶
- وَاشْعَى مَنَ اذْ سَمِعْتَ اَلْاَسْمَاءَ كى تفسیر ج ۱ ص ۲۳۸ تا ص ۲۴۱
- شب معراج اللہ کی جانب سے سوال ہوا کہ زمین پر تمہارا خلیفہ کون ہے؟ تو عرض کی علی بن ابی طالب پس ارشاد باری ہوا کہ زمین پر پہنچ کر میری جانب سے علیؑ کو سلام کہنا۔ ج ۱ ص ۱۲۷ و ج ۳ ص ۱۹۵
- معجزہ ۵۔ امام حسنؑ کا معجزہ مقدمہ تفسیر ص ۳۳۔ معجزہ کی وضاحت۔ مقدمہ ص ۵۷
- قرآن میں اعجازی پہلو گیارہ ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۱، ۶۶۔ معجزہ کی ضرورت۔ مقدمہ ص ۶۲
- پتھر سے پانی کا نکلنا موسیٰؑ کا معجزہ تھا۔ ج ۲ ص ۱۱۷
- علیؑ کے اعجاز سے مریض لاعلاج کا تندرست ہونا۔ ج ۲ ص ۱۴۲
- حضرت ابراہیمؑ کے پاؤں کے نیچے پتھر موم ہو جانا تھا جیسا کہ مقام ابراہیمؑ۔ ج ۲ ص ۱۷۶
- اسباب و علل کے بغیر شئی کا معرض وجود میں آنے کا نام معجزہ ہے۔ ج ۳ ص ۱۹
- حضرت عیسیٰؑ کے معجزات ج ۳ ص ۲۳۹ ج ۵ ص ۱۸۱۔ نزول مادہ۔ ج ۵ ص ۱۸۳ و ص ۱۸۴
- آیات بنیات ج ۲ ص ۱۷۷، حدیبیہ کے مقام پر معجزہ ج ۲ ص ۵۸
- معجزات پیغمبرؐ۔ ج ۱ ص ۵۵ و ج ۲ ص ۲۰۶ و ج ۳ ص ۸۴ و ج ۴ ص ۱۱۷ و ص ۱۴۳ و ج ۵ ص ۱۴۱
- حضرت علیؑ کے معجزہ سے جنگ احد کے زخمیوں کا تندرست ہونا۔ ج ۲ ص ۶۲
- حضرت موسیٰؑ کے معجزات ج ۱ ص ۱۲۶، ج ۲ ص ۶۶ و ص ۶۷ تا ص ۷۲ و ج ۳ ص ۱۹۵ و ص ۱۲۶ و ج ۴ ص ۲۳۷ تا ص ۲۳۸
- نام علیؑ کی تاثیر ج ۱ ص ۱۳۸، معجزہ علیؑ ص ۱۳۹، ج ۲ ص ۲۱۷ و ص ۱۰۵، حدیث بساط ج ۲ ص ۸۳ ج ۳ ص ۲۴۵
- امام جعفر صادقؑ کا معجزہ۔ ج ۱ ص ۲۴

- معجزہ درحقیقت فعل خدا ہوتا ہے۔ ج ۱۶ ص ۲۵۲ و ج ۱۴ ص ۶۲ و ج ۱۲ ص ۲۲۶
- انبیاء کا چیلنج بھی ایک معجزہ تھا۔ ج ۲۱ ص ۲۱۱۔ داؤد کا معجزہ۔ ج ۸۳ ص ۸۳
- حضرت یوسفؑ کی قیص کا یعقوب کے لئے باعث۔ بنیائی بنا بھی معجزہ تھا ج ۵ ص ۵
- حضرت رسول کریمؐ کا علیؑ کی فریاد پر قبر سے لاتھہ باہر نکالنا۔ ج ۹ ص ۹۹
- حضرت نضرؑ نے باعجاز نبوت لوگوں کو اپنے گھروں تک پہنچایا۔ ج ۱۲ ص ۱۲
- حضرت موسیٰؑ و یوشعؑ کے ہاتھوں میں پکی ہوئی مچھلی آب حیات کے قطرات سے زندہ ہو گئی۔ ج ۱۵ ص ۱۵
- حضرت مریمؑ سے صادر ہوئی اسے معجزات ج ۱۲ ص ۱۲
- حضرت مریمؑ و عیسیٰؑ دونوں بذات خود معجزہ تھے۔ ج ۱ ص ۱۴ و ص ۱۹ و ج ۶ ص ۶۹
- حضرت زکریاؑ کو بیٹے کی بشارت بڑھا پے میں معجزہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۴ و ص ۲۴
- ولادت علیؑ کے معجزات ج ۵ ص ۵ تا ص ۵۵
- حضرت سلیمانؑ کے معجزات۔ ج ۲۳ ص ۲۳۔ تخت بقیس کا ماضی کرنا ص ۲۲۶ تا ص ۲۴۸ و ص ۲۵۲
- کفار کا پیغمبر سے معجزات طلب کرنا۔ ج ۱ ص ۹۲ و ج ۱ ص ۹۵ و ج ۱ ص ۱۱۶ و ج ۱ ص ۱۲۳
- شندق کے موقع پر چند معجزات کا ظہور۔ ج ۱ ص ۱۶۵ تا ص ۱۶۶
- معجزہ پیغمبرؐ ابو جہل کے ہاتھ کا خشک ہو جانا اور ولید کا اندھا ہونا ج ۱ ص ۹۲
- امام حسنؑ عسکری کے اعجاز سے ایک شیعہ و محب علیؑ کا حاکم وقت کی سزا سے محفوظ رہنا۔ ج ۱ ص ۴۸ و ص ۴۹
- حضرت ابراہیمؑ کے اعجاز سے قبلی حکمران کا ہاتھ خشک ہونا۔ ج ۱ ص ۵۲ و ص ۵۵
- حضرت ایوبؑ کا معجزہ کہ کتے حملہ نہ کر سکے۔ ج ۱ ص ۱۱
- حضرت ذوالکفلؑ کا معجزہ ج ۱ ص ۱۰۳ علیؑ کے فضائل کا ہم تک پہنچنا معجزہ ہے۔ ج ۸ ص ۸
- حضورؐ کے معجزہ سے دعوت ذوالعشیرہ میں تقویٰ کا کھانا بہت سے لوگوں پر کافی ہوا۔ ج ۱ ص ۱۱
- حضرت علیؑ کی دعا سے سام بن نوح کا زندہ ہو کر علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا۔ ج ۱ ص ۲۰۳
- معرفت کا درس۔ ج ۱ ص ۱۸۵۔ مراتب معرفت ج ۱ ص ۱۶۵
- معاویہ۔ نماز سے بسم اللہ کا مذنب کرنا معاویہ کی سنت ہے۔ ج ۲ ص ۲۲
- معاویہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ میں گھر کا دروازہ بنایا۔ ج ۲ ص ۲۱
- معاویہ کا لاشی کا معنی دریافت کرنے کے لئے حضرت علیؑ کی طرف گھوڑا بھیجا جس کی قیمت لاشی قرار دی
- پس آپ نے جنگل میں سراب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لاشی ہے لہذا نہ کہ سورہ نور کی آیت ۲۱

۲۱۱  
میں سراب کو لاشی کہا گیا ہے۔ ج ۱۴۶

○ معاویہ کو خالی المؤمنین کہنا غلط ہے۔ ج ۱۵۹

○ شاہِ روم کا معاویہ و علی کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نمائندے طلب کرنا۔ پس معاویہ کی طرف سے یزید

اور حضرت علی کی جانب سے حسن مجتبیٰ پہنچے اور شاہِ روم نے مختلف سوالات کئے انبیاء کی تصویریں

دکھائیں اور مسائل پوچھے جن سے یزید آیا اور حسن مجتبیٰ نے سب مسائل حل فرمائے اور جوابات سے شاہِ روم

کو مطمئن کیا پس شاہِ روم نے حضرت علی کے حق میں فیصلہ دیا۔ ج ۲۰۳ تا ۲۰۵

○ قومِ عمالقة کے سردار کا نام بھی معاویہ تھا جس کے باپ کا نام بکر تھا۔ ج ۲۰۷۔ یہ لوگ مکہ میں آباد تھے۔

○ معاف کرنا۔ قاتل کو معاف کرنا، اللہ کی جانب سے تخفیف ہے۔ ج ۲۱۲

○ امام علی زین العابدین علیہ السلام کا اپنے گستاخ کو معاف کرنا۔ ج ۲۱۵

○ اسی طرح اپنی کنیز کو جس کے ہاتھ سے لوٹا گرا اور آپ کے سر پر چوٹ آئی معاف کرنا۔ ج ۲۱۵

○ اسی طرح امام حسن علیہ السلام کا اپنے غلام کو معاف کرنا۔ ج ۲۱۵

○ حضرت رسالتاً نے فرمایا خداوند کریم معاف کر لے کی عزت بڑھاتا ہے۔ ج ۲۱۵

○ معاف کر دینا گناہوں کی بخشش کا موجب ہے۔ ج ۱۱۴ و ج ۱۱۲

○ جن لوگوں نے دنیا میں لوگوں کو اپنے حقوق معاف کر دیئے وہ بلا حساب جنتی ہیں۔ ج ۲۱۶

○ معاف کرنا ایمان کامل کی نشانی ہے۔ ج ۲۱۷

○ مفہوم کی حجیت اور اس کے اقسام ج ۲۱۷

○ مقطعاتِ قرآنیہ۔ ج ۲۱۷ تا ۲۱۸

○ مقامِ محمود۔ ج ۲۱۷

○ مفروض۔ مفروض تنگ دست کو بہت دنیا چاہیے۔ ج ۲۱۷ ج ۱۴۵

○ مکہ۔ مکہ میں داخلہ کے لئے غسل مستحب ہے۔ ج ۲۱۷

○ مکہ کی وجہ تسمیہ ج ۲۱۷۔ زمین مکہ کے خصوصیات ج ۲۱۷

○ معراج کے متعلق اہل مکہ کا ردِ اصل۔ ج ۲۱۷

○ حضرت ابراہیم نے اسمعیلؑ و ایزہ کو مکہ میں چھوڑا اور واپس چلے گئے۔ ج ۱۴۵

○ خدیجہ و ابوطالب کی دنات کے بعد مکہ سے چلے جانے کا حکم ہوا کہ اس سببی سے چلے جاؤ جس کے بسنے

والے خاتمِ لوگ ہیں۔ ج ۲۱۷۔ حرمت مکہ ج ۲۱۷

○ مکہ کی قسم کھائی اللہ نے لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ - ج ۱ ص ۲۲۱  
 مکھی - شہد تیار کرنے والی مکھی - ج ۲ ص ۲۲۶ تا ۲۲۸ - مکھی کا زندہ ہونا - ج ۳ ص ۲۴۱  
 مکھی کا عذاب فرعونیوں پر ج ۳ ص ۲۴۱ - ج ۳ ص ۲۴۸ - ج ۳ ص ۲۴۱ -

○ غار ثور پر مکھی کا جالا - ج ۳ ص ۲۴۱

○ ملت - ملت ابراہیمی - ج ۱ ص ۱۸۱ - قوم شعیب کہتی تھی ہماری ملت میں پلٹ آؤ - ج ۳ ص ۲۴۱

○ ملت ابراہیمی کی اتباع کا حکم - ج ۳ ص ۲۵۱ - ج ۳ ص ۲۵۱

○ مال داری - حضرت سارہ نالدار عورت اور صاحب جائیداد تھی جب ابراہیم پر بت شکنی کا مقدمہ چلایا گیا اور آخر  
 سزائے موت ہوئی پھر آگ گلزار بنی تو غرود نے حضرت ابراہیم کی تمام املاک منقولہ و غیر منقولہ بحق سرکار  
 ضبط کرنے کا حکم جاری کر دیا - ج ۳ ص ۲۵۱

○ حضرت ایوب علیہ السلام بہت بڑے مالدار تھے - ایوب بن موس بن رعویل بن عبص بن اسحق، ان  
 کی شادی جناب رحمہ سے ہوئی - رحمہ بنت افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحق - ج ۳ ص ۲۵۱

○ رحمہ خاتون کا باپ افرائیم تھا جس کی ماں زلیخا تھی ج ۳ ص ۲۵۱ - یا - دوسری روایت کے مطابق افرائیم اور  
 رحمہ بہن بھائی دونوں زلیخا کی اولاد تھے - ج ۳ ص ۲۵۱

○ مالک الملک - ج ۳ ص ۲۵۱ - آیت مبارکہ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تاحساب  
 عمل برائے دولت و کیمیا و جعفر - دریک مجلس ۱۵۹۵۶ -

○ سات دن علیحدگی میں - باپابندی شرائط وحدت مکان وزمان و طہارت کاملہ بخروج و - پہلے یسین ہدیہ امیر المومنین  
 پھر ایک ہزار کہ عیص و جمعسق اغثنی آخر میں کھلے دل سے صدقہ - دوران درد ال مل ک کاغذ پر  
 لکھ کر نظرم کے سر پر رکھے - یا چالیس دن بعد از نماز صبح یسین ہدیہ امیر و با شرائط درد ۳۹۸۹ برائے عہدہ حکومت  
 و وسعت رزق و کثرت کارہا - ابتداء عمل خمیس یا شب جمعہ سے ہو، بخور مناسب ضروری ہے - یا چالیس  
 روز با شرائط آیت کی تلاوت اور ال مل ک کی میم کی آنکھ پر نظر جما کر ۲۹ بار درد آیت برائے فرادانی دولت  
 روزانہ عمل سے پہلے ایک فاتحہ ہدیہ امیر -

○ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ج ۳ ص ۱۳۵ - ج ۳ ص ۱۳۵

○ ملک اور ملک میں فرق ج ۳ ص ۲۱۲ - مالک کی تشریح ج ۳ ص ۱۵۱ - ج ۳ ص ۱۵۱

○ ممتحنہ - سورہ ممتحنہ کے فضائل - ج ۳ ص ۲۹۳

○ منبر - منبر بالان پر یوم غدیر ۱۱ بجے دن حضور کی عظیم الشان تقریر - ج ۳ ص ۲۲۵ - ج ۳ ص ۱۳۵

منات - ایک بت کا نام ہے۔ ج ۳ ص ۱۵۶

منی - ج ۲ ص ۲۲۔ قربانی کا مقام منی ہے اہرام حج میں۔ ج ۵ ص ۱۶۵

منافق - منافق کی وجہ تسمیہ ج ۵ ص ۵۲۔ منافقین کا ذکر ج ۲ ص ۷۱ تا ص ۷۱

○ جنگ احد میں منافقوں کا کردار ج ۲ ص ۵۹۔ منافقوں کی عادت۔ ج ۲ ص ۹۱ ج ۵ ص ۲۱۲ ج ۸ ص ۸۱ و ص ۸۲ ج ۱ ص ۹۱ و ج ۱ ص ۲۵۵

○ رسول اللہ کے قتل کی سازش کرنے والے منافق آدمی بارہ تھے۔ ج ۵ ص ۱۴۵

○ اذان سن کر مسجد سے نکل جانے والا منافق ہے۔ ج ۲ ص ۲۵

○ منافقوں کی نشانیاں۔ ج ۳ ص ۹۳ و ص ۱۱۱۔ منافقوں کے ساتھ جہاد کا حکم۔ ج ۶ ص ۹۶ و ص ۱۲۵ و ج ۱۳ ص ۵۱

○ منافقوں کے لئے رسول اللہ بھی دعا کریں تو فائدہ نہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱۱۔ دو منافقوں کی سزا۔ ج ۱ ص ۱۸۴

○ منافق کا جنازہ ج ۱ ص ۱۲۔ منافقوں نے مسجد منار نبالی۔ ج ۱ ص ۱۲

○ قارون موسیٰ کی قوم میں منافق تھا ج ۱ ص ۵۱۔ حضرت لوط کی بیوی منافقہ تھی۔ ج ۱ ص ۴۹

○ تکلف کرنے والے کا ظاہر رواداری اور باطن منافقت ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۰۹

○ مَدِّ هَتُونِ کا معنی منافقوں ج ۱ ص ۲۰۶۔ سورہ منافقوں ج ۱ ص ۲۸

○ مناظرہ - عمرو بن ابی اسیم ج ۱ ص ۱۲۲۔ امام محمد تقیؑ باسیحی اکثم ج ۵ ص ۱۶۹

○ ہشام بن حکم کا ابن ابی العواری سے مناظرہ ج ۴ ص ۱۱۱۔ جعفر طیار کی نجاشی کے دربار میں گفتگو ج ۵ ص ۱۵۶

○ حسنین کے اولاد رسول ثابت کرنے پر مناظرہ ج ۵ ص ۲۳۶۔ جزیر پر مناظرہ ج ۳ ص ۳۹۔ مناظرہ کا طریقہ ج ۱ ص ۹۱

○ ابن زبیری کا حضور سے مناظرہ ج ۹ ص ۲۵۲۔ ہمارا ایک جاہل سے مناظرہ ج ۴ ص ۴۴۔ ملک فیض محمد کھیلوئی کا سنی مولوی سے مناظرہ۔ ج ۱ ص ۲۱۴ و ج ۵ ص ۲۴۴۔ قریشیوں کا حضور سے مناظرہ۔ ج ۱ ص ۲۳۱

○ مبن و سلوئی۔ ج ۲ ص ۱۱۲۔ منکر و نکیر ج ۵ ص ۱۵۵ و ج ۲ ص ۲۱۶

○ مونچھیں۔ مونچھیں کترنا ملت ابراہیمی ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۱ و ج ۵ ص ۲۴۱ و ج ۱ ص ۲۴۱

○ موسم۔ سردی گرمی اور بہار و خزاں کی تبدیلی اللہ کا انسانوں پر بلکہ روئے زمین پر بسنے والی جملہ مخلوق پر احسان عظیم ہے

○ ج ۱ ص ۱۶۲ و ج ۱ ص ۱۶۲ و ج ۱ ص ۱۱۸ و ص ۱۶۶

○ موسیٰ۔ موسیٰ کی قوم میں مسیح ج ۲ ص ۴۲۔ اللہ کا علم ازلی بندے کے اختیار کے منافی نہیں۔ چنانچہ موسیٰ کو فرعون کی طرف

○ تبلیغ کے لئے بھیجا گیا حالانکہ اللہ کو علم تھا کہ وہ ایمان نہ لائے گا۔ ج ۱ ص ۶۲

○ موسیٰ کو جملہ انبیاء محمد و آل محمد کا واسطہ دیکر دعا مانگتے تھے۔ ج ۱ ص ۹۴ و ج ۵ ص ۹۵

- حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا انتقال صحرائے سینا میں ہوا۔ ج ۱ ص ۱۱۳
- موسیٰ کی امت سے امت محمدیہ کی مشابہت ج ۱ ص ۱۶۱، ج ۵ ص ۶۹، ج ۶ ص ۸۱، ج ۷ ص ۸۹ و ۹۵
- حضرت موسیٰ کو شرف کلام زمین کہلا پر نصیب ہوا۔ ج ۲ ص ۱۴
- حضرت موسیٰ کا ذکر ج ۱ ص ۱۵۔ عصائے موسیٰ ص ۶۶، ج ۵ ص ۱۴۵، ج ۶ ص ۲۲۲، ج ۹ ص ۱۵۵، ج ۱۴ ص ۱۴۲، ج ۱۹ ص ۱۹۱ تا ص ۲۰۰، ج ۲۲ ص ۲۲۲ تا ص ۲۲۶
- حضرت موسیٰ کا دین قبول کرنے والوں کی گرفتاریاں۔ ج ۵ ص ۵۵
- موسیٰ کا وعدہ طور ج ۵ ص ۸۵۔ الواح موسیٰ۔ ج ۶ ص ۹۲، ج ۹ ص ۱۹۴
- موسیٰ کا انتخاب ستر آدمیوں کو چنا اور طور پر سے گئے ج ۵ ص ۱۰۲
- حضرت موسیٰ نے امت محمدیہ سے ہونے کی دعا مانگی تھی۔ ج ۵ ص ۱۰۵
- موسیٰ کی امت کے اکثر فرتے ہوں گے ایک جنتی باقی جہنمی۔ ج ۵ ص ۱۰۵
- موسیٰ کی امت کے سروں پر کوہ طور کو بلند کیا گیا۔ ج ۶ ص ۱۱۱، ج ۱۲ ص ۱۱۲
- حضرت موسیٰ کی ایک عابضہ ملاقات جو لوہا رہتا تھا جس نے بادل کو حکم دیکر موسیٰ کو گھر پہنچایا۔ ج ۵ ص ۱۹۵
- خزانہ نراتی ص ۲۲ پر ہے کہ جو شخص حضرت موسیٰ کی نقالی کرتا تھا وہ عذاب خداوندی (غرقابی) سے بچ گیا پس ارشاد ہوا کہ وہ تیری نقی کر تے ہوئے تیری شبیہ بنتا تھا تو میں نے تیری شبیہ کا احترام کرتے ہوئے اس کو فرق ہونے سے بچایا ہے۔
- حضرت موسیٰ و حضرت کی ملاقات پرندہ کو دریا کے کنارے دیکھا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر وہاں میں ہوتا تو دونوں کو عاجز کر دیتا۔ ج ۵ ص ۲۳۵۔ اور صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہوتا تو ثابت کرتا کہ میں ان دونوں سے اعلم ہوں۔ ج ۵ ص ۲۳۶۔ حضرت موسیٰ کے پاس اسم اعظم کے چار حوت تھے۔ ج ۵ ص ۲۳۸
- موسیٰ و حضرت کا تقہ۔ ج ۵ ص ۱۱۸ تا ص ۱۱۹
- حضرت موسیٰ کی ولادت۔ ج ۵ ص ۱۸۵ و دیگر واقعات تا ص ۱۱۱، ج ۵ ص ۱۱۱ تا ص ۱۱۲، ج ۱۴ ص ۱۴۱
- حضرت موسیٰ نے لذت کلام پروردگار میں ہرشی سے کنارہ کشی کر لی ج ۵ ص ۸۵ و ۸۶
- حضرت موسیٰ کا قد بجا شکل گدھی اور بال گنا گمراہ تھے۔ ج ۵ ص ۱۵۵
- حضرت موسیٰ کو لوم نے بہت تکلیفیں پہنچائیں۔ ج ۵ ص ۱۱۵
- حضرت موسیٰ کے ذکر و معاشب سے حضرت پیغمبر کو تسلی دی گئی۔ ج ۵ ص ۱۱۱، ج ۱۳ ص ۱۳۱
- حضرت بنی کویم ایک دفعہ گورے تو عمر ایک یہودی سے کہ پیڑیں لوٹ کر رہا تھا۔ آپ نے تقہ سے فرمایا۔ لے

- فلاں! اگر آج موسیٰ خود بھی موجود ہوتے اور تو مجھے چھوڑ کر اس کے پاس جاتا تو کافر ہو جاتا۔ ج ۱۳ ص ۲۳۳
- موت۔ موت کے بعد رسومات۔ مقدمہ تفسیر ص ۹۴۔ سورہ فاتحہ کے فضائل میں ہے کہ یہ باعث شفا ہے بلکہ اگر اس کے پڑھنے سے مردہ زندہ ہو جائے تو تعجب نہ کیا جائے۔ ج ۱ ص ۱
- موت آنے کے بعد گائے کے حصّہ کو مارنے سے اس کو زندہ کرنا۔ ج ۱ ص ۱۲۵
- یہودیوں کو تنبیہ اگر سچے ہو تو موت کی تمنا کر دو۔ ج ۲ ص ۴۵
- حضرت علیؑ نے فرمایا۔ موت میرے اُپر آئے یا میں موت پر جاؤں کوئی پردہ نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- شہادت کی موت زندگی ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۵۔ موت و شہادت میں فرق۔ ج ۱ ص ۱۲۴
- اے بنی آدم! موت تیزی سے تیری طرف متوجہ ہے۔ ج ۳ ص ۲۱۶
- موت کے بعد زندگی حضرت عزیر کا واقعہ ج ۳ ص ۱۴۵۔ کفر کے بعد ایمان بھی موت کے بعد زندگی ہے ج ۱ ص ۱۵۵، ج ۱ ص ۲۶۱۔ حضرت ابراہیمؑ کا چار پرندوں کو زندہ ہوتے دیکھنا۔ ج ۳ ص ۱۵۱
- حضرت عیسیٰؑ کا مردہ کو زندہ کرنا۔ ج ۳ ص ۲۴۴۔ رسول اللہؐ کا مردوں کو زندہ کرنا۔ ج ۱ ص ۱۳۶
- اپنی موت مرنے والا جانور نجس اور حرام ہوتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۴۴
- کافر پر موت کی تمنی۔ ج ۱ ص ۲۴۴، ج ۱ ص ۱۵۵، ج ۱ ص ۲۴۴، دوبارہ زندگی۔ ج ۱ ص ۱۲۴، ج ۱ ص ۲۶۱، ج ۱ ص ۱۰۵ و ج ۱ ص ۳۵۵
- کافر کی موت قیامت ہے ج ۱ ص ۱۲۴، ج ۱ ص ۱۰۵۔ مسک موت و حیات۔ ج ۱ ص ۲۵۳، ج ۱ ص ۱۰۵
- حضرت نوحؑ کی موت۔ ج ۱ ص ۲۴۴، ج ۱ ص ۱۰۵۔ ذکر موت ج ۱ ص ۲۲۴، ج ۱ ص ۱۰۵
- ہارونؑ کی موت۔ ج ۱ ص ۱۰۳۔ ہارونؑ کو موسیٰؑ نے پکارا تو اس نے قبر سے جواب دیکر موسیٰؑ کی برأت کا اعلان کیا۔ ج ۱ ص ۱۰۳
- بیج سے نبات اور لطفہ سے حیوان پیدا کرنا یہ بھی مردہ کو زندہ کرنا ہے۔ ج ۱ ص ۱۰۵، ج ۱ ص ۱۲۴
- مرنے والے کے سرانے علیؑ آتے ہیں اور اس کو خوشخبری سناتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۰۵، ج ۱ ص ۱۸۵
- مومن مرتا ہے تو شجرہ طیب سے ایک پتہ گر جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۵
- مومن زندہ ہو کر قائم آل محمدؑ کی بیعت کریں گے۔ ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۱ ص ۲۶۴
- ملک الموت سے پیغمبرؑ کی شب معراج ملاقات ج ۱ ص ۲۶۱، ج ۱ ص ۱۲۴
- موت کے بعد مچھلی کا آب حیات کے کنارے زندہ ہونا۔ ج ۱ ص ۱۰۵
- جس کو موت کا یقین ہے وہ ہنستا کیوں ہے؟ ج ۱ ص ۱۰۵۔ موت کا منظر ج ۱ ص ۱۰۵



- بروز محشر موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ ج ۹ ص ۱۵۱ و ص ۱۵۴
- حضرت ایوب کی اولاد کو دوبارہ زندہ کیا گیا۔ ج ۹ ص ۲۴۴
- ملک الموت کی آمد ج ۱۴ ص ۱۴۵۔ موت کی تلخیاں۔ ج ۱ ص ۱۴۴ و ج ۵ ص ۲۲۶
- حضرت سلیمان کی موت ج ۱ ص ۱۲۴ تا ص ۲۳۹
- من مات علیٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مات شہیداً۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۲۲ و ص ۲۲۳
- موت عمومی نفعِ صورت و قیامتِ صغریٰ۔ ج ۱ ص ۱۳۲ تا ص ۱۳۴ و ج ۱ ص ۱۶۹
- موت کے بعد زندگی پھر موت۔ ج ۱ ص ۱۴۲ و ص ۱۴۵ و ص ۱۸۴ و ج ۱ ص ۱۴۳
- وفات اور توفیٰ ج ۲ ص ۱۴۳۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق قادیانی کے مزعومہ کا رد ص ۲۴۲ و ص ۲۴۳
- موت اور وفات میں فرق۔ ج ۳ ص ۲۴۲ و ص ۲۴۵ و ج ۵ ص ۲۲۶
- مولانا من کنت مولاً فعلی مولاً۔ ج ۵ ص ۲۹ و ص ۱۴۱ و ص ۱۴۲ و ص ۱۴۳ و ص ۱۴۴ و ص ۱۴۵ و ج ۱ ص ۲۰۸ و ج ۱ ص ۲۰۹
- مؤتلفہ۔ ج ۱ ص ۱۶۲۔ قوم لوط مراد ہے یا اہل بصرہ مراد ہیں چنانچہ جنگِ جمل کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے ان کو اہل مؤتلفہ کہا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۲
- موافقتِ قیامت۔ ج ۵ ص ۱۹۹ و ج ۱ ص ۳۹ و ج ۱ ص ۳۶ و ج ۱ ص ۱۸۵ و ج ۱ ص ۱۰۱
- مومن۔ مومن کے حقوق کی نگہداشت۔ ج ۲ ص ۴۲
- مومن موت سے نہیں ڈرتے بلکہ تمنا کرتے ہیں۔ ج ۲ ص ۱۴۵
- مومن حضرت قائم آل محمد کے ساتھ ہوں گے۔ ج ۲ ص ۱۹۳
- مومن کی مومن سے محبت کا ثواب۔ ج ۵ ص ۱۱۹۔ مومن شہید ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۲۰
- مومن کی آزمائش ہوتی ہے جہاں بھی ہو۔ ج ۵ ص ۲۴۵
- مومن کے علامات۔ ج ۱ ص ۱۶، ج ۱ ص ۱۱ و ص ۱۲ و ص ۱۳ و ج ۱ ص ۱۱۹
- مومن کا انجام۔ ج ۱ ص ۱۹ و ج ۱ ص ۱۵۹ و ج ۱ ص ۲۱۵ و ص ۲۲۳
- مومن وہ ہے جس کے دل میں خوفِ خدا اور امیدِ بخشش برابر ہوں۔ ج ۱ ص ۱۴۵ و ج ۱ ص ۱۴۶
- سورہ مومنوں کے فضائل ج ۱ ص ۱۵۵۔ صفاتِ مومنین ص ۵۲ ج ۱ ص ۱۹۴۔ سورہ مومنوں کے فضائل۔ ج ۱ ص ۱۴۱
- رسول کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۹
- مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ج ۱ ص ۱۶۱
- مومن آل فرعون۔ ج ۵ ص ۵۵۔ مومن آل فرعون قائم آل محمد کے ہمراہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۰۱ و ج ۱ ص ۱۰۲

- مصریوں میں سے تین آدمی مومن ہوئے اسی مومن اکل فرعون تیسری ایک مریم نامی عورت۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- غالباً یہ عورت فرعون کی زوجہ کی مشاطہ تھی۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن اکل فرعون کا نام حزقیل تھا۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن اکل یسین کا نام حبیب بنار تھا جو حضرت عیسیٰ کے نمائندوں کا مددگار تھا۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن اکل فرعون اور مومن اکل یسین شعیب اکل محمد تھے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن اکل فرعون۔ فرعون کا چچا زاد تھا جو موسیٰ پر ایمان لایا تھا۔ ج ۱۹ ص ۱۹۔ یہ شخص حکومت فرعون میں وزیر خزانہ تھا اور اسی نے حضرت موسیٰ کو اطلاع دی تھی کہ یہ لوگ تجھے قتل کرنے کے درپے ہیں لہذا یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- حضور نے فرمایا صدیق تین ہیں حبیب بنار مومن اکل یسین حزقیل مومن اکل فرعون اور تیسرے علی بن ابیطالب۔ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۱۹ ص ۱۹۔
- جب فرعون کو حزقیل یعنی مومن اکل فرعون کے ایمان کا پتہ چلا تو اس نے اس کی گرفتاری کے لئے وہ سپاہی بھیجے جب وہ وہاں پہنچے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اور جنگلی درندے اس کی حفاظت کر رہے تھے پس وہ ناکام واپس پٹے اور حضرت حزقیل اتمام حجت کے بعد حضرت موسیٰ کی قوم میں اعلانیہ شامل ہو گیا۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- سابقین چار ہیں۔ ہابیل مومن اکل فرعون۔ مومن اکل یسین اور علی۔ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن کا غیر مومن سے رشتہ ناجائز ہے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن کی غیر مومن سے دوستی ناجائز ہے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مہر نکاح۔ ج ۱۹ ص ۱۹۔ مہر نبوت پر علی کا قدم۔ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۱۹ ص ۱۹
- مہمان نوازی۔ (کھانا کھلانا) جنت کے دوسرے دروازہ پر موقوف ہے کہ جو قیامت کی بھوک سے بچنا چاہے۔ وہ بھوکے کو کھانا کھلائے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- عید غدیر کے دن مومنوں کو کھانا کھلانا بہت ثواب ہے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مستحب روزہ بھی کھولا جاسکتا ہے اگر مومن کھانے پر مدعو کرے۔ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن کی علامت ہے مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۱۹ ص ۱۹
- عقلمندوں کی علامتوں میں سے ہے مہمان نوازی (کھانا کھلانا) ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۱۹ ص ۱۹
- حضرت یعقوب کے دروازہ سے سائل خالی واپس گیا تو وہی ہوئی کہ امتحان کے لئے تیار ہو جاؤ اور اسی رات

یوسف نے بھی خواب دیکھا اس کے بعد ہر روز روٹی کھانے والوں کو صبح و شام دعوت دیا کرتے تھے کہ جس نے کھانا کھانا ہو یعقوب کے دسترخوان پر کھائے۔ ج ۱ ص ۴۵

○ جو مومنوں کو کھانا کھلائے اللہ اس کو تین جنتوں سے کھانا کھلائے گا۔ ج ۱ ص ۱۳۴

○ اہل الطغیہ نے حضرت موسیٰؑ و خضر کو کھانا نہ کھلایا۔ ج ۱ ص ۱۱۵

○ علی کہ کھانا بہتر ہے تنہا کھانے سے۔ ج ۱ ص ۱۵۹

○ حضرت شعیب کا حضرت موسیٰؑ کو کھانے کی دعوت دینا۔ ج ۱ ص ۲۱

○ حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی۔ ج ۱ ص ۴۷

○ آل محمد کا مسکین، یتیم و اسیر کو کھانا کھلانا اور سورہ دھر۔ ج ۱ ص ۱۵

○ مؤذن۔ مؤذن اذان دے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت اور وہ مؤذن علی ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱

○ مواخات۔ حضورؐ نے مہاجرین و انصار کے درمیان صحیفہ مواخات جاری کیا تو عسلیٰ کو اپنا بھائی قرار دیا اور فرمایا

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔ ج ۱ ص ۱۵

○ باہمی مواخات یعنی بھائی چارہ میں اگر محبت و پیار کے اعتبار سے تمام ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔

لیکن یہ مواخات دراثت کو ثابت نہیں کرتی کیونکہ وارث وہ بھائی ہوتا ہے جو رحم کے اعتبار سے

بھائی ہو۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ پیغمبرؐ نے صحابہ میں بھائی چارہ قائم کیا اور صحیفہ مواخات جاری فرمایا۔ مثلاً ابوبکر و عمر اور عثمان و عبدالرحمن ایک

دوسرے کے بھائی بن گئے تو حضرت علیؑ کو اپنا بھائی قرار دیا۔ ج ۱ ص ۱۱

○ مینڈک۔ فرعونیوں پر مینڈک کا عذاب۔ ج ۱ ص ۲۷ مشرکین مکہ پر مینڈکوں کا عذاب۔ ج ۱ ص ۲۷ ج ۱ ص ۱۲۸ و ۲۴۱

○ مردی ہے کہ جب ابراہیمؑ آگ میں تھے تو چھپکی اس کو ہوادے رہی تھی اور مینڈک اس پر پانی ڈال کر

اس کو ٹھنڈا کرنے میں مصروف تھا۔ ج ۱ ص ۲۲۶

○ میزان۔ بروز قیامت اعمال انسانی کے لئے میزان کا ہونا۔ ج ۱ ص ۱۹

○ تفسیر اہل بیت میں ہے کہ میزان سے مراد اپنے زمانہ کے نبی یا امام کی اطاعت ہے۔ ج ۱ ص ۲۸۸

○ ولایت علیؑ میزان ہے کہ حکم ہوگا۔ قَمُّوْهُمْ اِسْتَهْمُ مَسُوْذُوْنَ اِنْ كُوْثِرَ اِذْنُ سَعْيِ اَوْ لَوَّ اِسْتِ

علیؑ کا سوال ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۱

○ جو شخص قیامت کے دن اپنے میزان کو بھارا دیکھنا چاہے اسے اختتام کلام پر مَسِيْحُوْنَ رَتَلَتْ اِلَيْهِ

پڑھنا چاہیے۔ ج ۱ ص ۱۶۹۔ میزان کی وضاحت۔ ج ۱ ص ۱۶۹

- امت مجدیہ کے لئے بروز عشر میزان علی ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۰۲ و ج ۱ ص ۱۶۹ و ص ۲۲۶
- جس کا میزان بھارا جنتی اور جس کا میزان ہلکا وہ جہنمی ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۵۶
- میوہ حیات کا بیان۔ ج ۱ ص ۱۵
- میثاق۔ وہ میثاق جو بنی اسرائیل سے لیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۳۵ و ج ۵ ص ۱۳۵ و ج ۶ ص ۶۵
- میثاق انبیاء۔ ج ۱ ص ۲۶۹ و ص ۲۷۰ و ج ۱ ص ۱۶۱
- عہد روز میثاق کی حقیقت کہ تمام ارواح سے کس طرح عہد لیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۱۳
- حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ روز ازل سے خدا نے اپنی ربوبیت اور میری رسالت اور علی کی ولایت کا اقرار لیا تھا۔ ج ۱ ص ۲۰۵ و ص ۲۰۹
- میمونہ۔ بنت حارث سے حضورؐ کا نکاح یہ عباس بن عبدالمطلب کی سالی تھی۔ ج ۱ ص ۹
- میثقات۔ جس مقام سے احرام باندھ کر حاجی جاتے ہیں۔ اس کو میثقات کہا جاتا ہے اور میثقات کی چھ ہیں
- جس کی تفصیل تفسیر میں موجود ہے۔ ج ۱ ص ۱۵
- وقت اور میثقات میں فرق اور میثقات موسیٰ۔ ج ۱ ص ۸۴ و ص ۸۵ و ص ۹

## ن

- ضرورت نبی۔ ج ۱ ص ۱۲۱ و ص ۱۲۱ و مقدمہ تفسیر ص ۱۸۶ و ج ۱ ص ۱۲۴
- ختم نبوت۔ مقدمہ تفسیر ص ۹۵
- عصمت انبیاء۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۹۲ ج ۱ ص ۲۴ و ج ۲ ص ۹۸
- مقام نبوت۔ ج ۱ ص ۲۴ و ص ۲۴ و ج ۱ ص ۱۶۵ و ج ۱ ص ۶۲
- حضرت یوسف کی نسل سے نبوت کو ختم کر دیا گیا۔ ج ۱ ص ۸۴
- نبی کی اولویت۔ ج ۱ ص ۱۵ و ج ۱ ص ۲۴
- تعداد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ ج ۱ ص ۱۳۲ و ج ۱ ص ۲۴۵ و ج ۱ ص ۱۶۵
- انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں۔ ج ۱ ص ۲۱۔ بناء عظیم ج ۱ ص ۱۰۶ و ج ۱ ص ۱۶۱
- مراتب انبیاء میں فرق۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۳ و ج ۱ ص ۳۶ و ج ۱ ص ۸۸ و ج ۱ ص ۵۵ و ج ۱ ص ۲۰۲

○ نبی اور رسول میں فرق - ج ۳ ص ۲۳ اور ج ۹ ص ۱۵۵ و ج ۱ ص ۲۴، ص ۲۴

○ ناخن - ناخن اور زیر ناف بال صاف کرنا سنت الہیہ ہے - ج ۲ ص ۱۴ و ج ۵ ص ۲۴

○ نماز جمعہ کو جاتے ہوئے بال اتروانا اور ناخن کترانا مستحب ہے - ج ۱ ص ۲

○ ناکشیں - مارقین و قاسطین - ج ۲ ص ۲ و ص ۲ - ناپ تول میں کمی سے منع - ج ۱ ص ۱۸۸

○ نادر علی - ج ۲ ص ۲ - ناقہ صالح - ج ۲ ص ۲ تا ص ۵

○ نجاشی - نجاشی بادشاہ حبشہ اپنے ملک میں فوت ہوا اس کا اصل نام عطیہ تھا اور حضرت پیغمبر نے مدینہ میں اس

کی نماز جنازہ پڑھی - ج ۱ ص ۱ - نجاشی کے پاس مسلمانوں کا ہجرت کر کے جانا اور اس وفد کا سربراہ جعفر طیار

تھا چنانچہ مفصل گفتگو کے بعد بادشاہ کی سپردیاں مسلمانوں نے حاصل کر لیں اور کفار کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا -

ج ۵ ص ۱۵ تا ص ۱۵ و ص ۱۶

○ نجاست مشرکین - ج ۲ ص ۲ و ص ۲ - نجاست ج ۳ ص ۳

○ نجس اور حرام میں فرق ج ۵ ص ۲

○ نجاست کے رفع اور دفع میں فرق ج ۲ ص ۲

○ نجف اشرف - نجف اشرف میں حضرت علی کے روضہ میں آدم دلوح مدفون ہیں - ج ۳ ص ۴

○ نجف اسی جگہ کا نام ہے جہاں حضرت موسیٰ کو شرف کلام نصیب ہوا - ج ۱ ص ۶

○ نجم - حضرت ابراہیم علیہ السلام کا استدلال چلو یہ ستارہ خدا ہی جب ڈوبا تو فرمایا یہ خدا کی شان نہیں پھر چاند

پرستوں سے خطاب کیا اور آخر میں سورج پرستوں پر اتمام حجت کر کے فرمایا میں شرک سے بری ہوں ج ۳ ص ۲

○ اس اللہ نے چاند، سورج، چاند ستارے تمہارے لئے مسخر کئے - ج ۲ ص ۲

○ نجم تمہارے لئے باعث ہدایت ہیں اس سے مراد آل محمد ہیں - ج ۲ ص ۲

○ حضرت خضر کے والد علم نجوم کے ماہر تھے - ج ۱ ص ۱۲

○ نجومیوں کی باتوں پر ایمان لانا نافض کی تاریکی کا باعث ہے - ج ۱ ص ۱۲

○ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں علم نجوم کا پھر چا تھا - ج ۱ ص ۵

○ فرعون کو نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والا بچہ تیری سلطنت کے زوال کا باعث

بنے گا - ج ۱ ص ۱۴

○ سورہ نجم کے فضائل - ج ۱ ص ۱۴، نجم کی قسم ص ۱۴

○ نجم و شجر اللہ کا سجدہ کرتے ہیں - ج ۱ ص ۱۴

○ موافق نجوم کی قسم قرآن کریم کو مطہر دن ہی مس کر سکتے ہیں۔ ج ۱۳ ص ۲۰۲

بخوبی۔ سرگوشی، بری قسم کی سرگوشی سے منع ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۳۶

○ آیت بخوبی جس پر حضرت علیؑ نے ہی عمل کیا۔ سورہ مجادلہ۔ ج ۱۳ ص ۲۳۸

ناجی فرقہ۔ امت محمدیہ کے تہتر فرقوں میں سے ناجی ایک فرقہ ہے ج ۱۶ ص ۱۶۴، ج ۱۶ ص ۱۶۵، ج ۱۶ ص ۱۶۶، ج ۱۶ ص ۱۶۷، ج ۱۶ ص ۱۶۸

ج ۱۳ ص ۲۴۴۔ ناجی وہی ہوں گے جو اکی محمد کا دامن تمام میں گے تفصیل ملاحظہ ج ۱۶ ص ۱۶۵، ج ۱۶ ص ۱۶۶، ج ۱۶ ص ۱۶۷

○ نجران کے نصاریٰ سے بحث پھر مباہلہ۔ ج ۱۳ ص ۲۴۴

نخر کرنا۔ ادنٹ کے لئے ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۵

نذر۔ ج ۱۱ ص ۱۱۹، ج ۱۳ ص ۱۳۴

نسخ۔ قرآن کے تمام ناسخ و منسوخ کا علم علیؑ کے پاس ہے۔ مقدمہ ص ۱۴، ج ۱۶ ص ۱۶۸

○ ناسخ و منسوخ کا تفصیلی جائزہ مقدمہ تفسیر ۱۳۳

○ مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ كُنَّا نَسِخُهَا وَنَسَخُهَا بِخَيْرٍ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَافِقًا ذَكِيًّا ۚ ج ۱۶ ص ۱۶۵

○ انجیل منسوخ ہو چکی ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۵۔ انفال منسوخ نہیں ہیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶۵

○ پہلے جب صیغہ نفوت جاری ہوا تو ایک کے مرنے کے بعد دوسرا اس کا وارث ہوتا تھا لیکن آیت اولوالعالم نے اس وارث کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ ج ۱۶ ص ۱۶۵

○ کیا دقت عمل سے پہلے حکم کا نسخ جائز ہے یا نہیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶۵

نسا ئنا۔ آیت مباہلہ کی تفسیر ج ۱۳ ص ۲۵۵ تا ۲۵۵

نسلی تفرقہ۔ اَجْعَلْنٰمْ سِقَايَةَ الْخَآجِ ج ۱۶ ص ۱۶۵، ج ۱۶ ص ۱۶۵

نسیان۔ نسیان کی نفی۔ ج ۱۶ ص ۱۵۳، ج ۱۶ ص ۲۲۸۔ امت محمدیہ سے نسیان معاف ج ۱۶ ص ۱۸۴

○ جب انشاء اللہ کہنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے کہہ لینا چاہیے۔ ج ۱۶ ص ۱۵۳ اور یوشع کو بھول بھول گئی۔

ج ۱۶ ص ۱۵۵۔ سورہ حشر کو دھوکہ پینے سے نسیان کم ہوتا ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۴۶

نصاریٰ۔ لفظی فصاحت ج ۱۶ ص ۱۱۲۔ نصاریٰ کے تین گروہ۔ ج ۱۶ ص ۱۱۵

○ نصاریٰ و صائبین و یہود کے ایمان لانے کی وضاحت ج ۱۶ ص ۱۱۵، ج ۱۶ ص ۱۱۶

○ نصرائی بادشاہ حبشہ عطیہ المعروف نجاشی کی طرف مسلمانوں کی ہجرت ج ۱۶ ص ۱۵۴

○ شاہ روم نصرائی کی معادیہ و حضرت علیؑ کے درمیان مصالحتی کوشش۔ ج ۱۶ ص ۲۰۴

○ لطفہ و منی۔ لطفہ و منی سے پیدا ہونے والا بچہ کبھی ماں کے اور کبھی باپ کے مشابہ ہوتا اس کی وجہ کیا ہے یہودی

- کا سوال اور حضرت پیغمبرؐ کا جواب - ج ۱ ص ۱۲۶
- لطف و مہنی کا اخراج روزے کا مبطل ہے - ج ۲ ص ۲۲۶
- نبی کی نجاست - ج ۵ ص ۲۳ و ص ۶۸ و ج ۳ ص ۳۸ و ج ۱۲ ص ۱۵۴ و ص ۱۴۴
- لطف سے انسان - ج ۶ ص ۳۶ و ص ۴۲ و ص ۱۳۸ و ص ۱۹۵ و ج ۹ ص ۲۲ و ج ۵ ص ۵۸ و ج ۱۳ ص ۱۳۶ و ج ۱۳ ص ۲۰۲
- شکم مادر میں لطف پر برد ج کے اثرات کا ترتب - ج ۱ ص ۱۴۱
- نظر بد - ج ۶ ص ۱۹۵ و ج ۱۲ ص ۱۴۱ و ج ۱۲ ص ۹۱
- نعمات خداوندی - ج ۱ ص ۱۹۹ و ص ۲۰۲ و ص ۲۲۴ و ص ۲۲۸ و ص ۲۳۸ و ج ۲ ص ۲۴ و ج ۳ ص ۲۴ و ج ۴ ص ۲۴ و ص ۶۴ و ص ۶۶ و ص ۱۳۸ و ص ۲۰۴
- ج ۱ ص ۱۳۸ و ج ۱۲ ص ۹۱
- نفس لوامہ - ج ۱۲ ص ۱۳۸
- نفع صور - ج ۵ ص ۲۳ و ج ۱ ص ۱۸۳ و ج ۱ ص ۱۴۸ و ج ۱ ص ۲۶۵ و ج ۱ ص ۲۵۵ و ص ۲۵۵
- نفع صورت تک حضرت خضرؑ کو موت نہیں آئے گی - ج ۱ ص ۱۲۴
- نفع آدل اور نفع ثانی میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا - ج ۱ ص ۱۶ - پچاس برس کا فاصلہ ہوگا - ج ۱ ص ۵۸
- فروع اکبر سے مراد نفع صور ہے - ج ۱ ص ۲۵۴
- قیامت صغریٰ اسی کو کہتے ہیں - ص ۱۲ تا ص ۱۳
- نقدی کا فلسفہ - ج ۱ ص ۱۵۵ و ج ۱ ص ۵۴
- نکاح - ج ۱ ص ۱ تا ص ۱۵ و ج ۲ ص ۱۰۵
- مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت - ج ۵ ص ۵۲
- امام محمد تقی علیہ السلام کے یامون کی لڑکی ام الفضل سے نکاح کے سلسلہ میں بنی عباس کی سازشیں اور پھر یحییٰ بن اکثم سے بھروسے دربار میں مناظرہ - ج ۵ ص ۱۶۹
- ایک عورت کا ایک مرد پر ۲۴ گھنٹے کے اندر چار دفعہ حرام ہونا اور چار دفعہ حلال ہونا - ج ۵ ص ۱۶۱
- ایک سے زیادہ نکاح کرنے کا ہوا - ج ۲ ص ۱۱ تا ص ۱۱۲
- عورت مرد پر تین طریقوں سے حلال ہے (۱) نکاح با میراث (۲) نکاح بلا میراث (متعم) (۳) ملکیت یعنی منکوحہ متوعمہ اور کنیز مرد پر حلال ہیں تفصیلی مسائل کتب فقہیہ میں موجود ہے - ج ۱ ص ۵۱ - جس شوہر دار عورت سے کوئی مرد زنا کرے وہ عورت ہمیشہ کے لئے اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے - ج ۱ ص ۱۱ تا ص ۱۱۲
- زینب بنت جحش سے حضرت پیغمبرؐ کا نکاح - ج ۱ ص ۱۱ تا ص ۱۱۲

نیکینہ - وہ انگوٹھی جو حضرت علی نے رکوع میں دی تھی اس کا نیکینہ یا قوت نسیخ کا تھا۔ حج ۱۳۴

نماز - نماز مومن کے لئے معراج ہے۔ حج ۲۲ ص ۱۰۰ و حج ۲۳ ص ۱۰۰

○ نماز متقی لوگوں کی علامت ہے۔ حج ۵۲ ص ۱۰۰ و حج ۱۶۶ ص ۱۰۰ و حج ۱۶۷ ص ۱۰۰ و حج ۱۶۸ ص ۱۰۰ و حج ۱۶۹ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۰ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۱ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۲ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۳ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۴ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۵ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۶ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۷ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۸ ص ۱۰۰ و حج ۱۷۹ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۰ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۱ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۲ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۳ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۴ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۵ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۶ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۷ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۸ ص ۱۰۰ و حج ۱۸۹ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۰ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۱ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۲ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۳ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۴ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۵ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۶ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۷ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۸ ص ۱۰۰ و حج ۱۹۹ ص ۱۰۰ و حج ۲۰۰ ص ۱۰۰

○ تارک نماز کو اللہ نے مشرک کہا ہے۔ حج ۲ ص ۱۰۰ و حج ۱۳ ص ۱۰۰ و حج ۱۴ ص ۱۰۰ و حج ۱۵ ص ۱۰۰ و حج ۱۶ ص ۱۰۰ و حج ۱۷ ص ۱۰۰ و حج ۱۸ ص ۱۰۰ و حج ۱۹ ص ۱۰۰ و حج ۲۰ ص ۱۰۰ و حج ۲۱ ص ۱۰۰ و حج ۲۲ ص ۱۰۰ و حج ۲۳ ص ۱۰۰ و حج ۲۴ ص ۱۰۰ و حج ۲۵ ص ۱۰۰ و حج ۲۶ ص ۱۰۰ و حج ۲۷ ص ۱۰۰ و حج ۲۸ ص ۱۰۰ و حج ۲۹ ص ۱۰۰ و حج ۳۰ ص ۱۰۰ و حج ۳۱ ص ۱۰۰ و حج ۳۲ ص ۱۰۰ و حج ۳۳ ص ۱۰۰ و حج ۳۴ ص ۱۰۰ و حج ۳۵ ص ۱۰۰ و حج ۳۶ ص ۱۰۰ و حج ۳۷ ص ۱۰۰ و حج ۳۸ ص ۱۰۰ و حج ۳۹ ص ۱۰۰ و حج ۴۰ ص ۱۰۰ و حج ۴۱ ص ۱۰۰ و حج ۴۲ ص ۱۰۰ و حج ۴۳ ص ۱۰۰ و حج ۴۴ ص ۱۰۰ و حج ۴۵ ص ۱۰۰ و حج ۴۶ ص ۱۰۰ و حج ۴۷ ص ۱۰۰ و حج ۴۸ ص ۱۰۰ و حج ۴۹ ص ۱۰۰ و حج ۵۰ ص ۱۰۰ و حج ۵۱ ص ۱۰۰ و حج ۵۲ ص ۱۰۰ و حج ۵۳ ص ۱۰۰ و حج ۵۴ ص ۱۰۰ و حج ۵۵ ص ۱۰۰ و حج ۵۶ ص ۱۰۰ و حج ۵۷ ص ۱۰۰ و حج ۵۸ ص ۱۰۰ و حج ۵۹ ص ۱۰۰ و حج ۶۰ ص ۱۰۰ و حج ۶۱ ص ۱۰۰ و حج ۶۲ ص ۱۰۰ و حج ۶۳ ص ۱۰۰ و حج ۶۴ ص ۱۰۰ و حج ۶۵ ص ۱۰۰ و حج ۶۶ ص ۱۰۰ و حج ۶۷ ص ۱۰۰ و حج ۶۸ ص ۱۰۰ و حج ۶۹ ص ۱۰۰ و حج ۷۰ ص ۱۰۰ و حج ۷۱ ص ۱۰۰ و حج ۷۲ ص ۱۰۰ و حج ۷۳ ص ۱۰۰ و حج ۷۴ ص ۱۰۰ و حج ۷۵ ص ۱۰۰ و حج ۷۶ ص ۱۰۰ و حج ۷۷ ص ۱۰۰ و حج ۷۸ ص ۱۰۰ و حج ۷۹ ص ۱۰۰ و حج ۸۰ ص ۱۰۰ و حج ۸۱ ص ۱۰۰ و حج ۸۲ ص ۱۰۰ و حج ۸۳ ص ۱۰۰ و حج ۸۴ ص ۱۰۰ و حج ۸۵ ص ۱۰۰ و حج ۸۶ ص ۱۰۰ و حج ۸۷ ص ۱۰۰ و حج ۸۸ ص ۱۰۰ و حج ۸۹ ص ۱۰۰ و حج ۹۰ ص ۱۰۰ و حج ۹۱ ص ۱۰۰ و حج ۹۲ ص ۱۰۰ و حج ۹۳ ص ۱۰۰ و حج ۹۴ ص ۱۰۰ و حج ۹۵ ص ۱۰۰ و حج ۹۶ ص ۱۰۰ و حج ۹۷ ص ۱۰۰ و حج ۹۸ ص ۱۰۰ و حج ۹۹ ص ۱۰۰ و حج ۱۰۰ ص ۱۰۰

○ نماز کا حکم - حج ۱ ص ۱۰۰ و حج ۱۵ ص ۱۰۰ و حج ۲۴ ص ۱۰۰ و حج ۲۵ ص ۱۰۰ و حج ۲۶ ص ۱۰۰ و حج ۲۷ ص ۱۰۰ و حج ۲۸ ص ۱۰۰ و حج ۲۹ ص ۱۰۰ و حج ۳۰ ص ۱۰۰ و حج ۳۱ ص ۱۰۰ و حج ۳۲ ص ۱۰۰ و حج ۳۳ ص ۱۰۰ و حج ۳۴ ص ۱۰۰ و حج ۳۵ ص ۱۰۰ و حج ۳۶ ص ۱۰۰ و حج ۳۷ ص ۱۰۰ و حج ۳۸ ص ۱۰۰ و حج ۳۹ ص ۱۰۰ و حج ۴۰ ص ۱۰۰ و حج ۴۱ ص ۱۰۰ و حج ۴۲ ص ۱۰۰ و حج ۴۳ ص ۱۰۰ و حج ۴۴ ص ۱۰۰ و حج ۴۵ ص ۱۰۰ و حج ۴۶ ص ۱۰۰ و حج ۴۷ ص ۱۰۰ و حج ۴۸ ص ۱۰۰ و حج ۴۹ ص ۱۰۰ و حج ۵۰ ص ۱۰۰ و حج ۵۱ ص ۱۰۰ و حج ۵۲ ص ۱۰۰ و حج ۵۳ ص ۱۰۰ و حج ۵۴ ص ۱۰۰ و حج ۵۵ ص ۱۰۰ و حج ۵۶ ص ۱۰۰ و حج ۵۷ ص ۱۰۰ و حج ۵۸ ص ۱۰۰ و حج ۵۹ ص ۱۰۰ و حج ۶۰ ص ۱۰۰ و حج ۶۱ ص ۱۰۰ و حج ۶۲ ص ۱۰۰ و حج ۶۳ ص ۱۰۰ و حج ۶۴ ص ۱۰۰ و حج ۶۵ ص ۱۰۰ و حج ۶۶ ص ۱۰۰ و حج ۶۷ ص ۱۰۰ و حج ۶۸ ص ۱۰۰ و حج ۶۹ ص ۱۰۰ و حج ۷۰ ص ۱۰۰ و حج ۷۱ ص ۱۰۰ و حج ۷۲ ص ۱۰۰ و حج ۷۳ ص ۱۰۰ و حج ۷۴ ص ۱۰۰ و حج ۷۵ ص ۱۰۰ و حج ۷۶ ص ۱۰۰ و حج ۷۷ ص ۱۰۰ و حج ۷۸ ص ۱۰۰ و حج ۷۹ ص ۱۰۰ و حج ۸۰ ص ۱۰۰ و حج ۸۱ ص ۱۰۰ و حج ۸۲ ص ۱۰۰ و حج ۸۳ ص ۱۰۰ و حج ۸۴ ص ۱۰۰ و حج ۸۵ ص ۱۰۰ و حج ۸۶ ص ۱۰۰ و حج ۸۷ ص ۱۰۰ و حج ۸۸ ص ۱۰۰ و حج ۸۹ ص ۱۰۰ و حج ۹۰ ص ۱۰۰ و حج ۹۱ ص ۱۰۰ و حج ۹۲ ص ۱۰۰ و حج ۹۳ ص ۱۰۰ و حج ۹۴ ص ۱۰۰ و حج ۹۵ ص ۱۰۰ و حج ۹۶ ص ۱۰۰ و حج ۹۷ ص ۱۰۰ و حج ۹۸ ص ۱۰۰ و حج ۹۹ ص ۱۰۰ و حج ۱۰۰ ص ۱۰۰

حج ۱۰۳

نماز وسطی - حج ۳ ص ۱۰۰ و حج ۴ ص ۱۰۰

○ وہ غازی جس نے نماز کی ایک رکعت بھی نہیں پڑھی لیکن سیدھا جنت میں گیا۔ حج ۲ ص ۱۰۰

○ با اطمینان دو رکعت نماز بدلی کی رات بھر کی نماز سے افضل ہے۔ حج ۲ ص ۱۰۰

○ رابطہ کی تفسیر میں حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ افضل الامال تین ہیں (۱) وغیر مکل کرنا (۲) نماز باجماعت کی طرف

جانا (۳) نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ حج ۲ ص ۱۰۰

نماز غفیلہ - مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعت پہلی میں بعد از حمد و کذا التؤان اذ ذہب الایہ اور دوسری

رکعت میں بعد از حمد و عشاء مفاہیح الغیب الایہ اس نماز کے بعد جو دعا مانگی جائے اللہ قبول فرمائے

گا (العادق) حج ۲۵

○ نماز کے لئے جاتے وقت عمدہ لباس پہن کر اور تیاری کر کے جانا چاہیے۔ حج ۲۴

○ نماز قبول تو باقی اعمال بھی قبول ورنہ باقی اعمال مردود ہوں گے۔ حج ۱۱

○ مسجد سہلہ میں نماز کا ثواب حج ۲۵ - مسجد کوفہ میں نماز کا درجہ حج ۲۱۵ و حج ۲۲۵

○ حدیث بساط اور صبح کی نماز حج ۲۵ - روٹی کو حکم نماز - حج ۱۴

○ حضرت علی علیہ السلام کی عبادت نہ غلامانہ نہ تاجرانہ بلکہ عابدانہ تھی۔ حج ۲۵

○ نماز براتی اور بے حیاتی سے روکتی ہے۔ حج ۵۲ - نماز وتر حج ۵۲

○ حضرت ابراہیم کی ملکوت سما کی سیر اور شعیبہ کے علائم میں نماز کا دن رکعت حج ۲۳ و حج ۲۳۳

○ فرشتوں کا موضوع بحث دو چیزیں ہیں (۱) کفارات (۲) درجات - کفارات تین ہیں - موسم سرما کا وضو،

جماعت کی طرف جانا اور اگلی نماز کا انتظار کرنا اور درجات بھی تین ہیں - سلام کہنا - روٹی دینا اور رات

کو عبادت خدا میں بسر کرنا - حج ۱۰ ص ۱۰۰ و حج ۱۵ ص ۱۰۰

نماز جمعہ - حج ۲۳ تا ۲۵ - طریقہ نماز شعیبہ - حج ۱۴ ص ۱۰۰ تا ۱۲



- جہنمی کہیں گے ہم نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے۔ ج ۱۳۶ ص ۱۳۶
- نافلہ نماز کا ثواب ج ۱۳۴ ص ۱۳۴۔ نماز خوف کا بیان ج ۱۳۱ ص ۱۳۱۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نماز باجماعت - ج ۱۳۰ ص ۱۳۰۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰۔ نماز باجماعت میں قرأت ج ۱۵۳ ص ۱۵۳۔ نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں سے بائیکاٹ کا حکم - ج ۱۳۰ ص ۱۳۰۔ جس مسجد میں نماز پڑھی جائے بروز محشر شکوہ کرے گی۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈال کر نماز باجماعت ادا کر کے اللہ سے دعائیں کی کہ اے پروردگار! ہمارا راز فاش نہ کرنا۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰۔ نماز باجماعت مردوں کے لئے اگلی صف میں کھڑا ہونا زیادتی
- ثواب کا موجب ہے اور عورتوں کے لئے پچھلی صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے ج ۱۳۰ ص ۱۳۰۔ حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج البیت المعمور پر نماز انبیاء کو پڑھائی تو یہ آیت اتری فَسْئَلُ الَّذِينَ يُقْرُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ - سورہ یونس آیت ۹۴۔ پس حضورؐ نے سوال کیا تو سب نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی الوہیت تیری نبوت اور علیؑ کی امیر المؤمنین ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ج ۲۶۲ ص ۲۶۲۔ نماز باجماعت کا ثواب ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نمروذ کا ذکر - حضرت ابراہیمؑ کا نمروذ کے بھروسے دربار میں موضوع توحید پر مناظرہ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰ تا ۱۳۴
- آذر نمروذ کا مختار عام اور وزیر مملکت تھا اور علم نجوم میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ ج ۲۳۱ ص ۲۳۱
- نمروذ بن کنعان - ج ۱۳۰ ص ۱۳۰۔ آتش نمروذی سے ابراہیمؑ کا نجات پانا یوم غدیر تھا۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نمروذ بخت وہ کافر ہے جو پوری دنیا کے فرمانروا تھے۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نمروذ کے حکم قتل کے ڈر سے حضرت ابراہیمؑ کی تربیت مخفی ہوتی رہی۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- ابراہیمؑ پر بت شکنی کا کیس اور نمروذ کی طرف سے آگ میں پھینک دینے کا حکم ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نمروذ کی لڑکی رخصتہ کا ایمان اور سزائے موت - ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نمروذ کے مشیران سلطنت سب حرامزادے تھے جنہوں نے ابراہیمؑ کو سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- آتش نمروذی میں انگاروں کے مصلیٰ پر بیٹھ کر کلمہ حق کو بلند کرنا ابراہیمؑ کا کام تھا۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نمروذ کا عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لئے غبارہ میں بیٹھ کر اسے پرندوں کے ذریعے اڑانا۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نمروذی آگ میں حضرت جبریلؑ نے ابراہیمؑ کو مدد کی پیش کش کی تو ابراہیمؑ نے کہا مجھے اللہ کافی ہے۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نیکی کرنا - خداوند کریم بعض نیک لوگوں کی بدولت گنہگاروں کو بھی عذاب سے امان دے دیتا ہے۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- گناہ ایک کا ایک اور نیکی کا بدلہ ایک کا دس گنا لکھا جاتا ہے۔ ج ۱۳۰ ص ۱۳۰
- نیکی کی دعوت دینے والے کے نامہ اعمال میں وہ تمام نیکیاں درج ہونگی جو اس کے کہنے پر لوگوں نے کی ہوں گی اور برائی کی دعوت دینے والے کے نامہ اعمال میں وہ تمام برائیاں درج ہوں گی جو اس کے کہنے

پر لوگوں نے نیکی کی ہرنگی۔ ج ۲۸ ص ۲۸

○ نیکی کی نیت بھی نیکی ہے اور مومن کو اس کا ثواب بھی ملے گا۔ ج ۲۸ ص ۲۸

○ اگر انسان نیکی کا ارادہ کرے تو ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر نیکی کرے تو دس گنا لکھی جائے گی اور اگر بڑی کا ارادہ کرے تو کچھ نہ لکھا جائے گا لیکن اگر گناہ کرے تو سات گھنٹے تک کچھ نہیں لکھا جاتا کہ شاید توبہ کرے اور سات گھنٹوں کے بعد بھی ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۱۷

○ نو چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے شے گناہ کرنے کے باوجود انسان مرفوع القلم ہوتا ہے، (۱) وہ گناہ جو بھول کر کرے (۲) غلطی سے برائی ہو جائے بلا ارادہ (۳) لاعلمی (۴) بے بسی (۵) ظالم کے ظلم کے ڈر سے جو گناہ ہو۔ (۶) حالت اضطرار میں جو گناہ کرے (۷) قال بد (۸) توحید کے بارے میں غلط انداز لکھ جس پر وہ خود راضی نہ ہو۔ (۹) حسد جبکہ اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ج ۲ ص ۱۸۶

○ نیک اولاد۔ بنی اسرائیل میں ایک نیک بیٹے کی کہانی جس کی گائے خریدی گئی اور مردہ لاشوں کو زندہ کیا گیا اور اس نے اپنے قاتلوں کی تلافی کی۔ ج ۱۲ ص ۱۲۳۔ نیک اولاد۔ ج ۹ ص ۱۱

○ نیک اولاد کے فرائض۔ ج ۱۳ ص ۱۳۳۔ حضرت نوح کا نیک بیٹا ج ۱۳ ص ۱۳۳

○ نیک باپ کی اولاد کی اللہ حفاظت فرماتا ہے۔ ج ۹ ص ۱۱۵

○ نیک اولاد باپ کے لئے الباقیات الصالحات ہے۔ ج ۹ ص ۱۱۱۔ نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے

○ ج ۱۳ ص ۱۳۳۔ بنی نسل کی تربیت۔ ج ۹ ص ۱۱۵

○ حضرت نوح۔ حضرت نوح نے اپنے بیٹے سام کو اپنا ولی عہد مقرر فرمایا۔ ج ۲ ص ۱۱

○ حضرت نوح کا ذکر ج ۲ ص ۲۳۶، ج ۲ ص ۲۳۷، ج ۲ ص ۲۳۸، ج ۲ ص ۲۳۹، ج ۲ ص ۲۴۰، ج ۲ ص ۲۴۱، ج ۲ ص ۲۴۲، ج ۲ ص ۲۴۳، ج ۲ ص ۲۴۴، ج ۲ ص ۲۴۵، ج ۲ ص ۲۴۶، ج ۲ ص ۲۴۷، ج ۲ ص ۲۴۸، ج ۲ ص ۲۴۹، ج ۲ ص ۲۵۰، ج ۲ ص ۲۵۱، ج ۲ ص ۲۵۲، ج ۲ ص ۲۵۳، ج ۲ ص ۲۵۴، ج ۲ ص ۲۵۵، ج ۲ ص ۲۵۶، ج ۲ ص ۲۵۷، ج ۲ ص ۲۵۸، ج ۲ ص ۲۵۹، ج ۲ ص ۲۶۰، ج ۲ ص ۲۶۱، ج ۲ ص ۲۶۲، ج ۲ ص ۲۶۳، ج ۲ ص ۲۶۴، ج ۲ ص ۲۶۵، ج ۲ ص ۲۶۶، ج ۲ ص ۲۶۷، ج ۲ ص ۲۶۸، ج ۲ ص ۲۶۹، ج ۲ ص ۲۷۰، ج ۲ ص ۲۷۱، ج ۲ ص ۲۷۲، ج ۲ ص ۲۷۳، ج ۲ ص ۲۷۴، ج ۲ ص ۲۷۵، ج ۲ ص ۲۷۶، ج ۲ ص ۲۷۷، ج ۲ ص ۲۷۸، ج ۲ ص ۲۷۹، ج ۲ ص ۲۸۰، ج ۲ ص ۲۸۱، ج ۲ ص ۲۸۲، ج ۲ ص ۲۸۳، ج ۲ ص ۲۸۴، ج ۲ ص ۲۸۵، ج ۲ ص ۲۸۶، ج ۲ ص ۲۸۷، ج ۲ ص ۲۸۸، ج ۲ ص ۲۸۹، ج ۲ ص ۲۹۰، ج ۲ ص ۲۹۱، ج ۲ ص ۲۹۲، ج ۲ ص ۲۹۳، ج ۲ ص ۲۹۴، ج ۲ ص ۲۹۵، ج ۲ ص ۲۹۶، ج ۲ ص ۲۹۷، ج ۲ ص ۲۹۸، ج ۲ ص ۲۹۹، ج ۲ ص ۳۰۰

○ حضرت نوح کا گھر مسجد کوفہ کے مقام پر تھا۔ ج ۲ ص ۱۱

○ حضرت نوح کا اپنے بیٹے کی سفارش ترک ادلی تھا۔ ج ۶ ص ۱۱

○ حضرت نوح کے پاس اسم اعظم کے پندرہ حروف تھے۔ ج ۲ ص ۱۱

○ شاہ روم نے جو تصویریں حسن علیہ السلام کے پیش کی تھیں ان میں حضرت نوح کی تصویر تھی جس کو امام نے پہچانا اور فرمایا کہ ان کی عمر ۲۴۰۰ برس تھی اور یزید نہ بتا سکا تھا۔ ج ۱ ص ۱۱

○ حضرت نوح اول العزم نبی تھے۔ ج ۹ ص ۱۱

○ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کی مثالیں کہ وہ اپنے شوہروں کی وفادار نہ تھیں۔ ج ۱ ص ۱۱

○ حضرت نوح کی تبلیغ رسالت کی گواہی کے لئے حضرت پیغمبر حضرت جعفر طیار اور حضرت حمزہ کو بھیجیں گے پس وہ ان کی گواہی دیں گے۔ رادی نے پوچھا کہ اس وقت علی کہاں ہوں گے؟ تو معصوم نے فرمایا علی کی شان اس سے اجل ہے یعنی وہ حضرت محمد مصطفیٰ کے گواہ ہوں گے۔ ج ۱۲ ص ۸

○ سورہ نوح کے فضائل۔ ج ۱۲ ص ۸

○ نور۔ اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ نُوْحٍ وَاحِدٍ۔ ج ۱۱ ص ۲۶ ج ۵ ص ۸۵ و ج ۲۳ ص ۹۸ و ج ۲۱۹

○ التَّوْرَةُ الَّتِي أَنْزَلْنَا مَعَهُ سَعْدٌ ص ۱۰۵ سے مراد حضرت علی و باقی آئمہ ہیں۔ ج ۱ ص ۱۰۵

○ نور نبی و نور علی کی وضاحت۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِيَّ ج ۱ ص ۱۶۶ و ج ۹۸

○ نور کی حقیقت ج ۹ ص ۹۲۔ قرآن میں نور کا استعمال ج ۹ ص ۹۶۔ نور صمدی اور رحمت۔ ج ۹ ص ۹۶

○ اللهُ نُورُ السَّمَوَاتِ كِي تَادِيْلٍ وَتَشْرِيحٍ ج ۱ ص ۱۳۴۔ آئمہ نور ہیں ج ۱ ص ۳۹ و ج ۱ ص ۶۶ ان کے نور سے کائنات پیدا ہوئی ج ۱ ص ۱۱۸

○ نہی عن المنکر۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ فریضہ اس شخص کا ہے جس کی بات موثر ہو اور اس کے اہل

ہو اور خود اپنے قول پر عمل کرنے والا ہو اور معصوم نے فرمایا اس شخص پر خدا کی لعنت ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور خود نہ کرے اور لوگوں کو برائیوں سے روکے اور خود نہ روکے اور رسول اللہ سے مروی ہے جب تک معروف کا امر کرنے والے اور منکر سے روکنے والے رہیں گے تو خیر و برکت ہوتی ہے گی ج ۱ ص ۲۶ و ص ۲۷ و ج ۱ ص ۱۶۶

○ برائی کرنے والے اور برائی سے روک سکنے کے باوجود نہ روکنے والے بنی اسرائیل عذاب میں گرفتار ہو گئے

اور وہ بچ گئے جو برائی سے روک نہ سکتے تھے پس انہوں نے ان سے قطع تعلق کر لی۔ ج ۱ ص ۱۵۲ و ص ۱۳۶،

ج ۱ ص ۱۱

○ جعفر طیار نے دربار نجاشی میں بیان کیا کہ ہمارا نبی نیکی کا امر کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور اپنی موثر تقریر سے نجاشی کا دل موہ لیا۔ ج ۱ ص ۱۵۶

○ نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کر سکنے کے باوجود نہ کرنے والا گویا اعلانہ اللہ سے دشمنی کرتا ہے۔

اور جو شخص ظالم لوگوں کی زندگی کو پسند کرے وہ گویا گناہ کو پسند کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۹

○ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمان کی نشانی ہے۔ ج ۱ ص ۹۵ و ص ۱۳۱ و ص ۱۲۳ و ج ۱ ص ۱۳۴

○ تبلیغ کا موثر طریق کار یہ ہے کہ امر نہی کو بر محل بجالائے۔ ج ۱ ص ۳۵

○ حضرت لوطؑ نے نہی عن المنکر کا فریضہ کس طرح انجام دیا۔ ج ۱ ص ۳۵

○ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ترک کرنا کسی نہ کسی مصیبت کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ حضرت ابراہیمؑ کا طریق منہی عن المنکر۔ ج ۱۲ ص ۵۲

○ جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے خاطرخواہ نتیجہ برآمد ہوتے کا امکان نہ ہو۔ وہاں امر و نہی کا ترک کرنا قابلِ ملامت نہیں ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۳

نوع مفرد۔ ج ۱۹ ص ۱۹۸

# الواو

والدین و بچوں باپ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں بروز محشر ان کے درجات بلند ہوں گے چنانچہ اپنے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے دن تاج کرامت عطا ہوگا اور فرشتے کہیں گے کہ یہ شرف تمہیں اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم دینے کے عوض میں بلا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۵

○ مردی ہے کہ والدین کی طرف مہر و محبت سے دیکھنا عبادت ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۳۹

○ والد کے اطاعت گزار اسرائیلی بچے کو دنیا میں بدلہ۔ ج ۱۲ ص ۱۲۴۔ والدین کی اطاعت۔ ج ۱۳ ص ۱۳۱

○ والدین اگر اولاد کی اچھی تربیت کریں تو ان کے لئے صدقہ جاریہ نہیں گے۔ ج ۱۶ ص ۲۱۶

○ والدین کی نافرمانی سنگین گناہ ہے۔ ج ۵ ص ۲۶۶ و ج ۱۶ ص ۱۶۲ و ج ۱۱ ص ۱۱۱ و ج ۱۵ ص ۱۵۸ و ج ۲ ص ۱۶۸

○ والدین کے ساتھ نیکی و انشہاء کی علامت ہے۔ ج ۶ ص ۱۶۸

○ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے جو والدین کے ساتھ نیکی نہیں کرتا۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص والدین کی طرف غصہ کی نگاہ کرے اس کی نماز قبول نہیں۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ والدہ ماجدہ حضرت امیر المؤمنین کا ذکر خیر۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ دنیاوی امور میں والدین کی اطاعت واجب ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۱ و ج ۱ ص ۱۶۱

○ والدین کے نافرمان بیٹے کا بُرا انجام۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ جب حضرت یوسف کی ملاقات کے لئے حضرت یعقوبؑ مصر پہنچے تو سواری سے پیدل ہو گئے لیکن حضرت

یوسف پیدل نہ ہوئے پس حضرت یوسف کی نسل سے نبوت ختم ہو گئی۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ والدین سے نیکی کرنا آخرت کی منزل کو آسان بناتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ والدین کے حقوق۔ ج ۱ ص ۱۶۱ و ج ۱ ص ۱۶۱ و ج ۱ ص ۱۶۱

- والدین مومن تھے اور بیٹا نافرمان تھا جس کو حضرت خضرؑ نے قتل کیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۱
- اور وہ والدین نیک تھے جن کے یتیم بچوں کی دلیار کو حضرت خضرؑ نے مرمت کیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۱۵
- حضرت عیسیٰؑ نے گہوارہ میں کہا تھا کہ میں اپنی اولاد کے ساتھ نیکی کرنے پر مامور ہوا ہوں۔ ج ۱ ص ۱۲۹
- ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے اور پھر والدین اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱
- نیک والدین کی اولاد کو بھی بروز عشر کانی سہولت میسر ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۳۸
- والدین کا نافرمان جنت کی بومیں نہ سونگھ سکے گا جو پانچ سو برس کی مسافت تک پہنچتی ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۱
- حضرت نوح کے والدین لمک بن متوشلخ اور سبعا بنت اوش مومن تھے۔ ج ۱ ص ۱۳
- دُوَالِدٍ وَمَا ذَكَرَ کی تفسیر میں اقوال۔ ج ۱ ص ۲۲۲
- وادی برہوت جس میں کفار کے ارواح جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۲
- إِنَّكَ يَا نُوَادِ الْمُقَدَّسِينَ مَلُومِي۔ یہاں طومی بدل ہے وادی مقدس سے یعنی موسیٰؑ کو خطاب ہوا کہ جوتے اتار دو کیونکہ آپ وادی مقدس میں ہیں جو کہ وادی طومی ہے۔ ج ۱ ص ۱۴
- حضرت موسیٰؑ کا وادی مقدس میں ورود اور توحید سے مکالمہ۔ ج ۱ ص ۲۲۵ و ج ۱ ص ۲۲
- وادی نعل سے حضرت سلیمان بن داؤد کا گذر اور حیویتی کی تقریر۔ ج ۱ ص ۲۲۲ و ص ۲۲۳
- وادی قرنی میں شہر حجر کے نوابا شند سے جنہوں نے حضرت صالح کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ ج ۱ ص ۲۵۴
- وادی قرنی قوم ثمود کا مسکن تھی۔ ج ۱ ص ۲۲۵۔ لیکن حضرت پیغمبر کے زمانہ میں یہ جگہ یہودیوں کے قبضہ میں تھی۔ چنانچہ خیبر کی فتح کے بعد وادی قرنی کے یہودیوں نے ہتھیار ڈالے۔ ج ۱ ص ۲۲۵
- دشنی۔ دشنی فرقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودات عالم کی ہر شے کا رب الگ الگ ہے۔ ج ۱ ص ۶۹۔ بلکہ دو مستقل خداؤں کے قائل تھے ایک خالق خیر اور اسے نور سے تعبیر کرتے تھے اور دوسرا خالق شر اور اس کو وہ ظلمت سے تعبیر کرتے تھے حضرت رسالتاے نبی نے ان سے خطاب کر کے فرمایا اگر ضدیں دو ہوں تو خدا دو ہوں گے لیکن اگر ضدیں دو سے زیادہ ہوں تو پھر خدا کتنے ہوں گے جیسے الوان مختلف تو وہ لاہواب ہو گئے۔ ج ۱ ص ۲۲۵
- دقیانوس دشنی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ ج ۱ ص ۸۳
- وحشی قائل حمزہ سبیلہ کذاب کا قائل تھا۔ ج ۱ ص ۱۲۲۔ وحشی کی توبہ۔ ج ۱ ص ۱۳
- وحشی نے حمزہ کا جگر نکال کر ہندو مادر معاویہ کو بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ ج ۱ ص ۲۹
- وجہ الشد علی ہے۔ ج ۱ ص ۲۵۴ و ج ۱ ص ۱۸۳
- وحی۔ ابن صوریہ کے سوال کے جواب میں حضورؐ نے وحی کی حقیقت بیان فرمائی۔ ج ۱ ص ۱۴ و ج ۱ ص ۱۹

- شیاطین اپنے دوستوں کی طرف دھی کرتے ہیں۔ ج ۲۵ ص ۱
- رویائے صادقہ کو الہام یا دھی کہا جاتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۔ بعض انبیاء پر دھی اسی قسم کی تھی۔ ج ۳ ص ۲
- روایات میں ہے کہ رویائے صادقہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ج ۲ ص ۳ و ص ۳۸
- حضرت یوسفؑ پر بچپن میں دھی ہوئی جس طرح کہ حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۸
- حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کی زندگی کا بذریعہ دھی علم تھا۔ ج ۳ ص ۱
- لفظ دھی کی تفسیر اور دھی کی اقسام ج ۲ ص ۱، ج ۱ ص ۲، ج ۱ ص ۳، ج ۱ ص ۴۔ انبیاء پر دھی۔ ج ۱ ص ۱۹
- اسکندر ذوالقرنین پر دھی ہوتی تھی۔ ج ۱ ص ۱۲
- حضرت پیغمبرؐ پر دھی کی تاخیر کی دہر ج ۱ ص ۱۱۔ حضرت موسیٰؑ پر پہلی دھی۔ ج ۱ ص ۱۴ و ج ۱ ص ۳۷
- حضرت داؤد نے اپنے دھی کا تعین دھی کے ذریعہ کیا۔ ج ۱ ص ۲۷
- حضورؐ پر دھی عربی زبان میں ہوئی اور اگر کوئی آدمی کسی دوسری زبان سے آپ سے ہمکلام ہوتا تھا تو وہ بھی آپ کے کانوں تک عربی زبان میں ترجمہ ہو کر پہنچتی تھی اور خدا خود ترجمان ہوتا تھا۔ ج ۱ ص ۲۱
- حضرت سلیمانؑ کو دھی ہوئی کہ جہاں بھی کوئی مخلوق بات کرے گی ہوا اس کی آواز کو تیرے کانوں تک پہنچا دے گی۔ ج ۱ ص ۲۳
- حضرت موسیٰؑ کی والدہ پر دھی کی حقیقت۔ ج ۱ ص ۱۵
- شب معراج حضورؐ پر دھی ہوئی اس میں علیؑ کے خلیفہ بلافضل ہونے کا اعلان تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۔ آغاز دھی ج ۱ ص ۱۲
- ورد نام علیؑ۔ خیر کا یہودی حضرت علیؑ کے ہمسفر تھا تو راستہ میں پانی عبور کرنا تھا۔ پس یہودی نے ورد پڑھا۔ اور پار ہو گیا۔ پس علیؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو پانی خشک ہو گیا۔ یہودی نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پہلے تو ہی بتا کہ تو نے کیا پڑھا تھا۔ اس نے جواب دیا۔ میں آخری نبی کے دھی کے نام کے ورد کی بدولت پار ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جس کے نام کی برکت سے تو پار ہوا ہے۔ وہ علیؑ ہیں ہوں پس یہودی قدموں میں گلا اور فوراً مسلمان ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۳

یا علیؑ کے ورد کا طریقہ :

○ علامہ نہادندی سے منقول ہے وقت معین میں اور مکان معین میں باشرائط پڑھیں۔

کوئی بھی حاجت درپیش ہو قربتہ الی اللہ دو رکعت نماز پڑھیں اور سلام کے بعد بلافاصلہ ۱۱۰ دفعہ ورد شریف اور کلام کئے بغیر اسی جگہ پر اسی حالت میں ایک ہزار پانچ سو ستر (۱۵۰۷) دفعہ یا علیؑ کا ورد کریں پھر اپنی حاجت کا ذکر کر کے دس دفعہ پڑھیں۔ اور مسلسل دس راتیں عمل جاری رکھیں جو بھی مشکل ہوگی آسان ہو جائے گی

## حضرت عباس کے نام کا ورد۔

۱) نماز جمعہ یا ظہر جمعہ کے بعد کلام کئی بغیر ۱۳۳ دفعہ پڑھے۔ سات دن مسلسل

يَا كَاشِفَ الْكُرْبِ عَن وَجْهِ الْحُسَيْنِ

اِكْشِفْ كُرْبِي بِحَقِّ اَخِيكَ الْحُسَيْنِ

۲) بدھ کی رات شروع ایک ہفتہ مسلسل۔ یا عبد اللہ ابا الفضل پھر سو دفعہ یہ اشعار پڑھے۔

لے ماہ بنی ہاشم خورشید لقا عباس

لے نور دل حیدر شمع شہداء عباس

از درد و غم ایام من رو تو آوردم

دست من مسکین گیر از بہر خدا عباس

انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہوگی۔

○ اَمَّنْ يَجِيْبُ الْمُنْتَظَرَ اِذَا دَعَا وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ كَا وَرْدٍ عَلٰى مَشْكَلَاتِ كَلِمَةِ اَكْبَرِ كَا كَامٍ دِيَا سَبَّ - ج ۱ ص ۲۹

**وراثت**۔ حضرت ابو بکر سے کلام کا معنی پوچھا گیا جو مرنے والے کے وارث ہوتے ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵۲

○ بعض لوگوں نے آیت وراثت کو آیت وصیت کا نسخ قرار دیا ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۴

○ وراثت کے احکام کی تفصیل۔ ج ۲ ص ۱۱۲ تا ص ۱۴۸۔ کابلہ کی وراثت۔ ج ۲ ص ۲۶۶

○ حضرت پیغمبر سے مروی ہے کہ ہر شخص کے لئے دو دو گھر ہیں ایک جنت میں دوسرا جہنم میں پس کافر شخص

مومن کے دوزخ والے گھر کا وارث ہوگا اور مومن کافر کے جنت والے گھر کا وارث ہوگا۔ ج ۱ ص ۳۱۴

○ جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا امام وارث ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۸

○ طبقات وراثت میں قریبی کی موجودگی میں بعید وارث نہیں ہو سکتا۔ وَاُولُو الْاَرْحَامِ - ج ۱ ص ۲۵۲ و ج ۱ ص ۱۶۱

○ جناب زہراء کا حق وراثت اور رازی کی منطق۔ ج ۱ ص ۹

○ حضرت زکریاؑ کا اپنے وارث کے لئے دعا مانگنا اگر نبیوں کا وارث کوئی نہیں ہوتا تو حضرت زکریاؑ کی دعا کا

کیا معنی؟ ج ۱ ص ۱۴۹۔ حضرت سیبآنؑ حضرت داؤد کے وارث تھے۔ ج ۱ ص ۲۲۸

○ وراثت کتاب کون کون لوگ ہیں؟ ج ۱ ص ۲۱۵

○ عمالقہ پر فتح حاصل کرنے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کو ایک ہزار گھوڑے ملے تھے جو وراثت میں حضرت

سیبآن کو ملے تھے۔ ج ۱ ص ۹

وسوسہ شیطانی کو شیطانی وحی بھی کہا جاتا ہے۔ ج ۲۵

- دسواس نفاس شیطانی فوج کا ایک نامور جرنیل ہے جس کو مشکل مقامات سر کرنے کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ ج ۲۵
- شیطان کا آدم پر دسواس کا جال۔ ج ۲۵۔ طریقہ دسواس ج ۲۵ مقدمہ تفسیر ص ۱۹۹ ج ۱ ص ۴
- دسوسہ کی حقیقت نیز دسواس اور الہام میں فرق۔ ج ۲۵ ص ۲۱ ج ۱ ص ۱۲۵
- جنگ بدر کے دن شیطان نے سمرقہ بن مالک کی شکل میں آکر قریش مکہ کو دھارس دی ج ۱ ص ۱۸۳ ص ۲۳۱
- دسواس شیطانیہ کی مثال پانی کے اُپر آنے والی جھاگ کی سی ہے جو بہت جلد نیت و نابود ہو جاتی ہے
- ج ۱ ص ۱۲۴۔ حضرت آدم پر دسواس کا جال ڈال کر ابیس کو فطرت انسانی کا پتہ چل گیا کہ اس کو راہ راست سے کیونکر بھٹکایا جاسکتا ہے پس خم ٹھونک کر کہا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا۔ ج ۱ ص ۱۲۴
- وسیلہ۔ بارہ امام بفرمان پیغمبر خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۸۱ ج ۱ ص ۲۱۴
- محمد و آل محمد کو وسیلہ قرار دیجئے اور ان سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔ ج ۱ ص ۳ ج ۱ ص ۱۶ ص ۱۹۱
- قبولِ توبہ آدمؑ بوسیلہ اسمائے محمد و آل محمد ہوئی۔ ج ۱ ص ۹۱ ج ۱ ص ۱۸۸
- حضرت کالب بن یوحنا نے بوسیلہ محمد و آل محمد دریا کا پاٹ عبور کیا۔ ج ۱ ص ۱۰۱
- بنی اسرائیل سے وسیلہ محمد و آل محمد سے قتل کی سزا برطرف ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۰۱
- جس گائے کا حصہ مارنے سے مقتول زندہ ہوا۔ وہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان کے پاس تھی جو والدین کا فرمانبردار تھا اور محمد و آل محمد پر درود پڑھا کرتا تھا۔ ج ۱ ص ۱۲۴
- وسیلہ کے تلاش کرنے کا حکم۔ ج ۱ ص ۹۱ ج ۱ ص ۱۳۵ ص ۱۳۵ ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۵۵ ص ۹۹
- محمد و آل محمد انبیاء کا بھی وسیلہ ہیں۔ ج ۱ ص ۱۸۶ ص ۱۹۱
- دعا مانگنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محمد و آل محمد کے واسطے مانگی جائے۔ ج ۱ ص ۱۱۴ ج ۱ ص ۱۹۵ ج ۱ ص ۱۱۵
- حضرت علیؑ کا حضرت محمدؐ کا واسطہ دے کر دعا مانگنا اور حضورؐ کا علیؑ کے وسیلے سے دعا مانگنا۔ ج ۱ ص ۱۱۸
- وسعتِ رزق۔ نماز متہجد وسعتِ رزق کا باعث ہے۔ ج ۱ ص ۳۲
- سورہ یوسف کو لکھ کر دھو کر پی لینا وسعتِ رزق کا موجب ہے۔ ج ۱ ص ۵
- سورہ حجر کو زعفران سے لکھ کر پاس رکھنا وسعتِ رزق کا موجب ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۲
- صبح و شام سورہ یسین کی تلاوت رزق کو بڑھاتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۳
- سورہ ذاریات کی تلاوت سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۳
- سورہ واقعہ کی بجز تلاوت سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۲



- وسعتِ رزق اور ترقی درجات کا عمل - حج ۳۴ ص ۵۱
- جو شخص سورہ جن کی زیادہ تلاوت کرے رزق وسیع ہوگا اور قرضے ادا ہوں گے۔ باذن اللہ حج ۱۴ ص ۱۱۱
- وسعتِ رزق کے لئے۔

○ حضرت پیغمبر سے منقول ہے کہ آیت مجیدہ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ... تا قَدْ رَأَىٰ جَالِسِينَ دُنْ طَرْفِ سِرِّ رُزُقِ ۱۵۹ دفعہ اور چالیس دن ۱۶۸ دفعہ ابتداء عمل جمعرات یا جمعہ یا سوموار کرے اور ابتداء میں غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنے اور دو رکعت نماز بجلائے انشاء اللہ بند کار دہ بار کھل جائے گا اور رزق فراوانی سے پہنچے گا۔ بشرط عمل میں پہلے ایک سو دفعہ درود شریف اور اختتام عمل پر بھی ایک سو دفعہ درود شریف پڑھے۔

○ آیت مجیدہ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ... تا بِغَيْرِ حِسَابٍ - ۴۱ دن ہر دن ۴۱ دفعہ پڑھے اول و آخر درود شریف کم از کم ایک سو دفعہ پڑھے۔ شروع جمعہ یا اتوار کو ساعت اول میں غسل کر کے پہلے دو رکعت نماز پڑھے سلام کے بعد کسی سے کلام کہئے بغیر قبلہ رُود با وضو درود مذکور پڑھے۔ آیت الملک لکھی ہوئی سامنے رکھے اور درود کے دوران اپنی نظر الملک کی میم پر جائے رکھے۔

○ یہ عمل مقدس اردبیلی کی طرف منسوب ہے کہ پندرہ ہزار نو سو چھپن دفعہ آیت ملک کا درود کرے مال و دولت یا عہدہ سلطنت نیز علم کیمیا و جفر نصیب ہوگا۔ پورے سات دن غلوت اختیار کرے اور روزہ رکھے کسی سے بات نہ کرے اور جس کمرہ میں عمل کرے اس کو خوشبو سے معطر رکھے صبح کی نماز کے بعد پہلے سورہ یسین پڑھ کر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی رُود کو ہدیہ کرے اور پہلے روز یسین کی تلاوت کے بعد ایک ہزار دفعہ پڑھے کھبعض و حمعسق اَعْتَبْنِي اس کے بعد آیت مجیدہ کا درود شروع کرے اور ایک نشست میں ۱۵۹۵۶ بار پڑھے۔ اختتام عمل کھلے دل سے صدقہ کرے اور بخل نہ کرے۔ عمل کی ابتداء یوم خمیس سے کرے۔

اگر اتنی تعداد میں نہ پڑھ سکے تو باشرائط طہارت و خلوت درودہ و ترک حیوانات و رزق حلال چالیس دن بعد از نماز صبح سورہ یسین ہدیہ امیر المؤمنین اور پھر درود آیت مذکورہ ۳۹۸۹ دفعہ ایک نشست میں پڑھے۔ اور ہر روز درود سے فارغ ہو کر حسبِ حیثیت صدقہ کھجور کے ۲۹ دانے کرے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی اور الملک لکھ کر پوری مدت میں درود کرتے ہوئے نظر میم پر جائے رکھے ابتداء یوم خمیس یا شب جمعہ سے ہو اور ہر روز درود کھل کر کرنے کے بعد سورہ الشمس اور سورہ الضحیٰ اور سورہ الم نشرح سات سات دفعہ پڑھے اور دوران عمل کسی سے بات نہ کرے۔

وسعتِ رزق کے لئے بعض اعمال پہلے میں متفرق طور پر گذر چکے ہیں۔

○ ۴۱ دن مسلسل چار رکعت نماز پڑھتا رہے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد اَمِنْ الرَّسُولِ تا آخر تین دفعہ دہری

رکعت میں بھی الحمد کے بعد تین دفعہ آیت مذکورہ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد ۱۵ دفعہ سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ توحید — یہ دو رکعت کر کے پڑھے اور آخر میں ۱۱۰۰ دفعہ آیت الکرسی تا اعلیٰ العظیم پڑھے۔

○ وصیت کا حکم۔ ج ۲ ص ۲۱۳ و ج ۳ ص ۱۴۰۔ ہر امام نے وقت اخیر میں نماز کی وصیت فرمائی۔ ج ۲ ص ۱۴۰

○ وصیت پیغمبرؐ کو نظر انداز کرنا مسلمانوں میں انتشار کا باعث ہوا ہے۔ ج ۵ ص ۱۰۰

○ وصیائے حضرت ابوطالب (کہ حضرت محمدؐ کو نہ چھوڑنا) ج ۵ ص ۱۰۰

○ وصیت پیغمبرؐ تھی کہ یا علیؑ اپنے حق کے لئے جنگ نہ کرنا جس طرح کہ حضرت موسیٰؑ کی ہارونؑ کو وصیت تھی کہ اصلاح کرنا اور فساد یوں کی اتباع نہ کرنا۔ ج ۵ ص ۱۰۰

○ اگر زہراؑ کا حق نہ ہوتا تو حضورؐ پر ضروری تھا کہ وصیت کر جاتے کہ میرا بحیثیت نبی ہونے کے کوئی وارث نہیں ہے لہذا میری اولاد کو اس بارے میں مطالبہ کرنے اور جھگڑانے کا کوئی حق نہیں حالانکہ حضورؐ نے

اپنی بیٹی کو کوئی اس قسم کی وصیت نہیں فرمائی تھی۔ ج ۵ ص ۱۰۰

○ حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو چار وصیتیں کیں (۱) گھر میں میری تنہائی نہ بھولنا (۲) امن میں میری وحشت

کو نہ بھولنا (۳) میری بھوک و پیاس کو یاد رکھنا۔ (۴) میری جوانی کو یاد رکھنا۔ ج ۵ ص ۱۰۰

○ جنہوں نے وصیت پیغمبرؐ پر عمل کیا وہ شفاعت پیغمبرؐ سے ناجی ہوں گے۔ ج ۵ ص ۱۰۰

○ وصیت نامہ۔ ج ۹ ص ۱۶۶۔ حضرت علیؑ کے وصیت نامے کی عبادت۔ ج ۱ ص ۲۵۱

○ وصیت امیر المؤمنینؑ۔ میرا جنازہ پشت کو فہ کی طرف لے جانا جہاں رک جائے وہاں مجھے دفن کر دینا۔

ج ۶ ص ۶۳۔ وصیت نہ کرنا ان گناہوں میں سے ہے جو مذمت کا باعث بنتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲

○ حضرت لقمان کی وصیتیں۔ ج ۳ ص ۱۳۳۔ وصیت ابراہیمؑ و یعقوبؑ۔ ج ۲ ص ۱۸۱

○ حضرت پیغمبرؐ نے وصیت لکھنے کے لئے آخری وقت میں قلم و دوات طلب فرمائی۔ ج ۳ ص ۱۸۱ و ج ۱ ص ۱۱۱

○ مومن کی شان ہے حق اور صبر کی وصیت کرنا۔ ج ۱ ص ۲۶

○ اوصیائے پیغمبرؐ۔ مقدمہ تفسیر ص ۹ و ج ۶ ص ۱۶۰ و ج ۶ ص ۲۴ و ج ۵ ص ۳۳ و ج ۱ ص ۱۴۰

○ تمام انبیاء نے یکے بعد دیگرے اپنا اپنا وصی نامہ فرمایا۔ ج ۲ ص ۱۰۰

○ حضرت ابوطالب حضرت ابراہیمؑ کے آخری وصی تھے۔ ج ۵ ص ۱۱۱

○ پیغمبرؐ نے شب معراج اپنے اوصیاء طاہرینؑ کو دیکھا۔ ج ۱ ص ۱۰۰

○ حدیث بساط میں اصحاب کہف نے علیؑ کو یا وصی کے لفظ سے سلام کیا۔ ج ۱ ص ۸۴

- حضرت داؤد نے حضرت سلیمانؑ کو اپنا وصی معین فرمایا۔ ج ۱ ص ۲۴۱
- دعوتِ عشرہ میں حضرت پیغمبرؐ نے حضرت علیؑ کو اپنا وصی نامزد فرمایا۔ ج ۱ ص ۲۱۶
- وصی سلیمان آصف بن برخیا کے پاس ایک اسمِ اعظم تھا اور علیؑ فرماتے ہیں میرے پاس بہتر اسمِ اعظم ہیں اور کل تہتر میں سے صرف ایک اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۵
- حضرت نوحؑ نے جگم پروردگار سام کو اپنا وصی نامزد فرمایا۔ ج ۱ ص ۲۲۰
- ہرنبی کو اس کا وصی غسل دیا کرتا ہے اور میرا وصی علیؑ ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۸
- حضرت نوحؑ کی امت کے بعض افراد اہلِ مین میں سے حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے نبی کا وصی سام تھا آپ کا وصی کون ہے؟ تو فرمایا میرا وصی علیؑ ہے پس ان کی درخواست پر حضرت علیؑ نے حضرت سام بن نوحؑ کو زندہ کیا تو انہوں نے زندہ ہو کر علیؑ کو سلام کیا اور حضرت علیؑ کے وصی نبی ہونے کا اعتراف کیا چنانچہ سام نے صحیفہ نوحؑ میں سے ایک سورہ کی تلاوت فرمائی اور پھر حضرت علیؑ کا سلام کر کے دوبارہ موت کی نیند میں سو گیا۔ ج ۱ ص ۲۱۲ و ۲۱۳
- وصی علیہ کی وضاحت اور کفار کا طرزِ عمل۔ ج ۱ ص ۱۶۵
- وضوء۔ تلاوتِ قرآن مجید کے وقت با وضوء ہونا بہتر ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۳
- وضوء کا بیان۔ ج ۱ ص ۵۳ تا ۶۱
- غسل جنابت کے بعد نماز کے لئے وضوء کی ضرورت نہیں ہے باقی ہر غسل کے ساتھ اول یا آخر میں نماز کے لئے وضوء کرنا ضروری ہے۔ ج ۱ ص ۵۸
- وضعِ حمل۔ حاملہ عورت کو اگر عطلاق دی جائے تو اس کی عدت وضعِ حمل ہوگی۔ ج ۱ ص ۶۸
- اگر شوہر مر جائے تو حاملہ عورت کی عدت (ابعد الاعمین) ہوگی یعنی اگر وضعِ حمل چار ماہ دس دن سے پہلے ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی لیکن اگر چار ماہ دس دن گزرنے کے بعد وضعِ حمل ہو تو عدت وضعِ حمل ہوگی۔ ج ۱ ص ۸۲ و ج ۱ ص ۵۳
- سورہ الذاریات کو لکھ کر باندھنے سے وضعِ حمل آسان ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۳
- سورہ الشقاق کا لکھ کر باندھنا بھی وضعِ حمل کو آسان کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۳
- وعظ۔ ابو منصور مظفر داعظ بغداد نے فضائلِ علیؑ بیان کئے تو بادلِ فضا میں پھیل گئے اور معلوم ہونے لگا کہ اب شام ہو گئی ہے پس داعظ نے اٹھ کر سورج کو خطاب کر کے چند اشعار کہے جن کا مقصد یہ تھا کہ اے سورج جب تک میں اکل نبی اور بالخصوص علیؑ کے فضائل کو بیان نہ کر لوں غروب نہ کرنا چنانچہ ابھی تک اس کے اشعار ختم نہ

ہوئے تھے کہ بادل پھٹے اور سورج نمودار ہو گیا۔ ج ۵ ص ۵۸

- ربانیوں کی تفسیر میں ہے کہ ربانی کا معنی ہے واعظ۔ ج ۵ ص ۱۱۲۔ حضرت زکریا کے وعظ کا یحییٰ پر اثر۔ ج ۵ ص ۱۲۹
- بنی اسرائیل پر عذاب آیا تو اسی ہزار میں سے صرف دس ہزار بچ گئے جو واعظ تھے۔ ج ۵ ص ۱۱۱
- اللہ نے موسیٰ کو وعظ کرنے کا طریقہ بتایا کہ فرعون مزاج لوگوں کے لئے نرم بچہ میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے کیونکہ تلخ کلامی یا جوش کی باتیں ایسے مقام پر نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ ج ۵ ص ۱۵۴
- وعظ و نصیحت میں غور و تدبیر کرنا اللہ کے نیک بندوں کی نشانی ہے۔ ج ۵ ص ۱۵۴
- دانا واعظ کا فرض ہے کہ نااہل کو سمجھانے کے لئے مؤثر انداز اختیار کرے۔ ج ۵ ص ۵۵

**وقوت عرفات۔ ج ۳ ص ۱۱۱۔ وقوت مشعر ج ۵ ص ۱۱۱**

**ولادت۔ ولادت علی در کعبہ۔ ج ۳ ص ۱۱۱ و ج ۵ ص ۵۲**

○ ولادت موسیٰ۔ ج ۵ ص ۱۱۱۔ ولادت قائم ج ۱۱ ص ۱۱۱۔ ولادت ابراہیم۔ ج ۵ ص ۲۳۲ و ج ۵ ص ۱۵۳

**ولایت۔ حضرت امام علی زین العابدین نے فرمایا اگر کسی شخص کی حضرت زور کے برابر عمر ہو اور رکن اور مقام کے درمیان ساری زندگی عبادت کرتا رہے لیکن اگر ہماری ولایت کا قائل نہیں تو اس کو یہ عبادت کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔ ج ۵ ص ۱۱۱**

○ حضرت علی کی ولایت کے بارے میں اللہ کی طرف سے تکلیف۔ ج ۵ ص ۱۱۱

○ آیت ولایت اِنَّمَا وَلِيكُمُ اللّٰهُ الخ ج ۵ ص ۱۱۱ تا ۱۳۲

○ سابق کتاب میں نبوت محمد اور ولایت علی کا ذکر تھا۔ ج ۵ ص ۱۱۱

○ ولایت علی کے متعلق خطبہ غدیر کے بعد سنان بن ثابت کے اشعار۔ ج ۵ ص ۱۱۱

○ پیم اللہ تمام ارباب پر ولایت علی کو پیش کیا گیا تھا۔ ج ۵ ص ۱۱۱ و ج ۵ ص ۱۱۱

○ ولایت علی کا انبیاء سے اقرار۔ ج ۵ ص ۱۱۱ و ج ۵ ص ۱۱۱ و ج ۵ ص ۱۱۱

○ مرنے کے وقت ولایت علی کا فائدہ۔ ج ۵ ص ۱۱۱

○ حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولایت عہد (دبیرہدی) ج ۵ ص ۱۱۱

○ شب معراج حضرت پیغمبر کے مرنے کے جواب میں البیت المعمور پر تمام انبیاء نے جواب دیا تھا کہ ہم آپ کی اور

علی کی ولایت کی شرط پر بیعت ہوئے ہیں۔ ج ۵ ص ۱۱۱ و ج ۵ ص ۱۱۱

○ حضور کو زندگی بھر میں ایک سو بیس مرتبہ معراج ہوئی اور ہر دفعہ ولایت علی کا حکم ہوا۔ ج ۵ ص ۱۱۱

○ حضرت زکریا کا فرزند یحییٰ درجہ ولایت پر تھا ہب لیٰ مین لکھتک و لیس۔ ج ۵ ص ۱۱۱ و ج ۵ ص ۱۱۱

- ولایت بمبئی نصرت - حج ۸۲ - ولایت علی حج ۱۸۳
- ولایت علی فرمان خداوندی ہے - حج ۹۸ ص ۱۵ حج ۱۷۶
- بروز محشر حکم ہوگا ان کو روک لو کہ ابھی ان سے کچھ پوچھا جائے والا ہے یعنی قَمَوْهُمَّ اَتَّهْمُ مَسْئُولُونَ
- عَنْ وَلايَةِ عَلِيٍّ بن ابی طالب حج ۱۴۳ حج ۱۲۶ و ۳۴
- کاتب بن یونس نے نبوت محمد اور ولایت علی کا نعرہ لگا کر گھوڑے کو بانی میں داخل کیا - حج ۱۷۵
- انکار ولایت علی کا نام سنیہ ہے - حج ۱۲۹ ص ۱۱۲ حج ۱۲۳ حج ۱۲۴
- شب ہجرت حکم ہوا کہ واپس جا کر سید ولی کو سلام کہنا (علی) حج ۱۸۶
- اسلام سے مراد حضرت علی کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے - حج ۱۷۵
- حضرت پیغمبر نے فرمایا اگر کسی کے پاس متربنیوں کے عمل بھی ہوں تو بھی جب تک میری اور علی کی ولا کو پیش نہ کریگا
- اس کا کوئی مقبول نہ ہوگا - حج ۱۱۸ حج ۵ ص ۵۲ و ۵۱
- آل محمد کی ولایت سے دریاست میں بلندی ہوتی ہے - حج ۲ ص ۴
- ولایت علی کے اعلان کے بعد اسلام کو کمال کی سند ملی - حج ۵ ص ۵۱
- نور سے مراد دلائے علی ہے - حج ۱۵۱ - پیغام ولایت حج ۱۹۶
- ولایت علی کے صدقہ میں مومن کی ایک نیکی دس گنا ثواب کا موجب بنتی ہے - حج ۲۰ ص ۲۰
- قبر میں دلائے علی کے بغیر گزارا نہ ہوگا - حج ۲۲ ص ۱۴۲
- ولایت علی کلید جنت ہے - حج ۳ ص ۱۱۵ - ولایت علی فریضہ ہے - حج ۲۱ ص ۲۱
- شیطان مومن کو ولایت علی سے نہیں بھٹکا سکتا - حج ۲۴ ص ۲۴
- دلائے علی - حج ۱۳ ص ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰
- ذکر سے مراد دلائے علی ہے - حج ۱۱۸ ص ۱۱۸
- صراط مستقیم مراد ولاد علی ہے حج ۱ ص ۱
- فرشتے محمد و آل محمد کی دلا رکھنے والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں - حج ۱۳ ص ۱۳
- منکرین ولایت کا ٹھکانہ جہنم ہے - حج ۱ ص ۱
- عنان صحیفۃ المؤمن حسب علی - حج ۱ ص ۱
- ولید بن مغیرہ کے سامنے عثمان بن مظعون نے یہ آیت پڑھی - اِنَّ اللّٰهَ يَأْتُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاوَدِي الْقُرْبٰى اِلٰهٍ تَوَلٰىدٍ كَيْفَ لَئِكَ اِذَا لَمْ يَلِدْ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَكَنُزِيْدٌ
- القُرْبٰى اِلٰهٍ تَوَلٰىدٍ كَيْفَ لَئِكَ اِذَا لَمْ يَلِدْ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَكَنُزِيْدٌ

خوب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے خود بنفس نفیس یہ آیت اس کے سامنے پڑھی تو اس نے دوبارہ پڑھنے کی خواہش کی چنانچہ آپؐ نے دوبارہ پڑھی تو کہنے لگا بے شک کلام شیری بیان دلکش شاخیں پھلدار اور اس کی بڑی گہری ہیں اور یہ بیشتر کلام نہیں ہے۔ حج ص ۲۳۹، روح ص ۱۳۲

○ ایک دفعہ ابو جہل نے حضورؐ کو پتھر مارنے کی کوشش کی تو وہ پتھر اس کے ہاتھ سے چھٹ گیا اور ناکام واپس آیا پس بنی مخزوم کا دوسرا آدمی آگے بڑھا جبکہ حضورؐ نماز میں مشغول تھے تو اللہ نے اس کی بیانی سلب کر لی پس وہ بھی ناکام ہوا۔ حج ص ۱۰۹

○ ایک دفعہ تمام حنا دید قریش ولید بن مغیرہ کی قیادت میں حضورؐ کے پاس وفد کی صورت میں پہنچے کہ آپؐ ہمارے خداؤں کا شکوہ نہ کیا کریں تو آپؐ نے بولا فرمادیا۔ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پس وہ منہ بناتے اور بڑبڑاتے واپس چلے گئے۔ حج ص ۱۰۹

○ ایک دفعہ ولید بن مغیرہ کی قیادت میں ابو البختری بن ہشام اور ابو جہل بن ہشام، عاص بن وائل اور عبد اللہ بن ابی امیہ خدمت پیغمبرؐ میں آئے جبکہ حضورؐ صحن کعبہ میں اپنے صحابہ کو دینی مسائل کی تعلیم دے رہے تھے عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا اے محمدؐ! اگر خدا نے رسولؐ بھیجا تھا تو مکہ اور طائف کے نامور سرداروں کو اس عہدہ جلیلہ کے لئے نامزد فرماتا۔ مکہ کے سردار ولید بن مغیرہ اور طائف کا سردار عروہ بن مسعود ثقفی دونوں بار سوخ آدمی ہیں آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دولت و مال کی قیمت ایک چھپر کے پُر کے برابر بھی نہیں ہے تم کون ہو؟ اللہ کی رحمت کو تقسیم کرنے والے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔ حج ص ۲۳۱، ص ۲۳۲

○ مَنَائِعُ لِلْخَيْبِ كَامِصِدَاقِ وَلَيْدِ بْنِ مَغِيرَةَ هِيَ۔ حج ص ۱۱۹

○ ولید بن مغیرہ قرآنی آیت سے متاثر ہو کر ایک دفعہ مسلمان ہو گیا تھا سین کفار کی طعنہ زنی سے گھبر کر دوبارہ اس نے کفر کو اختیار کر لیا تھا۔ حج ص ۱۱۹

○ سورہ القلم کی آیت وَلَا تَطْعَمْ كُلَّ حَلَاةٍ مَّهْثُومٍ الخ ولید بن مغیرہ کے حق میں اتریں یعنی جھوٹی قسمیں کھانے والا، چٹخوڑ، کذاب، نیکی سے روکنے والا، سرکش، فاسق، اکھڑ مزاج اور زنیم (یعنی حرامزادہ) اور اس کا تادیلی مصداق ثانی کو کہا گیا ہے۔ حج ص ۱۱۹

○ وحید کا مصداق ولید بن مغیرہ ہے۔ حج ص ۱۳۲

○ اَشْمًا أَوْ كَهْوَرًا مِیْنِ اَئِمَّةٍ مَّرَادُ عَتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ اَدْرِ كَفُورًا مَّرَادُ وَلَيْدِ بْنِ مَغِيرَةَ هِيَ۔ حج ص ۱۵۳

○ ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے حضرت علیؑ کے سامنے اپنی بڑائی و برتری بیان کی تو علیؑ نے جواب میں کہا۔ اے فاسق خاموش ہو جاؤ پس قرآن کی آیت اتری کہ مؤمن اور فاسق دونوں برابر نہیں۔ حج ص ۱۵۳

- امام حسن علیہ السلام نے ولید بن عقبہ سے فرمایا کہ تم اپنی ماں سے دریافت کرو کہ اس نے تجھے اپنے باپ سے ہٹا کر عقبہ کا بیٹا کیسے بنا دیا ہے۔ - ج ۱۵ ص ۱۵۱
- ولید بن عقبہ کا فاسق ہونا۔ قرآن کی گواہی ہے کہ وہ فاسق ہے لیکن عثمان نے اپنے دور اقتدار میں اس کو اپنے اعتماد میں لے لیا جس پر مودودی نے خلافت و ملکیت میں اظہارِ افسوس کیا ہے۔ - ج ۱۱ ص ۱۱۱
- ویل جہنم میں ایک دادی ہے جس کا نام ویل ہے۔ - ج ۱۱ ص ۱۱۱

## ہاء

- ہابیل قابیل کے اہقوں قتل ہوا۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہابیل کے بعد اللہ نے آدمؑ کو شیث دیا جو مہبت اللہ سے مرسوم تھا۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہارون۔ کہہ طور پر ہاتے ہوئے موسیٰ نے ہارون کو اپنا خلیفہ نامزد فرمایا۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہارون اور موسیٰ کا انتقال تیبہ میں ہوا۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت علیؑ کی ہارون سے تشبیہ۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت علیؑ کی ہارون سے تشبیہ۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت علیؑ کی ہارون سے تشبیہ۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہارون کی نالہ رانی کرنے والے دور رخ ہیں۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت موسیٰ نے ہارون کی ڈالھی کو بچڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت موسیٰ پر ہارون کے قتل کا الزام۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہارون کے بیٹوں کا نام شہر و شہیر تھا۔ - ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت ہارون نے واپسی پر موسیٰ سے پوچھا تھا کہ آپ حضرت سے کیا سچے کو آئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ دریا کے کنارے پر ہم نے پندرہ دیکھا تھا جس نے دریا سے چوڑی پانی لیا اور پانچ طرف پھینکا تو انسانی شکل میں ایک فرشتے نے آکر تپایا کہ وہ شمشل جہت کے خالق کی قسم کھا کر تبارہا تھا کہ آٹھ لڑکیاں پیچھے رہیں گی اور وہی ہوگا اور تم دونوں کا علم اس کے مقابلہ میں اسی طرح ہوگا جس طرح قطرہ سمندر کے مقابلہ میں قطرہ ہے۔
- حضرت علیؑ کو جب مجبور کر کے بیعت کے لئے سے چلے تو آپ نے وہی آیت پڑھی جس میں ہارون نے

○ مومنی کے سامنے اپنی بے بسی کا اظہار فرمایا تھا۔ ج ۱ ص ۹۵

○ ہارون کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے مریم کو اخت ہارون کہا گیا۔ ج ۱ ص ۱۴۶

○ جس وقت حضرت مومنی حضرت شعیب کے پاس وقت گزار کر مراجعت فرمائے مصر ہوئے تو اس وقت

ہارون مصر میں تھے۔ پس ان کو وحی ہوئی کہ ایک منزل چل کر حضرت مومنی کا استقبال کریں پس یہاں سے

دونوں مل کر بحیثیت مبلغ مصر میں داخل ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۸۳۔

○ ہاروت و ماروت کا واقعہ۔ ج ۱ ص ۱۵۵

○ ہاجرہ - ہاجرہ کے انتقال کے بعد مکہ میں حضرت ابراہیم کی تشریف آوری۔ ج ۱ ص ۱۴۵

○ ہاجرہ اور ان کی ہجرت کی مفصل داستان۔ ج ۱ ص ۱۴۵ تا ص ۱۸۵ و ج ۱ ص ۱۵۵

○ ہاجرہ کیسے جناب سارہ کی کنیزی میں آئی؟ ج ۱ ص ۵۵

○ ہجرت - یہودی لوگ شروع شروع میں حضرت پیغمبر کی ہجرت گاہ سمجھ کر اپنا اصلی وطن چھوڑ کر مدینہ میں آکر آباد

ہوئے تھے عرب کے بادشاہ تبع نے ان پر پڑائی کی لیکن وہ فتح نہ کر سکا آخر وہ عرب کے دو قبیلے اوس اور

خزرج کو حضور کی آمد کی انتظار کئے لئے چھوڑ گیا۔ ج ۱ ص ۱۳۱

○ حضور کو ہجرت کا حکم اس وقت ہوا جب حضرت ابوطالب کا انتقال ہو گیا۔ ج ۱ ص ۹۱ و ج ۱ ص ۵۵۔

○ ہجرت حبشہ کی مفصل روداد۔ ج ۱ ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۸

○ ہجرت پیغمبر۔ ج ۱ ص ۱۹۔ ہجرت کا مفصل بیان۔ ج ۱ ص ۵۵ و ج ۱ ص ۶۶

○ ہجرت کا حکم ج ۱ ص ۱۱۶۔ جس شہر میں عالم دین موجود نہ ہو وہاں سے ہجرت کرنا واجب ہے۔ ج ۱ ص ۲۲۵

○ ہجرت کی رات علی بستر پیغمبر پر سوئے۔ ج ۱ ص ۱۱۶ و ج ۱ ص ۵۵

○ ہجرت کرنے والے ان سے افضل ہیں جنہوں نے ہجرت نہیں کی۔ ج ۱ ص ۲۵۶ و ج ۱ ص ۳۱۱

○ ہجرت کا حسن اور حضرت علی کی فضیلت۔ ج ۱ ص ۱۱۶

○ جادو گروں کی کامیابی کے بعد مومنی کی قوم سمیت وہاں سے ہجرت کا حکم ہوا۔ ج ۱ ص ۱۹۶

○ ہجرت نہ کر سکنے والوں پر اہل مکہ کا تشدد۔ ج ۱ ص ۶۶ و ج ۱ ص ۶۹

○ حضرت ابراہیم اور لوط کی ہجرت کوفہ سے شام کی طرف۔ ج ۱ ص ۶۶

○ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ کفر کی طرف پلٹ جانا گناہ کبیرہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۶

○ شعب ابی طالب کی طرف ہجرت۔ ج ۱ ص ۲۰۳

○ شب ہجرت آپ گھر سے نکلے تو کانراپ کو نہ دیکھ سکے۔ ج ۱ ص ۹۶۔ ابوہجر راستہ میں ملے اور کہا کہ مجھے



ساتھ لے چلیں درنہ میں کفار کو بتادوں گا۔ ج ۵ ص ۵

ہدیہ جو مکہ بتقیس نے سلیمان کی طرف بھیجا۔ ج ۲ ص ۲۴۲۔ حضرت حمزہ کا جگر منہد کے پیش کیا گیا۔ ج ۴ ص ۲۹

ہڈ ہڈی۔ حضرت سلیمان کو پانی کی تلاش کے لئے ہڈی کی ضرورت تھی۔ ج ۶ ص ۱۳۶

○ ہڈی کی غیبت اور سلیمان کی ناراضگی کی مفصل داستان۔ ج ۲ ص ۲۳۴ تا ص ۲۴۲

○ عملیات کی کتابوں میں ہڈی کے خواص بہت پائے جاتے ہیں مثلاً

(۱) جس مقام کو ہڈی کے ناک کا دھواں دیا جائے کیرے کوڑے سے وہاں سے بھاگ جائیں گے۔

(۲) اگر کوئی شخص ہڈی کی دائیں آنکھ کو خشک کر کے پس کر اس کا سرمہ آنکھوں میں تین دفعہ لگائے تو وہ

بھی اس کو دیکھے گا اس سے محبت کرے گا۔

(۳) ہڈی کی زبان خشک کر کے تین دفعہ کھلانے سے بچہ قرآن خوان ہوگا۔

(۴) ہڈی کا پنچہ بھیڑیے کے چوڑے کے ٹکڑے کے ساتھ گھوڑے کی گردن میں باندھنے سے گھوڑا تیز دوڑے گا۔

(۵) حاملہ عورت اگر ہڈی کا پنچہ اپنے پاس رکھے تو لڑکا پیدا ہوگا۔ واللہ اعلم جامع الفوائد ص ۳۱۳

### ہدایت کا طریقہ :

○ ہدایت اصول میں اور فروع میں ان دونوں کو اہدٰی نامہ شامل ہے۔ ج ۱ ص ۱۴

○ ہدایت و رشد کے تین طریقے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۲ و ج ۱ ص ۹۶

○ ہادی کیسا ہونا چاہیے (وسیلہ کی تلاش کا حکم) ج ۵ ص ۹۵

○ ہشام بن عبدالملک اور امام محمد باقر علیہ السلام۔ ج ۵ ص ۵۸ و ج ۱ ص ۲۳۹

ہفتہ (سنیچر کا دن)۔ مچھل کا شکار کرنا یہودیوں پر ہفتہ کے دن حرام تھا لیکن وہ پانی کے پھوٹے تالابوں میں ان کو

پھنسا لیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ کر کھا لیتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۸۹، ج ۱ ص ۱۸۸ و ص ۱۸۱ و ج ۱ ص ۱۵۱

○ یوم ہفتہ یہودیوں کے لئے متبرک دن اور یوم عبادت تھا۔ ج ۵ ص ۸۵ و ج ۱ ص ۱۸۱ و ج ۱ ص ۱۸۴

○ ہفتہ کے دن میں سرکشی کی بدولت بنی اسرائیل پر لعنت اور عذاب آیا۔ ج ۵ ص ۱۵۲

○ فرعونوں پر جو عذاب آتے رہے وہ ایک ہفتہ کے لئے تھے یعنی سنیچر سے سنیچر تک۔ ج ۱ ص ۸۵

ہلاکو خان کا پوتا سلطان محمد المعروف خدا بندہ علامہ علی قدہ کے ناقابل تردید دلائل سن کر شیعہ ہو گیا ج ۱ ص ۱۲۰ تا ص ۲۰۲

ہلاکت سے بچنے کا حکم۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ ہلاکت اور شہادت میں فرق۔ ج ۱ ص ۶۳

ہل آتی کا نزول۔ ج ۱ ص ۱۴۴۔

ہمزاد۔ تسخیر ہمزاد و جنات کو علماء شیعہ نے جادو کی قسم قرار دیا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۳۶

○ تسخیر ہمزاد و ملائکہ و جنات مسمریزیم وغیرہ کو علماء نے از قسم جادو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۱

○ ہمایہ سے حسن سلوک مومن کی علامت ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۶ و ص ۱۶۸ و ص ۱۷۱

○ حدیث میں ہے جو شخص اپنے ہمایہ کو اذیت دے خدا اس کو اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۹

○ ہمایہ اہمان اور والدین اگرچہ کافر بھی ہوں تاہم ان کی عزت کرنی چاہیے۔ ج ۱ ص ۲۲

○ مومن وہ ہے جس کا ہمایہ اس کے شر سے محفوظ رہے۔ ج ۱ ص ۱۹۴

○ ہمایوں کو اذیت دینے والے بروز محشر لوہے مشور ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۶۲

○ ہندو اور معاویہ نے حضرت حمزہ کا جگر چبایا۔ ج ۱ ص ۳۹

○ ہندو بنگ اُحد میں گانا گا گا کہ کافر فوجیوں کے دل بڑھاتی تھی۔ ج ۱ ص ۵۵

○ فتح مکہ کے موقع پر ہند کی بیعت اور اسلام ج ۱ ص ۲۴۱

○ ہوا۔ نباتات کے نرد مادہ کے ملاپ کے لئے پروردگار نے ہوائیں بھیج دیں۔ ج ۱ ص ۱۰۵

○ حدیث بساط میں ہے ہوائے مسخر ہو کر بساط پر بیٹھنے والوں کو غارتک پہنچایا۔ ج ۱ ص ۸۴

○ بارش سے پہلے ہواؤں کا بھیجنا اللہ کی رحمت و اسعفی کی دلیل ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۲

○ ہوا کی گردش نظام آئم اکمل کے ماتحت ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۸

○ ہوا کی آٹھ قسمیں ہیں۔ ان میں چار باعث رحمت ہیں اور چار باعث عذاب ہیں۔ باعث رحمت یہ ہیں

ناشرات، مبشرات، مرسلات، ذاریات اور باعث عذاب چار یہ ہیں۔ عاصف، صرصر

عقیم اور سموم۔ ج ۱ ص ۱۶۶

○ قوم عاد پر ہوائے صرصر عذاب کے طور پر بھیجی گئی۔ ج ۱ ص ۱۶۸

○ ہود کا ذکر۔ ج ۱ ص ۲۵، ج ۱ ص ۲۲، ج ۱ ص ۲۵، ج ۱ ص ۲۹

○ ہول قیامت۔ ج ۱ ص ۱۶۲، ج ۱ ص ۱۶۱، ج ۱ ص ۱۶۰، ج ۱ ص ۱۵۹، ج ۱ ص ۱۵۸، ج ۱ ص ۱۴۸

- حضرت یعقوب نے ملک الموت سے حضرت یوسفؑ کی زندگی کے بارے میں پوچھا تھا۔ حج ۷۲
- حضرت یعقوب کا فراق یوسفؑ میں گرمی۔ حج ۷۳ و ۷۴
- بعض علماء نے حضرت یعقوب و یوسفؑ کو اولوالعزم پیغمبرؑ میں شمار کیا ہے۔ حج ۷۳
- یقین کے چار مراتب۔ یقین، علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین۔ حج ۷۴ و ۷۵
- یوسفؑ - ایک قوم جنات میں نبی تھا جس کا نام یوسفؑ تھا۔ حج ۷۵
- قصہ حضرت یوسفؑ۔ حج ۷۶
- سورہ یوسفؑ کو لکھ کر پاس رکھنا ترقی و مراتب اور وسعت رزق کے لئے موزوں ہے۔
- نقش مربع پاس رکھے ۱۲۵۹۸۴ سے ابتداء سے خانہ منہم میں ایک زیادہ کرے۔
- یونسؑ حضرت عیسیٰؑ کے بعد مبعوث ہونے والے نبیوں میں ان کا نام بھی ہے۔ حج ۷۴
- حضرت یونسؑ نے شکم ناہی میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے دعا مانگی۔ حج ۷۵
- حضرت یونسؑ کا ذکر۔ حج ۷۶ تا ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲
- حضرت یونسؑ کو ذوالنورین کہنے کی وجہ۔ حج ۸۳
- یوشع بن نون۔ حج ۸۴۔ حضرت موسیٰ کے نامزد جانشین تھے۔ حج ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰
- یوشع بن نون حضرت یوسفؑ کی اولاد سے تھے۔ حج ۸۴
- یوشع بن نون کے لئے رد شمس حج ۸۶
- موسیٰ اور ہارون کی وفات کے بعد یوشع بن نون اور کالب ناتمانہ طور پر اریحا میں داخل ہوئے۔ حج ۸۹
- حضرت موسیٰ کی قوم میں ناجہی فرقہ وہی ہے جو ان کے وہی یوشع کا پیرو کار ہو۔ حج ۸۵
- حضرت قائم کا ظہور ہوگا تو یوشع بن نون ان کے ہمراہ ہوں گے۔ حج ۸۵ و ۸۶ و ۸۷
- حضرت کی ملاقات کے وقت موسیٰ کے ہمراہ حضرت یوشع بن نون تھے۔ حج ۸۶
- بعض روایات میں ہے کہ یوشع بن نون کو ذوالکفل کہتے ہیں۔ حج ۸۵
- حضرت یوشعؑ حضرت موسیٰ کے بعد تیس برس زندہ رہے۔ حج ۸۵
- حضرت یوشعؑ کی وفات بھی اسی رات ہوئی۔ جس رات حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی۔ حج ۸۵



## خواص آیات

سورہ یسین کی ۸۳ آیات ہیں اور ہر آیت کے الگ الگ خواص ہیں۔

آسانی مشکلات ، وسعت رزق ، حفاظت از  
مکرو و سوسہ شیطان ، دوری مصائب  
شرف آفتاب میں مشک و زعفران گلاب  
سے مربع طبعی پُر کریں اور پشت پر اس کے  
اعداد ۷۸۶ کا مربع ہو۔ پاس رکھیں۔

بخشش گناہ عمل گذر چکا ہے

ہر روز ۱۰۰ دفعہ برائے زیادتی نعت۔  
پڑھ کر دیوانے مرگی واسے اور آسیب زدہ پر دم کرے  
قرب خدادندی کے لئے روزانہ بعد از نماز صبح  
۱۰۰ دفعہ۔

تسخیر شیاطین کے لئے روزانہ بعد از نماز صبح  
۱۰۰ دفعہ۔

دشمن کا خوف دور کرنے کے لئے پڑھے اور  
لکھ کر پاس رکھے۔  
جنگل میں تنہائی کا ڈر دور کرنے کے لئے  
۱۰۰ دفعہ پڑھے۔

تسخیر کے لئے اس کا نقش انگوش پر  
کرا کے انگلی میں پہنے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَسِیْنُ ۱

وَ الْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ۲

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۳

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۴

تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۵

لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا اُنذِرَکَ

اَبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ ۶

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی

اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۷

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْیُنِهِمْ

اَغْشٰلًا فَاِذَا رَاوْا اٰیٰتِنَا

فَهُمْ مُّسْتَعْجِلُوْنَ ۸

دشمن کے خطرے کو دور کرنے کے لئے  
فلفل سفید پر پڑھے اور آگ میں ڈال  
لئے۔

بستر کو کشادہ کرنے کے لئے نیلے رنگ  
کے تاجے پر پڑھ کر کسی پرانی قبر میں اس  
کو دفن کر دے۔

کسی کی نیند کو باندھنے کے لئے  
پرانی قبر کی مٹی پر پڑھ کر اس کا گارا  
بنا کر دیوار پر لپیٹ دے۔

امراء و سلاطین کے نزدیک مقبول ہونے  
کے لئے مشک و زعفران سے لکھ  
کر پاس رکھے۔

پہلی مہین۔

بخت کھلنے کے لئے کاغذ پر لکھ کر  
عرق گلاب سے دھو کر پیئے۔  
مشک و زعفران سے لکھ کر اہق دیوانے  
کے بازو پر باندھے۔

آنکھ کے درد کے لئے مشک و زعفران  
سے لکھ کر پاس رکھے۔

مرض خناق کو دور کرنے کے لئے مشک

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ  
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا  
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾  
وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ  
أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ  
وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ  
فَسِرَّةً يَنْصِفِرَةٌ وَ

أَجْرًا كَرِيمًا ﴿١١﴾

إِنَّا نَحْنُ نَحْيُ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ  
مَا قَدَّمُوا وَآثَرَهُمْ  
وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي

إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ  
الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ  
فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا  
بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ

مُرْسَلُونَ ﴿١٤﴾

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ  
مِثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَنُ  
مِنْ سَبِيلٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾

قَالُوا رَبَّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ

لَمْ يَسْأَلُوا ۝۱۶

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

الْمُبِينُ ۝۱۷

دوسری مہین

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَكُنْ لَنَا بَارئَةً لَآتَيْنَاكَ جَنْبًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝۱۸

أَلَيْسَ

قَالُوا طَائِرُ مَعَكُمْ طَائِرٌ أَذْكَرَتُمْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ كَانُوا فِي أَرْضِ مِصْرَ ۝۱۹

مُسْرِفُونَ ۝۲۰

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ

رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَاقَوْمِ

اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝۲۱

اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلْكُمْ

أَخْبَارًا وَهُمْ مُّقْتَدُونَ ۝۲۲

وَمَا لِي لَّا أَعْبُدُ الَّذِي

فَطَّرَنِي ۚ أَلَيْسَ

تَرْجِعُونَ ۝۲۳

ءَا تَأْخُذُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

إِن يَرِيدِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ

لَّا تُغْنِي عَنْهُمْ شَفَاعَتُهُمْ

شَيْئًا وَلَا يُنْقِدُونَ ۝۲۴

إِنِّي إِذْ أَنفَى صَلَاحِ

مُبِينٍ ۝۲۵

تیسری مہین

زعفران سے لکھ کر پاس رکھے۔

دو آدمیوں کے درمیان دشمنی کو دور

کرنے کے لئے اس کو لکھ کر

مغروب اپنے پاس رکھے۔

سرکش سواری کو مطیع کرنے کے لئے زرد

کانغذ پر لکھ کر اس کے گلے میں

ڈالے۔

آسانی وضع حل کے لئے لکھ کر

عرق گلاب سے دھو کر پیئے۔

طلب اولاد کے لئے مشک دزعفران

سے لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے

طلب اولاد کے لئے مشک دزعفران

سے لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے۔

برائے آسانی وضع حل۔

برائے دفع بیماری لکھ کر پانی میں ڈالے

اور تین دن وہ پانی پیئے۔

لکھ کر پانی میں ڈال کر اس کے پانی سے عورت

غسل نفاس کرے۔

تاگے پر دم کر کے تپ والا آدمی  
گلے میں ڈالے۔

تعویذ لکھ کر پاؤں سے باندھے تو پیدل  
چلنے والا نہ تھکے گا۔

سر درمی کے لئے مشک و زعفران  
سے لکھ کر باندھے۔

ٹھیسے پر لکھ کر قبض والے آدمی کا نام  
لکھا جائے اور اسے پانی میں ڈالا جائے

جس نیچے کو نیند نہ آئے یہ لکھ کر  
اس کے گہوارے سے باندھ دیا جائے  
شراعداء کو دفع کرنے کے لئے مشک  
زعفران سے لکھ کر پاس رکھے۔

مقبورہ دشمن کے لئے لکھ کر پاس  
رکھے۔

جنات کے دفع کرنے کے لئے  
پاس رکھے۔

برص و جذام کے دفع کے لئے  
مشک و زعفران سے لکھ کر پاس  
رکھے۔

دشمن کی زبان بندی کے لئے بھاسے  
پتھر کے نیچے رکھیں۔

إِنِّي أَمْتُ بِرَبِّكَ  
فَأَسْمَعُونَ ﴿١٥﴾

قِيلَ إِذْ خَلَّ الْجَنَّةَ قَالَ  
يَلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾

بِمَا عَفَرْتُ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي  
مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿١٧﴾

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ  
مِن بَعْدِهِ مِّن جُنْدٍ مِّن

السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿١٨﴾  
إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدًا

فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿١٩﴾  
يُحْسِرَةٌ عَلَى الْعِبَادِ مَا

يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا  
بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٢٠﴾

الْمُرِيدَ إِذْ كُنَّا أَهْلُكُنَّا قَبْلَهُمْ  
مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ

لَا يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾  
وَإِنْ كُلُّ لُتَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا

مُخَضَّرُونَ ﴿٢٢﴾  
وَأَيُّةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ

أَخْيَيْنَاهَا وَأَنْحَرْنَا مِنْهَا  
حَبًّا فَيَسْئَلُهَا يَأْكُلُونَ ﴿٢٣﴾

وَجَعَلْنَا فِيهَا حَبَّتٍ مِّن  
تَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجْرْنَا

فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٢٤﴾

شمار قبر کے دفع کے لئے کھنی پر  
لکھا جائے۔

تکسیر بند کرنے کے لئے انگلی سے  
مریض کی پیشانی پر لگیں۔

تسخیر کے لئے مقام خلوت میں  
۳۰ دفعہ پڑھیں۔

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے اس  
کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھے۔

گھوڑے کا بھون دفع کرنے کے لئے  
لکھ کر اس کی گردن میں باندھیں۔  
ہر ساعت کے لئے شب جمعہ سات  
مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

پل صراط سے گزرنے کی آسانی کے  
لئے ہمیشہ اس کا ورد کیا کریں۔

پیڑ کے خواب میں زیارت کرنے کے لئے  
۳۰ بار پڑھیں۔

لِيَا كَلُوا مِنْ شَرِّهَا وَمَا  
عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا  
يَشْكُرُونَ ﴿۳۵﴾

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ  
كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ  
وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا  
يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾

وَأَيُّ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْتَدُخُّ  
مِنْهُ الْمَخَارِفَ إِذَا هُمْ  
مُظْلَمُونَ ﴿۳۷﴾

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ  
لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ  
الْعَلِيمِ ﴿۳۸﴾

وَالْقَمَرَ قَدَرًا مَنَارًا حَتَّى  
عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿۳۹﴾  
لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ  
تُذْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ  
سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي  
فَلَكَ يَسْبُحُونَ ﴿۴۰﴾

وَأَيُّ لَّهُمْ أَنَا حَمَلْنَا  
دُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفَلَكَ  
الْمَشْحُونِ ﴿۴۱﴾

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِم  
مَا يَدْعُونَ ﴿۴۲﴾

وَإِنْ لَشَاءُ نَغْرِقُكُمُ



ہر روز ۱۰۰ دفعہ پڑھنے والا کمال ایمان ہو  
کہ دنیا سے مرے گا۔

اس شخص کو ہمیشہ پڑھنے والا اہل جنت  
سے ہوگا۔

جو شخص اس کو ہمیشہ کا ورد بنائے  
اس میں نیکیوں کی مزید صلاحیت پیدا  
ہوگی۔

اس کا ورد کرنے والا تنگدست  
نہ ہوگا۔

اس کا ورد بنانے والے پر سوالیہ قبر  
آسان ہوگا۔

### چوتھی مہین

اس کو ورد کرنے والا اور اپنے پاس رکھنے  
والا ڈوب کر نہ مرے گا۔

لکھ کر پاس رکھتے سنگباری کا اس پر  
اثر نہ ہوگا۔

اس کو پڑھنے والے پر عجیب و غریب  
راز ظاہر ہوں گے۔

سات دفعہ درود پڑھے کہ اس کو پڑھے  
مراد پوری ہوگی۔

فَلَا صَرِيحٌ لَهُمْ وَلَا هُمْ  
يُنْقَدُونَ ﴿۳۳﴾

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا  
إِلَىٰ حِينٍ ﴿۳۴﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا  
مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا  
خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۳۵﴾

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنَ آيَةٍ  
مِّنَ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا  
عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۳۶﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا  
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۗ قَالَ  
الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ  
آمَنُوا أَنْ نَطْعَمُ مِمَّنْ تَوْشَاهُ  
اللَّهُ أَطْعَمَهُ ۗ إِنَّ أَنْتُمْ

إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۳۷﴾  
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾  
مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّصُونَ ﴿۳۹﴾  
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً

وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۰﴾  
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۖ فَإِذَا

هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ  
رَبِّهِمْ يُنْسِلُونَ ﴿۴۱﴾

نو شادر پر پڑھ کر اسے آگ میں ڈال  
دیں دشمن کی زبان بند ہوگی۔

لکھ کر پاس رکھے سالہا زمانہ دشمن ہو تو  
بھی اس پر کامیاب نہ ہوں گے۔

مربع میں لکھ کر پاس رکھنے سے  
کوئی کاٹنے والا جانور نہ کاٹے گا۔

اپنے پاس لکھ کر رکھے تو دشمن اس  
سے خوفزدہ رہیں گے۔

لکھ کر پاس رکھنے والا دست نگر  
و محتاج نہ ہوگا۔

پاس رکھ کر رکھے مال و عمر میں  
برکت ہوگی۔

ہمیشہ پڑھنے سے عمر لمبی ہوگی اور شہد  
کا ثواب ملے گا۔

ہمیشہ پڑھنا ایک ہزار ختم قرآن  
کے برابر ہے۔

اس کا مربع لکھ کر پاس رکھنے والا  
عزیز خلاق و مکرم ہوگا۔

پانچویں مہین

لکھ کر پاس رکھنے والے سے ہمزاد  
خوفزدہ رہے گا۔

اس کو درد بنانے والا جنت میں

قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ

مَرْقَدِنَا كَسَّ هَذَا مَا وَعَدَ

الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۲﴾

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صٰحِيحَةً وَّ اِحِدَةً

فَاِذَا هُمْ جٰمِعٌ لِّدٰنِنَا

مُخَضَّرُونَ ﴿۵۳﴾

قَالِيَوْمَ لَا تُظَلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا

وَلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُونَ ﴿۵۴﴾

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمِ

فِي شَعَلٍ نٰكِبُونَ ﴿۵۵﴾

هُمْ وَاَزْدًا جُهِمٌ فِي ظِلَالٍ

عَلَى الْاَسْرَابِ مُتَكِبُونَ ﴿۵۶﴾

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ

مٰبِدٌ عَوْنٌ ﴿۵۷﴾

سَلَامٌ تَقُولًا مِّن رَّبِّ

رَحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

وَاِمْتٰزُوا الْيَوْمَ اَيْتٰمَ

الدُّخْرِ مَوْنٌ ﴿۵۹﴾

اَلَمْ اَعٰهَدْ اِلَيْكُمْ يٰ اٰبَتِيْ اٰدَمُ

اَنْ لَا تَعْبُدُوْا الشَّيْطٰنَ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾

وَ اِنْ اَعْبَدُوْا فِى هٰذَا صِرٰطٌ

مُسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

وَلَقَدْ اٰتٰنَا مِنْكُمْ جِبَلًا

جائے گا اور کہیں گمراہ نہ ہوگا۔  
کفن پر لکھنے سے عذاب قبر  
نہ ہوگا۔

اس کے پڑھنے سے نقصان بیابان  
سے محفوظ ہوگا۔

لکھ کر اس کا پانی پیئے اسہال  
بند ہوں گے۔

ذات الجنب (مذنب) کے دفع کرنے  
کے لئے لکھ کر باندھے۔

برائے دفع و سوسہ شیطان روزانہ  
تین دفعہ پڑھے۔

فقرو ناقہ کو دور کرنے کے لئے  
صبح سویرے پڑھا کرے۔  
درد چشم کے لئے ستر دفعہ پڑھ کر آنکھ  
پر دم کرے۔

چھٹی مہین

ریگ شانہ کے لئے مشک و زعفران  
سے لکھ کر کھائے۔

برائے دفع باد استقار لکھ کر دھو کر  
اس کا پانی پیئے۔

عورت یا ہر ماہہ کا درود پڑھانے کیلئے لکھ کر باندھے

كَيْبَرًا ۝ اَفَلَمْ نَكُؤُنَا تَعْقِلُوْنَ ۝  
هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ  
تُوَعَدُوْنَ ۝۱۲

اِضْلُوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ  
تَكْفُرُوْنَ ۝۱۳

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ  
وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيَهُمْ وَتَشْهَدُ  
اَنْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا  
يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴

وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى  
اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ  
فَاَنْفٰى يَبْصُرُوْنَ ۝۱۵

وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ  
عَلٰى مَا كَانَتْ يَدُهُمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا  
مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُوْنَ ۝۱۶

وَمَنْ تَعَبَّرَ عَنْ نَكِيحِهِ فِي  
الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۷

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا  
يَنْبَغِيْ لَهُ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ  
وَمُزَاجٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۸

لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا  
وَيُحِقَّ الْقَوْلَ عَلٰى الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹

اَوْلٰٓئِكَ يَدْرٰٓءَا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ  
مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيَانَا

اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝۲۰

کسی بھی شے پر دفعہ پڑھ کر جس کو کھلائے  
وہ اس کا دست ہوگا۔

رونے والے بچے کے بازو پر  
باندھے۔

ہر بیماری کے لئے برتن پر لکھ  
کر دھو کر پیئے۔

کفن پر لکھنے سے عذاب قبر نہ  
ہوگا۔

طلب اولاد کے لئے پرست آہو  
پر اس کا مربع لکھ کر باندھے۔

مرگی کے لئے نیلے کپڑے پر لکھ کر  
باندھے۔

### ساتویں مہین

جسے ہوشی اور نیم سر درد کے لئے ستر بار  
پڑھ کر دم کرے یا تعویذ بنائے۔

نظر بد کے لئے لکھ کر پاس رکھیں۔

دفع دشمن کے لئے ڈھیلے پر لکھ کر  
جاری پانی میں ڈالے۔

برقت روانگی لکھ کر اپنے اوپر دم

وَذَلَّلْنَا هَا لِهْمَ فِيهَا

رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَ

مَشَارِبٌ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٤٨﴾

وَآتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ

الِهَةً لَعَلَّهُمْ يُبْصِرُونَ ﴿٤٩﴾

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّخْفَرُونَ ﴿٥٠﴾

فَلَا يَخْرُجُكَ قَوْلُهُمْ أَنَا

نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

يُعْلِنُونَ ﴿٥١﴾

أَوَلَمْ نِيرِ الْإِنْسَانَ أَنَّا

خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ إِذَا

هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٥٢﴾

وَمَنْ رَبَّنَا مَثَلًا ذُنُوبِي

خَلَقَهُ قَالِ مَنْ يُخْبِي

الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٥٣﴾

تَلْ يُخْبِيهَا الَّذِي

أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ

هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

الَّذِي جَعَلَ لَكُم

مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ

نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ

تَوَدُّونَ ﴿٥٥﴾

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

کر سے دشمن اس کو نہ دیکھ سکے گا۔

باد کے لئے لکھ کر باندھے شفا ہوگی۔

تمام حاجات کے لئے اس کا  
ورد کریں۔

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِقَادِرٍ  
عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۗ  
بَلَىٰ ۚ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۱﴾  
إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا  
أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۸۲﴾  
فَسُبْحَانَ اللَّهِ بِيَدِهِ  
مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ  
تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾